عبرت و نصیحت سے بھرپور
دل کی دُنیا بدلنے میں اکسیر
اَوْلیاءُ اللہ کے ارشاد فرمودہ
دلچسپ و حیرت انگیز

یہ کتاب..... دوسو مستند اسلامی و تاریخی
کتب کے ہزاروں صفحات کی ورق گردانی کے
بعد دلچسپ اور اصلاح افروز واقعات پر مشتمل ہے
اِن میں سے کوئی واقعہ بھی آپ کی زندگی میں
انقلاب لاسکتا ہے.... سفر و حضر میں آپ کے
وقت کو قیمتی بنانے والی پُراثر کتاب

اِدارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ مُلتان پاکستان
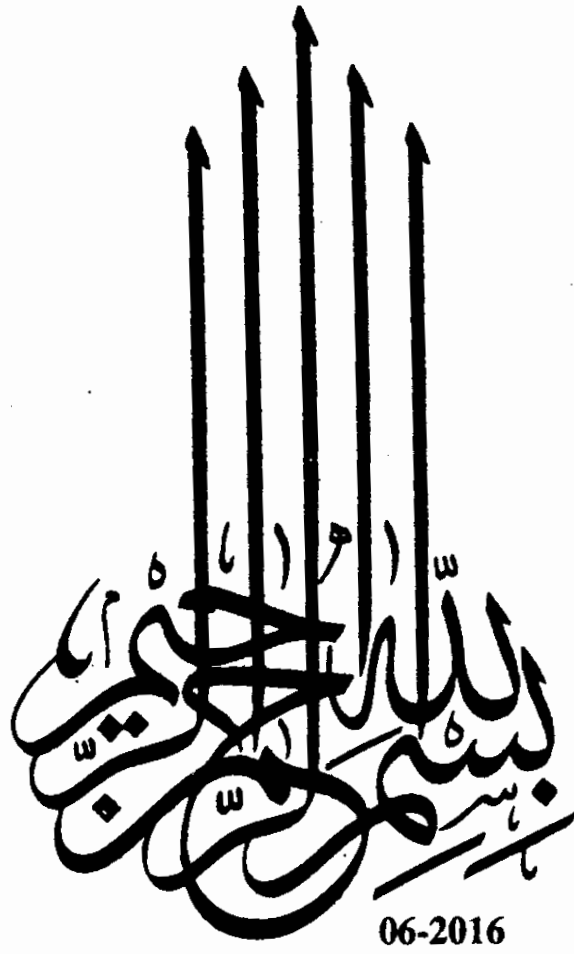
ایک 1000 ہزار واقعات

عبرت ونصیحت سے بھرپور.... دل کی دنیا بدلنے میں اکسیر
اولیاء اللہ کے ارشاد فرمودہ.... دلچسپ وحیرت انگیز

ایک 1000 ہزار واقعات

200 مستند اسلامی وتاریخی کتب کے ہزاروں صفحات کی ورق گردانی کے بعد
دلچسپ اور اصلاح افروز واقعات کا انتخاب، جن کا مطالعہ علم وعمل میں اضافہ اور
دین ودنیا کے ہزاروں عقدے حل کرتا ہے۔
سفر وحضر میں آپ کے وقت کو قیمتی بنانے والی پُر اثر کتاب

جمع وترتیب
قاری محمد اسحٰق ملتانی
(مدیر ماہنامہ محاسن اسلام ملتان)

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4519240-0322-6180738)

ایک ۱۰۰۰ ہزار واقعات

تاریخ اشاعت...................صفر المظفر ۱۴۳۳ھ
ناشر...........................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت...................سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان

ادارہ اسلامیات.........انار کلی.........لاہور
دارالاشاعت.........اُردو بازار.........کراچی
مکتبہ سید احمد شہید.........اردو بازار.....لاہور
مکتبہ رشیدیہ.............سرکی روڈ.............کوئٹہ
مکتبہ زکریا.......بلاک نمبر 10.......ڈیرہ غازیخان
مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار.....پشاور
مکتبۃ الاحمد.......باخری بازار.......ڈیرہ اسماعیل خان
مکتبۃ الاظہر.......بانو مارکیٹ.....رحیم یار خان

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE
119-121- HALLIWELL ROAD
BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

عرض مرتب وناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً مصلیاً امابعد! قرآن کریم نے جا بجا امم سابقہ کے واقعات اور نشیب وفراز ذکر فرمائے ہیں جو تا قیامت انسانیت کیلئے بڑی عبرت ونصیحت کا ذخیرہ ہیں۔ان واقعات کو اللہ تعالیٰ نے صرف قصص ہی نہیں بلکہ احسن اقصص فرمایا ہے کہ یہ بہترین قصے ہیں۔ ایک بزرگ کے ارشاد کے مطابق یہ قرآنی واقعات ایسے نشتر ہیں جو انسان کی دینی ودنیاوی اصلاح وفلاح کیلئے بمنزلہ نشتر کے ہیں۔

آج ہم پوری امت گوناگوں جسمانی وروحانی امراض میں مبتلا ہیں۔ایسی حالت میں قرآن وحدیث اور اسلامی تاریخ کے تابناک واقعات مشعل راہ ثابت ہوئے ہیں اور ہر شخص کو کسی نہ کسی واقعہ سے صرف فائدہ ہی نہیں بلکہ بعض اوقات نصرت خداوندی دستگیری کرتی ہے اور کسی معمولی واقعہ کا مطالعہ زندگی میں خوشگوار انقلاب کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے زیر نظر جدید کتاب ایک ''ہزار واقعات'' میں عہد رسالت، خیر القرون اور اسلاف وسلاطین اور اکابر ومشائخ کے ایسے واقعات جمع کر دیئے گئے ہیں جو علم وعمل اور اصلاح اخلاق ومعاشرت پر نہایت مفید ہیں۔یہ وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ تقریباً دوصد کتابوں کے ہزاروں صفحات کی ورق گردانی کے بعد ہزاروں واقعات میں سے صرف انہی واقعات کا انتخاب کیا گیا ہے جو نہایت مختصر اور پر اثر کے مصداق ہیں۔علاوہ ازیں اسلامی تاریخ کے مشاہیر عالم اکابر ومشائخ کے گراں قدر ارشادات بھی دیدیئے گئے ہیں جن کا مطالعہ دینی فہم پیدا کرنے میں نہایت مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ اس جدید کاوش کو شرف قبولیت سے نوازیں اور ہم سب کی اصلاح کا ذریعہ بنائیں آمین یارب العالمین

والسلام　　　　محمد اسحٰق غفرلہ

صفر المظفر ۱۴۳۳ھ　　　　بمطابق جنوری 2012ء

فہرستِ کُتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید
اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید

ملکہ زُبیدہ کواللہ تعالیٰ کی زیارت

زُبیدہ خاتون ایک نیک ملکہ تھی....

اس نے نہر زُبیدہ بنوا کر مخلوق خدا کو بہت فائدہ پہنچایا....

اپنی وفات کے بعد وہ کسی کو خواب میں نظر آئی....

اس نے پوچھا کہ زُبیدہ خاتون! آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟

زُبیدہ خاتون نے جواب دیا کہ اللہ رب العزت نے بخشش فرمادی....

خواب دیکھنے والے نے کہا کہ آپ نے نہر زُبیدہ بنوا کر مخلوق کو فائدہ پہنچایا آپ کی بخشش تو ہونی ہی تھی....زُبیدہ خاتون نے کہا نہیں....نہیں....جب نہر زُبیدہ والا عمل پیش ہوا تو پروردگار عالم نے فرمایا کہ یہ کام تو تم نے خزانے کے پیسوں سے کروایا....اگر خزانہ نہ ہوتا تو نہر بھی نہ بنتی....

مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے میرے لئے کیا عمل کیا...زُبیدہ نے کہا کہ میں تو گھبرا گئی کہ اب کیا بنے گا....

مگر اللہ رب العزت نے مجھ پر مہربانی فرمائی....مجھے کہا گیا کہ تمہارا ایک عمل ہمیں پسند آ گیا....

ایک مرتبہ تم بھوک کی حالت میں دستر خوان پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی کہ اتنے میں اللہ اکبر کے الفاظ سے اذان کی آواز سنائی دی....تمہارے ہاتھ میں لقمہ تھا اور سر سے دوپٹہ سرکا ہوا تھا....

تم نے لقمے کو واپس رکھا پہلے دوپٹے کو ٹھیک کیا پھر لقمہ کھایا....تم نے لقمہ کھانے میں تاخیر میرے نام کے ادب کی وجہ سے کی.........چلو ہم نے تمہاری مغفرت فرمادی...(یادگار ملاقاتیں)

منہ سے مشک کی خوشبو

امام عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ مسجد نبوی میں قرآن پڑھاتے تھے، منہ سے خوشبو آتی تھی، ایک شاگرد پیچھے پڑ گیا، حضرت کیا آپ الائچی منہ میں رکھتے ہیں؟ فرمایا نہیں، شاگرد نے کہا حضرت خوشبو آتی ہے، فرمایا میں تو کچھ نہیں رکھتا...... اس نے کہا حضرت خوشبو آتی ہے، جب بہت پیچھے پڑا تو انہوں نے بتایا کہ ایک رات خواب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ عاصم تم میری مسجد میں پورے دن قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہو، لاؤ میں تمہارے لب کو بوسہ دوں، خواب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے لب کو بوسہ دیا...... اس وقت سے میرے منہ سے خوشبو آنے لگی...... (گناہوں سے کیسے بچیں)

خاندانی منصوبہ بندی کا توڑ

آج دنیا کہتی ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کریں لیکن میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی عورتوں سے شادی کرو جو زیادہ بچے جننے والی ہوں، میں قیامت کے دن زیادہ امت پر فخر کروں گا..... ایک صحابیؓ آ کر عرض کرتے ہیں..... اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک بیوی ہے مگر رزق کی تنگی ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جا ایک نکاح اور کر لے، چنانچہ ایک نکاح اور کرتے ہیں..... پھر آتے ہیں، کہتے ہیں، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میری دو بیویاں ہیں خرچے میں ذرا تنگی ہے..... فرمایا، جا ایک نکاح اور کر لے..... تیسرا نکاح کر لیا پھر خدمت میں آ کر عرض کرتے ہیں، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! تین بیویاں ہیں خرچہ تھوڑا ہے..... فرمایا، چوتھا نکاح کر لے، اس نے چوتھا نکاح کر لیا..... پھر آ کر عرض کی اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! چار بیویاں ہیں، خرچہ تھوڑا ہے..... فرمایا، حج پر چلا جا..... ظاہر میں خرچہ زیادہ ہو رہا ہے درحقیقت اللہ تعالیٰ حج کی برکت سے رزق بڑھا رہے ہیں..... تو نظر اپنی جیب پر رکھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر رکھنی چاہئے..... یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ ہم ملکی منصوبہ بندی کے پرزور حامی ہیں تاہم خاندانی منصوبہ بندی کے مخالف ہیں..... (خطبات فقیر ج 2 ص 72)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ابلیس سے ہوئی....وہ چار گدھوں کو ہانک رہا تھا ....ان گدھوں پر سامان لدا ہوا تھا....حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے ان گدھوں کے ہانکنے اور سامان کے بارے میں پوچھا....ابلیس نے جواب میں کہا کہ تجارت کا سامان ان گدھوں پر لدا ہوا ہے....اور خریدنے والوں کی تلاش کر رہا ہوں....حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کی بات سن کر پوچھا پہلے گدھے پر کیا سامان ہے؟

ابلیس نے کہا ظلم....حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اسے کون خریدے گا؟

ابلیس نے کہا بادشاہ....دوسرے گدھے کے بارے میں پوچھا کہ اس پر کیا لدا ہوا ہے؟

ابلیس نے کہا حسد....حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کون خریدے گا؟

شیطان کہنے لگا....علماء....حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تیسرے گدھے پر کیا لادرکھا ہے؟

ابلیس نے کہا ''خیانت'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کون خریدے گا؟

شیطان نے کہا کہ تاجر....پھر چوتھے گدھے کے بارے میں پوچھا کہ اس پر کیا لادرکھا ہے؟

ابلیس نے کہا ''مکروفریب'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اسے کون خریدے گا ....شیطان نے کہا ''عورتیں....'' (المستطرف)

آخرت سے غفلت کا انجام

کراچی کے ایک بڑے رئیس نے کہا ہم روزہ نماز نہیں جانتے ہمارے پاس اتنی دولت ہے کہ سات پشت تک کھائے گی......بس اس کے بعد ہی اللہ کا غضب آیا جس کی وجہ سے پیٹ میں کینسر پیدا ہو گیا اور ایک تولہ جو کا پانی نلکی کے ذریعے دیا جاتا تھا گلے میں بھی کینسر کا اثر ہوا کوئی چیز کھا نہیں سکتے تھے اسی طرح سوکھ کر ختم ہو گئے......

اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کو سکھ میں یاد کرو تا کہ اللہ تعالیٰ دکھ میں تمہیں یاد رکھے......اللہ پاک ہم سب کو اپنے اصلی وطن آخرت کی تیاری کی فکر نصیب فرمائیں......اور ملک پاکستان کی حفاظت فرمائیں......(از مواعظ درد محبت)

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا اخلاص

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ دہلی کی جامع مسجد میں ڈیڑھ دو گھنٹے کا وعظ فرمایا...... وعظ سے فارغ ہونے کے بعد آپ جامع مسجد کی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے' اتنے میں ایک شخص بھاگتا ہوا مسجد کے اندر آیا' اور آپ ہی سے پوچھا کہ کیا مولوی اسماعیل صاحب کا وعظ ختم ہوگیا؟ آپ نے جواب دیا کہ ہاں بھائی ختم ہوگیا......اس نے کہا کہ مجھے بہت افسوس ہوا' اس لئے کہ میں تو بہت دور سے وعظ سننے کے لئے آیا تھا' آپ نے پوچھا کہ کہاں سے آئے تھے؟ اس نے جواب دیا کہ میں فلاں گاؤں سے آیا تھا......اور اس خیال سے آیا تھا کہ میں ان کا وعظ سنوں گا' افسوس کہ ان کا وعظ ختم ہوگیا......اور میرا آنا بیکار ہوگیا' حضرت مولانا نے فرمایا کہ تم پریشان مت ہو...... میرا ہی نام اسماعیل ہے......آؤ یہاں بیٹھ جاؤ' چنانچہ اس کو وہیں سیڑھیوں پر ہی بٹھا دیا' فرمایا کہ میں نے ہی وعظ کہا تھا...... میں تمہیں دوبارہ سنا دیتا ہوں' جو کچھ میں نے وعظ میں کہا تھا' چنانچہ سیڑھیوں پر بیٹھ کر سارا وعظ دوبارہ دہرا دیا...... بعد میں کسی شخص نے کہا کہ حضرت! آپ نے کمال کر دیا کہ صرف ایک آدمی کے خاطر پورا وعظ دوبارہ دہرا دیا؟ جواب میں حضرت مولانا نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی ایک ہی کے خاطر وعظ کہا تھا اور دوبارہ بھی ایک ہی کی خاطر کہا...... یہ مجمع کوئی حقیقت نہیں رکھتا......جس ایک اللہ کی خاطر پہلی بار کہا تھا' دوسری مرتبہ بھی اسی ایک اللہ کی خاطر کہہ دیا.....(گناہ چھوڑنے کے آسان نسخے)

محبت کا ایک واقعہ

کسی نے بارش کے لیے ایک بزرگ سے دعا کروائی تو ان بزرگوں نے جواب دیا کہ آج کل اللہ تعالیٰ جل شانہ مجھ سے ناراض ہیں چنانچہ تم ایسا کرو کہ رومال گیلا کر کے صحن میں لٹکا دو وہ ناراض تو ہیں ہی وہ رومال کو خشک نہ ہونے دیں گے چنانچہ رومال ڈالتے ہی بارش شروع ہوگئی یہ بھی اللہ والوں کی راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں...... جو آئے دن محبت بڑھاتی رہتی ہیں......اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی محبت کاملہ نصیب فرمائیں......آمین...... (دین ودانش جلد۴)

اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حارثہ بن ابی اوفیٰ کا ایک نصرانی پڑوسی تھا...... وہ مرض الموت میں بیمار ہوا تو حارثہؓ اس کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت کروں...... اس لئے کہ جنت بے مثل چیز ہے اس کی نظیر نہیں اور اس میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہیں جن کی صفت ایسی ہے اور اس میں محل ہیں جن کا وصف ایسا اور ایسا ہے اس کے جواب میں نصرانی نے کہا کہ میں اس سے بھی افضل اور بہتر چاہتا ہوں...... پس حارثہ نے فرمایا کہ اسلام لاؤ کہ میں تمہارے واسطے جنت میں دیدار خداوندی کا ضامن بنوں...... اس نصرانی نے کہا کہ اب اسلام لاؤں گا کیونکہ دیدار الٰہی سے کوئی چیز افضل نہیں ہے چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا اور مر گیا اس کے بعد حارثہؓ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ایک سواری پر ہے حارثہؓ نے اس سے کہا کہ تو فلاں شخص ہے اس نے کہا ہاں حارثہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا اس نے کہا کہ جب میری روح نکلی اس کو عرش کی طرف لے گئے تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ تو میرے دیدار اور ملاقات کے شوق میں مجھ پر ایمان لایا ہے اس لئے تیرے واسطے میری رضامندی اور بقاء اور دیدار ہے...... پس حارثہؓ نے فرمایا کہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس کی مدد سے میں نے تجھ پر احسان کیا......

ایک کفن چور کی سچی توبہ

قشیری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک کفن چور تھا' چنانچہ ایک عورت کا انتقال ہوا' جب اس کو کفنا کر لوگ قبر تک لے گئے' تو کفن چور نے بھی شرکت کی' اس کی شرکت کی وجہ یہ تھی کہ قبر کی شناخت کر کے رات میں قبر کھود کر کفن چرانے میں آسانی ہو' جب لوگ دفن کر کے واپس آ گئے اور رات ہوئی' تو کفن چور نے قبر کو کھودا' جب لاش نظر آئی تو اچانک عورت بول پڑی' "سبحان اللہ ایک بخشا ہوا شخص بخشی ہوئی عورت کا کفن چرا رہا ہے" کفن چور چونک پڑا' اور کہنے لگا اے عورت! یہ تسلیم ہے کہ تیری مغفرت ہوئی ہے لیکن میں کیسے مغفور ہو گیا' عورت نے کہا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمائی اور ان لوگوں کی بھی مغفرت فرمائی جن لوگوں نے مجھ پر نماز جنازہ ادا کی تھی' تو بھی نماز جنازہ میں شریک تھا' یہ سن کر کفن چور نے ارادہ ترک کر کے مٹی برابر کر دی' اور پھر ایسی توبہ کی کہ صالحین کے گروہ میں اس کا شمار ہونے لگا اور لوگوں کی عبرت کے لئے یہ واقعہ خود اس نے اپنی زبان سے لوگوں کو سنایا...... (رسالہ قشیری شمارہ ۱۷)

حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام کی گفتگو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی.... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کثیر التبسم تھے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کثیر البکا تھے.... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے یحییٰ! کیا تم خدا تعالیٰ کی رحمت سے بالکل ناامید ہوگئے ہو کہ کسی وقت تمہارا رونا ختم ہی نہیں ہوتا.... حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! کیا تم خدا تعالیٰ کے قہر سے بالکل مامون ہو کہ تم کو ہر وقت ہنسی ہی آتی رہتی ہے.... آخر ایک فرشتہ آیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم دونوں میں فیصلہ کرتے ہیں کہ اے عیسیٰ جلوت میں تو ایسے رہو جیسے اب رہتے ہو لیکن خلوت میں یحییٰ کی طرح گریہ وزاری کیا کرو اور اے یحییٰ خلوت میں تو ایسے ہی رہو جیسے رہتے ہو لیکن لوگوں کے سامنے کچھ تبسم بھی کر لیا کرو کہ لوگوں کو میری رحمت سے مایوسی نہ ہو جائے کہ جب نبی کا یہ حال ہے تو ہم کو نجات کی کیا امید ہے.... (امثال عبرت)

''فیضی'' شاعر کا ایک واقعہ

اکبر بادشاہ کے زمانے میں ایک مشہور شاعر گزرے ہیں جن کا تخلص ''فیضی'' تھا..... ایک مرتبہ ''فیضی'' حجام سے خط بنوا رہے تھے..... اور داڑھی بھی صاف کرا رہے تھے..... اس وقت ایک بزرگ ان کے قریب سے گزرے اور فرمایا: آغا: ریش می تراشی؟ جناب! کیا آپ داڑھی منڈوا رہے ہیں؟ کیونکہ فیضی شاعر علم و فضل کے بھی مدعی تھے، انہوں نے ہی قرآن کریم کی بغیر نقطوں کی تفسیر لکھی ہے..... ان بزرگ کا کہنا یہ تھا کہ تم عالم ہو..... تمہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بارے میں علم ہے..... پھر بھی تم یہ کام کر رہے ہو؟ جواب میں فیضی نے کہا: ''بلے، ریش می تراشم..... دل کسے نمی خراشم'' جی ہاں میں داڑھی منڈوا رہا ہوں..... لیکن کسی کا دل نہیں توڑ رہا ہوں..... کسی کی دل آزاری تو نہیں کر رہا ہوں..... گویا کہ فیضی نے طعنہ دیتے ہوئے کہا کہ میں تو یہ ایک گناہ کر رہا تھا..... لیکن تم نے مجھے یہ کہہ کر میرا دل توڑ دیا..... جواب میں ان بزرگ نے فرمایا: ''و لے، دل رسول اللہ می خراشی'' کسی اور کا دل تو نہیں توڑ رہے ہو، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل توڑ رہے ہو..... اس لئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو منع فرمایا کہ یہ کام مت کرو..... اس کے باوجود تم کر رہے ہو..... (گناہ چھوڑنے کے آسان نسخے)

ایک محدث کا واقعہ

ایک محدث کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ انہوں نے اتنی کتابیں لکھیں کہ اگر ان کے پیدا ہونے کے دن سے لے کر ان کے مرنے کے دن تک اگر سارے دنوں کو گن لیا جائے اور جتنی کتابیں لکھی ہیں ان کے صفحوں کو گن لیا جائے تو ہر دن کے اندر دس صفحات بنتے ہیں یہ کوئی آسان کام نہیں ہے..... پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک کے پورے دن گن لئے جائیں کہ اتنے ہزار دن زندہ رہے اور اتنے انہوں نے صفحات لکھے اور آپس میں انہیں تقسیم کیا جائے تو ہر دن کے اندر اوسطاً دس صفحات بنتے ہیں..... اب بارہ تیرہ سال تو علم حاصل کرنے میں ہی گزرے ہوں گے اگر وہ نکال دیں تو یہ دس کی بجائے بھی بیس ہو جائیں گے..... بیس صفحات کا ایک دن میں ہمارے لئے سمجھ کر پڑھنا مشکل ہوتا ہے چہ جائیکہ اسے نئے سرے سے ترتیب کر لیا جائے جو لوگ تصنیف و تالیف کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ایک دن میں ایک صفحہ لکھنا بھی آسان کام نہیں ہوتا انہوں نے کتنی محنت کی ہو گی..... (خطبات فقیر ج 1 ص 61)

عافیت کی قدر کا ایک واقعہ

ایک بادشاہ ایک عجمی غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا ہوا تھا غلام نے اس سے پہلے دریا کو نہیں دیکھا تھا..... رونا گڑگڑانا شروع کیا اور اس کے جسم پر لرزہ پڑ گیا..... بادشاہ کا عیش اس سے تلخ ہو گیا کیونکہ نازک طبیعت سے ایسی باتوں کی برداشت نہیں ہو سکتی..... ایک عقل مند اس کشتی میں تھا بادشاہ سے کہا اگر آپ حکم دیں تو میں اس کو ایک طریقہ سے خاموش کر دیتا ہوں..... کیا بے انتہا مہربانی اور بخشش ہو گی..... حکم دیا کہ غلام کو دریا میں ڈال دیں کئی دفعہ اس نے غوطے کھائے..... اس کے بعد اس کے بال پکڑ لئے اور کشتی کے پاس لے آئے..... جب اوپر چڑھا ایک کونے میں بیٹھ گیا اور قرار پایا.....' بادشاہ کو تعجب ہوا پوچھا کہ کیا حکمت تھی جواب دیا کہ اس سے پہلے اس نے ڈوبنے کی تکلیف نہیں دیکھی تھی اور کشتی پر سلامت رہنے کی قدر نہیں جانتا تھا..... (گلستان سعدی)

موت سے چھٹکارا نہیں

حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ ایک گدھ چیل کے سامنے بولا کہ مجھ سے زیادہ دور بین کوئی نہیں ہوگا.....چیل بولی کہ اتنی زیادہ شیخی اچھی نہیں ہوتی.....آج جنگل کے اطراف میں تجھے کیا دکھتا ہے.....حضرت سعدی فرماتے ہیں کہ ایک دن کے فاصلہ سے گدھ نے اوپر سے نیچے نظر دوڑائی اور چیل سے بولا کہ اگر تجھے یقین آجائے تو میں نے دیکھا ہے کہ گیہوں کا ایک دانہ زمین پر پڑا ہے چیل کو تعجب کی وجہ سے یقین نہ آیا.....انہوں نے سرا ونچائی سے نشیب کی طرف کر دیا.....جب گدھ دانہ کے قریب پہنچا اس پر لمبی قید چمٹ گئی.....وہ شکاری کے بچھائے ہوئے پھندا میں بری طرح پھنس گیا.....وہ یہ نہ سمجھا کہ اس دانے کے کھانے سے زمانہ اس کی گردن میں جال ڈال دے گا.....ہر سیپی موتی سے حاملہ نہیں بنتی ہے.....نہ ہر بار چالاک نشانہ پر مار سکتا ہے.....چیل نے جب گدھ کو جال میں پھنسے دیکھا تو گدھ سے بولی اس دانہ کے دیکھنے سے کیا فائدہ جب تجھے دشمن کے جال کی بینائی نہ تھی.....سعدی فرماتے ہیں کہ وہ کہہ رہا تھا اور اس کی گردن پھنسی تھی.....تقدیر سے بچاؤ مفید نہیں ہے (باوجود بچاؤ کے مقدر کا لکھا پیش کر رہا ہے) موت نے جب اس کا خون بہانے کے لئے ہاتھ نکال لیا تو تقدیر نے اس کی باریک بینی بند کر دی جس پانی کا کنارہ موجود نہ ہو.....اس میں تیراک کا غرور کام نہیں آتا ہے.....(بوستان سعدی)

غار ثور کا واقعہ

ہجرت کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار ثور میں تشریف فرما تھے، اس دوران سوراخ سے ایک سانپ نکلتا ہوا نظر آیا، سانپ کو دیکھ کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سوراخ کے منہ پر پیر رکھ دیا، سانپ جب نکل نہیں سکا تو ابوبکر صدیق کے پیر میں ڈسا.....

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پاؤں ہٹالو.....بتایا جاتا ہے کہ سانپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امتی تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ تم اپنی موجودہ شکل میں دیکھ نہیں سکتے، اس لئے بذریعہ دعا اسے سانپ بنا دیا گیا اور کہا گیا کہ غار ثور میں چلا جاؤ وہاں ہجرت کے موقع پر دیدار ہوگا.....(ملفوظات فقیہ الامت قسط نمبر ۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پھرتے ہی نابینا.... بینا ہو گیا

مرواح بن مقتل ایک سید حسنی قاہرہ میں رہتے تھے ان کی آنکھوں میں بادشاہ وقت نے سلائی پھروادی تھی..... جس کے صدمے سے دماغ پک گیا اور پھول گیا..... اور بدبودے اٹھا تھا..... آنکھیں بہہ گئی تھیں اور بے چارے اندھے ہو گئے تھے..... ایک عرصہ بعد آپ کا جانا مدینہ منورہ ہوا اور روضہ اطہر کے قریب کھڑے ہو کر اپنا حال زار بیان کیا جب سوئے تو خواب میں حضرت محمد رسول اللہ سائیفت آسماں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کی آنکھوں پر اپنا دست مبارک پھیرا..... بیدار ہوئے تو آنکھیں بالکل درست تھیں..... تمام مدینہ طیبہ میں اس بات کا شہرہ ہو گیا..... جب قاہرہ واپس ہوئے تو بادشاہ ان کی آنکھوں کو درست پا کر بہت ناراض ہوا اور سمجھا کہ جلادوں نے جھوٹ بولا ہے اور ان کی آنکھیں پھوڑی ہی نہیں..... جب لوگوں نے بتایا کہ مدینہ منورہ تک یہ اندھے تھے اور وہاں پہنچ کر یہ واقعہ ہوا تب بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور وہ نادم بھی ہوا..... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

تندرستی کا راز

عجم کے ایک بادشاہ نے ایک تجربہ کار طبیب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا..... کئی سال تک وہ عرب کے ممالک میں رہا..... کوئی شخص علاج کے لئے اس کے پاس نہ آیا اور اس سے علاج نہیں کروایا..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اس نے شکایت کی کہ اس غلام کو صحابہ کے علاج کے لئے آپ کی خدمت کے لئے روانہ کیا گیا ہے..... اتنی مدت میں کسی نے توجہ نہیں کی تاکہ وہ خدمت جو بندے کے لئے مقرر کی گئی ہے بجا لائے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اس جماعت کا ایک طریقہ ہے..... جب تک بھوک غالب نہیں ہوتی نہیں کھاتے اور ابھی بھوک باقی رہتی ہے تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں حکیم نے کہا: تندرستی کا سبب یہی ہے..... سلام کیا اور چلا گیا..... (گلستان سعدی)

وہ کون سا درخت ہے جو مسلمان کے مشابہ ہے؟

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے..... آپ نے فرمایا: مجھے بتلاؤ وہ کون سا درخت ہے جو مسلمان کے مشابہ ہے، جس کے پتے جھڑتے نہیں، نہ جاڑوں میں نہ گرمیوں میں، جو اپنا پھل ہر موسم میں لاتا رہتا ہے..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ کہہ دوں کہ وہ درخت کھجور کا ہے، لیکن میں نے دیکھا کہ مجلس میں حضرت ابوبکر ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور وہ خاموش ہیں تو میں بھی چپ رہا..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے..... جب یہاں سے اٹھ کر چلے تو میں نے اپنے والد (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے یہ ذکر کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پیارے بیٹے! اگر تم یہ جواب دے دیتے تو مجھے تمام چیزوں کے مل جانے سے بھی زیادہ محبوب تھا..... (ابن کثیر: ۳/۶۶)

بادشاہوں کی رفاقت کا ادب

لوگوں نے سیاہ گوش سے پوچھا تجھ کو شیر کی ملازمت کس لئے پسند آئی..... اس نے کہا اس کے شکار کا جوٹھ کھاتا ہوں اور دشمنوں کے شر سے اس کے دبدبہ کی پناہ میں زندگی بسر کرتا ہوں..... اس سے کہا: اب تو اس کی حفاظت کے سایہ میں آ گیا ہے اور اس کی نعمت کے شکر کا اقرار کیا ہے..... تو تو کیوں نزدیک نہیں آتا تاکہ تجھ کو اپنے خاصوں کی جماعت میں داخل کرے اور تیرا اپنے مخلص غلاموں میں شمار کرے..... اس نے کہا: اسی طرح میں اس کے حملہ سے بھی بے خوف نہیں ہوں.....
عقلمندوں نے کہا ہے' بادشاہوں کی طبیعت کی رنگارنگی سے زیادہ پرہیز کرنا چاہئے کہ کبھی تو سلام کرنے سے رنجیدہ ہوتے ہیں اور کبھی گالی دینے پر خلعت دیتے ہیں..... (گلستان سعدی)

عامر بن عبداللہ

خادمان حدیث نبوی میں عبداللہ بن زبیر جیسی ڈٹ جانے والی ہستی کے فرزند ارجمند، مبلغ، عاقل، حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر بھی ہیں..... (دل کی باتیں)

معجزانہ واقعہ

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک جلیل القدر بدری صحابی ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک دعوت پر حاضر ہوا.....ایک باندی میرے لئے ایک تولیہ لائی تولیہ کافی میلا تھا..... حضرت انسؓ نے کہا کہ اس کو صاف کر کے لے آؤ.....وہ باندی بھاگی گئی اور جلتے تندور میں اس تولیے کو ڈالا اور اٹھا کر واپس لے آئی.....میں نے دیکھا کہ وہ تولیہ بالکل صاف ستھرا میرے سامنے تھا.....مجھے حیرانگی ہوئی میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ اس میں کیا راز ہے.....انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تھے.....میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک دھلوائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ خشک کرنے کیلئے یہ تولیہ پیش کیا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک خشک کئے، اس دن سے آگ نے اس تولیے کو جلانا چھوڑ دیا.....جب یہ میلا ہو جاتا ہے ہم اسے آگ میں ڈالتے ہیں آگ اس میل کو تو کھا لیتی ہے.....صاف تولیہ ہم آگ سے باہر نکال لیتے ہیں.....

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روٹیاں لگائیں..... نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دو بنا کر دیں.....کافی دیر کے بعد جب سب لگ گئیں تو حیران ہوئیں، کہ اس میں سے ایک دو پک ہی نہیں رہیں، اسی طرح آٹے کا آٹا موجود ہے..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، بیٹا! کیا ہوا؟ عرض کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم! دو تین روٹیاں ایسی ہیں جو پک نہیں رہیں.....فرمایا، ہاں یہ وہی روٹیاں ہوں گی جن پر تیرے والد کے ہاتھ لگ گئے اب آگ اس آٹے پر اثر نہیں کر سکتی.....تو نبی علیہ السلام جس چیز کو چھو لیتے تھے اس پر یوں اثرات ہو جاتے تھے..... (خطبات فقیر ج2 ص92)

اللہ والوں کی رحمدلی

ایک چور ایک پرہیز گار کے گھر میں آیا.....بہت کچھ ڈھونڈا کچھ نہ پایا رنجیدہ ہو گیا پرہیز گار کو خبر ہوئی.....وہ کمبل جس پر وہ سوتا تھا چور کے راستے میں ڈال دیا تا کہ محروم نہ جائے.....

میں نے سنا ہے کہ خدا کے راستے کے جوانمردوں نے دشمنوں کا دل بھی نہیں دکھایا تجھے یہ مقام کب حاصل ہوگا تجھ کو دوستوں سے مخالفت ہے اور جھگڑا ہے.....(گلستان سعدی)

قرآن سننے کیلئے فرشتوں کا نزول

ایک صحابیؓ اپنے گھر کے اندر تہجد میں قرآن مجید پڑھ رہے تھے..... طبیعت ایسی مچل رہی تھی کہ جی چاہتا تھا کہ ذرا جہر (اونچی آواز) سے پڑھیں مگر قریب ہی ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا اور چارپائی پر بچہ لیٹا ہوا تھا..... محسوس کیا کہ جب اونچا پڑھتا ہوں تو گھوڑا بدکتا ہے..... لہٰذا دل میں خوف پیدا ہوا کہ گھوڑا کہیں بچے کو نقصان نہ پہنچادے..... پھر آہستہ پڑھنا شروع کر دیتے..... ساری رات یہی معاملہ ہوتا رہا..... جب تہجد مکمل کی اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ ستاروں کی مانند روشنیاں ہیں جوان کے سر کے اوپر آسمان کی طرف واپس جارہی ہیں..... یہ ان روشنیوں کو دیکھ کر حیران ہوئے.....

صبح ہوئی تو وہ صحابیؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے..... عرض کیا کہ اے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رات کو تہجد اس انداز سے پڑھی کہ بچے کے خوف کی وجہ سے آہستہ پڑھتا تھا اور جی چاہتا تھا کہ ذرا آواز کے ساتھ پڑھوں مگر دعا کے وقت میں نے کچھ روشنیاں آسمان کی طرف جاتے دیکھیں..... اللہ رب العزت کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ رب کریم کے فرشتے تھے جو تمہارا قرآن سننے کیلئے عرش رحمان سے نیچے اتر آئے تھے..... اگر تم اونچی آواز سے قرآن پڑھتے رہتے تو آج مدینہ کے لوگ اپنی آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھ لیتے..... سبحان اللہ، سبحان اللہ..... (خطبات فقیر ج3 ص216)

گشتی لائبریری

ابن عباد ایران کا مشہور وزیر تھا..... اسے مطالعہ کا بے حد شوق تھا..... اس کی ذاتی لائبریری میں ایک لاکھ ستر ہزار قیمتی کتابیں تھیں..... سلطنت کے کاموں کے سلسلے میں اسے دور دراز کے علاقوں کا سفر کرنا پڑتا تھا..... اس کی عظیم لائبریری سفر کے دوران بھی اس کے ساتھ ساتھ رہتی تھی. اس مقصد کے لئے 400 اونٹ سدھائے گئے تھے وہ اونٹ حروف تہجی کے حساب سے چلتے تھے..... ان اونٹوں کے ساتھ تجربہ کار لائبریرین بھی ہوتے تھے..... ابن عباد کو جس کتاب کی ضرورت پڑتی، لائبریرین چند منٹوں میں نکال کر اسے پیش کر دیتے تھے.....

سیدہ کے احترام پر قاتل کی رہائی

ابراہیم بن اسحٰق کوتوال بغداد کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ قاتل کو قید خانے سے رہا کردے؟ بیدار ہونے پر میں نے دریافت کیا کہ قید خانہ میں کیا کوئی ملزم قتل کا ہے معلوم ہوا ہے کہ ہے اور اس کو میرے سامنے پیش کیا گیا..... میں نے اس سے احوال بیان کرنے کو کہا..... اس نے کہا کہ میں اس گروہ سے ہوں جو ہر رات حرام کاری کیا کرتے ہیں..... ایک بڑھیا ہم نے مقرر کررکھی تھی جو حیلے بہانے اور دھوکے سے عورتوں کو ہمارے پاس لے آتی تھی ایک روز ایک نہایت خوبصورت حسینہ کو لائی..... جس نے نہایت عاجزی سے کہا کہ میری عصمت کو داغدار نہ بناؤ میں سیدانی ہوں..... میرے نانا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ماں حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں..... خدا کے واسطے مجھے پناہ دو..... اس بڑھیا نے مجھے دھوکا دیا ہے..... میرے دل پر اس کی باتوں کا اثر ہوا مگر میرے ساتھی بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ تو ہم کو فریب دے کر اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے..... میں نے انہیں بہت سمجھایا..... مگر جب دیکھا کہ وہ اس حسینہ کی عزت وآبرو لوٹنے پر تلے بیٹھے ہیں تو میں نے ان کا مقابلہ کیا..... چھری میرے ہاتھ میں تھی اور میں زخمی ہوگیا..... لیکن اس شیطان کو جو اس حسینہ کی عصمت دری پر ادھار کھائے بیٹھا تھا قتل کر ڈالا..... میں نے حسینہ کو اشارہ کیا..... وہ ہمیں لڑتا ہوا دیکھ کر چپ چاپ فرار ہو گئی..... غل غپاڑہ سن کر لوگ جمع ہو گئے..... خون آلود چھری میرے ہاتھ میں اور ایک لاش دیکھ کر سپاہی مجھے گرفتار کر کے لے گئے..... کوتوال نے یہ واقعہ سن کر ملزم سے کہا کہ خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں میں نے تجھ کو رہا کیا..... اس کے بعد وہ ملزم جملہ افعال قبیحہ سے بھی تائب ہو گیا..... (دینی دستر خوان جلد اوّل)

جنت کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی ایک بالشت زمین دنیا و مافیہا سے بہتر ہے..... (دل کی باتیں)

شکوے کی پٹی

رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا ایک مرتبہ کہیں کھڑی تھیں.....ان کے قریب سے ایک نوجوان گزرا.....اس نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی.....انہوں نے پوچھا، بیٹا! کیا ہوا؟ اس نے کہا، اماں! میرے سر میں درد ہے جس کی وجہ سے پٹی باندھی ہوئی ہے، پہلے تو کبھی درد نہیں ہوا.....انہوں نے پوچھا، بیٹا! آپ کی عمر کتنی ہے؟ وہ کہنے لگا، جی میری عمر تیس سال ہے.....یہ سن کر وہ فرمانے لگیں، بیٹا! تیرے سر میں تیس سال تک درد نہیں ہوا تو نے شکر کی پٹی تو کبھی نہ باندھی، تجھے پہلی دفعہ درد ہوا ہے تو تو نے شکوے شکایت کی پٹی فوراً باندھ لی ہے.....ہمارا حال بھی یہی ہے کہ ہم سالہا سال اس کی نعمتیں اور سکون کی زندگی گزارتے ہیں، ہم اس کا تو شکر ادا کرتے اور جب ذرا سی تکلیف پہنچتی ہے تو فوراً شکوے کرنا شروع کر دیتے ہیں.....(خطبات فقیر)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا زُہد

حضرت عبدالملک بن شدادؒ کہتے ہیں کہ میں نے جمعہ کے دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا کہ ان پر عدن کی بنی ہوئی موٹی لنگی تھی جس کی قیمت چار یا پانچ درہم تھی اور گیروے رنگ کی ایک کوفی چادر تھی.....حضرت حسنؒ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا جو مسجد میں قیلولہ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے زمانہ خلافت میں ایک دن مسجد میں قیلولہ فرما رہے تھے اور جب وہ سو کر اٹھے تو ان کے جسم پر کنکریوں کے نشان تھے (مسجد میں کنکریاں بچھی ہوئی تھیں) اور لوگ (ان کی اس سادہ اور بے تکلف زندگی پر حیران ہو کر) کہہ رہے تھے یہ امیر المؤمنین ہیں یہ امیر المؤمنین ہیں.....(اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ)

تصوّف کی حقیقت

ایک شخص نے مشائخ کرام سے پوچھا کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے؟

فرمایا: اس سے پہلے دنیا میں ایک جماعت تھی.. بظاہر پراگندہ اور دل مطمئن اور اب ایک مخلوق ہے جن کا ظاہر مطمئن ہے اور دل پراگندہ...(گلستان سعدی)

امام جعفر صادق رحمہ اللہ کی تحقیق

قزوینی کی کتاب عجائب المخلوقات میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ امام جعفر صادق" فرماتے تھے کہ ہر رمضان المبارک کا جو پانچواں دن ہوتا ہے وہ آنے والے رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے..... انہوں نے یہ ایک قانون بتا دیا..... وہ فرماتے ہیں کہ اس بات کو پچاس سال تک ہر رمضان المبارک میں دیکھا گیا اور اسے ٹھیک پایا گیا..... آج دنیا سائنس دان بنتی پھرتی ہے، دیکھیں ہمارے مشائخ نے کیسی کیسی باتیں بتا دیں..... آپ بھی اس چیز کو آزما کر دیکھ لیجئے کہ اس رمضان المبارک کا جو پانچواں دن تھا وہی آئندہ رمضان المبارک کا پہلا دن ہوگا..... (خطبات فقیر 9 ص 254)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک سوار

جنگ یرموک جو کہ عظیم الشان جنگ تھی جب ایک شخص اونٹنی پر سوار فتح کی خوشخبری لے کر آیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو کہ روزانہ انتظار خبر میں باہر جا کر گھنٹوں کھڑے رہتے تھے جنگل میں ملاقات ہوئی آپ نے اس سے پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے.... معلوم ہوا کہ یرموک سے آپ نے جنگ کا حال پوچھا وہ پہچانتا نہ تھا اس لیے کہ کوئی نشان خلافت نہ تھا...کوئی تاج نہ تھا اس نے ان کی طرف التفات نہ کیا اور اونٹنی دوڑائے ہوئے چلا جاتا تھا اور یہ اونٹنی کے ساتھ دوڑتے جاتے تھے جب آبادی کے قریب آئے تو لوگوں نے پہچانا اور امیر المؤمنین کو سلام کیا' اس وقت اس کو معلوم ہوا تو اس نے بہت معذرت کی' آپ نے فرمایا کہ میں نے جو قدم اٹھایا ثواب کے لیے اٹھایا ہے تجھے عذر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں' یہ صحابہ کی حالت تھی.... (امثال عبرت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تحمل و برداشت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ بات نہیں ہے کہ تم جتنا چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو؟ (یعنی اپنی مرضی کے مطابق کھاتے پیتے ہو) میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہے کہ ان کو ردی اور خراب کھجور اتنی بھی نہیں ملتی تھی کہ جس سے وہ اپنا پیٹ بھر لیں..... (مسلم ترمذی)

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بیت المال کا ذمہ دار ونگران مقرر کیا اور انہیں تین لاکھ اس خدمت کے عوض دینے چاہے تو حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے لینے سے انکار کر دیا اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو تیس ہزار بطور معاوضہ کے دینے چاہے لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے تو اللہ کے لئے یہ کام کیا تھا.....(اخرجہ البغوی)

اہل اللہ کی نظر کیمیا

حاجی ترنگ زیب صاحب رحمہ اللہ کے ایک مشہور خلیفہ حاجی محمد امین رحمہ اللہ تھے......

وہ اکثر طوائف (رنڈیوں) کی محفلوں میں وعظ ونصیحت کیلئے جایا کرتے تھے......ایک دفعہ ایک متشدد اور سخت قسم کے آدمی کے ہاں رنگا رنگ محفل ہو رہی تھی......اس نے ساتھیوں سے کہا تھا کہ اگر حاجی محمد امین میرے گھر آیا' پھر خیر سے واپس نہیں جائے گا......حاجی صاحبؒ اپنی دھن کے پکے تھے......انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کو نیک مشورہ دینا ہے' قبول کرلے تو بہتر نہ کرے تو نہ سہی' میرا فرض ادا ہو جائے گا......آپ اسی محفل میں چلے لیکن سب دروازوں کو بند پا کر اپنے مریدوں سے کہا کہ باہر تم کلمہ طیبہ کا ذکر کرو......آخر صاحب خانہ نے دروازہ کھولا......اندر پہنچے تو کسی سے بات نہیں کی' اپنی وہ مبارک چادر جس میں ذکر اذکار اور مراقبے کرتے تھے اتاری اور رنڈی کے سر پر دوپٹے کی جگہ ڈال کر کہا ''لو یہ میری بیٹی ہے' تجھے میں اپنے پردے میں لیتا ہوں'' رنڈی کے دل کو یہ بات لگ گئی اس نے کہا حاجی صاحب! اب اس چادر کی میں بھی عزت قائم کروں گی......آج سے اس گناہ کے پیشے سے میری توبہ ہے...... یہ نورانی اور مبارک چادر ہمیشہ سے میرے لیے ستر اور پردہ ہی رہے گی......(درس القرآن)

مقام صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر سے پہلے حالت کفر پر تھے بلکہ جنگ بدر میں وہ دشمنوں کے ساتھ شامل تھے جب عین جنگ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فرزند کی زد میں آ گئے تو محبت پدری نے جوش مارا اور حضرت عبدالرحمٰن نے اپنا رخ دوسری سمت کرلیا....

اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محفل گرم تھی جنگ بدر کا ذکر چھڑا تو حضرت عبدالرحمٰن نے جو اس وقت مشرف باسلام ہو چکے تھے اپنے جلیل القدر والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) مندرجہ بالا واقعہ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر تم میری زد میں آجاتے تو میں للّٰہیت کے مقابلہ میں محبت پدری کی کوئی پرواہ نہ کرتا کیونکہ مسلمان حق کی اشاعت و تبلیغ کے لئے ہے نہ باطل سے ڈرنے اور تعلقات میں پھنسنے کے لئے....(ناقابل فراموش واقعات)

گناہوں کے ساتھ وظائف بے اثر رہتے ہیں

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک صاحب نے رزق کیلئے دعا کرائی......وظیفہ بھی دریافت کیا......پھر وظیفہ کے بے اثر ہونے کا شکوہ کیا......میں نے عرض کیا کہ دو ٹرک آمنے سامنے ہیں......اور زور آزمائی ہو رہی ہے......کوئی راستہ نہیں دے رہا تو کوئی منزل تک پہنچے گا......ادھر وظیفہ جاری ہے......ادھر گناہ بھی جاری ہیں...... وظیفہ تو جالب رزق ہے......اور معاصی برعکس تنگی رزق کا اثر رکھتے ہیں.....(یادگار باتیں)

گاہکوں کے ساتھ خیر خواہی

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن ظہر کے بعد دکان بند کر کے اپنے گھر کی طرف جا رہے تھے، آپ سے ایک آدمی ملے.....انہوں نے پوچھا، نعمان! کیا آپ دکان بند کر کے گھر جا رہے ہیں؟ فرمایا: ہاں میں نے دکان بند کر دی ہے..... پوچھا: کیوں بند کر دی ہے؟ فرمانے لگے: اس لئے بند کر دی کہ آج آسمان پر بادل آ گئے ہیں، روشنی پوری نہیں ہے، جس کی وجہ سے کسٹمر کو کپڑے کی کوالٹی کی صحیح ججمنٹ نہیں ہوتی، میں نے دکان بند کر دی ہے تا کہ کوئی کم قیمت کپڑے کو بیش قیمت سمجھ کر مجھ سے نہ خرید لے، اسے دھوکا نہ لگ جائے.....ایک دکاندار اپنے کسٹمر کا اتنا خیر خواہ تھا.....(خطبات فقیر 15 ص 78)

دوسروں کے ساتھ اچھائی کرو

ایک شخص خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''حضرت! فلاں بندہ میرا مخالف ہے..... وہ مجھے بڑا تنگ کرتا ہے اور ہر وقت میرے خلاف سازشیں کرتا رہتا ہے.....'' ......اصل میں وہ حضرت سے این اوسی (اجازت نامہ) مانگنا چاہتا تھا کہ اگر مجھے اجازت دیں تو پھر میں اس کو ذرا مزہ چکھاؤں گا...... وہ کہنے لگا: ''حضرت! وہ مجھے برا بھلا کہتا رہتا ہے.....وہ میرے راستے میں کانٹے بچھاتا رہتا ہے'' ..... حضرت بھی اس کا اندازِ بیاں سمجھ گئے..... کیونکہ اللہ والے بڑے سمجھدار ہوتے ہیں..... چنانچہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ایک بڑا عجیب جواب دیا.....اس کو سونے کی روشنائی سے لکھنا چاہئے حضرت نے فرمایا:

''اے دوست! اگر کوئی تیرے راستے میں کانٹے بچھائے تو تو اس کے راستے میں کانٹے نہ بچھانا، ورنہ پوری دنیا میں کانٹے ہی کانٹے ہو جائیں گے.....''

کاش! ہم اس اصول کو اپنا لیتے..... اگر کوئی ہمارے ساتھ برائی کر رہا ہو تو ہم اس کے ساتھ اچھائی کا معاملہ کر کے اس کی برائی کو ختم کرنے کا باعث بن جائیں.....(خطبات فقیر 16 ص 269)

دوسروں کے لئے گڑھا کھودنے والا خود اس میں گرتا ہے

عمرولیث کا ایک غلام بھاگ گیا تھا..... لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور اس کو پکڑ لائے..... وزیر کو اس سے ملال تھا..... اس کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تا کہ دوسرے غلام ایسی حرکت نہ کریں..... غلام نے عمرولیث کے سامنے زمین پر سر رکھ دیا اور کہا

جو کچھ میرے سر پر گزرے جب آپ پسند فرماتے ہیں تو جائز ہے.....

جب حکم مالک کا (اختیاری ہے) تو غلام (خلاف مرضی) مالک سے دعویٰ کر سکتا ہے..... لیکن محض اس وجہ سے کہ اس خاندان کی نعمت میں پلا ہوں..... میں نہیں چاہتا کہ قیامت میں میرے خون کے مواخذہ میں آپ گرفتار ہوں..... اجازت دیجئے کہ میں وزیر کو مار ڈالوں پھر اس وقت اس کے قصاص میں خون بہانے کا حکم فرمائیے تا کہ آپ مجھ کو حق پر ماریں..... بادشاہ کو ہنسی آئی..... وزیر سے کہا کیا مصلحت دیکھتا..... وزیر نے کہا اے دنیا کے مالک مصلحت تو یہی دیکھتا ہوں کہ خدا کے لئے اور اپنے باپ کی قبر کے صدقے اس کو آزاد کر دیجئے تا کہ مجھ کو بھی یہ کسی بلا میں مبتلا نہ کرے..... قصور تو میرا ہی ہے..... (گلستان سعدی)

میں کیوں نہ اللہ سے مانگوں

ایک بادشاہ شکار کرتے ہوئے کہیں دور نکل گیا..... وہاں اس کی ملاقات ایک دیہاتی شخص سے ہوئی اس نے عزت واکرام کا معاملہ کیا..... بادشاہ نے کہا کہ میں بادشاہ ہوں اگر تمہیں کبھی کوئی ضرورت ہوتو دارالحکومت چلے آنا..... کافی عرصہ بعد وہ شخص دارالحکومت آیا..... دیکھا کہ بادشاہ مصلے پہ بیٹھا دعا مانگ رہا ہے..... اس نے بادشاہ سے پوچھا تم کس سے مانگ رہے ہو جبکہ تم خود بادشاہ ہو..... اس نے بتایا کہ میں اللہ رب العالمین سے مانگتا ہوں..... یہ سن کر دیہاتی نے کہا کہ جب تم بادشاہ ہو کر اللہ کے محتاج ہوتو میں بھی صرف اسی سے مانگوں گا اور اب مجھے تم سے سوال کرنے کی حاجت نہیں..... (انمول موتی جلد ۶)

ایک سچا راہب

حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں ایک راہب آیا تو انہوں نے راہب سے فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ہر وقت روتے رہتے ہو، ایسا کیوں ہے اس نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہیں دین سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں لگتی تھی اور اب یہ حال ہے انہیں دنیا سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں لگتی لہٰذا میں جان گیا ہوں کہ آج کل موت ہر نیک و بد کے لئے بہتر ہے..... جب وہ راہب چلا گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اے ابوایوب یہ راہب سچ کہتا ہے..... (دل کی باتیں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں روٹی عنایت فرمانا:

ابوعبداللہ بن الحبلا فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا دو روز کے فاقے سے تھا..... روضہ اطہر پر حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوں..... پھر مجھے نیند آ گئی..... خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی ہے..... آدھی روٹی تو میں نے بحالت خواب ہی کھا لی..... اور جب بیدار ہوا تو باقی آدھی میرے ہاتھ میں موجود تھی..... آپ بغداد کے رہنے والے تھے..... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

حصول علم کا شوق

ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ملک شام سے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے ستر یا اسی سال ان کی عمر تھی..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا: دھوپ میں سفر کرنے کی وجہ سے بالکل سیاہ فام ہو گئے ہیں.... زمین کا رنگ ان کی رنگت سے زیادہ صاف ہے ..... بال بڑھے ہوئے ہیں.... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ یہ کیسے تشریف لائے؟

اس ضعف اور بڑھاپے میں آپ نے اتنا طویل سفر کیوں کیا؟

بڑے میاں نے کہا اَلتَّحِیَّات سیکھنے کے لئے آیا ہوں.... اتنی بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے روئے کہ صاحب حدائق کے الفاظ ہیں: "حَتّٰی ابْتَلَّتْ لِحْیَتُہٗ" اتنا روئے کے ڈاڑھی مبارک تر ہوگئی اور ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے دیر تک روتے رہے اور پھر قسم کھا کر فرمایا: قسم ہے اس ذات عالی کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تمہیں عذاب نہیں دیا جائے گا.... کیوں؟

دین کی ایک بات سننے اور سیکھنے کے لئے انہوں نے اپنے گھر کو چھوڑا اور اونٹ کی پیٹھ کے اوپر انہوں نے وقت گزارا.... (بکھرے موتی)

ابو ریحان کی مہارت

مشہور حکیم ابو ریحان منجم بہت بڑا حکیم گزرا، ستارہ شناس تھا، ستاروں کی مدد سے جو بات کہتا تھا سچ نکلتا تھا..... ایک دن سلطان محمود غزنوی اور منجم ابو ریحان دونوں ایک کمرہ میں بیٹھے ہوئے تھے، سلطان نے بغرض امتحان اس سے پوچھا کہ بتاؤ بادشاہ اس نشست کے بعد کس دروازہ سے نکلے گا..... منجم نے اسطرلاب درست کیا اور ستاروں کی تقویم کرنے کے بعد حساب لگا کر جواب ایک پرچہ پر لکھا اور محمود کے سرہانے رکھ دیا.....

اس کے بعد سلطان نے حکم دیا کہ محل کی شرقی دیوار کھود کر ایک دروازہ بنایا جائے، میں اسی راستے سے محل سے باہر جاؤں گا چنانچہ ایسا ہی کیا جب پرچہ اٹھا کے دیکھا وہاں بھی بالکل یہی لکھا تھا..... اس کے بعد سلطان نے منجم سے کہا کہ بتاؤ کہ میں تم سے کیا برتاؤ کروں گا؟ جواب ایک کاغذ پر لکھ کر غلام کو دے دیا، اس کے بعد بادشاہ نے کہا اسے چھت سے نیچے گرادو چنانچہ گرا دیا گیا، جب پرچہ اٹھا کر دیکھا تو وہاں بھی یہی لکھا ہوا تھا..... (تاریخ فرشتہ جلد 1 صفحہ 803)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی سخاوت

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی زمین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سات لاکھ درہم میں بیچی..... جب یہ رقم آپ کے پاس آئی تو آپ کو خیال ہوا کہ اگر یہ مال رات بھر رکھا رہا اور اسی دوران موت آ گئی تو کیا ہوگا لہٰذا اسے اپنے خدام کے ذریعہ مدینہ کے فقراء ومساکین اور بیوہ عورتوں کو رات بھر تقسیم کراتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوتے ہوتے ان میں سے ایک درہم بھی باقی نہ بچا..... (الترغیب والترہیب)

زیاد بن جریر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے ایک ہی مجلس میں ایک لاکھ درہم تقسیم فرمادیئے..... جب کہ آپ کی سادگی کا عالم یہ تھا کہ اپنی چادر کا کنارہ خود ہی سی لیا کرتے تھے..... (الترغیب والترہیب)

ایک عجیب دعا

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ جب کبھی مسجد کے دروازے پر آتے تو ایک عجیب دعا مانگا کرتے تھے..... وہ دروازے پر آ کر رک جاتے اور یہ فرماتے؟

"اے پروردگار! ایک بدکار تیرے دروازے پر حاضر ہے، آپ نے حکم فرمایا کہ اچھے لوگ بروں کے ساتھ اچھائی کا معاملہ کریں، لہٰذا اے پروردگار! آپ اچھے ہیں، میں برا ہوں، تو اپنی اچھائیوں کے صدقے میرے ساتھ بھی اچھا معاملہ فرمادیں....." (خطبات فقیر 17 ص 51)

جانور بھی تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ شیر بھیڑیا اور لومڑی ہمراہ ہوئے چنانچہ یہ تینوں شکار کے واسطے نکلے اور ایک گدھے ایک ہرن اور ایک خرگوش کا شکار کیا..... شیر نے بھیڑیئے سے کہا کہ ہمارے درمیان میں ان کو تقسیم کرو..... بھیڑیئے نے کہا کہ تقسیم تو بالکل ظاہر ہے..... گدھا تیرے لئے اور خرگوش لومڑی کے واسطے اور ہرن میرے لئے ہے..... (یہ سن کر) شیر نے پنجہ سے اس کے سر پر طمانچہ مارا پھر لومڑی سے کہا کہ ہمارے درمیان تو تقسیم کر اس نے کہا کہ کام تو صاف اور ظاہر ہے گدھا بادشاہ کے ناشتہ کے واسطے اور خرگوش شام کے واسطے اور ہرن ان دونوں کے درمیان کے لئے ہے..... شیر نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے تجھ کو یہ تقسیم کس نے بتلائی لومڑی نے کہا کہ مجھے اس تقسیم کی پہچان اس طمانچہ سے ہوئی جو میں نے ابھی دیکھا ہے اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گئی.....

اللہ تعالیٰ کے نام کا ادب

حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے مکان کے سامنے ایک لوہار رہتا تھا.... بال بچوں کی کثرت کی وجہ سے وہ سارا دن کام میں لگا رہتا...اس کی عادت تھی کہ اگر اس نے ہتھوڑا ہوا میں اٹھایا ہوتا کہ لوہا کوٹ سکے اور اسی دوران اذان کی آواز آجاتی تو وہ ہتھوڑا لوہے پر مارنے کی بجائے اسے زمین پر رکھ دیتا اور کہتا کہ اب میرے پروردگار کی طرف سے بلاوا آ گیا ہے میں پہلے نماز پڑھوں گا پھر کام کروں گا....جب اس کی وفات ہوئی تو کسی کو خواب میں نظر آیا اس نے پوچھا کہ کیا بنا؟

کہنے لگا کہ مجھے امام احمد بن حنبلؒ کے نیچے والا درجہ عطا کیا گیا....اس نے پوچھا کہ تمہارا علم وعمل اتنا تو نہیں تھا؟

اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کے نام کا ادب کرتا تھا اور اذان کی آواز سنتے ہی کام روک دیتا تھا تاکہ نماز ادا کروں....اس ادب کی وجہ سے اللہ رب العزت نے مجھ پر مہربانی فرما دی....(نماز کے اسرار و رموز)

معصیت اور مصیبت

شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے دریا کے کنارے ایک پرہیزگار کو دیکھا وہ تیندوے کا زخم رکھتا تھا اور کسی دوا سے وہ اچھا نہیں ہوتا تھا.....مدتوں تک اس سے بیمار رہا..... اور خدائے بزرگ و برتر کا شکر ہمیشہ ادا کرتا تھا.....لوگوں نے اس سے پوچھا تو کس نعمت کا شکر ادا کرتا ہے کہا: اس بات کا شکر کہ میں مصیبت میں گرفتار ہوں گناہوں میں نہیں.....

ہاں خدا کے نیک بندے گناہ کے مقابلے میں مصیبت کو اختیار کر لیتے ہیں.....تو نے نہیں دیکھا کہ یوسف صدیق نے اس حالت میں کیا کہا' کہا: اے میرے پروردگار! مجھے قید زیادہ پسند ہے' اس کام سے جس کی طرف یہ عورتیں بلا رہی ہیں.....(گلستان سعدی)

طب نبوی

حضرت حسین بن علی رضوان اللہ علیہم سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بنفشہ کی فضیلت تیل پر ایسی ہے جیسے اسلام کی فضیلت تمام ادیان پر اور کاسنی کے پتوں میں کوئی پتہ نہیں ہوتا جس پر جنت کے پانی کا قطرہ نہ ہو.....(دل کی باتیں)

سچوں سے باز پرس

مالک بن دینار ایک بزرگ گزرے ہیں، وہ ایک دن دوپہر کے وقت دھوپ میں کھڑے ہوکر اللہ سے دعا مانگ رہے ہیں..... کسی نے قریب ہوکر سنا تو وہ دعا کے دوران یہ آیت پڑھ رہے تھے: لِيَسْئَلَ الصَّادِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ

''قیامت کے دن سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں پوچھا جائے گا.....''

یہ آیت پڑھ کر وہ یہ دعا کر رہے تھے: ''اے اللہ! جن کو آپ خود سچا کہہ رہے ہیں، جب ان سے بھی قیامت کے دن آپ انکی سچائی کے بارے میں پوچھیں گے تو پھر ہم جیسے جھوٹوں کا کیا حال ہوگا!؟'' (خطبات فقیر 17ص 201)

حضرت اشعر بن قیس کندی رضی اللہ عنہ کا کھانا کھلانا

حضرت قیس بن ابی حازمؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت اشعث رضی اللہ عنہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے اور بعد میں پھر مسلمان ہو گئے تھے اور ان) کو قید کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو انہوں نے ان کی بیڑیاں کھول دیں (اور انہیں اسلام لے آنے کی وجہ سے آزاد کر دیا) اور اپنی بہن سے ان کی شادی کر دی..... یہ اپنی تلوار سونت کر اونٹوں کے بازار میں داخل ہو گئے اور جس اونٹ یا اونٹنی پر نظر پڑتی اس کی کونچیں کاٹ ڈالتے..... لوگوں نے شور مچا دیا کہ اشعث تو کافر ہو گیا..... جب یہ فارغ ہوئے تو اپنی تلوار پھینک کر فرمایا اللہ کی قسم! میں نے کفر اختیار نہیں کیا لیکن اس شخص نے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن سے میری شادی کی ہے..... اگر ہم اپنے علاقہ میں ہوتے تو ہمارا ولیمہ کچھ اور طرح کا ہوتا یعنی بہت اچھا ہوتا..... اے مدینہ والو! تم ان تمام اونٹوں کو ذبح کر کے کھا لو اور اے اونٹوں والو! آؤ اپنے اونٹوں کی قیمت لے لو..... (اخرجہ الطبرانی)

گنہگار مایوس نہ ہوں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں والوں کیلئے ہے..... (دل کی باتیں)

حکیم شیخ بو علی سینا اور ایک بزرگ

ایک بزرگ ولی اللہ نے شیخ بو علی سینا سے فرمایا کہ تو نے علوم عقلیہ اور فلسفہ میں اپنی ساری عمر برباد کی.... آخر کس مرتبہ تک تو پہنچا؟

شیخ بو علی سینا نے فرمایا کہ دن میں مجھے ایک ایسی گھڑی اور ساعت کا علم ہے کہ اس گھڑی میں لوہا آٹے کی طرح نرم ہو جاتا ہے.... بزرگ نے فرمایا جب وہ ٹائم اور گھڑی آئے تو مجھے بتانا.... چنانچہ شیخ بو علی سیناؒ نے وہ گھڑی بتادی اور ہاتھ میں لوہا لے کر اس میں انگلی داخل کردی.... تو انگلی اس کے اندر دھنس گئی.... وہ ٹائم اور گھڑی گزر جانے پر اس بزرگ نے شیخ بو علی سینا سے فرمایا کہ اب پھر اسی طرح لوہے کے اندر انگلی داخل کرو.... شیخ بو علی سینا نے کہا وہ گھڑی گزر چکی ہے اب ممکن نہیں تو اس بزرگ نے لوہا ہاتھ میں لے کر کرامت سے اپنی انگلی اس میں داخل کردی اور فرمایا کہ عقلمند کے لئے یہ مناسب نہیں ہے.... کہ وہ اپنی عمر عزیز ایسی بے کار چیزوں میں تباہ کردے یہ کوئی کمال نہیں.... کمال یہ ہے کہ آخرت کے لئے بندہ محنت کرے اور اپنے اللہ کو راضی کرلے.... شیخ بو علی سینا اس سے بہت متاثر ہوا.... اور اس کی زندگی میں تبدیلی آگئی.... مرض الموت میں دل سے توبہ کی اپنا مال فقراء پر صدقہ کیا اپنے تمام حقوق ادا کردیئے.... اور کثرت کے ساتھ تلاوت کرنے لگے.... چنانچہ ہر تیسرے دن ایک قرآن کریم ختم کرتے تھے اور جب اس کا انتقال ہوا تو صحیح بخاری شریف اس کے سینے پر پڑی تھی.... (ظفر المحصلین)

کمال عبادت

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بعض اوقات عامر بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے عشاء کی نماز پڑھ کر نکلتے تو انہیں کوئی دعا یاد آجاتی گھر پہنچنے سے پہلے تو اپنے ہاتھ اسی وقت اٹھا لیتے یہاں تک کہ صبح کی اذان ہو جاتی دوبارہ مسجد کو لوٹ جاتے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے..... (دل کی باتیں)

قبولیت اعمال کی فکر

حضرت عثمان خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کریانے کی دکان تھی.....ان کے پاس اگر کوئی کھوٹے پیسے لاتا تو وہ پیسے لے لیتے اور سودا دے دیتے.....وہ ان پیسوں کو علیحدہ جمع کرتے جاتے تھے.....انہوں نے پوری زندگی اپنا یہ دستور بنائے رکھا.....کھوٹے پیسوں والوں کو کبھی واپس نہیں بھیجتے تھے.....جب ان کا آخری وقت آیا تو وفات سے پہلے بستر پر لیٹے ہوئے دعا مانگنے لگے:

''اللہ! میرے پاس لوگ کھوٹا مال لے کر آتے تھے، کھوٹے سکے لے کر آتے تھے، اللہ! میں تیرے بندوں سے کھوٹے سکے قبول کرتا رہا، آج تو بھی میرے کھوٹے عملوں کو قبول فرمالے.....''سوچئے تو سہی کہ ہمارے اکابر اس طرح موت کی تیاری کیا کرتے تھے..... (خطبات فقیر 17 ص 210)

انبیاء علیہم السلام کی قوت برداشت.....ایک جھلک

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا حضور کو بخار کی کیفیت تھی آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی میں نے چادر کے اوپر سے ہاتھ رکھا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ کو کتنا تیز بخار ہے؟ حضور نے فرمایا ہم (انبیاءؑ) پر اسی طرح سخت تکلیف وآزمائش آیا کرتی ہے اور ہمارا اجر وثواب بھی دگنا ہوتا ہے.....

میں نے کہا یارسول اللہ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ آزمائش کن پر آئی ہے؟ آپ نے فرمایا نبیوں پر میں نے کہا پھر کن پر؟ آپ نے فرمایا علماء پر میں نے کہا پھر کن پر؟ آپ نے فرمایا نیک بندوں پر.....

بعض نیک بندوں کے جسم میں اتنی جوئیں پڑ جاتی تھیں کہ اسی میں ان کا انتقال ہو جاتا تھا اور بعضوں پر اتنی تنگدستی آتی تھی کہ انہیں چوغہ کے علاوہ کوئی اور چیز پہننے کو نہ ملتی تھی لیکن تمہیں دنیا ملنے سے جتنی خوشی ہوتی ہے انہیں آزمائش اور تکلیف سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی تھی.....(ابن ماجہ)

حصن حصین کی مقبولیت

اس کتاب کے مؤلف کے ایک جانی دشمن نے جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا..... اسی زمانہ میں ان کو طلب کیا یہ چھپ کر بھاگ گئے اور اس مضبوط و مستحکم قلعہ سے اپنی حفاظت کی (یعنی وظیفہ کے طور پر اپنی کتاب ''حصن حصین'' پڑھنی شروع کی) خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب قلب مبارک کے قریب بیٹھا ہوں.....اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اور تمام مسلمانوں کے واسطے دعا فرمائیں..... میری درخواست پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اپنے دست مبارک اٹھائے.....میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا..... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی.....اور اپنے دست مبارک اپنے روئے مبارک پر پھیرے.....جمعرات کو میں نے خواب میں دیکھا.....اتوار کی رات کو دشمن خود بخود بھاگ گیا.....(دینی دسترخوان جلد اوّل)

ایک عجیب سانحہ

شادی میں دلہن کی بہنوں نے خلاف شرع رسم پوری کرنے کیلئے دلہا کا جوتا چھپالیا اور ضد کی کہ اتنے پیسے دو گے تو جوتا واپس کریں گی اس اثناء میں بے پردگی ہوئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ جوتا چھڑانے کے بعد دلہا میاں دلہن کے پاس گئے اور اسے یہ کہا کہ مجھے تو تیری بہن پسند آگئی ہے تو میں اسی سے شادی کروں گا لہٰذا تجھے طلاق.....

غور کیجئے! کہ اس بے پردگی سے کس قدر نقصان ہوتے ہیں یہ تو صرف ایک واقعہ ہے ورنہ آئے دن اخبارات اس سے بھرے پڑے ہیں کوئی ہے! جو اس سے عبرت حاصل کرے.....

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلم خواتین کو اسلام کے نفع مند اور حکیمانہ احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین.....(پردہ ضرور کروں گی)

جہادی مہم میں مغربی اور مشرقی کناروں تک پہنچنے والے

حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلمہ حق کی سربلندی کی خاطر جہاد کرتے ہوئے مغرب کے بالکل اخیر میں محیط اطلنطسی (بحر ظلمات/ بحر اٹلانٹک) تک پہنچے، کنارے پر اترے اور فرمایا ''اے اللہ اگر یہ سمندر حائل نہ ہوتا تو میں آپ کے کلمہ اور دین کی سربلندی کیلئے ساری دنیا کو فتح کر لیتا..... (جہاندیدہ) حضرت قتیبہ باہلی رضی اللہ عنہ دین کی سربلندی کی خاطر مشرق کے اخیر تک چلے گئے اور چین میں داخل ہوئے بغیر واپس نہ آئے.....(حتی یعلم الشاب/مسلمان نوجوان صفحہ ۱۴)

حکمت سے بے حیا عورت باحیا بن گئی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مردوں سے بے حیائی کی باتیں کیا کرتی تھی اور بہت بے باک اور بدکلام تھی، ایک مرتبہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزری حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونچی جگہ پر بیٹھے ہوئے ثرید کھا رہے تھے، اس پر اس عورت نے کہا انہیں دیکھو ایسے بیٹھے ہوئے ہیں جیسے غلام بیٹھتا ہے، ایسے کھا رہے ہیں جیسے غلام کھاتا ہے، یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سا بندہ مجھ سے زیادہ بندگی اختیار کرنے والا ہوگا.....

پھر اس عورت نے کہا یہ خود کھا رہے ہیں اور مجھے نہیں کھلا رہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بھی کھالے اس نے کہا مجھے اپنے ہاتھ سے عطا فرمائیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیا تو اس نے کہا جو آپ کے منہ میں ہے اس میں سے دیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے دیا جسے اس نے کھالیا (اس کھانے کی برکت سے) اس پر شرم وحیا غالب آگئی اور اس کے بعد اپنے انتقال تک کسی سے بے حیائی کی کوئی بات نہ کی.....(حیاۃ الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۷۰۴)

غیرت ایمانی

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو لوگوں نے دیکھا..... اللہ آپ پر رحم کرے کہ حرم کعبہ میں کنکریوں پر سر رکھ دیئے تھے اور کہہ رہے تھے: اے خدا! بخش دے اور اگر میں سزا کا مستحق ہوں تو قیامت کے دن مجھ کو (قبر سے) نابینا اٹھا تا کہ میں نیکوں کے سامنے شرمندہ نہ ہو جاؤں..... (گلستان سعدی)

چند علماء حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی خدمت میں

حضرت شاہ سید احمد صاحب بریلویؒ جن کے ہمراہ مولانا اسماعیل شہیدؒ بھی تھے جب پشاور پہنچے ہیں تو وہاں کے علماء مولانا شہیدؒ کی شہرت سن کر امتحان کی غرض سے آئے' مولانا اس وقت ایک خستہ سا تہبند باندھے ہوئے گھوڑے کو کھترا کر رہے تھے ان سے پوچھا کہ مولانا کہاں ہیں؟

مولانا نے فرمایا کیا کام ہے انہوں نے کہا کہ تجھ کو اس سے کیا مطلب ہے' مولانا کا پتہ بتلاؤ.... مولانا نے فرمایا کہ تم بتلاؤ تو سہی کیا غرض ہے' کہنے لگے کہ ہم کو کچھ پوچھنا ہے' مولانا نے فرمایا کہ مجھ سے ہی پوچھ لو.... ان کو معلوم ہو گیا کہ یہی ہیں پھر جو کچھ جس فن میں پوچھا گھوڑے کو کھرا کرتے ہوئے حل کر دیا.... سب متعجب ہوئے کہ ہم باوجود اس کے کہ ہم کم علم ہیں ایسے قباء و عباء و عمامے باندھے ہوئے ہیں اور مولانا اتنے بڑے عالم اور اس حالت میں رہتے ہیں.... (یادگار ملاقاتیں)

صبر و تحمل کا واقعہ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کئی دن ایسے گزرے کہ نہ ہمارے پاس کوئی چیز تھی اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس..... میں (گھر سے) باہر نکلا تو مجھے راستہ میں ایک دینار پڑا ہوا ملا..... تھوڑی دیر میں سوچتا رہا کہ اسے اٹھاؤں یا نہ اٹھاؤں لیکن بالآخر میں نے اسے اٹھا لیا کیونکہ (کئی دن کے فاقہ کی وجہ سے) ہم بڑی مشقت میں تھے..... میں اسے لے کر ایک دکان پر گیا اور اس کا آٹا خرید کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لایا اور میں نے کہا اسے گوندھ کر روٹی پکاؤ..... چنانچہ وہ آٹا گوندھنے لگیں (بھوک کی وجہ سے) ان کی کمزوری کا یہ حال تھا کہ ان کی پیشانی کے بال (آٹے کے) برتن سے ٹکرا رہے تھے پھر انہوں نے روٹی پکائی پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ سنایا آپ نے فرمایا تم اسے کھالو کیونکہ یہ وہ روزی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو (غیبی خزانہ سے) عطا فرمائی ہے..... (ابوداؤد)

سفید بالوں سے حیا

سیدنا عمر رضی اللہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ نبی علیہ السلام کی مبارک آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے ہیں..... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دیکھ کر بڑے پریشان ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل آئے تھے اور وہ آ کر مجھے کہنے لگے: جو بندہ کلمہ پڑھ لیتا ہے اور کلمہ پڑھتے پڑھتے اس کے بال سفید ہو جاتے ہیں..... اس بوڑھے کو عذاب دیتے ہوئے اللہ رب العزت کو حیا آتی ہے..... میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو تو بوڑھے بندے کو عذاب دیتے ہوئے حیا آتی ہے مگر بوڑھے کو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے کیوں حیا نہیں آتی؟ (خطبات فقیر 18 ص 117)

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت

حضرت نمران بن مخمر ابوالحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ لشکر میں چلے جا رہے تھے فرمانے لگے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے کپڑوں کو تو خوب اجلا اور سفید کر رہے ہیں لیکن اپنے دین کو میلا کر رہے ہیں یعنی دین کا نقصان کر کے دنیا اور ظاہری شان و شوکت حاصل کر رہے ہیں..... غور سے سنو! بہت سے لوگ دیکھنے میں تو اپنے نفس کا اکرام کرنے والے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اپنے نفس کی بے عزتی کرنے والے ہوتے ہیں..... پرانے گناہوں کو نئی نیکیوں کے ذریعے سے ختم کرو..... اگر تم میں سے کوئی اتنے گناہ کر لے جس سے زمین آسمان کے درمیان کا خلا بھر جائے اور پھر وہ ایک نیکی کر لے تو یہ نیکی ان سب گناہوں پر غالب آ جائے گی..... (عند ابن السمعانی کذا فی الکنز ۸/۲۳۶)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مومن کے دل کی مثال چڑیا جیسی ہے جو ہر دن نہ معلوم کتنی مرتبہ ادھر ادھر پلٹتا رہتا ہے..... (اس لئے آدمی مشورہ کے تابع ہو کر چلے) (اخرجہ ابونعیم فی الحلیہ ۱/۱۰۲)

ابن خاقان اور معتصم باللہ

معتصم باللہ بادشاہ کا ایک وزیر تھا جس کا نام خاقان تھا.... خاقان بیمار تھا بادشاہ عیادت کیلئے ان کے گھر گئے....وزیر کا چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام فتح بن خاقان تھا بلا کا ذہین تھا .... بادشاہ نے اس کا امتحان لیا....اس سے پوچھا کہ بیٹے! آپ کا گھر اچھا ہے یا میرا؟

بڑا پیارا جواب دیا کہا! ہمارا گھر بادشاہ کے گھر کا مقابلہ کرسکتا ہے....لیکن جب تک بادشاہ ہمارے گھر میں بیٹھا ہے تو پھر ہمارا گھر اچھا وہ بھی بادشاہ کی وجہ سے....زینت المکان بالمکین.... بادشاہ نے داد دی.... بادشاہ نے اپنی انگوٹھی نکالی اور اپنی ہتھیلی پر رکھ دی اور پوچھا کہ بیٹے اس انگوٹھی سے جو یاقوت کی ہے آپ نے اس سے زیادہ قیمتی چیز دیکھی ہے؟

کہا بالکل دیکھی ہے جس ہتھیلی نے اس کو اٹھایا ہے وہ اس انگوٹھی سے زیادہ قیمتی ہے اس لئے کہ ہتھیلی بھی بادشاہ کی ہے.... بادشاہ نے بڑا انعام دیا....(اذکیاء امت)

یوم حساب کا خوف

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابویزید بسطامیؒ ایک دن اس حال میں باہر نکلے کہ ان پر گریہ وزاری کا اثر تھا کسی نے آپ سے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ حساب کی طرف اپنے مخاصم اور مخالف کے ساتھ آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب میں قصاب تھا پس یہ شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے گوشت کا بھاؤ چکایا اور اپنی انگلی میرے گوشت پر رکھی حتی کہ اس کی انگلی نے گوشت پر نشان کر دیا اور اس نے گوشت نہیں خریدا اور میں آج اسی قدر کا محتاج ہوں پس اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ مدعا علیہ کی نیکیوں میں سے مدعی کے حق کے بقدر اس کو دیا جائے.....اور اس شخص (مدعی) کا ترازو ایک ذرہ کے بقدر ہلکی تھی.....پس یہ اس کی ترازو میں رکھا جائے گا..... چنانچہ اس کی ترازو کا پلڑا غالب ہو جائے گا اور اس کو جنت کا حکم دیا جائے گا اور اس کے مخاصم اور مدعا علیہ کی ترازو اسی قدر کم ہو جائے گی اور اس کو دوزخ کا حکم دیا جائے گا.....پس مجھے معلوم نہیں کہ اس دن میرا کیا حال ہوگا.....(انمول موتی جلد ۲)

برائی کا جواب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی نے برا کہا..... آپ نے اس کے جواب میں اس کے ساتھ اچھائی کا معاملہ کیا..... دیکھنے والا بڑا حیران ہوا اور پوچھنے لگا: حضرت! اس نے آپ کے ساتھ اتنی بدتمیزی کی اور آپ اس کے ساتھ اتنے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آئے اور فرمایا:

كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ.....

''ہر برتن سے وہی کچھ نکلتا ہے جو کچھ برتن میں موجود ہوتا ہے.....''

اس کے اندر شر تھا، شر ہی نکلا، اور اگر ہمارے اندر اللہ نے خیر ڈالی ہے تو ہم خیر ہی کی بات کریں گے..... (خطبات فقیر 18 ص 120)

جنید بغدادی رحمہ اللہ کی برکت سے چور ابدال بن گیا

جنید بغدادی رحمہ اللہ تہجد میں مصروف تھے کہ ایک چور آیا اور سامان تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن جب کچھ نہیں ملا.....

تو چور مایوس ہو کر واپس پلٹنے لگا اتنے میں بغدادی رحمہ اللہ نے چور کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یہاں سے خالی ہاتھ مت جاؤ کچھ لے کر جاؤ یہ کہہ کر چور کا ہاتھ قریب میں موجود شخص کو پکڑوا دیا اور کہا کہ جس فلاں ابدال کا انتقال ہو گیا ہے ان کی جگہ اسے ابدال بنا دو..... یوں چور ابدال بن گیا..... (حیرت انگیز معلومات)

اللہ تعالیٰ کی قدرت

بس تیزی سے اپنی منزل کی طرف جا رہی تھی کہ یکا یک ڈرائیور نے بریک لگائی اور کنڈیکٹر سے مخاطب ہوا... سواری چڑھالو... کنڈیکٹر نے دروازہ کھول کر باہر دیکھا... وہاں کوئی موجود نہیں تھا... سڑک دور دور تک ویران تھی... اس نے حیرت سے ڈرائیور کی طرف دیکھا... پھر آواز لگائی: باہر کوئی نہیں ہے... استاد... جانے دو... اس کے جانے دو کے جواب میں بس جب آگے نہ بڑھی تو اس کی حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا... سواریاں بھی ڈرائیور کو دیکھنے لگیں... لیکن وہاں بالکل خاموشی تھی.... کنڈیکٹر جب اس کے پاس آیا تو اچھل پڑا... کیونکہ ڈرائیور کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اب وہ اس دنیا میں نہیں ہے... (یادگار واقعات)

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ اور بادشاہ

حضرت جنیدؒ کو ایک مرتبہ خلیفہ وقت نے کسی بات پر برہم ہو کر بلا بھیجا... حضرت شبلیؒ ساتھ تھے جب روبرو ہوئے تو خلیفہ نے برا بھلا کہنا شروع کیا... حضرت شبلیؒ چونکہ نوجوان تھے نیز ان کے پیر کو برا بھلا کہا جا رہا تھا' آپ کو جوش آیا' قالین پر ایک شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی آپ نے اس پر نظر ڈالی تو وہ شیر مجسم ہو کر خلیفہ کی طرف خشم آگیں نظر سے دیکھنے لگا' حضرت جنیدؒ کی جو اس پر نظر پڑی تو آپ نے حضرت شبلیؒ کو گھور کر دیکھا اور اس شیر کو تھپک دیا وہ مثل سابق شیر قالین ہو گیا ... تھوڑی دیر میں حضرت شبلیؒ نے اشارہ کیا اور پھر مجسم ہو کر سامنے ہوا اس مرتبہ خلیفہ وقت کی نگاہ اس پر پڑی' خوف کے مارے تھرا گیا اور دست بستہ اپنی جرأت کی معافی چاہی' حضرت جنیدؒ نے اس شیر کو مثل سابق کر دیا اور خلیفہ وقت سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ کچھ اندیشہ نہ کریں آپ کو کچھ گزند نہیں پہنچ سکتی' آپ خلیفہ وقت ہیں آپ کی اطاعت اور ادب ہم پر واجب ہے یہ لڑکا ہے آداب شاہی سے واقف نہیں ہے آپ کا جو دل چاہے کہئے.... (امثال عبرت)

کم کھانے کا فائدہ

دو خراسانی فقیر ایک دوسرے کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک کمزور تھا جو دو رات کے بعد کھانا کھاتا اور دوسرا قوی تھا جو ایک دن میں تین بار کھانا کھاتا..... اتفاقاً ایک شہر کے دروازے پر جاسوسی کی تہمت میں گرفتار ہوئے..... دونوں کو ایک گھر میں قید کر دیا اور دروازہ مٹی سے بند کر دیا..... دو ہفتہ کے بعد معلوم ہوا کہ بے قصور ہیں..... دروازہ کھول دیا..... لوگوں نے قوی کو دیکھا مردہ تھا اور ضعیف زندہ سلامت تھا..... لوگ اس سے تعجب میں رہ گئے..... ایک حکیم نے کہا اس کے خلاف ہوتا تو تعجب تھا کیونکہ یہ زیادہ کھانے والا تھا..... بھوک کی تاب نہ لا سکا..... مر گیا..... اور دوسرا صابر تھا..... اس نے مجبوراً اپنی عادت کے موافق صبر کیا اور سلامتی کے ساتھ چھٹکارا پایا..... (گلستان سعدی)

دعا میں انہماک

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عامر جنازے کی جگہ کے سامنے کھڑے رہتے اور دعا کرتے ان پر ایک چادر ہوتی تھی اور بعض اوقات وہ گر جاتی جس کا انہیں پتہ ہی نہ چلتا..... (دل کی باتیں)

قدرت کا عجیب کرشمہ

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں جنوبی افریقہ میں کیپ ٹاؤن کے علاقے میں ریل گاڑی پر سفر کر رہا تھا...... راستے میں ایک جگہ پہاڑی علاقے میں گاڑی رک گئی، ہم نماز کے لئے نیچے اترے، وہاں میں نے دیکھا کہ ایک خوبصورت پودا ہے، اس کے پتے بہت خوبصورت تھے اور وہ پودا بہت حسین وجمیل معلوم ہو رہا تھا...... بے اختیار دل چاہا کہ اس کے پتے کو توڑ لیں...... میں نے جیسے ہی اس کے پتے کو توڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میرے جو رہنما تھے...... وہ ایک دم زور سے چیخ پڑے کہ حضرت! اس کو ہاتھ مت لگایئے گا، میں نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ بہت زہریلی جھاڑی ہے...... اس کے پتے دیکھنے میں تو بہت خوشنما ہیں لیکن یہ اتنا زہریلا ہے کہ اس کے چھوٹے سے انسان کے جسم میں زہر چڑھ جاتا ہے اور جس طرح بچھو کے ڈسنے سے زہر کی لہریں اٹھتی ہیں...... اسی طرح اس کے چھونے سے بھی لہریں اٹھتی ہیں...... میں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے ہاتھ نہیں لگایا...... اور پہلے سے معلوم ہو گیا...... یہ تو بڑی خطرناک چیز ہے، دیکھنے میں بڑی خوبصورت ہے...... پھر میں نے ان سے کہا کہ یہ معاملہ تو بڑا خطرناک ہے...... اس لئے کہ آپ نے مجھے تو بتا دیا جس کی وجہ سے میں بچ گیا...... لیکن اگر کوئی انجان آدمی جا کر اس کو ہاتھ لگا دے، وہ تو مصیبت اور تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا......

اس پر انہوں نے اس سے بھی زیادہ عجیب بات بتائی...... وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب کرشمہ ہے کہ جہاں کہیں یہ زہریلی جھاڑی ہوتی ہے...... اسی کی جڑ میں آس پاس لازماً ایک پودا اور ہوتا ہے، لہٰذا اگر کسی شخص کا ہاتھ اس زہریلے پودے پر لگ جائے تو وہ فوراً اس دوسرے پودے کے پتے کو ہاتھ لگا دے...... اسی وقت اس کا زہر ختم ہو جائے گا...... چنانچہ انہوں نے اسی کی جڑ میں وہ دوسرا پودا بھی دکھایا...... یہ اس کا تریاق ہے......

بس یہی مثال ہے ہمارے گناہوں کی اور استغفار و توبہ کی، لہٰذا جہاں کہیں گناہ کا زہر چڑھ جائے تو فوراً توبہ استغفار کا تریاق استعمال کرو...... اسی وقت اس گناہ کا زہر اتر جائے گا......

(گناہ چھوڑنے کے آسان نسخے)

آخرت کی فکر

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ تھے..... حضرت مولانا حسین علی ان کی یہ کیفیت تھی کہ کوئی شخص ملنے آتا تھا..... سلام کر کے خیریت پوچھنے کے بعد فرماتے تھے..... اچھا بھئی آپ نے بھی تیاری کرنی ہوگی آخرت کی میں نے بھی تیاری کرنی ہے..... اچھا پھر ان شاء اللہ قیامت کے دن ملیں گے..... یہ کہہ کر رخصت کر دیا کرتے..... آپ نے بھی تیاری کرنی ہوگی مجھے بھی تیاری کرنی ہے..... اچھا قیامت کے دن ملیں گے..... (خطبات فقیر 19 ص 280)

ایک اللہ والے کی بادشاہ کو تبلیغ

ایک فقیر تنہا ایک صحرا کے گوشہ میں بیٹھا ایک بادشاہ کا اس کے پاس سے گزر ہوا..... فقیر نے اس وجہ سے کہ بے فکری قناعت کی سلطنت ہے..... اس کی طرف توجہ نہیں کی اور بادشاہ اس وجہ سے کہ حکومت میں قہر و غضب ہوتا ہے..... رنجیدہ ہو گیا..... کہا یہ کفنی پہنے والوں کی جماعت چوپایوں جیسی ہے..... صلاحیت اور آدمیت نہیں رکھتے اس (فقیر) کے پاس آ کر وزیر نے کہا..... اے جوانمرد: روئے زمین کا بادشاہ آپ کے پاس آیا..... آپ نے تعظیم نہیں کی اور ادب کے شرائط پورے نہیں کئے..... فقیر نے کہا: بادشاہ سے کہہ دو کہ تعظیم کی امید اس شخص سے رکھے جو بادشاہ سے نعمت کی امید رکھتا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ بادشاہ رعیت کی نگہبانی کے لئے ہے نہ کہ رعیت بادشاہوں کی خدمت کے لئے.....

بادشاہ کو فقیر کی باتیں درست دکھائی دیں..... کہا: کچھ مجھ سے طلب کرو..... کہا: میں بھی چاہتا ہوں کہ دوبارہ (تشریف لا کر) مجھ کو زحمت نہ دیں..... بادشاہ نے کہا مجھے نصیحت کرو کہا: (دین و دنیا کی نیکی)

حاصل کر لے اب دولت تیرے ہاتھ میں ہے
کیونکہ یہ دولت و سلطنت ہاتھوں ہاتھ چلی جائے گی

(گلستان سعدی)

جلال الدین قریشی رحمہ اللہ اور کیمیا گری

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ حضرت جلال الدین قریشی کی مجلس میں کسی شخص نے کیمیا کا ذکر کیا.... شیخ نے ازراہ حقارت فرمایا تف بر عمل کیمیا کہ کیمیا یعنی سونا بنانے کے عمل پر لعنت ہو..... یہ کہتے ہوئے کچھ لعاب بھی منہ سے نکلا ار سامنے پیتل کے تھال پر جا پڑا.... تھوک کا اس تھال پر گرنا تھا کہ وہ فوراً خالص سونا بن گیا.... (اخبارالاخیار)

نہ لالچ دے سکیں ہرگز تجھے سکوں کی جھنکاریں
ترے دست توکل میں تھیں استغناء کی تلواریں

اللہ تعالیٰ کے حلم کا واقعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک جہنمی ایک ہزار سال تک جہنم میں چلاتا رہے گا: یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ! تب اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام سے فرمائے گا: جاؤ! دیکھو! یہ کیا کہہ رہا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام آ کر دیکھیں گے کہ سب جہنمی برے حال میں سر جھکائے آہ وزاری کر رہے ہیں، جا کر جناب باری تعالیٰ میں خبر کریں گے، اللہ فرمائے گا، پھر جاؤ! فلاں فلاں جگہ یہ شخص ہے جاؤ، اسے لے آؤ! حضرت جبرائیل علیہ السلام بحکم خدا تعالیٰ جائیں گے، اور اسے لا کر خدا کے سامنے کھڑا کریں گے، اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائے گا کہ تو کیسی جگہ ہے؟ یہ جواب دے گا کہ خدایا! ٹھہرنے کی بھی بری جگہ، اور سونے بیٹھنے کی بھی بدترین جگہ ہے.....

خدا تعالیٰ فرمائے گا: اچھا اب اسے اس کی جگہ واپس کر آؤ، تو یہ گڑگڑائے گا، عرض کرے گا کہ اے میرے ارحم الراحمین خدا! جب تو نے مجھے اس سے باہر نکالا تو تیری ذات ایسی نہیں کہ تو پھر مجھے اس میں داخل کر دے، مجھے تجھ سے رحم وکرم ہی کی امید ہے، خدایا! بس اب مجھ پر کرم فرما! جب تو نے مجھے جہنم سے نکالا تو میں خوش ہو گیا تھا کہ اب تو اس میں نہیں ڈالے گا، اس مالک ورحمان ورحیم خدا کو بھی رحم آ جائے گا اور فرمائے گا: اچھا میرے بندے کو چھوڑ دو..... (تفسیر ابن کثیر: ۱۹/۴)

مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کا ایک واقعہ

حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہم اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں: میں اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سناتا ہوں انتقال سے چند روز پہلے کی بات ہے فرمانے لگے دیکھو وہ ایک تار لٹکا ہوا ہے اس کے اندر بہت سارے کاغذ پروئے ہوئے ہیں.... وہ تار اٹھالاؤ.... میں اٹھالایا تو اس میں بہت سارے کیش میمو تھے دارالعلوم کے مطبخ سے آٹا کھانا خریدا اتنے پیسے.... اور ذاتی کال ٹیلی فون پر کی اس کا معاوضہ اتنے پیسے.... دارالعلوم کی گاڑی ذاتی کام میں استعمال ہوئی اس کے پیسے جمع کرائے گئے اس کا کیش میمو.... غرض رسیدوں اور کیش میموں کا ایک موٹا گڈا تھا.... فرمایا کہ اگرچہ اس کا حساب مکمل ہو چکا.... میں ادائیگی بھی کر چکا.... اب ان کو محفوظ رکھنے کی کوئی اور ضرورت نہیں.... لیکن میں اس واسطے رکھتا ہوں کہ بعض لوگ اہل مدارس پر تہمت لگایا کرتے ہیں پر کہ یہ لوگ چندہ کھاتے ہیں.... مدرسہ کا پیسہ کھاتے ہیں.... یہ میں نے اس واسطے رکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے تو اس کے منہ پر مار سکوں کہ لو اس کو دیکھ لو.... (رسالہ البلاغ)

لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں

(۱) ایک تو وہ جسے بھلائی میں سے بہت حصہ ملا لیکن اس کے اخلاق اچھے نہیں.....

(۲) وہ جس کے اخلاق تو اچھے ہیں لیکن بھلائی کے کاموں میں اس کا کوئی حصہ نہیں.....

(۳) وہ جس کے نہ اخلاق اچھے ہوں اور نہ بھلائی کے کاموں میں اس کا کوئی حصہ ہے..... (یہ تمام لوگوں میں سب سے برا ہے) (۴) چوتھا وہ جس کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں اس کا حصہ بھی خوب ہے' یہ لوگوں میں سب سے افضل ہے..... (حیاۃ الصحابہ' جلد ۳ صفحہ ۵۹۰)

خواجہ بختیار کا کی رحمہ اللہ کی نماز جنازہ

شاہ ہند شمس الدین التمش (مدت حکومت ۶۰۷ھ/ ۱۲۱۱ء تا ۶۳۳ھ/ ۱۲۳۶ء) بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں جس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ/ نومبر ۱۲۳۶ء) کا انتقال ہوا تو ورثاء نے حسب وصیت اعلان کیا کہ کا کی رحمہ اللہ کی وصیت کے مطابق جنازے کی نماز وہ شخص پڑھائے جس کی کبھی عشاء اور عصر کی چار سنتیں ناغہ نہ ہوئی ہوں اور کبھی نامحرم کو نہ دیکھا ہو، نہ نامحرم کو ہاتھ لگایا ہو اور نہ ہی تکبیر اولیٰ فوت ہوئی ہو......

اعلان ہوتے ہی مجمع میں سناٹا چھا گیا اور ہر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگا کچھ دیر کے بعد سلطان التمش رحمہ اللہ نے یہ کہتے ہوئے نماز پڑھادی کہ افسوس خواجہ کا کی رحمہ اللہ نے راز ظاہر کردیا..... (مواعظ فقیہ الامت)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہم نصیحت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سال کے بعد شہدائے احد پر اس طرح نماز جنازہ پڑھی گویا کہ آپ زندہ اور مردہ لوگوں کو رخصت فرما رہے ہیں (یعنی آپ کو اندازہ تھا کہ دنیا سے جانے کا وقت قریب آ گیا ہے اس لئے زندہ لوگوں کو خاص خاص باتوں کی وصیت اور تاکید فرما رہے تھے اور مردہ لوگوں کے لئے بڑے اہتمام سے دعا و استغفار فرما رہے تھے کہ پھر اس کا موقع تو رہے گا نہیں) پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا میں تم لوگوں سے پہلے آگے جا رہا ہوں اور میں تمہارے حق میں گواہ بنوں گا اور تم سے وعدہ ہے کہ حوض کوثر پر تم سے ملاقات ہوگی اور میں اپنی اس جگہ سے اس وقت حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے درمیان کے تمام پردے ہٹا دیئے ہیں) مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم شرک کرنے لگو بلکہ اس بات کا ڈر ہے کہ تم لوگ دنیا کے حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگو..... حضرت عقبہ کہتے ہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا میرے لئے آخری موقع تھا..... (اخرجہ البخاری)

شہید کی روح کا اکرام

علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ جب بھی کسی بندے کی موت آتی ہے تو ملک الموت اس کی روح قبض کرتے ہیں، چاہے وہ کتنا ہی بڑا اولی، کتنا بڑا مقرب ہے اور کتنا ہی بڑا صاحبِ روحانیت ہی کیوں نہ ہو..... لیکن جب کسی شہید کی شہادت کا وقت آتا ہے تو اب رب العزت ملک الموت سے فرماتے ہیں، ملک الموت! یہ بندہ میرے نام پر جان قربان کر رہا ہے، لہٰذا تو ذرا پیچھے ہٹ جا! اس کی روح میں خود قبض کروں گا..... لہٰذا شہید کی روح کو اللہ رب العزت خود قبض فرماتے ہیں..... (خطبات فقیر 20 ص 249)

حضرت لاہوری رحمہ اللہ اور وزیر اعلیٰ

مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے عرض کیا کہ:.....

''حضرت میرے گاؤں میں..... آپ ایک ہفتہ قیام فرمائیں تاکہ آپ کے فیضان صحبت سے لوگوں کو نفع ہو''

حضرت نے فرمایا: ''ٹھیک ہے..... لیکن اس شرط پر کہ میرے کھانے وغیرہ کا انتظام آپ کے ذمہ نہیں ہوگا!''

وزیر اعلیٰ سمجھے ''شاید حضرت!..... میری مشتبہ آمدنی کی وجہ سے انکار فرما رہے ہیں''

لہٰذا انہوں نے عرض کیا:.....

''حضرت! آپ کے کھانے کا انتظام کسی تقویٰ شعار گھرانے میں کر دیا جائے گا''

حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے فرمایا:..... ''میرا مطلب وہ نہیں ہے جو تم سمجھے..... میرا مطلب یہ ہے کہ میرے کھانے وغیرہ کے معاملات سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہوگا..... شرط منظور کرو تو چلوں گا''

چار و ناچار ماننا پڑا..... تب حضرت تشریف لے گئے اور فرماتے تھے کہ:.....

''میں نے بھنے ہوئے چنے کچھ ساتھ لے لئے تھے جب سب لوگ سو جاتے تو مٹھی بھر چنے نکال کر کھا لیتا..... ہفتہ بھر یہی معمول رہا..... (ماہنامہ الرشید)

میں تو گالی والی زبان سے محروم ہوں

مفتی اعظم ہند مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک جگہ تقریر کر رہا تھا.....ایک صاحب نے جو اپنے ہی تھے پرچہ دیا، جس میں لکھا تھا کہ جب یہ مدمقابل کے لوگ گالی دے رہے ہیں تو آپ گالی کیوں نہیں دیتے؟ کیا آپ کے منہ میں زبان نہیں؟ میں نے کہا، ہاں بھائی! میرے منہ میں زبان نہیں.....زبان حق تعالیٰ شانہ کی نعمت ہے.....اس کا حق یہ ہے کہ اس کو اچھے کاموں میں مشغول رکھا جائے.....ذکر کریں، تلاوت کریں، وعظ کہیں، غلط جگہ اس کو استعمال کرنا ناشکری ہے.....اس لئے میں تو گالی والی زبان سے محروم ہوں.....بتایئے اگر کسی شخص کے پاس طرح طرح کے عطر ہوں، خوشبوئیں ہوں اور کوئی آکر اس سے کہے کہ آپ کے پاس گوبر تو ہے ہی نہیں تو وہ کہنے والا ہے نا بے وقوف، پاگل خانہ میں بھیجنے کے لائق.....اسی طرح زبان کو سمجھ لو.....(ملفوظات فقیہ الامت، ج ۲ قسط ۷، ص ۱۱۲)

حضرت عبداللہ بن زبیر کی سخاوت

حضرت ابن زید رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن منکدر رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے پاس ایک شخص نے سو دینار امانت رکھوائے میں نے اس سے کہا بھائی! اگر ہمیں ضرورت پڑی تو اسے خرچ کر دیں گے اور پھر آپ کو ادا کر دیں گے اس نے کہا: ٹھیک ہے پھر ہمیں ضرورت پڑی تو ہم نے اسے خرچ کر دیا.....اس کا قاصد میری پاس آ گیا میں نے کہا: ہمیں اس کی ضرورت پڑ گئی تھی اور اب ہمارے گھر میں کچھ نہیں ہے کہتے ہیں میں دعا کیا کرتا کہ یا رب! میری امانت خراب نہ ہو جائے میری امانت ادا کروا دیجئے میں یہ دعا کر کے باہر نکلا تو جیسے ہی میں نے قدم رکھا کہ گھر میں داخل جاؤں تو ایک شخص نے میرے کندھا تھاما اور مجھے ایک تھیلی پکڑا دی جس میں سو دینار تھے وہ انہوں نے ادا کر دیئے لوگوں کو بھی پتہ نہ چلا کہ وہ شخص کون تھا اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ وہ رقم کس نے دی جب عامر اور منکدر کی وفات ہوئی تو ایک شخص بتلانے لگا کہ مجھے عامر یعنی عبداللہ بن زبیر نے بھیجا تھا اور کہا تھا کہ یہ تھیلی ان کو دے آؤ اور اس کا تذکرہ نہ کرنا یہاں تک کہ میں مر جاؤں یا ابن منکدر مر جائے اب جب کہ وہ دونوں وفات پا گئے تو میں تم لوگوں کو بتلا رہا ہوں.....(دل کی باتیں)

ایک تعجب خیز بات

سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ بیان کیا تو ایک نوجوان آیا، وہ کہنے لگا: جی آپ نے ایک فقرہ بولا ہے..... میں نے کہا: ہاں، کیا فقرہ بولا تھا؟

عَجَبًا لِضَعِيفٍ يَعْصِيْ قَوِيًّا..... "تعجب ہے اس ضعیف پر جو قوی کی نافرمانی کرتا ہے....."

بندے سے زیادہ ضعیف کوئی نہیں اور اللہ سے زیادہ قوی کوئی نہیں..... کتنے تعجب کی بات ہے کہ ایک ضعیف ایک قوی کی نافرمانی کر رہا ہوتا ہے..... جب دل میں عظمتِ خداوندی بیٹھ جاتی ہے تو پھر انسان آسانی سے گناہوں سے بچ سکتا ہے..... (خطبات فقیر 22 ص 21)

مچھلی پر رحم کرنے کا انعام

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ دریا میں شکار کھیلتے تھے اور ان کے ساتھ ان کی ایک بچی تھی چنانچہ انہوں نے دریا میں جال ڈالا..... ایک مچھلی پھنسی اس بچی نے جال سے اس کو پکڑنا چاہا اس کے بعد اس نے دیکھا کہ وہ مچھلی اپنے دونوں لب ہلا رہی ہے..... پس لڑکی نے اس کو دریا میں پھینک دیا..... ذوالنونؒ نے اس سے فرمایا کہ تو نے ہماری کمائی کیوں ضائع کر دی..... لڑکی نے ان سے عرض کیا کہ میں اس مخلوق خداوندی کے کھانے پر راضی نہیں ہوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے..... پس اس کے باپ نے اس سے کہا کہ اب ہم کیا کریں اس نے کہا کہ آیئے ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کریں گے وہ ہم کو ایسا رزق دے گا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا ہے چنانچہ ذوالنونؒ نے شکار چھوڑ دیا..... اور باپ بیٹی شام تک اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے ٹھہرے رہے لیکن ان کے پاس کوئی چیز نہ آئی..... جب عشاء کا وقت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر آسمان سے خوان پر از طعام نازل فرمایا اور اس خوان پر مختلف قسم کے کھانے تھے اور تقریباً بارہ برس تک ہر رات کو خوان اترتا رہا..... ذوالنونؒ نے گمان کیا کہ نزول خوان کا سبب ان کی نماز روزہ عبادت اور ان کی طاعت ہے..... چنانچہ وہ لڑکی مر گئی اس کے بعد نزول خوان بند ہو گیا..... اس وقت معلوم ہوا کہ نزول خوان لڑکی ہی کی وجہ سے تھا..... اور ان کی وجہ سے نہ تھا.....

حضرت بنوری امیر شریعت رحمہ اللہ کی خدمت میں

مولانا محمد یٰسین صاحب فرماتے ہیں .... کہ ایک دفعہ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ.... حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تیمارداری کے لئے ملتان تشریف لے گئے .... شاہ صاحب اُٹھے اور معانقہ کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرہ تھام لیا مولانا بنوری رحمہ اللہ صاحب نے سمجھا کہ شاید پہچان رہے ہیں فرمایا.... یوسف بنوری ہوں.... یوسف بنوری.... شاہ صاحب رحمہ اللہ چہرہ کو ٹک ٹک دیکھے جا رہے تھے سن کر فرمایا:....

''مجھے تو انور شاہ کا چہرہ معلوم ہوتا ہے'' اور اس کے بعد زار و قطار رونے لگے''

....(یادگار ملاقاتیں)

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو دعوت دینا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ مسلمان ہو جائیں سلامتی پالیں گے.....(اخرجہ الطبر انی قال الھیثمی ۵/۳۰۵) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور اطمینان کے ساتھ مسجد میں بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (اپنے والد) حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لے کر آپکی خدمت میں حاضر ہوئے..... جب آپ نے ان کو (آتے ہوئے) دیکھا تو فرمایا اے ابوبکر! بڑے میاں کو وہیں کیوں نہیں رہنے دیا..... میں ان کے پاس چل کر جاتا..... انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان پر زیادہ حق بنتا ہے کہ یہ آپ کے پاس چل کر آئیں بہ نسبت اس کے کہ آپ ان کے پاس چل کر تشریف لے جاتے..... چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے سامنے بیٹھایا اور ان کے دل پہ اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا آپ مسلمان ہو جائیں سلامتی پالیں گے..... چنانچہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور کلمہ شہادت پڑھ لیا..... جب حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے تو ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ بوٹی کی طرح سفید تھے، آپ نے فرمایا اس سفیدی کو بدل دو لیکن کالا خضاب نہ کرنا..... (عند ابن سعد ۵/۴۵۱)

ختم نبوت زندہ باد

جن دنوں ختم نبوت کی تحریک زوروں پر تھی.... ختم نبوت کے پروانے گولیوں.... لاٹھیوں.... جیلوں اور حوالاتوں کے مزے لے رہے تھے.... ایک مسلمان نے سڑک کے درمیان آ کر بلند آواز میں نعرہ لگایا "ختم نبوت زندہ باد...."

جونہی اس نے نعرہ لگایا.... پولیس والا آگے بڑھا اور اس کے گال پر زوردار تھپڑ مارا.... تھپڑ کھاتے ہی اس نے پھر کہا.... "ختم نبوت زندہ باد...." اس بار پولیس والے نے اسے بندوق کا بٹ مارا.... بٹ کھا کر وہ پہلے سے زیادہ بلند آواز میں گرجا.... "ختم نبوت زندہ باد...."

اب تو پولیس والے اس پر جھپٹ پڑے.... ادھر وہ ہر تھپڑ.... ہر لات اور ہر بٹ پر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگاتا چلا گیا.... وہ مارتے رہے.... یہاں تک کہ زخموں سے چور چور ہو گیا.... اسی حالت میں اٹھا کر فوجی عدالت میں پیش کیا گیا.... اس نے عدالت میں داخل ہوتے ہی نعرہ لگایا.... "ختم نبوت زندہ باد"....

فوجی نے فوراً کہا.... "ایک سال کی سزا...." ایک سال کی سزا کا سن کر اس نے پھر نعرہ لگایا.... "ختم نبوت زندہ باد"....

فوجی نے فوراً کہا.... "دو سال سزا......" اس نے پھر نعرہ لگایا.... "ختم نبوت زندہ باد......"

فوجی نے پھر کہا.... "تین سال سزا......" اس نے پھر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا.... غرض وہ ایک ایک سال کر کے سزا بڑھاتا چلا گیا.... یہ ختم نبوت کا نعرہ لگاتا چلا گیا.... یہاں تک کہ سزا بیس سال تک پہنچ گئی.... بیس سال کی سزا سن کر بھی اس نے کہا.... "ختم نبوت زندہ باد...."

اس پر فوجی نے جھلا کر کہا.... "باہر لے جا کر گولی مار دو...."

اس نے گولی کا حکم سن کر کہا.... "ختم نبوت زندہ باد...."

ساتھ ہی خوشی کے عالم میں ناچنے لگا.... ناچتے ہوئے بھی برابر نعرے لگا رہا تھا.... "ختم نبوت زندہ باد...... ختم نبوت زندہ باد...... ختم نبوت زندہ باد......"

عدالت میں وجد کی حالت طاری ہو گئی.... یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا.... "یہ دیوانہ ہے.... دیوانے کو سزا نہیں دی جا سکتی.... رہا کر دو......"

رہائی کا حکم سنتے ہی اس نے پھر کہا.... "ختم نبوت زندہ باد......" (میں بھی کہتا ہوں ختم نبوت زندہ باد.... آپ سب بھی کہیں.... ختم نبوت زندہ باد) (انمول موتی جلد ۶)

تین خوش بخت صحابہ رضی اللہ عنہم

حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین شاگرد تھے اور تینوں کا نام عبداللہ تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش پیش تھے حدیث پاک میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان تینوں کا نام لے لے کر تہجد میں دعائیں مانگتے تھے.....

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تینوں دنیا میں بہت عزتیں پانے والے بزرگ بنے چنانچہ ان میں سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ امام المفسرین بنے.....

حضرت عبداللہ ابن عمر امام المحدثین بنے.....اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ امام الفقہاء بنے.....اللہ تعالیٰ نے تینوں کو ایسے بخت لگا دیئے..... یہ جو ہوتا ہے ناں بڑوں کی دعائیں لینا یہ اللہ رب العزت کی بہت بڑی مہربانی ہوتی ہے.....(خطبات فقیر 25 ص 176)

امام شاطبی رحمہ اللہ کی کرامت

امام ابوالقاسم شاطبیؒ فجر کی نماز کے بعد جب طلبہ کو پڑھانے کے لیے بیٹھتے تو طلبہ آپ سے علم حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کرتے.....پس آپ انتظام کے پیش نظر یہ امر فرما دیا کرتے ''مَنْ جَاءَ اَوَّلًا فَلْیَقْرَأ'' پس جو پہلے آئے وہی پہلے پڑھے اور آپ اسی ترتیب سے سب کو پڑھاتے .....ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حسب دستور ایک طالب علم (جو پہلے آیا تھا) پڑھنے کے لیے آگے بڑھا تو آپ نے جلدی سے فرمایا ''مَنْ جَاءَ ثَانِیًا فَلْیَقْرَأ'' جو دوسرے نمبر پر آیا ہے وہ پڑھے چنانچہ اس نے پڑھنا شروع کیا اور پہلا متفکر ہوا کہ مجھ سے ایسا کونسا گناہ سرزد ہوا ہے کہ اس کی پاداش میں مجھے سبق سے محروم کیا جا رہا ہے! فوراً اس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس رات میں یہ جنبی ہو گیا تھا اور اپنی باری کے حرص میں بلا غسل کیے آ گیا تھا ہو نہ ہو حضرت نے اسی وجہ سے مجھے موخر فرمایا.....چنانچہ اس طالب علم نے قریب والے حمام میں غسل کیا اور دوسرے نمبر پر آنے والے طالب علم کے فارغ ہونے سے پیشتر ہی واپس آ کر خاموشی کے ساتھ بیٹھ گیا حضرت شیخ نے اس سے فارغ ہونے کے بعد از خود فرمایا

''مَنْ جَاءَ اَوَّلًا فَلْیَقْرَأ'' حالانکہ آپ پیدائشی نابینا تھے فَلِلّٰہِ دَرُّہٗ (تحفۂ حفاظ)

چھ لاکھ سیٹوں والا ہوائی جہاز

تفسیر ابن کثیر میں ہے تخت سلیمان علیہ السلام جو ہوا پر چلتا تھا اُس کی کیفیت یہ بیان کی ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے لکڑی کا ایک بہت وسیع تخت بنوایا تھا جس پر خود مع اعیانِ سلطنت اور مع لشکر اور آلاتِ حرب کے سب سوار ہو جاتے..... پھر ہوا کو حکم دیتے وہ اس عظیم الشان وسیع وعریض تخت کو اپنے کاندھوں پر اُٹھا کر جہاں کا حکم ہوتا وہاں جا کر اُتار دیتی تھی..... یہ ہوائی تخت صبح سے دوپہر تک ایک مہینہ کی مسافت طے کرتا تھا اور دوپہر سے شام تک ایک مہینہ کی یعنی ایک دن میں دو مہینوں کی مسافت ہوا کے ذریعے طے ہو جاتی تھی.....

ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ اس تخت سلیمانی پر چھ لاکھ کرسیاں رکھی جاتی تھیں جس میں سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اہلِ ایمان انسان سوار ہوتے تھے اور ان کے پیچھے اہلِ ایمان جن بیٹھتے تھے، پھر پرندوں کو حکم ہوتا کہ وہ اس پورے تخت پر سایہ کر لیں تاکہ آفتاب کی تپش سے تکلیف نہ ہو..... پھر ہوا کو حکم دیا جاتا تھا وہ اس عظیم الشان مجمع کو اُٹھا کر جہاں کا حکم ہوتا پہنچا دیتی تھی اور بعض روایات میں ہے کہ اس ہوائی سفر کے وقت پورے راستہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام سر جھکائے ہوئے اللہ کے ذکر وشکر میں مشغول رہتے تھے، دائیں بائیں کچھ نہ دیکھتے تھے اور اپنے عمل سے تواضع کا اظہار فرماتے تھے.....(ابن کثیر بحوالہ معارف القرآن، جلد ۶، صفحہ ۲۱۲)

مصائب کا تحمل وبرداشت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا..... آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں..... آپ کو کیا ہوا؟ (کیونکہ افضل یہ ہے کہ نماز کھڑے ہو کر پڑھی جائے اور آپ ہمیشہ افضل پر عمل کرتے ہیں) آپ نے فرمایا بھوک کی وجہ سے..... یہ سن کر میں رو پڑا..... آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! مت رو کیونکہ جو آدمی دنیا میں ثواب کی نیت سے بھوک کو برداشت کرے گا..... قیامت کے دن اس کے ساتھ حساب میں سختی نہیں کی جائے گی.....(حلیۃ الاولیاء)

مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمہ اللہ کا واقعہ

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ کہیں تشریف لے جارہے تھے.... کہ راستہ میں ایک بوڑھا ملا جو بوجھ لئے ہوئے جارہا تھا... مولانا مظفر حسین صاحب نے جب یہ حال دیکھا تو... آپ نے اس سے وہ بوجھ لے لیا اور جہاں وہ لے جانا چاہتا تھا وہاں پہنچادیا... اس بوڑھے نے پوچھا:... ''جی! تم کہاں رہتے ہو''

اُنھوں نے کہا:... ''بھائی! میں کاندھلہ میں رہتا ہوں''

اُس نے کہا:... ''وہاں مولوی مظفر حسین بڑے ولی ہیں اور ایسے ہیں ویسے ہیں''

اُس نے کہا:... ''واہ میاں تم ایسے بزرگ کو ایسا کہو''

مولوی صاحب نے کہا:... ''میں ٹھیک کہتا ہوں''

وہ بوڑھا ان کے سر ہوگیا... اتنے میں ایک اور شخص آگیا جو مولوی صاحب کو جانتا تھا اس نے بوڑھے سے کہا:... ''بھلے مانس!... مولوی مظفر حسین یہی تو ہیں''

اس پر وہ بوڑھا ان سے لپٹ کر رونے لگا مولوی صاحب بھی اس کے ساتھ رونے لگے....

طریقت بجز خدمت خلق نیست　　　　بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

(اکابر کا تقویٰ)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا حلم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبویؐ شریف میں منبر اقدس پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ بالکل ہی اچانک ایک بدنصیب اور خبیث النفس انسان جس کا نام جہجاہ غفاری تھا کھڑا ہوگیا اور آپ کے دست مبارک سے عصا چھین کر اس کو توڑ ڈالا..... آپ نے اپنے حلم وحیاء کی وجہ سے اس سے کوئی مواخذہ نہیں فرمایا لیکن خدا تعالیٰ کی قہاری و جباری نے اس بے ادبی اور گستاخی پر اس مردود کو یہ سزا دی کہ اس کے ہاتھ میں کینسر کا مرض ہوگیا اور اس کا ہاتھ گل سڑ کر گر پڑا اور وہ یہ سزا پاکر ایک سال کے اندر ہی مر گیا..... (تاریخ الخلفاء)

مخلص کون ہوتا ہے؟

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ حضرت اخلاص کے بارے میں بڑا پڑھتے ہیں مثال دے کے سمجھائیں مخلص کون ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ بھئی! تم نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ اس نے کہا: جی بھئی بکریاں چراتے ہوئے کبھی نماز کا وقت آیا؟ جی، تو پھر کیسے پڑھتے ہو؟ اس نے کہا کہ مصلّی بچھا کے پڑھتا ہوں، اردگرد بکریاں چر رہی ہوتی ہیں..... اچھا جب تم نماز پڑھ لیتے ہو تو کیا تمہارے دل میں یہ طمع ہوتی ہے کہ بکریاں میری تعریف کریں گی اس نے کہا طمع تو کوئی نہیں بکریوں سے تو کوئی توقع ہی نہیں ہوتی، فرمانے لگے کہ جس طرح چرواہا بکریوں کے درمیان بیٹھ کر عبادت کرتا ہے اور اسے بکریوں سے تعریف کی کوئی توقع نہیں. ویسے مخلص بندہ لوگوں کے مجمع میں بیٹھ کر عبادت کرتا ہے اور اسے کوئی توقع نہیں ہوتی کہ لوگ میری عبادت کریں..... یہ ہے اللہ کے لئے کرنا..... (خطبات فقیر 28 ص 40)

قاری عبدالرحمٰن رحمہ اللہ اور ایک نومسلم

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی قدس سرہ کے ہاتھ پر ایک حلال خور (بھنگی) نے اسلام قبول کیا..... آپ نے اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھ دیا تھا..... یہ شخص اسلام لانے کے بعد بھی پاک صاف اور اجلا نہیں رہتا تھا..... اس لئے محلے کے شرفاء اس کی میلی کچیلی حالت سے گھن کھا کر مسجد کے (وضو کے) لوٹے چھپا دیا کرتے..... تاکہ یہ شخص انہیں ہاتھ نہ لگا سکے..... حضرت قاری صاحب نے یہ بات محسوس کر کے ایک دن سب محلے والوں کی موجودگی میں عبداللہ کو بلایا اور فرمایا: ''میاں! عبداللہ ذرا مجھے پانی پلانا''

وہ انگلیاں ڈبوتا ہوا ایک پیالہ بھر لایا.....

فرمایا: ''یہ تو زیادہ ہے..... اس میں سے کچھ تم پی لو..... باقی مجھے دے دو''

وہ بے تامل پی گیا اور اس سے بچا ہوا آپ نے پی لیا..... اگرچہ آپ نے زبان سے کسی سے کچھ نہ فرمایا..... مگر طرز عمل دیکھ کر سب حاضرین اور اہل محلہ نے ندامت اور شرم سے گردنیں جھکا لیں..... (سات ستارے)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام عرش پر لیا گیا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں..... '' حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا..... ''کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں'' حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ''تمام جہانوں کے پروردگار کے یہاں میرا ذکر کیا گیا؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں'' یہ سنتے ہی حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے.....اور ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے لم یکن الذین کفروا پڑھوں.....حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں'' (یہ سنتے ہی) حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے.....(بخاری، مسلم)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کمال برداشت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ہمیں قریش کے ایک تجارتی قافلہ کے مقابلہ کے لئے بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کو ہمارا امیر بنایا اور آپ نے ہمیں کھجوروں کی ایک زنبیل بطور توشہ کے دی.....آپ کو اس زنبیل کے علاوہ ہمارے لئے اور کوئی توشہ نہ ملا..... چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگرد کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ لوگ ایک کھجور کا کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہم ایک کھجور کو ایسے چوستے تھے جیسے بچہ (دودھ) چوستا ہے اور اوپر سے ہم پانی پی لیا کرتے تھے.....تو وہ ایک کھجور ہمیں صبح سے رات تک کے لئے کافی ہو جاتی تھی.....ہم اپنی لاٹھیوں سے پتے جھاڑتے اور انہیں پانی میں بھگو کر کھا لیا کرتے.....آگے پوری حدیث کو ذکر کیا ہے.....(بیہقی)

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اور درگزر

حضرت امام جعفر صادق راستے میں جارہے تھے، حالانکہ آپ حسب ونسب اور عزت کے لحاظ سے بلند رتبہ والے تھے..... آپ کو ایک آدمی نے گالی دی..... آپ نے اسے انعام بھجوادیا..... فرمایا آپ نے مجھے ایک عیب بتادیا ہے، اللہ تعالیٰ میرے ہزاروں عیب جانتا ہے، اس کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے تجھے صرف ایک عیب بتایا ہے، باقی نہیں بتائے.....

حضرت امام زین العابدین بن سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو طلب کیا اور دو مرتبہ اسے آواز دی..... لیکن اس نے لبیک نہ کہا تو حضرت سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ تم نے میری آواز نہیں سنی؟

اس نے کہا کیوں نہیں، میں نے آپ کی آواز سنی تھی..... انہوں نے پوچھا، پھر تم نے میری آواز پر لبیک کیوں نہیں کہا؟ اس نے کہا کہ مجھے آپ سے کوئی خوف نہیں ہے اور مجھے آپ کے عمدہ اخلاق کا علم ہے..... اس لئے میں نے سستی کی..... انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میرا غلام مجھ سے امن میں ہے..... (برداشت کے حیرت انگیز واقعات)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نصیحت

حضرت وہب بن کیسان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ نصیحت لکھ کر بھیجی.....

امابعد! تقویٰ والے لوگوں کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں اور وہ خود بھی جانتے ہیں کہ ان کے اندر یہ نشانیاں ہیں اور وہ نشانیاں یہ ہیں مصیبت پر صبر کرنا' رضا بر قضا' نعمتوں پر شکر کرنا اور قرآن کے حکم کے سامنے جھک جانا..... امام کی مثال بازار جیسی ہے جو چیز بازار میں چلتی ہے اور جس کا رواج ہوتا ہے وہی چیز بازار میں لائی جاتی ہے اسی طرح امام کے پاس اگر حق کا رواج چل پڑے تو اس کے پاس حق ہی لایا جائے گا اور حق والے ہی اس کے پاس آئیں گے اور اگر اس کے پاس باطل کا رواج چل پڑے تو باطل والے ہی اس کے پاس آئیں گے اور باطل ہی اس کے پاس چلے گا..... (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ ۱/۳۳۶)

کمال عبادت

حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے تھے کہ میں ایک مرتبہ حج کے لئے گیا تو جتنے دن مجھے وہاں رہنے کا موقع ملا میری ہر نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں امام کے پیچھے ادا ہوئی.....میں نے کوئی نماز دوسری صف میں بھی ادا نہیں کی.....اب سوچئے کہ ہر نماز پہلی صف میں امام کے پیچھے ادا کی..... مجھے تو لگتا تھا شاید وہ فجر سے پہلے وضو کرنے جاتے ہوں گے اور پھر عشاء کے بعد وضو کرنے جاتے ہوں گے.....ظہر سے لے کر عشاء تک اسی وضو سے نمازیں پڑھتے ہوں گے.....ایسا لگتا ہے کہ بس حرم میں ہی بیٹھے رہتے تھے.....ہمارے بزرگوں نے یہاں ایسا وقت گزارا.....(خطبات فقیر 29 ص 81)

اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں سویا ہوا تھا اور اس کے پاس ایک تھیلی تھی.....جب وہ بیدار ہوا تو اس نے اپنی تھیلی نہ پائی اور حضرت امام جعفر صادق کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں یہ شخص امامؒ سے الجھ گیا.....امامؒ نے اس سے فرمایا کہ کیا بات ہے جو تو مجھ سے الجھ رہا ہے اس نے کہا کہ میری تھیلی چوری ہو گئی ہے اور آپ کے علاوہ کوئی دوسرا میرے پاس نہیں ہے.....حضرت امامؒ نے فرمایا کہ تیری تھیلی میں کتنا مال تھا.....اس نے کہا کہ اس میں ایک ہزار اشرفیاں تھیں.....حضرت امام جعفرؒ اپنے مکان تشریف لے گئے اور ایک ہزار اشرفیاں لا کر اس کے حوالہ کیں پھر جب وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا تو انہوں نے اس سے کہا کہ تیری تھیلی ہمارے پاس ہے.....ہم نے تجھ سے مذاق کیا تھا.....وہ شخص اشرفیاں لے کر واپس آیا اور جس نے اس کو اشرفیاں دی تھیں ان کو دریافت کیا.....لوگوں نے اس سے کہا کہ وہ صاحب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ہیں..... چنانچہ وہ ان کے پاس گیا اور وہ اشرفیاں واپس کرنا چاہیں لیکن امامؒ نے اس کو قبول نہ کیا اور فرمایا کہ ہم جب کوئی چیز اپنی ملک سے خارج کر دیتے ہیں تو پھر واپس نہیں لیتے اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے.....(انمول موتی جلد ۲)

شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ اور ایک ملحد

کلکتہ میں ایک ملحد نے حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ سے کہا کہ غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاڑھی رکھنا خلاف فطرت ہے کیونکہ اگر فطرت کے موافق ہوتی تو ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت بھی ہوتی....

مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر خلاف فطرت ہونے کی یہی وجہ ہے تو دانت بھی تو خلاف فطرت ہیں ان کو بھی توڑ ڈالو کیونکہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت دانت بھی نہ تھے....(امثال عبرت)

میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کبھی نہیں بڑھ سکتا

حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور اس حکم کے وقت میرے پاس مال تھا تو میں نے کہا آج میں حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں گا اگر میں آج صدقہ میں بڑھ گیا' پس میں اپنا آدھا مال لایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو''؟ تو میں نے وہی بات عرض کر دی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جو کچھ تھا وہ سب لے آئے.....حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنے اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ آیا ہوں' میں نے کہا میں تم سے کبھی بھی نہیں بڑھ سکتا''.....

یہی واقعہ حضرت ابن عمرؓ کے ذریعہ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے.....

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاف و خالص اور بھائی بندی میں کامل تھے اور کہا گیا ہے کہ تصوف شوق کی مشقتوں کے طوق کو گلے میں ڈالنے اور دلوں کی صفائی کے ساتھ معاملات انجام دینے کا نام ہے.....(۳۱۳ روشن ستارے)

شاہ جی کا ظریفانہ جواب

ایک سفر میں ایک ذمہ دار پولیس افسر نے حضرت امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ سے سوال کیا:..... ''شاہ جی! اجازت ہو تو ایک بات پوچھوں' ہاں بیٹا! کیوں نہیں''
دوسری جماعتوں کے سیاسی اور مذہبی رہنما آئے دن مختلف شہروں میں آتے رہتے ہیں مگر حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی ہدایت نہیں ملتی کہ ہم ان کو واچ (نگرانی) کریں لیکن جیسے ہی آپ کسی شہر میں پہنچتے ہیں ایک دم سے تاریں ملنے لگتی ہیں.... یہ کیوں؟ آپ نے برجستہ کہا:.... ''بھائی! جب کوئی ہیجڑا گھر میں آجائے تو کوئی عورت اس سے پردہ نہیں کرتی.... مگر جیسے ہی کوئی مرد آجائے تو تمام گھر میں پردہ پردہ کا شور مچ جاتا ہے'' اس پر متعلقہ افسر اپنا سا منہ لیکر رہ گیا'' (حیات امیر شریعت)

حکمت الٰہی

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک فقیر کو دیکھا..... برہنہ ہونے کی وجہ سے وہ ریت میں چھپا ہوا تھا..... کہا: اے موسیٰ! دعا کرو کہ خدائے بزرگ و برتر مجھے روزی عطا کرے..... میں بے تابی کی وجہ سے تنگ آ گیا ہوں..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی اور چلے گئے..... چند دن کے بعد جب واپس ہوئے اس کو دیکھا کہ گرفتار ہے اور لوگوں کی بھیڑ اس کے اطراف ہے..... فرمایا: یہ کیا حالت ہے..... لوگوں نے کہا شراب پی ہے اور جھگڑا کیا ہے اور ایک آدمی کو مار ڈالا ہے..... اب قصاص کا حکم دیا گیا ہے.....

اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق کو کشادہ فرما دیتا تو وہ یقیناً زمین پر اس کی نافرمانی کرتے..... (گلستان سعدی)

مسافرانہ زندگی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے کو پکڑا اور ارشاد فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم اجنبی ہو یا مسافر (دل کی باتیں)

بادشاہی جہان کے غم کا نام ہے

ایک بادشاہ کی زندگی کی مدت ختم ہوگئی..... وہ کوئی وارث نہیں رکھتا تھا..... اس نے وصیت کی کہ صبح پہلا شخص جو شہر کے دروازے سے داخل ہو شاہی تاج اس کے سر پر رکھ دو اور سلطنت اس کے حوالہ کر دو..... اتفاقاً سب سے پہلا شخص جو داخل ہوا ایک فقیر تھا جو تمام عمر ایک ایک لقمہ جمع کرتا تھا اور پیوند پر پیوند لگاتا تھا..... سلطنت کے اراکین اور دربار کے امراء نے بادشاہ کی وصیت پوری کی اور قلعوں اور خزانوں کی کنجیاں اس کے سپرد کیں..... اس نے چند دنوں بادشاہت کی..... یہاں تک کہ سلطنت کے بعض امیروں نے اس کی فرمانبرداری سے منہ پھیر لیا اور سلاطین ہر جانب سے لڑنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور مقابلے کے لئے لشکر آراستہ کئے..... مختصر یہ کہ فوج اور رعایا بھی باغی ہوگئی اور اس کے شہروں کا کچھ حصہ اس کے قبضہ تصرف سے نکل گیا..... فقیر اس حالت سے رنجیدہ دل تھا..... اتنے میں اس کا ایک پرانا دوست جو فقیری کے زمانے میں اس کا ساتھی تھا سفر سے واپس آیا اور اس کو ایسے مرتبہ پر دیکھا..... کہا خدائے بزرگ و برتر کا احسان ہے کہ تیرے بلند نصیب نے تیری مدد کی..... اور اقبال اور زمانے نے رہبری کی..... کہ تیرا پھول کانٹے سے اور کانٹا پاؤں سے نکل گیا..... بے شک سختی کے ساتھ آسانی ہے.....

کہا: اے عزیز! تو مجھے تعزیت (کے الفاظ) کہہ یہ مبارک بادی کا مقام نہیں ہے جب تم نے دیکھا تھا مجھے ایک روٹی کا غم تھا اور اب ایک جہاں کا غم ہے..... (گلستان سعدی)

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا زُہد

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو وہ کجاوے کی چادر پر لیٹے ہوئے تھے اور گھوڑے کو دانہ کھلانے والے تھیلے کو تکیہ بنایا ہوا تھا..... ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کے ساتھیوں نے جو مکان اور سامان بنالئے وہ آپ نے کیوں نہیں بنا لیئے؟ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! قبر تک پہنچنے کے لئے یہ سامان بھی کافی ہے..... (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ)

عطا کرنے والا کریم

ایک صحابی رضی اللہ عنہ دیہاتی علاقے کا، نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، بوڑھا تھا..... کہنے لگا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کے دن حساب کون لے گا؟

نبی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالی..... خوش ہو کر کہنے لگا، اچھا..... اگر اللہ تعالیٰ حساب لیں گے پھر تو کوئی مسئلہ نہیں وہ بڑا کریم ہے.....

تو یہ یقین کی بات ہوتی ہے..... ہمارے بھی دل میں اگر ایسا یقین آ جائے تو اللہ دے کر خوش ہوتے ہیں بس ہمیں مانگنے کا طریقہ نہیں آتا..... ہم مانگتے اس طرح سے ہیں کہ جیسے دینے والے کو الٹا غصہ ہی آ جائے..... اس لئے مسنون دعاؤں کو یاد کرنا چاہئے اور ان کو صحیح دل کی کیفیت سے مانگنا چاہئے..... (خطبات فقیر 30 ص 201)

علامہ کشمیری رحمہ اللہ سے علامہ اقبال کی ملاقات

شیخ الاسلام علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ محدث اور علوم و معارف کا خزینہ تھے..... عربی علم و ادب کے علاوہ آپ قدیم فارسی کے بھی بہت بڑے ماہر تھے.....

علامہ اقبال مرحوم نے جب ایران کا سفر کیا تو وہاں زرتشتی مذہب کے پیرو کاروں نے ان سے اپنی قدیم کتاب ''پاژند'' کے سلیس فارسی ترجمہ کی درخواست کی علامہ اقبال نے جواباً کہا کہ:..... ''اس کا ترجمہ مجھ سے تو ممکن نہیں..... البتہ میرے ملک میں ایک ہستی ایسی ہے جو اس کام کو بحسن و خوبی انجام دے سکتی ہے''

زرتشتیوں نے ایک لاکھ ایرانی سکے کی پیش کش کی..... حضرت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے ہندوستان واپس لوٹ کر حضرت علامہ انور شاہ صاحب رحمہ اللہ سے ذکر کیا حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ سابق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند نے جواب دیا:.....

''لاکھ روپے کے بدلے میں..... میں کفر کی اشاعت کیوں کروں..... انور شاہ اسلام کے لئے پیدا ہوا ہے اشاعت کفر کے لئے نہیں'' (یادگار ملاقاتیں)

حجاج بن یوسف کی عربی دانی

ایک واقعہ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد البخاری میں لکھا ہے.....

بڑا دلچسپ واقعہ ہے کہ جب سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو حجاج بن یوسف نے گرفتار کروا تو وہ بڑا جابر آدمی تھا، جو اس کی مرضی میں آتا تھا وہ کر گزرتا تھا، تو جب سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سامنے آئے تو اس نے پوچھا:

مَاذَا تَقُوْلُ فِیْ میرے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

تو سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قَاسِطٌ عَادِلٌ

تو لوگ بڑے حیران کہ انہوں نے حجاج بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کر دی، لیکن حجاج خود عربیت کا ماہر تھا، وہ کہنے لگا: وَیْلَکُمْ لَمْ تَفْهَمُوْا جَعَلَنِیْ جَائِرًا کَافِرًا.....

اور تمہاری کم بختی! تم نے بات کو نہیں سمجھا، اس نے مجھے ظالم اور کافر بنا دیا..... الم تسمعوا قوله تعالی..... فاما القسطون فكانوا لجهنم خطباء و قوله تعالیٰ.....

ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ.....(خطبات فقیر 31 ص140)

برداشت اور فکر آخرت کا ایک واقعہ

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے صبر و تحمل، بردباری اور فکر آخرت کا یہ عالم تھا کہ ایک موقع پر کسی خارجی نے امام صاحب کو برا بھلا کہا، غلیظ گالیاں دیں اور مبتدع اور زندیق تک کہا..... امام صاحب نے جواب میں ارشاد فرمایا:

غفر الله لک هو یعلم منی خلاف ماتقول.....

اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے تو جو کچھ کہہ رہا ہے خدا جانتا ہے کہ وہ مجھ میں نہیں ہے.....

اس کے بعد امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر گریہ طاری ہوا اور فرمانے لگے، میں بھی اللہ سے عفو کی امید رکھتا ہوں، مجھے خدا کا عذاب رلاتا ہے..... عذاب کے تصور سے گریہ بڑھ گیا اور روتے روتے غش کھا کر گر گئے..... جب افاقہ ہوا تو فرمانے لگے، اے باری تعالیٰ! جس نے بھی مجھ پر ایسی بات کہی جو مجھ میں نہیں تھی اس کو معاف فرما.....(''عقود الجمان'')

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی نصیحت

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا متقی لوگ سردار ہیں اور علماء قائد و رہنما ہیں.....ان کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے بلکہ عبادت سے بڑھ کر ہے اور دن رات کے گزرنے کی وجہ سے تمہاری عمریں کم ہوتی جا رہی ہیں لیکن تمہارے اعمال کو بڑی حفاظت سے رکھا جا رہا ہے' لہٰذا تم زاد سفر تیار کر لو اور یوں سمجھو کہ تم لوٹنے کی جگہ یعنی آخرت میں پہنچ گئے ہو.....'' (اخرجہ البیہقی وابن عساکر کذا فی الکنز ۸/۲۲۴)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مادی اسباب کو چھوڑ دیا اور روحانی اسباب کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اقوام عالم کی ہدایت کا اور انہیں دعوت دینے کا فکر تھا اور وہ حضرات دعوت و جہاد کے سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور عادات کے ساتھ متصف ہو گئے تھے تو کس طرح سے انہیں ہر وقت غیبی تائید حاصل رہتی تھی.....(حیاۃ الصحابہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ لکھ پتی صحابہ میں سے ہیں ایک دن گھر میں تشریف لائے تو اہلیہ محترمہ نے دیکھا کہ کچھ غمگین اور اداس ہیں پوچھا کہ آج آپ اداس کیوں ہیں فرمایا کہ خزانے میں روپیہ زیادہ جمع ہو گیا ہے دل کے اوپر بوجھ پڑ رہا ہے کہ اتنی خرافات کہاں میرے سر پر لد گئی.....اس کی وجہ سے غمگینی ہے بیوی بھی صحابیہ تھیں انہوں نے کہا کہ پھر غم کی کیا بات ہے اللہ کے نام پر غرباء کو تقسیم کر دو.....بس تشریف لے گئے اور خزانچی کو بلا کر حکم دیا کہ غرباء میں روپیہ تقسیم کیا جائے یتیموں اور بیواؤں کی مدد کی جائے تمام رات مدینہ کی گلیوں میں روپیہ تقسیم ہوتا رہا صبح کو جو حساب لگایا تو رات بھر میں چھ لاکھ روپیہ تقسیم ہوا صبح کو گھر پہنچے بہت ہشاش بشاش بیوی کے ہاتھ چومے اور کہا کہ بہت عمدہ تدبیر بتلائی تھی میرا دل ہلکا ہو گیا تو پہلے یہ کیفیت تھی کہ ان کا دل ہلکا ہوتا تھا جب دولت زیادہ ہوتی تھی یا آج ہلکا ہونے لگا جب دولت ختم ہو جائے یہ کایا پلٹ نہیں تھی تو اور کیا تھا انقلاب نہیں تھا تو اور کیا تھا (خطبات طیب)

سچے جھوٹے کی پہچان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں محاکمہ اور فیصلہ کرنا آگ کے واسطے تھا پس جو شخص حق پر ہوتا وہ اپنا ہاتھ آگ میں داخل کرتا..... تو آگ اس کو نہ جلاتی تھی..... اور جو شخص ناحق پر ہوتا وہ اپنا ہاتھ آگ میں داخل کرتا تو اس کو جلا دیتی تھی..... اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں لاٹھی سے فیصلہ ہوتا تھا وہ صاحب حق اور راستباز کے واسطے ٹھہری رہتی تھی اور جھوٹے مدعی کو مارتی تھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں فیصلہ والی ہوا تھی..... پس وہ سچے کے واسطے ٹھہری رہتی تھی اور جھوٹے کو زمین سے اوپر اٹھا لیتی تھی اور اس کو زمین پر دے مارتی تھی..... حضرت ذوالقرنین کے زمانہ میں فیصلہ کرنا پانی کے واسطے تھا جب سچا اس پر بیٹھتا تھا تو وہ جم جاتا تھا اور جب جھوٹا بیٹھتا تو وہ پگھل جاتا تھا..... حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں فیصلہ لٹکی ہوئی زنجیر کے ساتھ تھا..... سچے کا ہاتھ اس پر پہنچتا تھا جھوٹے کا نہیں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں فیصلہ فریقین کے واسطے اقرار یا گواہ قائم کرنے کے ساتھ تھا..... (یعنی مدعا علیہ دعویٰ کا اقرار کرے یا مدعی دعوے پر گواہ لائے) اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ دشواری نہیں چاہتا ہے اور امام ترمذیؒ سے روایت ہے کہ بیشک یسر جنت کا ایک نام ہے اس لئے کہ اس میں تمام آسانیاں ہیں اور عسر دوزخ کا ایک نام ہے..... اس لئے کہ اس میں تمام عسر (دشواری) ہیں..... اور اس کے علاوہ ان کی تفسیر میں اور اقوال بھی ہیں.....

رسالہ شاطبیہ کا فیض

علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے جب رسالہ 'شاطبیہ' لکھا تو حرم شریف میں حاضر ہوئے اور وہاں پرانہوں نے ۱۲۰۰ مرتبہ طواف کیا اور ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگی کہ اے اللہ! اس کتاب کو قبولیت عامہ تامہ نصیب فرما..... اللہ رب العزت نے اس کتاب کو اتنی مقبولیت نصیب فرمائی کہ آج اس وقت تک کوئی قاری نہیں بن سکتا جب تک وہ اس کتاب کو پڑھ نہ لے..... معلوم ہوا کہ وہ حضرات صرف لکھتے ہی نہ تھے..... بلکہ وہ مانگتے بھی تھے..... فیض کا آگے جاری ہونا قدرت کی طرف سے ہوتا ہے اور اس کے پیچھے انسان کا تقویٰ ہوتا ہے..... (خطبات فقیر 4 ص 150)

حضرت شیخ الہند کو حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی دُعا

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے والد ماجد جب مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو قیام ان کے جانثار شاگرد حضرت مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ المعروف شیخ الہند کے مکان پر تھا.... اسی دوران جبکہ دستوں کا مرض تھا ایک دفعہ دست چار پائی پر خطا ہوگیا اس وقت حضرت نانوتوی بھی نہ تھے حضرت شیخ الہندؒ موجود تھے .... اور نجاست اٹھانے کے لئے کوئی چیز نہ تھی اسی لحہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے بے تکلف ساری نجاست اپنے ہاتھوں اور ہتھیلیوں میں لے لی اور سمیٹنی شروع کردی اسی وقت حضرت نانوتویؒ پہنچ گئے اور دیکھا کہ حضرت شیخ الہندؒ کے دونوں ہاتھ نجاست سے آلودہ ہیں اور اسے سمیٹ سمیٹ کر بار بار باہر جاتے ہیں اور پھینک آتے ہیں اس پر حضرت نانوتویؒ بہت متاثر ہوئے .... اور وہیں کھڑے کھڑے جس طرح ان کے ہاتھ مصروف دیکھے اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے اور عرض کیا کہ اے خداوند محمودؒ کے ہاتھوں کی لاج رکھ لے .... دل سے نکلی ہوئی دعا نے اثر کر دکھایا اور وہی محمود حسنؒ ہند کے شیخ اور عالمگیر شخصیت بنے .... جن کی فراست و جوان مردی اور جوش جہاد کے چرچے ہند اور بیرون ہند میں تھے اور ان کی تفسیر عثمانی کو اللہ پاک نے عالمی قبولیت سے نوازا .... (یادگار ملاقاتیں)

بناوٹی پرہیزگار

ایک زاہد ایک بادشاہ کا مہمان تھا..... جب کھانے کے لئے بیٹھے اس سے کم کھایا..... جتنی کہ اس کو خواہش تھی اور جب نماز کے لئے اٹھے..... اس سے زیادہ پڑھی جو اس کی عادت تھی تاکہ نیکی کا گمان اس کے حق میں زیادہ ہو.....

جب وہ اپنے گھر آیا دسترخوان طلب کیا تاکہ کھانا کھائے اس کا ایک عقلمند لڑکا تھا کہا: اے باپ! بادشاہ کی مجلس میں کیوں کھانا نہیں کھایا؟ کہاں میں نے ان کے سامنے کچھ نہیں کھایا تاکہ کام آئے (لڑکے نے) کہا: نماز بھی پڑھ لے کیونکہ تو نے ایسا کام نہیں کیا جو کام آئے..... (گلستان سعدی)

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خالہ محترمہ ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں دو تھیلیوں میں بھر کر اسی ہزار درہم روانہ فرمائے.....

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس دن روزہ سے تھیں..... مگر صبح سے طبق میں دراہم رکھ کر فقراء اور محتاجین کو تقسیم کرنے تشریف فرما ہوئیں اور شام تک ساری رقم تقسیم فرما دی..... ایک درہم بھی باقی نہیں رہا..... شام کو خادمہ افطار کیلئے حسب معمول روٹی اور تیل لائی اور عرض کیا کہ اماں جان! اگر آپ اس مال میں سے ایک درہم بچا کر اسکا گوشت منگا لیتیں تو آج اسی سے افطار کر لیا جاتا.....

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اگر تم پہلے سے یاد دلاتیں تو میں تمہاری خواہش پوری کر دیتی..... (الترغیب والترہیب للیافعی)

تم نے مجھ پر بڑا احسان کیا

ایک شخص نے کھڑے ہو کر بازار میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی شان میں گستاخی کی اور گالیاں دیں..... حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے غصہ کو ضبط فرمایا اور اس کو کچھ نہیں کہا اور گھر پر واپس آنے کے بعد ایک خوان میں کافی درہم و دینار رکھ کر اس شخص کے گھر تشریف لے گئے..... دروازے پر دستک دی..... یہ شخص باہر آیا تو اشرفیوں کا یہ خوان اس کے سامنے یہ کہتے ہوئے پیش فرمایا کہ آج تم نے مجھ پر بڑا احسان کیا، اپنی نیکیاں مجھے دے دیں، میں اس احسان کا بدلہ ادا کرنے کے لئے یہ تحفہ پیش کر رہا ہوں..... امام صاحب کے اس معاملہ کا اس کے قلب پر اثر ہونا ہی تھا..... آئندہ کو اس بری خصلت سے ہمیشہ کے لئے تائب ہو گیا..... حضرت امام سے معافی مانگی اور آپ کی خدمت اور صحبت میں علم حاصل کرنے لگا، یہاں تک کہ آپ کے شاگردوں میں ایک بڑے عالم کی حیثیت اختیار کر لی..... (تفسیر معارف القرآن، ج ۳ ص ۱۹۰)

دل سویا ہوا یا مویا ہوا

ایک شخص حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا، کہنے لگا کہ حضرت! پتہ نہیں ہمیں کیا ہو گیا کہ ہمارے دل سیاہ ہو گئے.....تو انہوں نے پوچھا کہ بھئی کیا ہوا؟ کہنے لگا کہ حضرت آپ درس قرآن دیتے ہیں اور ہمارے دل پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا، لگتا ہے کہ ہمارے دل سیاہ ہو گئے ہیں، سخت ہو گئے ہیں.....حضرت نے یہ سنا تو فرمایا کہ بھئی! یوں نہ کہو کہ دل سیاہ ہو گیا بلکہ یوں کہو کہ ہمارے دل مر گئے.....یہ نہ کہو کہ ہمارے دل سو گئے بلکہ یہ کہو کہ ہمارے دل مو گئے، مر گئے.....وہ بڑا حیران ہوا کہ حضرت! مر کیسے گئے؟ تو حضرت نے آگے سے عجیب جواب دیا، فرمایا کہ دیکھو! جو سویا ہوا ہوتا ہے اسے جھنجھوڑا جائے تو وہ جاگ اٹھتا ہے، جو جھنجھوڑنے سے بھی نہ جاگے وہ سویا ہوا نہیں وہ مویا ہوا ہے.....اس لئے کہ اللہ کا قرآن سنائیں اور جھنجھوڑیں پھر دل نہ جاگے تو یہ دل سویا ہوا نہیں یہ دل مویا ہوا ہے.....ایسے ہی مردہ دل والے لوگ، یہ بھی چلتی پھرتی انسانیت کی قبریں ہوتی ہیں.....ان کی لاش ایک گھر ہے، قبر ہے، جس کے اندر مردہ پڑا ہوا ہے..... (خطبات فقیر 35 ص 38)

ایک واقعہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے.....

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک شخص پر ہوا جو بے چین تھا، تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ اسے معاف فرمادیں (اور اس اضطراب کی کیفیت کو اس سے دور فرمادیں) تو آپ سے کہا گیا اس کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ ابلیس کا اس پر غلبہ نہیں بلکہ اس نے اپنے آپ کو میرے لئے بھوکا رکھا ہے.....اس وجہ سے اسے یہ تکلیف ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں، اور میں ہر روز اسے کئی مرتبہ شفقت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اسے کہئے کہ وہ آپ کیلئے دعا کرے کیونکہ ہر دن میرے یہاں اس کی دعا قبول کی جاتی ہے.....اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں سیر ہونے والے کل بھوکے ہوں گے.....(دل کی باتیں)

طاعت کی لذت

ابو یزید بسطامیؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے سالہا سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی لیکن عبادت میں مزہ اور لذت نہ پائی پس وہ اپنی والدہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے مادر مہربان میں عبادت الٰہی اور اس کی بندگی میں کبھی لذت نہیں پاتا ہوں.....لہٰذا آپ غور کیجئے کہ آپ نے اس زمانہ میں اکل حرام تو نہیں کھایا تھا جب میں آپ کے بطن میں تھا..... یا میرے دودھ پینے کے زمانہ میں .....وہ دیر تک سوچتی رہیں اور آخر فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے جب تم میرے بطن میں تھے تو میں چھت پر چڑھی پس میں نے ایک مرتبان دیکھا اور اس میں پنیر تھا میں نے اس کی خواہش کی اور اس میں سے بقدر سر انگشت کے مالک کے بلا اذن کھایا.....پس حضرت ابو یزیدؒ نے فرمایا کہ عبادت میں لذت نہ ہونے کی صرف یہی وجہ ہے.....لہٰذا آپ اس کے مالک کے پاس جایئے اور اس کو اس کی اطلاع دیجئے..... چنانچہ وہ اس کے پاس گئیں اور اس کو اس کی خبر کی..... مالک نے کہا کہ آپ اس سے حلت میں ہیں.....یعنی میں نے معاف کیا.....اس کے بعد انہوں نے اپنے بیٹے کو اس کی اطلاع دی.....پس اسی وقت سے ابو یزیدؒ نے طاعت کی شیرینی چکھی.....(اصول موتی جلد۲)

درود شریف کی برکت

ایک عالم دوسرے عالم سے ملنے کے لیے گئے...وہاں ایک مٹی کا کورا پیالہ رکھا ہوا تھا... مہمان عالم نے کنویں سے پانی نکالا اور اس میں پانی ڈال کر پیا تو پانی کڑوا لگا...انہوں نے میزبان عالم سے کہا: کیا آپ کے کنویں کا پانی کڑوا ہے...؟ جواب میں انہوں نے حیران ہو کر کہا: نہیں تو... پھر انہوں نے خود بھی پانی چکھا...انہیں بھی پانی کڑوا لگا...اس پر وہ بولے ظہر کی نماز کے بعد دیکھیں گے ... کہ پانی کڑوا کیوں ہے ... کلمہ شریف کا ورد کریں ... سب کلمہ پڑھنے لگے...اس کے بعد میزبان عالم نے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے... دعا کے بعد وہ برتن اُٹھا کر پانی پیا تو پانی میٹھا تھا... مہمان عالم نے بھی پانی چکھا تو انہیں بھی پانی میٹھا لگا...بہت حیران ہوئے... تب میزبان عالم نے فرمایا: اس برتن کی مٹی اس قبر کی ہے... جس پر عذاب ہو رہا تھا الحمدللہ کلمے کے ورد سے وہ عذاب ختم ہو گیا ہے...(یادگار واقعات)

پوری بستی زمین میں دھنس گئی

ہمارے ایک قریبی تعلق والے دوست ہیں، ان کی کزن جو ایک میجر کی بیوی ہیں.....
کہتی ہیں کہ میری ایک بیٹی چار سال کی ہے اور ایک بیٹا دو تین ماہ کا ہے.....وہ، اس کا میاں
اور دونوں بچے ایک ہی ڈبل بیڈ کے اوپر سو رہے تھے.....وہ کہتی ہیں کہ اچانک چھوٹا بچہ ہلا
جلا اور رویا، جیسے اسے فیڈر کی ضرورت ہو..... گو مجھے بہت نیند آئی ہوئی تھی، مگر میں ماں
تھی.....میں اس نیند سے اٹھی کہ میں اپنے بچے کو فیڈر دوں.....

اچانک میری نظر ساتھ والی دیوار پر پڑی..... مجھے اس میں ایک دراڑ پڑتی نظر آئی.....
میں نے فوراً اپنے میاں کو جگایا کہ دیوار میں یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہ اٹھا اور اس نے دیکھا تو وہ کہنے
لگا کہ دیوار میں تو دراڑ آ رہی ہے.....پھر اس نے جلدی سے بیٹی کو اٹھایا اور میں نے چھوٹے
بیٹے کو اٹھایا.....جیسے ہی ہم اپنے کمرے سے باہر نکلے، پیچھے ہمارے کمرے کی چھت زمین پر آ
گری.....ہمارے گھر کے فرنٹ پر ایک بالکونی تھی ہم درمیان میں ایک جگہ ٹریپ ہو گئے.....
میرے میاں نے ایک بڑی اینٹ اٹھائی اور کھڑکی کو دے ماری.....جیسے ہی کھڑکی لوٹی تو اس
نے باہر چھلانگ لگا دی اور مجھے کہا کہ جلدی سے مجھے بچے پکڑاؤ.....میں نے کھڑکی میں سے
اسے بیٹا پکڑایا اور اس نے لے کر زمین پر لٹا دیا..... پھر بیٹی کو پکڑ کر زمین پر ڈال دیا.....
میرے لئے کھڑکی پر چڑھ کر اترنا ذرا مشکل ہو رہا تھا، اس نے مجھے بالوں سے پکڑ کر کھینچا اور
بازوؤں سے بھی پکڑ کر کھینچا اور بالآخر جیسے ہی میں باہر گئی، جس بالکونی میں ہم کھڑے تھے اس
کی چھت بھی زمین پر آ گری.....پھر میں نے بیٹے کو اٹھایا اور میرے میاں نے بیٹی کو اٹھایا اور
ہم وہاں سے بھاگے.....مگر ہم سے بھاگا ہی نہیں جا رہا تھا.....ایسے لگتا تھا جیسے کسی نے بیس
بیس کلو کا وزن ہمارے پاؤں کے ساتھ باندھ دیا ہے..... پاؤں اٹھانا بھی مشکل تھا.....وہاں
زمین کی گریوی ٹیشنل فورس (کشش ثقل) بڑھ چکی تھی.....وہ کہتی ہیں کہ میرا خاوند میجر تھا، وہ
مجھے کہہ رہا تھا کہ آج تو قدم اٹھانا مشکل ہو رہا ہے، ہم وہاں سے مشکل سے پچاس قدم پیچھے
ہٹے ہوں گے کہ جب ہم نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ہماری ساری بستی کے مکانات زمین کے اندر
چلے گئے تھے.....ہمیں فقط زمین نظر آ رہی تھی، کوئی مکان نظر نہیں آ رہا تھا.....(خطبات فقیر)

اراکین حکومت اور علامہ عثمانی رحمہ اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے رکن تھے ایک مرتبہ مولانا کی کسی تجویز پر غالباً (گورنر جنرل) نے یہ طعنہ دیا کہ "مولانا یہ امور مملکت ہیں.... علماء کو ان باتوں کی کیا خبر؟

لہٰذا ان معاملات میں علماء کو دخل اندازی نہ کرنی چاہئے.... اس موقع پر حضرت علامہ نے جو تقریر فرمائی اس کا ایک بلیغ جملہ یہ تھا....

"ہمارے اور آپ کے درمیان صرف اے بی سی ڈی کے پردے حائل ہیں.... ان مصنوعی پردوں کو اٹھا کر دیکھئے تو پتہ چلے گا کہ علم کس کے پاس ہے اور جاہل کون ہے...." (یادگار ملاقاتیں)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین پر نقد سزا

ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی و بے ادبی کے الفاظ بکنے لگا... آپ نے فرمایا کہ تم اپنی خبیث حرکت سے باز رہو... ورنہ میں تمہارے لیے بددعا کردوں گا... اس گستاخ و بے باک نے کہہ دیا کہ مجھے آپ کی بددعا کی کوئی پرواہ نہیں... آپ کی بددعا سے میرا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا...

یہ سن کر آپ کو جلال آ گیا اور آپ نے اس وقت یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! اگر اس شخص نے تیرے پیارے نبی کے پیارے صحابیوں کی توہین کی ہے... تو آج ہی اس کو اپنے قہر و غضب کی نشانی دکھادے تاکہ دوسروں کو اس سے عبرت حاصل ہو...

اس دعا کے بعد جیسے ہی وہ شخص مسجد سے باہر نکلا... تو بالکل ہی اچانک ایک پاگل اونٹ کہیں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس کو دانتوں سے پچھاڑ دیا اور اس کے اوپر بیٹھ کر اس کو اس قدر زور سے دبایا کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں چور چور ہو گئیں اور وہ فوراً ہی مر گیا...

یہ منظر دیکھ کر لوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مبارک باد دینے لگے کہ آپ کی دعا قبول ہو گئی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دشمن ہو گیا... (دلائل النبوت)

حیا کی تاثیر و برکت

گلاسکو میں ایک شخص بیمار ہو گیا.... ہسپتال میں داخل ہوا.... تین دن تک داخل رہا.... چوتھے دن نرس اس سے کہنے لگی.... آپ مجھ سے شادی کر لیں.... اس نے کہا کیوں؟ میں مسلمان ہوں.... تیرا میرا ساتھ نہیں ہو سکتا.... کہنے لگی میں مسلمان ہو جاؤں گی.... پوچھا کیا وجہ ہے؟ کہا میری ہسپتال میں جتنی سروس ہے میں نے آج تک کسی مرد کو کسی عورت کے سامنے آنکھیں جھکاتے نہیں دیکھا سوائے تیرے.... تم میری زندگی میں پہلے شخص ہو جو عورت کو دیکھ کر نظر جھکا لیتے ہو.... میں آتی ہوں تو تم اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہو.... اتنا بڑا حیا سچے دین کے سوا کوئی نہیں سکھا سکتا.... آنکھوں کی حفاظت نے اس کے اندر اسلام داخل کر دیا.... مسلمان ہو گئی دونوں کی شادی ہو گئی.... وہ لڑکی اب تک کتنی لڑکیوں کو اسلام میں لانے کا ذریعہ بن چکی ہے کتنی وہاں کی برٹش خواتین بحمد اللہ مسلمان ہو چکی ہیں.... (یادگار ملاقاتیں)

اصلاح منکرات

ایک صاحب نے کہا کہ فلاں شادی میں شرکت سے بڑا صدمہ ہوا.... فوٹو کھینچے گئے.... اور ریکارڈنگ بھی ہوئی.... گانا بجانا اور تصویر کھینچانے کے گناہ میں ہم بھی مبتلا ہو گئے.... وہاں سے اٹھنے میں خاندان کے لوگوں کا لحاظ اور دباؤ معلوم ہوا.... میں نے کہا اچھا اگر شادی والے.... ایک خوبصورت پلیٹ میں چاندی کے ورق کے ساتھ.... مکھی کی چٹنی پیش کرتے تو آپ خاندان کے لحاظ اور دباؤ سے کھا لیتے.... یا نہیں یا اٹھ کر چلے آتے.... کہنے لگے اٹھ کر چلا آتا.... فرمایا کہ پھر حسی منکر کے ساتھ جو معاملہ ہے.... کم از کم وہی معاملہ شرعی منکر سے بھی کیجئے.... ایک صاحب نے کہا کہ.... مکھی کی چٹنی تو طبعی منکر بھی ہے.... طبعی کراہت معلوم ہوتی ہے اور گناہوں سے اس طرح کی طبعی کراہت نہیں معلوم ہوتی.... میں نے کہا.... اچھا سنکھیا اگر کھلائی جائے.... کسی شادی میں تو آپ کھا لیں گے.... کیا سنکھیا بھی طبعی منکر ہے.... طبعی کراہت تو اس سے نہیں ہوتی.... پس جس طرح یہ عقلی منکر آپ نہیں کھا سکتے.... اسی طرح گناہ کے ساتھ معاملہ کیجئے.... (مجالس ابرار)

رئیس کی ہمدردی

شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دمشق کے دوستوں کی دوستی سے مجھے رنج پہنچا..... میں بیت المقدس کے بیابان میں چلا گیا اور حیوانوں کے ساتھ میل جول اختیار کرلیا..... اس وقت تک کہ انگریزوں کی قید میں گرفتار ہو گیا..... طرابلس کی خندق میں مجھے بھی یہودیوں کے ساتھ مٹی اٹھانے کے کام میں لگا دیا..... حلب کا ایک رئیس کہ ہماری ان کی پہلے کی شناسائی تھی اس طرف آنکلا..... مجھے پہچان لیا..... کہا: یہ کیا حالت ہے یہ تو رنج کا باعث ہے..... میں نے کہا: کیا کہوں.....

اس کو میری حالت پر رحم آیا اور دس دینار دے کر مجھ کو انگریزوں کی قید سے چھڑا لیا..... اور اپنے ساتھ حلب لے گیا..... اس کی ایک لڑکی تھی سو دینار مہر پر مجھ سے شادی کر دی..... جب ایک مدت گزر گئی بداخلاقی اور لڑائی جھگڑا شروع کر دیا اور زبان درازی کرنے لگی اور میری زندگی کو تلخ کر دیا.....

ایک مرتبہ عیب گوئی کے لئے اس نے زبان درازی کہنے لگی..... کیا تو وہی نہیں ہے کہ میرے باپ نے تجھ کو انگریزوں کی قید سے دس دینار دے کر خریدا تھا..... میں وہی ہوں کہ دس دینار میں مجھے انگریزوں کی قید سے خرید لیا اور سو دینار میں تیرے ہاتھ فروخت کر دیا..... (گلستان سعدی)

دین کیلئے مشکلات برداشت کرنا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے (سواریاں اتنی کم تھیں کہ) ہم چھ آدمیوں کو صرف ایک اونٹ ملا جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے..... (پتھریلی زمین پر ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے) ہمارے پیروں میں چھالے پڑ گئے اور ہمارے پاؤں گھس گئے اور میرے دونوں پیروں میں بھی چھالے پڑ گئے اور میرے ناخن جھڑ گئے تو ہم اپنے پیروں پر پٹیاں باندھتے تھے، اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع رکھا گیا..... (ابن عساکر)

قرآن مجید سے شغف

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی اختیار کی..... تھوڑے دنوں بعد حضرت نے پوچھا کہ بھئی قرآن مجید کے حافظ ہو..... کہنے لگے نہیں..... فرمایا تمہیں پتہ نہیں کہ میرے پاس علم حاصل کرنے کے لئے قرآن مجید کا حافظ ہونا ضروری ہے وہ کہنے لگے اچھا حضرت جاتا ہوں.....

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نوجوان تھے وہ چلے گئے..... ایک ہفتے کے بعد واپس آئے حضرت نے سوچا کہ ملنے کے لئے آئے ہوں گے..... پوچھا محمد! کیسے آنا ہوا؟ کہنے لگے حضرت ایک ہفتے کے اندر پورے قرآن مجید کو یاد کرنے کے بعد واپس آیا ہوں.....

تو جہاں کسی کو اٹھایا گیا اس کو عزتیں ملیں..... غور کریں تو اس کے پیچھے یا تو کسی عاشق قرآن کی دعائیں ہوں گی یا پھر وہ بندہ خود عاشق قرآن ہوگا..... (خطبات فقیر 29 ص 181)

ایک نومسلم سے ملاقات

۱۹۷۸ء میں ایک پادری فرانس سے آیا وہ مسلمان ہوا تیونس کی جماعت کو دیکھ کر عبدالمجید اس کا اسلامی نام رکھا جب وہ رائیونڈ آیا تو اس پادری کی عمر 80 سال کے درمیان تھی تو اس نے بتایا کہ میں تیس برس سے قرآن پڑھتا تھا لیکن قرآن کے مطابق کسی کو دیکھتا نہیں تھا..... مجھے یقین تھا کہ قرآن مجید حق ہے تو جماعت کو دیکھ کر مجھے اچھی خوشبو آئی ان کو اپنے گرجے میں ٹھہرایا کچھ وصیتیں کیں..... اس نے پاکستان آ کر کہا کہ میں آپ کو دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں.....

۱- آپ کا یہ جو لباس ہے پگڑی..... داڑھی..... شلوار اور کرتہ اس کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں آپ چاہے جہاں ہوں جو آپ کا ظاہری حلیہ ہے اس میں وہ طاقت ہے جو کسی اور چیز میں نہیں.....

۲- یورپ میں پھریں تو اذان دے کر باجماعت نماز پڑھیں..... یہ دو باتیں خنجر کی طرح میرے سینے میں لگتی ہیں یہ پادری ۷۵ برس کی عمر میں اپنے علم کا نچوڑ بتا رہا ہے پھر وہ دعا کیا کرتا تھا کہ یا اللہ میری موت فرانس میں نہ آئے کسی مسلمان ملک میں آئے چلے کے لئے تیونس گیا تھا وہیں انتقال ہوا وہیں دفن ہوا..... (ایمان افروز واقعات)

محبت رسول میں اپنے بچے کا قتل

شیخ عبدالقادر قوصی متوفی تقریباً (۶۷۰ھ) کا اتباع سنت میں یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ اپنے اکلوتے بارہ سال کے بیٹے کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے..... کھانے میں لوکی بھی تھی..... فرمایا بیٹا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لوکی بہت مرغوب تھی..... بیٹے کی زبان سے کہیں یہ نکل گیا کہ یہ تو ایک گندی چیز ہے..... حضرت شیخ یہ الفاظ برداشت نہ کر سکے کہ ان میں شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تحقیر پائی جاتی ہے..... اور اسی وقت تلوار سے بیٹے کا سر قلم کر دیا..... اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو اپنے بیٹے کی جان سے بھی عزیز سمجھا..... (دینی دستر خوان جلد اوّل)

دنیا کا محبّ

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے خطاب فرمایا کہ میں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص مصیبت پر بہت زیادہ جزع فزع کرتا ہے، روتا پیٹتا چلاتا ہے، وہ دنیا سے شدید محبت کرنے والا ہوتا ہے..... (دل کی باتیں)

والدین کی نافرمانی سے بچئے

ایک شخص نے اپنے بوڑھے باپ کو چادر میں، گٹھڑی کی طرح باندھا' پھر اس کو کنویں میں ڈالنے کے لئے چل دیا' جب ایک کنویں کی من پر جا کر پہنچا اور قریب تھا کہ کنویں میں ڈال دے' باپ سسکیاں مار کر رو رہا تھا... اس نے روتے ہوئے کہا کہ بیٹا اس کنویں میں نہ ڈال' کسی دوسرے کنویں میں ڈال دے.... کیونکہ اس میں میں نے اپنے باپ کو ڈالا تھا... یہ سن کر بیٹے کو ہوش آیا اور باپ کو کنویں میں ڈالنے سے رک گیا' اور گٹھڑی کھول کر باپ کو کھڑا کیا... اور ادب واحترام کے ساتھ گھر لے آیا...

دیکھا میرے دوستو' اور ساتھیو! اس شخص نے احساس کر لیا اور اس کے سمجھ میں بات آ گئی اور بہت بڑے گناہ سے رک گیا.... اس لئے جو لڑکے اور لڑکیاں ماں باپ کے نافرمان ہیں وہ اپنی فکر کریں ورنہ اگر آج کوئی پرواہ نہ کی تو کل پچھتاؤ گے.... اور اس وقت تمہارا پچھتانا کوئی کام نہ دے گا.... اس لئے ماں باپ پر رحم کھاؤ ترس کھاؤ اور ان کی دعائیں لو' چونکہ ان کی دعائیں اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہیں.... (انمول موتی جلد ۶)

حکایات حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب گنگوہی کے ایک مرید تھے..... ان کو وسوسہ ہوا کہ یہاں کی تعلیم تو معلوم کر لی اور بھی تو مشہور مشائخ ہیں..... اللہ کا نام کسی سے پوچھنے میں حرج نہیں ہے لہذا اور جگہوں کا بھی رنگ ڈھنگ چل کر دیکھنا چاہئے مگر اس خیال کو پیر سے ظاہر کرتے ہوئے حجاب مانع تھا..... شیخ نے یا تو کشف سے یا قرائن سے معلوم کر لیا..... ایک موقع پر ان سے فرمایا کہ بھائی حق تعالیٰ کا ارشاد ہے..... سیروا فی الارض لہذا اگر تم کچھ عرصہ ادھر پھر آؤ تو تفریح بھی ہو جاوے گی اور مختلف مشائخ کی زیارت و برکات سے بھی مشرف ہو جاؤ گے اور اس وقت اگر کسی سے اللہ کا نام بھی پوچھ لو تو کچھ حرج نہیں یہ مرید دل میں خوش ہو گئے کہ اچھا ہوا..... شیخ سے حجاب بھی نہ ٹوٹا اور کام بھی بن گیا..... رخصت ہو کر روانہ ہوئے جہاں جس شیخ کے پاس بھی گئے..... سب نے وہی پاس انفاس کا شغل بتایا جو کہ ابتداء میں شروع کرایا جاتا ہے یہ بہت گھبرائے کہ جس کے پاس جاتا ہوں وہ ابتداء الف بے تے سے ہی کراتا ہے اور پچھلا کیا کرایا سب بیکار ہو جاتا ہے..... آخر شرمندہ ہو کر پھر شیخ گنگوہیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور توبہ کی..... شیخ نے فرمایا: کیوں بھائی اب تو سب جگہ دیکھ آئے اب تو تسلی ہوئی بس دور کے ڈھول ہی سہانے معلوم ہوتے ہیں..... اب ایک طرف گوشے میں بیٹھ کر اللہ کا نام لو اور طبیعت کو یکسو رکھو..... ص ۷۱ نمبر ۲۱۴ حسن العزیز.....

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: محمد غوث گوالیاری مصنف جواہر خمسہ عامل تھے..... یہ غالباً شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ ہم عصر ہیں..... حضرت شیخ کے لانے کے لئے انہوں نے ایک مرتبہ جنوں کو بھیجا..... شیخ مسجد میں مشغول تھے..... جن پہنچے مگر پاس جانے کی ہمت نہ ہوئی شیخ نے خود ہی سر اٹھا کر دیکھا پوچھا..... کون؟ جنوں نے جواب دیا کہ محمد غوث نے بھیجا ہے وہ زیارت کے مشتاق ہیں اگر اجازت ہو تو ہم اس طرح لے چلیں کہ تکلیف نہ ہو گی..... حضرت شیخ نے فرمایا: میں حکم دیتا ہوں کہ محمد غوث کو لے آؤ..... چنانچہ جن پہنچے اور ان کو لے کر چلے انہوں نے جنوں سے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ تم تو میرے مطیع تھے اب یہ سرکشی کیسی؟ جنوں نے جواب دیا کہ سب کے مقابلے میں تو تمہارے مطیع! مگر شیخ کے مقابلے میں تمہاری اطاعت نہیں غرضکہ ان کو لے کر شیخ کی خدمت میں پہنچے فرمایا کہ تمہیں شرم نہیں آتی اور بہت ڈانٹا آخر کار وہ بیعت ہو کر صاحب نسبت ہوئے گوالیار میں ان کا مزار ہے..... (صفحہ ۱۰۱ نمبر ۲۶۷ حسن العزیز جلد اول)

جرأت و بے باکی

ایک جنگ میں کافروں کے بڑے نے اعلان کیا کہ اسلامی لشکر کے امیر صلاح الدین ایوبی کا سر جو شخص لے کر آئے گا اس کو میری لڑکی دی جائے گی.... سارے کافر بھاگ دوڑ کرنے لگے.... ایک صاحب نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ بہت جوش و خروش کافروں کی طرف سے نظر آ رہا ہے.... ان کو بتایا گیا کہ معاملہ یہ ہے کہ اس طرح انعام کا اعلان کیا گیا ہے.... ان صاحب نے کہا ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ان کی جوتی ان کے ہی سر.... چنانچہ اعلان کیا گیا کہ مسلمانوں میں جو شخص رچرڈ کی بیٹی کو اٹھا لائے گا اسی کو دی جائے گی....

یہ اعلان صبح سویرے نو بجے کے قریب کیا گیا تھا.... شام کے قریب ہی ایک مسلمان یہ کام پورا کر کے آئے کہ لیجئے یہ ہے وہ.... (گلہائے رنگارنگ)

زوال سلطنت کی وجہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ایک مرتبہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے وعظ فرمایا.... اس وعظ میں ایک انگریز رزیڈنٹ بھی شریک تھے.... جب وعظ ختم ہوا تو ان رزیڈنٹ نے کھڑے ہو کر سب اہل مجلس سے کہا کہ میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ مسلمانوں سے سلطنت کیوں نکل گئی.... مختلف لوگوں نے اس سوال کے مختلف جواب دیئے.... آخر میں ان انگریز نے کیسی سمجھ کا جواب دیا کہ میری رائے میں تو سلطنت نکل جانے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جو لوگ سلطنت کے اہل تھے (مثل شاہ صاحبؒ کے) انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کی اور دنیا پر لات ماری اور جو اس کے لائق نہ تھے ان کے ہاتھ میں آئی.... انہوں نے اس کو برباد کیا.... (ص ۲۰ م نمبر ۵۰ حسن العزیز جلد دوم)

لمبا سجدہ کرنے کی وجہ

مولانا یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نماز میں لمبا سجدہ کرتے تھے.... کسی نے کہا حضرت اتنا لمبا سجدہ! فرمانے لگے! ہاں نماز میں آقا کے قدموں پر سر رکھ دیتا ہوں.... اٹھانے کو میرا جی نہیں چاہتا.... سوچیں کہ ان کے دل کی کیا کیفیت ہوگی.... (خطبات فقیر 23 ص 65)

نوفل بن ماحق اور ایک متکبر کا واقعہ

نوفل بن ماحق کہتے ہیں کہ نجران کی مسجد میں میں نے ایک نوجوان کو دیکھا بڑا لمبا چوڑا بھرپور جوانی کے نشہ میں چور، گٹھے ہوئے بدن والا بانکا ترچھا، اچھے رنگ وروغن والا خوبصورت شکل.....میں نگاہیں جما کر اس کے جمال وکمال کو دیکھنے لگا تو اس نے کہا کیا دیکھ رہے ہو؟

میں نے کہا: آپ کے حسن و جمال کا مشاہدہ کر رہا ہوں اور تعجب ہو رہا ہے، اس نے جواب دیا، تو ہی کیا! خود اللہ تعالیٰ کو بھی تعجب ہو رہا ہے.....نوفل کہتے ہیں کہ اس کلمہ کے کہتے ہی وہ گھٹنے لگا اور اس کا رنگ وروپ اُڑنے لگا اور قد پست ہونے لگا یہاں تک کہ بقدر ایک بالشت کے رہ گیا جسے اس کا کوئی قریبی رشتہ آستین میں ڈال کر لے گیا.... (تفسیر ابن کثیر)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کی بھوک

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں ہم لوگوں نے بڑی تنگی سے اور بڑی تکلیفوں کے ساتھ زندگی گزاری ہے.....جب تکلیفیں آنے لگیں تو ہم نے ان پر صبر کیا اور ہمیں تنگی اور تکلیف برداشت کرنے کی عادت پڑ گئی اور ہم نے خوشی خوشی ان پر صبر کیا.....میں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں اس حال میں دیکھا ہے کہ میں ایک رات پیشاب کرنے نکلا جہاں میں پیشاب کر رہا تھا وہاں سے میں نے کسی چیز کی کھڑ کھڑاہٹ کی آواز سنی میں نے غور سے دیکھا تو وہ اونٹ کی کھال کا ایک ٹکڑا تھا جسے میں نے اٹھا لیا پھر اسے دھو کر جلایا پھر اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر پیس کر سفوف سا بنا لیا.....پھر اسے پھانک کر میں نے پانی پی لیا اور میں نے تین دن اسی پر گزارے..... (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۹۳)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عربوں میں سب سے پہلے میں نے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا ہے.....ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں جایا کرتے تھے.....ہمارا کھانا صرف ببول اور کیکر کے پتے ہوا کرتے تھے.....جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم لوگ بکریوں کی طرح مینگنیاں کیا کرتے تھے.....جو علیحدہ علیحدہ ہوتیں (خشک ہونے کی وجہ سے) ان میں چپکاہٹ نہ ہوتی..... (اخرجہ الشیخان کذا فی الترغیب ۵/۹۷ او اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۸۱)

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی فراست

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے زمانے میں مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی اور مفتی صدر الدین صاحب کا شباب تھا..... مولوی فضل حق صاحب اور مفتی صاحب نے ایک ایک قصیدہ لکھا کہ شاہ صاحب کے پاس چل کر پیش کریں..... دیکھیں ادب میں کتنی مہارت ہے لے کر چلے اور راستے میں سوجھی کہ ہر ایک نے دوسرے کا قصیدہ لے لیا کہ میرے قصیدے کو تم اپنا بتانا تمہارے والے کو میں اپنا بتاؤں گا وہاں حاضر ہوئے..... شاہ صاحب نابینا ہوگئے تھے..... معمولی باتیں کر کے آنے کی غرض دریافت کی..... انہوں نے کہا ہم نے کچھ لکھا ہے..... اصلاح کے لئے حضور میں لائے ہیں..... فرمایا پڑھو سب پڑھ گئے کچھ نہیں بولے یہ سمجھے کہ کچھ نہیں سمجھے..... پوچھا کسی جگہ اصلاح فرمادیجئے فرمایا اصلاح تو دیکھی جاوے گی..... مگر یہ بتلاؤ کہ یہ تبادلہ قصیدوں کا کہاں ہوا..... حیرت ہوگئی..... شاہ صاحبؒ نے ان معمولی باتوں سے دونوں کی طبیعت کا رنگ پہچان لیا اس سے سمجھے دونوں نے خجلت کے ساتھ اقرار کیا..... دوبارہ پھر سنا اور جا بجا اصلاح دی..... ص ۱۹۵ جلد چہارم حسن العزیز.....

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا عجیب فیصلہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ صحابہ میں میراث کے مسائل کے سب سے زیادہ جاننے والے علیؓ تھے..... ایک عورت حضرت علیؓ کے پاس آئی کہ آپ کے قاضی صاحب نے مجھے میراث میں ایک دینار دیا ہے..... حالانکہ میرے بھائی نے چھ سو دینار ترکہ چھوڑا ہے..... حضرت علیؓ نے سوچا پھر اس خاتون سے آپ نے کچھ سوالات پوچھے کہ مرحوم بھائی کی دو بچیاں بھی ہیں..... عورت نے ہاں میں جواب دیا فرمایا 2/3 وہ لے گئیں..... یعنی چھ میں سے چار سو دینار پھر پوچھا کہ مرحوم کی ماں بھی زندہ ہیں..... عورت نے ہاں میں جواب دیا فرمایا 1/6 وہ لے گئی..... یعنی چھ سو میں سے ایک سو پھر پوچھا کہ مرحوم کی بیوی بھی زندہ ہے..... عورت نے ہاں میں جواب دیا فرمایا 1/8 وہ لے گئی..... یعنی چھ سو میں سے 75 دینار پھر پوچھا کہ بی بی کیا تمہارے بارہ بھائی بھی ہیں..... اس نے ہاں میں جواب دیا فرمایا 24 دینار وہ لے گئے تو آپ کا ایک دینار بنتا ہے اور قاضی صاحب کا فیصلہ صحیح ہے..... (الطریق الحکمیہ)

ایک مسئلہ کی تحقیق

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ کی حکایت یاد آئی..... شاہ صاحب مسجد میں بیٹھ کر حدیث کا درس دیا کرتے تھے..... ایک مرتبہ حسب معمول حدیث کا درس ہو رہا تھا کہ ایک طالب علم وقت سے دیر کر کے سبق کے لئے آئے..... حضرت شاہ صاحب کو منکشف ہو گیا کہ جنبی ہے..... غسل نہیں کیا..... وہ طالب علم معقولی تھے..... معقولی ایسے ہی لاپرواہ ہوتے ہیں..... شاہ صاحب نے مسجد سے باہر روک دیا اور فرمایا کہ آج تو طبیعت ست ہے..... جمنا پر چل کر نہائیں گے..... سب لنگیاں لے کر چلو..... سب لنگیاں لے کر چلے اور سب نے غسل کیا اور وہاں سے آ کر فرمایا ناغہ مت کرو کچھ پڑھ لو..... وہ طالب علم ندامت سے پانی پانی ہو گیا..... اہل اللہ کی یہ شان ہوتی ہے..... کیسے لطیف انداز سے اس کو امر بالمعروف فرمایا..... (امثال عبرت حصہ دوم ص ۱۰۶)

زاہدانہ زندگی

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی معتقد نے ایک چادر بیش قیمت اور ایک عدد زیور طلائی بی بی صاحبہ (یعنی اہلیہ محترمہ) کی ملک کر کے بھیجا تو حضرت نے اہلیہ محترمہ سے فرمایا: "فی الحقیقت چادر اور زیور سے دل خوش ضرور ہوتا ہے، لیکن چند روز کے استعمال سے یہ دونوں ہی چیزیں خراب ہو جائیں گی..... یہ کام اس ریشمین چادر سے نکلے گا، وہی لٹھے کی سفید چادر سے بھی نکل سکتا ہے، کسی مستحق کو دے دو..... خداوند تعالیٰ ان کے عوض، عاقبت میں پائدار لباس اور زیور عطا فرمائیں گے....." -

اللہ اکبر یہ صحابۂ کرامؓ کی زندگی کے مطابق زندگی گزارنے والا عالم جو خود اپنی ہی حد تک تیار نہیں بلکہ اس کی بیوی بھی اسی رضاء و رغبت کے ساتھ راہِ خدا میں دینے کو آمادہ ہے چنانچہ: "بی بی صاحبہ نے فوراً چادر ریشمین اور طلائی زیور دونوں کو دے دیا اور دل پر میل نہ آیا....."

فائدہ: رب العالمین بال بال مغفرت فرمائے آمین، بیسویں صدی میں وہ نمونہ قائم فرما گئے جو عہدِ نبوت میں نظر آتے ہیں..... (ماہنامہ دارالعلوم ص ۱۱ جولائی ۱۹۵۵ء)

علوم دینیہ کی ترویج کا واقعہ

محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی شمس الائمہ سرخسی کے نام سے مشہور ہیں بعہد خلیفہ القادر باللہ ۴۰۰ھ میں پیدا ہوئے.... بڑے حق گو اور حریت پسند تھے کلمۂ حق کہنے میں کسی کا خوف نہ کرتے تھے.... بادشاہ کو اس کے بعض نقائص سے آگاہ کیا... اسے بتایا کہ رعب وداب اور طاقت کے زور سے رعایا خاموش تو ہو جاتی ہے مگر مطیع نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے دلوں پر حکومت ہو سکتی ہے.... رعایا کا دل صرف اسی طریق سے قابو کیا جا سکتا ہے کہ سختیاں دور کی جائیں.... ان کی فریاد اور چیخ و پکار سنی جائے اور ہر طرح افراد رعایا کی دلجوئی کی جائے....

بادشاہ ایسی آزادانہ گفتگو سننے کے بہت کم عادی ہوتے ہیں اس نے ناراض ہو کر شہر روز جند میں ایک پرانے کنوئیں کے اندر قید کر دیا.... آپ عرصہ تک وہاں قید رہے اور آپ کے شاگرد کنوئیں پر آ کر آپ سے سبق پڑھتے رہے اور آپ جو کچھ کنوئیں کے اندر سے کہتے وہ اسے لکھتے جاتے.... محبوسی کی حالت ہی میں چار پانچ ضخیم کتابیں تیار ہو گئیں....

آخر رہا ہوئے اور فرغانہ پہنچے.... امیر فرغانہ نے بڑی عزت کی.... آپ کے تمام شاگرد بھی اسی جگہ آ گئے اور یہاں بھی درس فقہ و حدیث جاری ہو گیا.... آپ کی وفات بقول بعض ۴۹۰ھ اور بقول بعض ۵۰۰ھ میں ہوئی یہ زمانہ المستظہر باللہ کا تھا.... (عجیب و غریب واقعات)

عجیب شان کے لوگ

ایک مرتبہ نانوتہ میں مولانا مظفر حسین صاحب تشریف لائے..... وہاں حضرت مولانا رشید احمد صاحب (مولانا محمد یعقوب صاحب و مولانا محمد قاسم صاحب موجود تھے..... فرمایا بھائی ایک مسئلے میں تردد ہے میں نے سنا تھا کہ سب صاحبزادے جمع ہیں اس لئے مسئلہ پوچھنے آیا ہوں..... وہ مسئلہ یہ ہے کہ چلتی ریل میں نماز پڑھنے میں علماء اختلاف کرتے ہیں کہ جائز ہے یا نہیں بس تم لوگ آپس میں گفتگو کر کے ایک منقح بات بتلا دو کہ جائز ہے یا نہیں؟ میں دلائل نہیں سنوں گا..... چنانچہ سب حضرات نے آپس میں گفتگو کی مولانا نے ادھر التفات بھی نہیں فرمایا..... گفتگو کر کے ان حضرات نے عرض کیا کہ حضرت طے ہو گیا جائز ہے..... فرمایا اچھا تو پھر میں جاتا ہوں عجب شان کے لوگ تھے..... (حسن العزیز)

شیخ کی نصیحت

اللہ تعالیٰ کی بخششوں نے ایک گنہگار کے راستے میں توفیق کا چراغ رکھ دیا.....وہ اہل تحقیق (اولیاء) کے حلقے میں آ گیا.....فقیروں کی برکت اوران کے سچے اقوال کی وجہ سے اس کی بری عادتیں اچھے حصائل سے بدل گئیں.....حرص اور خواہشات کو چھوڑ دیا لیکن برا بھلا کہنے والوں کی زبان اس کے حق میں ویسی ہی دراز تھی کہ وہ پہلے ہی طریقے پر ہے اوراس کے زہداور نیکی کرتے تھے.....

عذراور توبہ کر کے خدا کے عذاب سے نجات پا سکتے ہیں
لیکن لوگوں کی زبان سے نہیں چھوٹ سکتے

لوگوں کی زبانوں کے ظلم سہنے کی طاقت نہ رہی.....پیر طریقت کے پاس اس نے شکایت کی اور کہا: میں لوگوں کی زبانوں سے رنجیدہ ہوں.....پیر نے اس کو جواب دیا کہ تو اس نعمت کا شکر کیسے ادا کر سکتا ہے کہ تو اس حالت سے بہتر ہے جیسا کہ لوگ تجھے خیال کرتے ہیں.....لیکن مجھے کہ ''لوگوں کا اچھا خیال میرے حق میں یہ ہے کہ میں کامل ہوں اور حالانکہ میں بالکل ناقص ہوں'' رنج کرنا اور غم کھانا ضروری ہے.....(گلستان سعدی)

سید احمد شہید رحمہ اللہ کا اخلاص

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولانا (اسماعیل شہیدؒ) نے اپنی تاریخ اعتقاد بھی بیان کی ہے کہ میں اس وجہ معتقد ہوا ہوں کہ ایک روز بارش ہو رہی تھی.....میں نماز کے لئے مسجد میں آیا' دیکھا تو جماعت تیار ہے اور ایک جگہ سے مسجد ٹپک رہی ہے اور وہاں کیچڑ ہو رہی ہے اس جگہ پر کوئی کھڑا نہیں ہوتا' اس وجہ سے جماعت میں فصل ہو رہا ہے سید صاحب صف میں سے نکل کر اس جگہ نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ کھڑے ہو گئے اس حالت کو دیکھتے ہی مجھے سید صاحب کے ساتھ اعتقاد پیدا ہو گیا اور یہ خیال ہوا کہ یہ بدوں اخلاص تام کے نہیں ہو سکتا.....

اس پر حضرت والا (سیدی مولائی مرشدی محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں یہ معمولی بات نہیں ہے ہاں اب سن کر اگر کوئی ایسا کرے تو وہ دوسری بات ہے مگر وہ حال اور یکسوئی جو مخلصین میں ہوتی ہے کہاں سے آوے گی.....(ص ۴۸ نمبر ۱۰۷ مزید المجید)

چار سو سال تک مسلسل تلاوت قرآن

10 ویں ہجری میں جب سلطان سلیم کو خلافت ملی تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب تبرکات کو مصر سے استنبول لے آئے اور یہ اہتمام کیا کہ ''توپ کاپے سرائے'' میں ان کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک مستقل کمرہ تعمیر کیا اور اس کمرے میں خود اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے تھے.... اسکے علاوہ اس کمرے میں انہوں نے حفاظ قرآن کو مقرر کیا کہ وہ چوبیس گھنٹے یہاں تلاوت کرتے رہیں.... حفاظ کی ڈیوٹیاں مقرر تھیں اور ایک جماعت کا وقت ختم ہونے سے پہلے دوسری جماعت آ کر تلاوت شروع کر دیتی تھی.... اس طرح یہ سلسلہ بعد کے خلفاء نے بھی جاری رکھا.... اس طرح دنیا میں شاید یہ واحد جگہ ہے جہاں چار سو سال تک مسلسل تلاوت قرآن ہوتی رہی ہے اور اس دوران ایک لمحے کیلئے بھی بند نہیں ہوئی.... خلافت کے خاتمے کے بعد یہ مبارک سلسلہ بھی موقوف ہو گیا.... (جہاں دیدہ)

اخلاص کی قوت و برکت

حضرت علامہ انور شاہ صاحب قدس سرہ سے حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی (ثم المدنی) رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ عرض کیا کہ: ''اگر جامع ترمذی وغیرہ پر کوئی شرح تالیف فرما دیتے تو پس ماندگان کے لئے سرمایہ ہوگا....''

حضرت علامہ انور شاہ صاحب قدس سرہ نے غصہ میں آ کر فرمایا کہ: ''زندگی بھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھا کر پیٹ پالا کیا آپ چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد میری حدیث کی خدمت بکتی رہے....''

ف:.... حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ نے دارالعلوم دیوبند میں گیارہ بارہ سال تک کوئی تنخواہ نہیں لی.... آپ کو ڈھا کہ یونیورسٹی اور مدرسہ عالیہ کلکتہ سے بار بار طلب کیا گیا، بڑی بڑی تنخواہیں پیش کی گئیں.... لیکن آپ نے کبھی بڑی تنخواہوں کو ترجیح نہیں دی اور ہمیشہ دیوبند اور ڈابھیل کے خشک خطوں ہی کو پسند فرمایا.... نور اللہ ضریحہ وطاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ.... (حیات انور ص ۱۸۳)

اخلاص کا مظاہرہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ نے ایک مرتبہ مراد آباد میں وعظ بیان فرمایا... جب وعظ ختم ہو چکا اور لوگ چل دیئے تو حضرت مولانا بھی تشریف لے چلے دروازے پر ایک بوڑھے شخص ملے انہوں نے پوچھا کہ کیا وعظ ختم ہو چکا لوگوں نے کہا کہ ہاں ختم ہو چکا ان بوڑھے نے بہت افسوس وعظ سے محروم رہنے کا کیا اور کہا..... انا للہ و انا الیہ راجعون.. حضرت مولانا نے فرمایا کہ نہیں تم افسوس نہ کرو میں تمہیں بھی وعظ سنا دوں گا اور لوگوں سے فرمایا کہ آپ لوگ جایئے اور ان بوڑھے شخص کو مسجد میں لے جا کر کل وعظ شروع سے اخیر تک جو پہلے بیان ہو چکا تھا پھر سنا دیا.... پھر حضرت والا مرشدی شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دیکھئے کس قدر للہیت تھی کہ ایک شخص کی خاطر سارا وعظ پھر سے کہا..... (ص ۹م نمبر ۴۶ جلد مذکور)

حضرات انصار رضی اللہ عنہم کی صفات

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس بیماری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اس میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنی قوم (انصار) کو میرا اسلام کہنا کیونکہ وہ لوگ بڑے عفیف اور صابر ہیں..... (اخرجہ ابونعیم کما فی الکنز ۵.....۱۳۶)

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زندگی کا آخری وقت تھا..... آپ نے فرمایا اے اپنی قوم کے سردار! اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین جزا عطا فرمائے ..... تم نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسے تم نے پورا کر دیا اور اللہ نے تم سے جو وعدہ کیا ہے اللہ اسے ضرور پورا فرمائیں گے..... (اخرجہ ابن سعد ۳.....۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت انصار کے دو گھروں کے درمیان رہے یا اپنے ماں باپ کے درمیان رہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے..... اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا..... (یعنی انصار بڑے با اخلاق ہیں اجنبی عورت کے ساتھ ماں باپ جیسا معاملہ کرتے ہیں)..... (اخرجہ الامام احمد)

قطبی پڑھ کر ایصال ثواب

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص اپنے کسی عزیز کے ایصال ثواب کرانے کے لئے آئے.... حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اس وقت "قطبی" (منطق کی درسی کتاب) کا سبق پڑھا رہے تھے.... فرمایا کہ "ہم یہ قطبی کا سبق پڑھ کر تمہارے عزیز کے لئے ایصال ثواب کر دیں گے...." انہوں نے تعجب سے پوچھا کہ "حضرت! قطبی پڑھ کر ایصال ثواب؟ ایصال ثواب تو قرآن کریم یا بخاری شریف وغیرہ پڑھ کر ہوتا ہے...." حضرت نے جواب میں فرمایا کہ "ہمارے نزدیک قطبی میں اور بخاری میں کوئی فرق نہیں.... اس لئے کہ بخاری شریف پڑھنے سے جو مقصود ہے.... قطبی پڑھنے سے بھی وہی مقصود ہے.... (یعنی اللہ کی رضا) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ جو ثواب بخاری شریف پڑھنے سے ملتا ہے.... وہی ثواب قطبی پر بھی عطا فرمائیں گے.... اگر نیت درست ہو...." (انمول موتی جلد ۶)

علم دین کی ضرورت

مظفر نگر کا واقعہ ہے...... کہ ظہر کی چار سنتوں کو ایک بڑے میاں ۵۰ برس تک اس طرح پڑھتے رہے...... جس طرح فرض پڑھتے ہیں...... یعنی ۲ بھری اور ۲ خالی...... ایک دن وعظ میں کسی عالم سے سنا کہ...... ۴ رکعت کی سنت میں ہر رکعت بھری...... یعنی سورۃ کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں...... تو انہوں نے عرض کیا کہ میں نے تو ۲ خالی اور ۲ بھری ۵۰ برس سے ادا کی ہے...... مولانا نے فرمایا یہ سنت ادا نہیں ہوئی...... بڑے میاں سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگے کہ...... ہائے ۵۰ برس کی سنتیں رائیگاں گئیں...... علم صحیح نہ ہونے سے یہی مصیبت ہوتی ہے...... کہ محنت بھی کرے...... اور اجر سے بھی محروم رہے...... علم صحیح کا حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے...... اس کا اندازہ اس حکایت سے بخوبی ہو جائے گا...... قیامت کے دن جہل عذر نہ ہوگا...... علم کا حاصل کرنا بھی تو فرض ہے...... (مجالس ابرار)

معاشرتی آداب

حضرت عکرمہ سے منقول ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ اپنے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپ دیتے تھے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنی پلکوں پر رکھ دیتے تھے..... (دل کی باتیں)

مرزائیت سے توبہ کا واقعہ

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمہ اللہ پہلے پکے قادیانی تھے... بعد میں مسلمان ہوگئے
باران سے کسی نے پوچھا آپ مرزائیت سے کیسے تائب ہوئے؟" انہوں نے جواب دیا...
ایک بار میں نے خواب دیکھا کہ ایک جگہ لوگ قطار میں کھڑے ہور ہے ہیں... میں
نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟... مجھے بتایا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
ہوئے ہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے بندوبست ہورہا ہے... یہ سن کر میں بھی
قطار میں لگ گیا... لوگ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے... اور ہر آدمی کے سر کے اوپر
ایک بلب روشن تھا... میں نے اپنا سر اوپر کر کے دیکھا تو میرے سر کے اوپر بلب تو ہے
... مگر بجھا ہوا ہے... میں بہت افسردہ اور شرمندہ ہوا کہ سب کے سروں پر بلب روشن ہیں
... میں ہی بدقسمت ہوں کہ میرا بلب بجھا ہوا ہے... اسی ندامت کے ساتھ میں آگے بڑھتا
جارہا تھا... آخر میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچ گیا مگر بہت شرمندہ تھا...
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.. اوپر دیکھو... میں نے دیکھا تو میرا بلب بھی روشن تھا... آنکھ
کھلی تو یقین ہوگیا کہ اب تک میرے ایمان کا بلب بجھا ہوا تھا... اب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ
والتفات سے روشن ہوگیا.. لہٰذا مرزائیت سے توبہ کر کے ازسرنو مسلمان ہوا... (عجیب وغریب واقعات)

بدکاری اور بے حیائی کا نام ثقافت اور فنون لطیفہ

"عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک
اشعری (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا..... بخدا انہوں نے غلط بیانی نہیں کی..... کہ انہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی
ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے) حلال کرلیں گے اور
کچھ لوگ ایک پہاڑ کے قریب اقامت کریں گے، وہاں ان کے مویشی چر کر آیا کریں گے،
ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر آئے گا وہ (ازراہ حقارت) کہیں گے، کل
آنا، پس اللہ تعالیٰ ان پر راتوں رات عذاب نازل کرے گا اور پہاڑ کو ان پر گرا دے گا اور
دوسرے لوگوں کو (جو حرام چیزوں میں خوشنما تاویلیں کریں گے) قیامت تک کے لئے بندر
اور خنزیر بنا دے گا"..... (معاذ اللہ) (صحیح بخاری ص ۸۳۷ ج ۲)

مرد قلندر کا ایک جملہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولانا اسماعیل صاحبؒ کے وعظ میں ایک ہیجڑا آ گیا اس سے مولانا نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو بس اس پر ایک حالت طاری ہوگئی اور انگوٹھی چھلے جو پہن رکھے تھے سب اتار کر پھینک دیئے اور سرخ ہاتھ جن میں مہندی لگی ہوئی تھی پتھر پر رگڑنے شروع کئے..... تا کہ سرخی چھوٹ جاوے یہاں تک کہ خون نکل آیا لوگوں نے منع بھی کیا مگر اس نے کہا کہ یہ رنگ گناہ ہے اس کو چھٹانا چاہئے..... (ص ۱۵۰ ام نمبر ۴۸۵ جلد مذکور)

موت کے وقت ڈاڑھی سیاہ ہونے کا عجیب واقعہ

غلام محمد صاحب نے صدق جدید لکھنو مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء کے حوالہ سے لکھا ہے: مکارم احسن (مولانا کے چھوٹے بھائی) کا بیان ہے کہ مرض الموت میں اکثر یہ فرماتے تھے کہ جنت میں کوئی بوڑھا نہ جائے گا..... ہر شخص جوان ہو کر جائے گا..... چنانچہ جیسے وہ اپنے وقت موعود قریب ہوتے جا رہے تھے..... ان میں جوش و مسرت بڑھتا جا رہا تھا..... یہاں تک کہ جس رات سفر آخرت طے تھا اس میں تو فرط انبساط سے بے قابو ہوتے جا رہے تھے..... اور اسی عالم فرحت میں بظاہر سو بھی گئے..... جب صبح ان کی روح پرواز کر چکی تھی..... تو چہرہ پر گوشت تر و تازہ تھا..... سفید داڑھی بالکل سیاہ تھی..... اور لاغر و نزار جسم بالکل گداز تھا..... اس منظر کو مکارم احسن صاحب ہی نے نہیں دیکھا بلکہ ہر شریک جنازہ نے حیرت کی آنکھ سے دیکھا اور اس میں لذت روحانی محسوس کی..... مولانا کے جنتی ہونے کی اس سے زیادہ واضح نشانی اور کیا ہو سکتی ہے (حیات مولانا گیلانیؒ)

برداشت کا مثالی واقعہ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور (بھوک کی وجہ سے ہم لوگوں نے اپنے پیٹ پر ایک ایک پتھر باندھ رکھا تھا چنانچہ) ہم نے کپڑا اٹھا کر اپنا اپنا پیٹ دکھایا تو ہر ایک کے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا تھا..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ مبارک سے کپڑا اٹھایا تو آپ کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے..... (ترمذی)

متانت اور نرمی

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولانا شہیدؒ بہت تیز مشہور ہیں لیکن اپنے نفس کے لئے کسی پر تیزی نہ فرماتے تھے..... ایک شخص نے مجمع عام میں مولانا سے پوچھا کہ مولانا میں نے سنا ہے کہ آپ حرام زادے ہیں..... بہت متانت اور نرمی سے فرمایا کہ کسی نے تم سے غلط کہا ہے..... شریعت کا قاعدہ ہے الولد للفراش سو میرے والدین کے نکاح کے گواہ اب تک موجود ہیں ایسی باتوں کا یقین نہیں کیا کرتے..... وہ شخص پاؤں پر گر پڑا اور کہا کہ مولانا! میں نے امتحاناً ایسا کیا تھا..... مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کی سب تیزی اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے..... اہل اللہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ان کی ذات کو جس قدر کوئی کہے وہ اپنے کو اس سے بدتر جانتے ہیں..... (ص ۱۱۹ امثال عبرت حصہ دوم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت

ابو جعفر کہتے ہیں کہ اگرچہ انتقال کے وقت تک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ درہم تک پہنچ گئی تھی لیکن شہادت کے دن آپ پر ستر ہزار درہم قرض تھے..... میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آخر اتنا زیادہ قرض آپ پر کیسے ہو گیا، تو جواب ملا کہ بات یہ تھی کہ آپ کے وہ دوست احباب اور رشتہ دار جن کا مال غنیمت میں باقاعدہ حصہ مقرر نہیں تھا آپ کے پاس آ کر سوال کرتے تو آپ انہیں مرحمت فرماتے جاتے تھے.....

آپ کی وفات کے بعد حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی جائیداد وغیرہ بیچ کر قرض ادا کیا اور ہر سال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے سو غلام آزاد فرمایا کرتے تھے.....

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس سنت کو زندہ رکھے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے..... پھر بعد میں یہ سنت جاری نہ رہ سکی..... (مکارم الاخلاق)

ہنسی کے وقت دعا

حضرت خالد بن دینار سے مروی ہے کہ:

''حضرت ابو جعفر جب ہنستے تو فرماتے: اے اللہ! مجھ سے ناراض نہ ہونا'' (دل کی باتیں)

ایک بادشاہ کی موت کا واقعہ

حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک غار میں دیکھا کہ ایک عظیم الخلقۃ آدمی چت لیٹا ہوا پڑا ہے اور اس کے پاس ایک پتھر رکھا ہے جس پر لکھا ہوا ہے ''میں دوسم بادشاہ ہوں، میں نے ایک ہزار سال حکومت کی، ایک ہزار شہر فتح کیے، ایک ہزار لشکروں کو شکست دی اور ایک ہزار کنواری عورتوں کے ساتھ شبِ زفاف کا لطف اٹھایا، آخر میرا انجام یہ ہوا کہ مٹی میرا بچھونا اور پتھر میرا تکیہ ہے پس جو بھی مجھے دیکھے تو وہ دنیا کے دھوکہ میں مبتلا نہ ہو جیسے دنیا نے مجھے دھوکہ دیا....''

جب اسکندر مرا تو ارسطاطالیس نے کہا ''اے بادشاہ تیری موت نے ہمیں سرگرمِ عمل کر دیا....'' ایک اور دانا نے جب اسکندر کی موت دیکھی تو کہا ''بادشاہ آج اس حالت میں اپنی پوری زندگی کے خطابات سے زیادہ مؤثر خطاب کر رہا ہے اور بادشاہ کا آج کا وعظ اس کی پوری زندگی کے واعظوں سے زیادہ سبق آموز ہے....''

قیصر اور اسکندر چل بسے — زال اور سہراب و رستم چل بسے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے — کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

(عجیب وغریب واقعات)

ایک واعظ کی عجیب دلیری

ایک واعظ کی مجلس میں امام احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ شریک تھے.....واعظ نے بہت سی احادیث غلط سلط امام احمد بن حنبل کے حوالہ سے بیان کیں.....یہ دونوں بزرگ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنستے رہے کہ کیا کہہ رہا ہے.....جب وعظ ختم ہوا تو امام احمد بن حنبلؒ آگے بڑھے اور واعظ سے پوچھا کہ آپ احمد بن حنبل کو جانتے ہیں؟ تو کہا ہاں جانتا ہوں پھر فرمایا کہ مجھے بھی جانتے ہو؟ کہا نہیں امام صاحبؒ نے فرمایا کہ میں ہی تو احمد بن حنبل ہوں واعظ نے بڑی دلیری سے کہا کہ خوب کہا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ احمد بن حنبل ایک آپ ہی ہیں.....معلوم نہیں کتنے آپ جیسے احمد بن حنبل دنیا میں موجود ہیں.....(برداشت کے حیرت انگیز واقعات)

شیخ کی خدمت اور ادب واحترام

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ حضرت مولانا شہید صاحب رحمہ اللہ کی یہ حالت تھی کہ حضرت سید صاحب رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کرنے کو اور ایک مجلس میں بیٹھنے کو خلاف ادب سمجھتے تھے حضرت سید صاحب کی جوتیاں لئے ہوئے موخر مجلس میں بیٹھے رہتے تھے اگر کبھی بیٹھے بیٹھے کسل ہو جاتا تو وہیں جوتیاں سر کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے تھے جس وقت حضرت سید صاحب کی پالکی چلا کرتی تھی تو حضرت مولانا شہید صاحبؒ پالکی کے ساتھ ساتھ دوڑا کرتے تھے اور اس کو اپنے لئے فخر سمجھتے تھے..... چاندنی چوک میں پالکی جارہی ہے اور آپ ساتھ ساتھ دوڑ رہے ہیں..... حالانکہ دہلی میں اس خاندان کے ہزاروں سلامی تھے مگر ذرہ برابر حضرت شاہ صاحبؒ اس کی پرواہ نہ کرتے تھے کیا یہ حضرات خشک تھے ان کو خشک کہا جاتا ہے اصلاح یوں ہی ہوتی ہے آج ذرا ذرا بات پر ناگواری ہوتی ہے غرض ہر شخص کو اپنی اصلاح کی فکر میں لگا رہنا چاہئے..... مرتے دم تک یہی حالت رہے عارف رومی فرماتے ہیں.....

اندریں رہ می تراش و می خراش   تا دمے آخر دمے فارغ مباش

تا دم آخر دمے آخر بود   کہ عنایت باتو صاحب سربود

(الافاضات الیومیہ نمبر ۱۲۳م ۱۶۳)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی اہم نصیحت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو خط میں یہ نصائح لکھیں کہ: میں تجھے تقویٰ کی تاکید کرتا ہوں جس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا، اور اہل تقویٰ کے سوا کسی پر رحم نہیں کیا جاتا، اور اس کے بغیر کسی چیز پر ثواب نہیں ملتا، اس بات کا وعظ کہنے والے تو بہت ہیں مگر عمل کرنیوالے بہت کم ہیں.....اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ تقویٰ کے ساتھ کوئی چھوٹا سا عمل بھی چھوٹا نہیں ہے اور جو عمل مقبول ہو جائے وہ چھوٹا کیسے کہا جا سکتا ہے.....(ابن کثیر، معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۱۴)

نعمتوں کا مشاہدہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے حضرت مرزا مظہر جانجاناں رحمہ اللہ اپنے شیخ کی پالکی کے ساتھ دوڑے ہوئے جا رہے تھے..... راستے میں مسجد میں چند قلندر مکاری گردن جھکائے بیٹھے تھے ان میں ایک پیر بھی تھے..... شیخ نے انہیں اس حالت میں مبتلا دیکھ کر فرمایا مرزا اگر شیاطین نہ دیکھے ہوں تو دیکھ لو..... پالکی چلی گئی یہ ٹھہر گئے تھوڑی دیر کے بعد یہ بھی پہنچے پوچھا مرزا کہاں رہ گئے تھے عرض کیا حضور جس وقت چلے گئے تو میں نے سوچا کہ سب کے سب خاص بزرگوں کی وضع میں ہیں اور ان پر حضور کی نظر بھی پڑی ہے گو نظر عتاب ہی سہی، تو جنہوں نے بزرگوں کی شکل بنائی ہے ان پر حضور کی نظر بھی پڑی ہے وہ محروم رہیں؟ میں ان کے قلوب میں القاء نسبت کرنے کے لئے ٹھہر گیا تھا..... سب کے سب صاحب نسبت ہو گئے اور آ کر شیخ سے بیعت ہوئے..... (وعظ روح البیع والشیخ ص ۲۷)

حلم کا نادر الوقوع واقعہ

حضرت شیخ الآفاق مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی قدس سرہ کی خدمت میں ایک شخص آیا کہ میری سفارش نوکری کیلئے فلاں شخص سے کر دیجئے وہ شخص جس سے سفارش چاہی گئی تھی آپ کا مخالف تھا مگر باوجود اس امر کے آپ نے اپنی خوش خلقی سے رقعہ لکھ دیا یا اس شخص نے حامل رقعہ سے اس رقعہ کی بتی بنا کر کہا کہ شاہ صاحب سے کہہ دینا کہ اس کو اپنے اس مقام میں رکھ لو استغفر اللہ، اس بھلے آدمی نے ویسے ہی آ کر روایت نقل کر دی فرمانے لگے:..... ''کہ اگر تیرا مقصود اس طریق سے حاصل ہو جاتا یا اب بھی ہو جائے تو خدا کی قسم مجھے اس سے بھی عذر نہیں'' اس سائل نے اس مخالف سے یہ حکایت جا کر نقل کی وہ متاثر اور متضرع ہوا اور آ کر عقیدت ظاہر کی خطا معاف کرائی اور بیعت ہوا..... (ماہنامہ الامداد)

آگ کے کنگن

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:
جو پسند کرے کہ اپنے بیٹے کو آگ کے کنگن پہنائے وہ اسے سونے کے کنگن پہنائے، لیکن چاندی سے تو جو چاہے کرو..... (دل کی باتیں)

اللہ والوں کی وفاداری

ایک فقیر کو ایک ضرورت پیش آئی..... دوست کے گھر سے ایک کمبل چرالی اور خرچ کر لیا..... حاکم نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ ڈال..... کمبل کے مالک نے سفارش کی کہ میں نے اس کو معاف کر دیا (حاکم نے) کہا: تیری سفارش سے میں شرعی حد نہیں چھوڑ سکتا..... کہا: جو کچھ کہ آپ نے فرمایا درست ہے لیکن جو شخص کہ وقف کے مال سے چرالیتا ہے اس کا ہاتھ کاٹنا ضروری نہیں ہے کیونکہ فقیر مالک نہیں ہوتا..... جو کچھ کہ فقیروں کا ہے وہ محتاجوں کے لئے وقف ہے..... حاکم نے اس سے ہاتھ اٹھالیا اور ملامت کرنے لگا کہ کیا دنیا تیرے لئے تنگ ہوگئی تھی کہ تو نے چوری نہیں کی مگر ایسے دوست کے گھر میں اس نے کہا: اے مالک! کیا آپ نے نہیں سنا کہ عقلمندوں نے کہا ہے کہ دوستوں کے گھر میں جھاڑو پھیر دے اور دشمنوں کا دروازہ نہ کھٹکھٹا..... (گلستان سعدی)

حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کو دعوت

حضرت یزید بن رومانؒ کہتے ہیں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم دونوں حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے چلے اور دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں پر اسلام کو پیش فرمایا اور قرآن پڑھ کر سنایا اور دونوں کو اسلام کے حقوق بتائے اور ان دونوں سے اللہ کی طرف سے اکرام اور اعزاز ملنے کا وعدہ فرمایا..... چنانچہ وہ دونوں ایمان لے آئے اور دونوں نے تصدیق کی..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ابھی ملک شام سے چلا آرہا ہوں (اس سفر میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا کہ) ہم لوگ معان اور زرقاء کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے اور ہماری حالت سونے والوں جیسی تھی کہ اچانک کسی پکارنے والے نے بلند آواز سے پکار کر کہا اے سونے والو! اٹھو کیونکہ مکہ میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو گیا ہے..... چنانچہ ہم مکہ میں آئے تو آتے ہی آپ کی خبر ہم نے سنی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شروع زمانہ میں ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے..... (اخرجہ ابن سعد ۳/۵۵)

دعا کی برکت وکرامت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک کرامت حضرت شیخ الشیوخ قطب العالم میاں جی نور محمد صاحب قدس اللہ سرہ کی مشہور ہے کہ آپ کے یہاں کوئی تقریب تھی حضرت پیرانی صاحبہ آنکھوں سے بالکل معذور تھیں..... عورتوں کا ہجوم ہوا' ان کی مدارت میں مشغول ہوئیں مگر بینائی نہ ہونے سے سخت پریشان تھیں..... حضرت رحمہ اللہ سے بطور ناز کہنے لگیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ولی ہیں کیا جانیں..... ہماری آنکھیں جب درست ہو جائیں تب ہم جانیں..... حضرت رحمہ اللہ باہر چلے گئے دعا فرمائی ہوگی..... اتفاقاً حضرت پیرانی صاحبہ بیت الخلاء تشریف لے گئیں راستے میں دیوار سے ٹکر لگی وہاں غشی ہوگئی اور گر پڑیں..... تمام جسم پسینے پسینے ہو گیا..... آنکھوں سے بھی بہت پسینہ نکلا..... ہوش آیا تو خدا کی قدرت سے دونوں آنکھیں کھل گئیں اور نظر آنے لگا..... حضرت میاں جی صاحب کی دعا کا یہ اثر ہوا..... یہ کرامت تھی میاں جی صاحب کی..... ص ۱۳۲ امثال عبرت حصہ دوم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے کپڑے پہنے تو میں گھر میں چلتی ہوئی اپنے دامن کو دیکھ رہی تھی اور میں اپنے کپڑوں کو اور دامن کو بار بار دیکھتی تھی کہ اتنے میں میرے والد گرامی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تمہیں نہیں دیکھ رہا.....

حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنی ایک نئی قمیص پہنی تو میں اسے دیکھنے لگی اور اس سے خوش ہونے لگی اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا دیکھ رہی ہو؟ بے شک اللہ تعالیٰ تیری طرف نہیں دیکھ رہے' میں نے عرض کیا کس وجہ سے؟ فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں جب بندہ میں دنیا کی زینت پر بڑائی آجائے تو اس کا رب اس سے ناراض ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس زینت کو چھوڑ دے' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' میں نے وہ قمیص اتار کر اس کا صدقہ کر دیا' پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا امید ہے تیرا یہ عمل اس کا کفارہ کر دے گا..... (۳۱۴ روشن ستارے)

مرزا مظہر شہید رحمہ اللہ کی ظرافت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مرزا مظہر جانجاناں کی حکایت ہے کہ انہو ں نے ایک مرید سے کہا: کہ اپنے بچوں کو دکھاؤ ہم دیکھنا چاہتے ہیں وہ مرید پہلو تہی کرتے تھے اس وجہ سے کہ بچے شوخ ہوتے ہیں اور مرزا صاحب نازک مزاج تھے آخر کار حضرت کے چند بار تقاضے پر ایک دن نہلا دھلا کر اور کپڑے پہنا کر خوب ادب سکھایا ادھر ادھر مت دیکھنا پست آواز سے بولنا دہلی کے بچے تو ویسے ہی ہوشیار ہوتے ہیں اور پھر ان کو سکھلایا گیا اس لئے وہ خوب ٹھیک ہو گئے تب وہ ان کو لے کر مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے..... مرزا صاحب نے ان بچوں کو چھیڑنا شروع کیا مگر وہ تو بندھے ہوئے تھے اس لئے ان پر کچھ اثر نہ ہوا اور بڑوں کی طرح تمیز سلیقہ سے بیٹھے رہے..... تب مرزا صاحب نے فرمایا کہ بچوں کو نہیں لائے جواب دیا کہ حضرت لایا تو ہوں..... فرمایا کہ یہ بچے ہیں یہ تو تمہارے بھی باوا ہیں..... بچے تو وہ ہوتے ہیں کوئی ہمارا عمامہ اتارتا کوئی کچھ کرتا پھر ہمارے حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ مرزا صاحب بہت نازک مزاج تھے مگر بچوں سے کچھ تکلیف نہ ہوتی تھی ناگواری تو جاننے والے کی ہوتی ہے نہ کہ بچوں کی جو کچھ نہیں جانتے..... (جلد مذکور ص ۱۴۰ م ۴۶۰)

ایک پہلوان کی اصلاح

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلویؒ نے دیکھا کہ ایک پہلوان مسجد میں آیا اور غسل کرنا چاہتا تھا مؤذن نے اس کو ڈانٹا اور کہا کہ:..... ”نہ نماز کے نہ روزے کے مسجد میں نہانے کے لئے آجاتے ہیں“

مولانا کاندھلویؒ نے مؤذن کو روکا اور خود اس کے نہانے کے لئے پانی بھرنے لگے اور اس سے فرمایا:..... ”ماشاء اللہ تم تو بڑے پہلوان معلوم ہوتے ہو..... ویسے تو بہت زور کرتے ہو ذرا نفس کے معاملہ میں بھی تو زور کیا کرو..... نفس کو دبایا کرو اور ہمت کر کے نماز پڑھا کرو پہلوانی تو یہ ہے“ اتنا سننا تھا کہ وہ شخص شرم سے پانی پانی ہو گیا اور اس نے نرم گفتگو کا اس پر اتنا اثر ہوا کہ وہ اسی وقت سے نماز کا پابند ہو گیا.....

فائدہ: بعض افراد پر نرمی کا اثر زیادہ ہوتا ہے اور سختی سے وہ دین سے بیزار ہو جاتے ہیں اس لئے لوگوں کے مزاج کو پیش نظر رکھ کر بات کرنی چاہئے..... (حکایات اسلاف)

ضرورت کی اہمیت

میں نے ایک صحرائی عرب کو شہر بصرہ کے جوہریوں کے بازار میں دیکھا وہ بیان کر رہا تھا کہ میں ایک وقت جنگل میں راستہ بھول گیا تھا اور توشہ جو اندازے کے موافق تھا (اب) میرے پاس کچھ نہ رہا..... مرنے کا یقین کرلیا..... یکا یک میں نے موتیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی پائی..... میں کبھی اس خوشی اور مسرت کو نہ بھولوں گا کیونکہ میں سمجھا کہ اس میں بھنے ہوئے گیہوں ہیں اور پھر اس رنج اور مایوسی کو (نہ بھولوں گا) جب میں نے کھول کر دیکھا کہ موتی ہیں..... (گلستان سعدی)

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رحمہ اللہ کی جرأت

۱۹۴۷ء کے ہنگاموں کے دوران حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہارویؒ دہلی شہر کا گشت لگا رہے تھے.... اچانک دیکھا کہ کچھ نہتے مسلمان کسی مومن کی نماز جنازہ کی تیاریاں شروع کر رہے ہیں.... جنازہ سامنے رکھا ہوا ہے.... مولانا تیزی سے اس مقام پر پہنچے تو صف بندی ہو چکی تھی.... مولانا کی نظر اچانک سامنے پڑی تو دیکھا کہ چند فوجی اسلحہ سے لیس چلے آ رہے ہیں.... مسلمانوں کو صف باندھے دیکھ کر فوجیوں نے گولی چلانے کا ارادہ کرلیا اور بندوقیں سیدھی کرلیں.... اگر چند لمحے اسی طرح بیت جاتے تو ان میں سے کوئی نہ بچتا.... مولانا اس منظر کو دیکھ کر موٹر سے کودے اور آناً فاناً ان درندہ صفت فوجیوں کے سامنے جا دھمکے اور گرج کر پوچھا....

''ان نہتے مسلمانوں پر گولی چلانے کا تمہیں کس نے اختیار دیا ہے....''

فوجی مولانا کی اس بے باکی اور غیر معمولی جرأت پر حیران رہ گئے.... ان میں سے کسی نے کہا کہ: ''یہ سب مسلمان مل کر ہم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں''....

مولانا حفظ الرحمٰن صاحبؒ نے فرمایا.... ''کیا یہ نہتے مسلمان جن کے سامنے ایک بھائی کا جنازہ رکھا ہے تم پر حملہ کر سکتے ہیں؟ اگر تم چاہتے ہو کہ مسلمانوں کے خون سے اس طرح ہولی کھیلو تو یہ حفظ الرحمٰن کی زندگی تک ممکن نہیں میں ہرگز یہ نہیں ہونے دوں گا....'' (بیس بڑے مسلمان ص ۹۲۴)

قرآن اور نماز سے محبت وشغف

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب بہت بھولے تھے..... ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ جب ہم جنت میں جاویں اور حوریں ہمارے پاس آویں گی تو ہم تو صاف کہہ دیں گے بی اگر قرآن پڑھو تو بیٹھ جاؤ ورنہ جاؤ پھر شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو نماز میں مزہ ہے وہ نہ کوثر میں ہے نہ اور کسی چیز میں ہے جب نماز میں سجدہ کرتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میاں نے پیار کرلیا..... (ص ۹۴ نمبر ۱۰۳ حسن العزیز جلد دوم)

ایک واقعہ کی مثال سے وضاحت

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ قصہ فرماتے تھے کہ کسی نے مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوریؒ کی خدمت میں اعتراضاً عرض کیا کہ مولانا اسماعیل صاحب شہیدؒ نے ایک بات تو ایسی لکھی ہے کہ اس کی وجہ سے ان پر کفر عائد ہوئے بغیر چارہ ہی نہیں اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک جگہ لکھا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے سینکڑوں بناڈالے میں ڈالے کا لفظ ایسا ہے جو تحقیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صاف دلالت کر رہا ہے' مولانا نے جواب دیا کہ بناڈالے میں لفظ ڈالے سے فعل کی تحقیر مقصود ہے نہ کہ مفعول کی مگر انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ آپ تاویلیں کرتے ہیں اس سے دو یا تین دن بعد ہی وہ صاحب معترض پھر حضرت مولانا کی خدمت میں آئے اور کہا کہ آپ نے بہت سی حدیث وتفسیر کی کتابیں چھپوائی ہیں کیونکہ آپ کے یہاں مطبع موجود ہے کاتب موجود ہیں..... سب سامان کاغذ وغیرہ موجود ہے لہٰذا تفسیر بیضاوی بھی چھپواڈالئے..... اس پر مولانا نے فرمایا کہ یہ وہی ڈالنا ہے جس پر اس روز شہیدؒ کی تکفیر ہوتی تھی..... اب آپ نے تفسیر بیضاوی کی تحقیر کی کہ چھپواڈالئے اور قرآن شریف تفسیر کا جز ہے اور کل کی تحقیر سے جز کی تحقیر لازم آتی ہے لہٰذا آپ نے قرآن کی تحقیر کی..... اب ان صاحب کی آنکھیں کھلیں اور اس جواب کی حقیقت سمجھے..... (قصص الاکابر)

کمال احتیاط

حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ کے پاس اگر کوئی کھوٹا درہم آجاتا تو آپ اسے توڑ کر پھینک دیتے تاکہ اس سے کسی مسلمان کو دھوکہ نہ دیا جاسکے..... (دل کی باتیں)

عبیداللہ بن زیاد کا عجیب وغریب حشر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کے اہل بیت کے قاتلوں کے سردار عبیداللہ بن زیاد کا حشر اس زمانہ کے لوگوں نے دیکھ لیا کہ ابراہیم بن اشتر نے اس کے اوراس کے ساتھیوں کے سروں کو کاٹ کر ایک مسجد کے صحن میں مولی، گاجر کی طرح ڈھیر لگادیا.... ترمذی شریف کے اندر حضرت عمارہ بن عمیر سے ایک روایت مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب عبیداللہ بن زیاد اوراس کے ساتھیوں کے سروں کو مسجد کے صحن میں کاٹ کر ڈھیر لگادیا گیا تو اس منظر کو دیکھنے کے لیے لوگوں کی ایک بھیڑ لگی ہوئی تھی تو میں بھی گیا جس وقت میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد لوگوں میں شور ہوتا رہا اور شور اس بات کا ہورہا تھا کہ ان سروں میں ایک سانپ گشت کررہا تھا اور گشت کرتا ہوا عبیداللہ بن زیاد کی ناک میں گھس جاتا تھا تھوڑی دیر اس کی ناک میں ٹھہرنے کے بعد پھر نکل کر غائب ہوجاتا تھا پھر تھوڑی دیر بعد آکر اسی کی ناک میں گھستا تھا، میں نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر مسلسل دوتین مرتبہ دیکھا ہے.... (ترمذی شریف)

جس نے اللہ کے ولی کے ساتھ عداوت کی اس کا یہ حشر دنیا میں بھی لوگوں نے دیکھ لیا ہے اب آخرت میں کیا ہوگا وہ اللہ کو زیادہ معلوم ہے....

درگزرو برداشت کا تاریخی واقعہ

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت عمرو بن سعد رضی اللہ عنہ بڑے خداترس صحابی تھے، حضرت عمرؓ نے ان کو حمص کا عامل مقرر کیا تو انہوں نے اس شرط پر عہدہ قبول کیا کہ وہ اپنی خدمت کے صلے میں کوئی تنخواہ نہ لیا کریں گے..... ان کی رعایا میں عیسائی ذمی بھی تھے، ایک روز انہوں نے ایک عیسائی کو کہہ دیا کہ خدا تم کو رسوا کرے یہ کہنے کو تو کہہ گئے، مگر سوچنے لگے کہ ان کو یہ کہنے کا حق کہاں تک تھا، کچھ بھی حق نہ پایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ نہ یہ عہدہ ہوتا اور نہ یہ بات منہ سے نکلتی جس سے اس عیسائی کو تکلیف پہنچی اس لئے عہدہ سے استعفا حاضر ہے“..... (اسلام میں مذہبی رواداری ص ۳۲۶)

اکابر کا آپس میں ادب واحترام

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: مولانا محمد یعقوب صاحب عمر میں سب سے چھوٹے تھے..... ایک مرتبہ نانوتہ سے گنگوہ حضرت مولانا کی خدمت میں پیادہ تشریف لائے حالانکہ معاصر تھے لیکن اتنا ادب کرتے تھے کہ پیادہ تشریف لے گئے کہ سواری پر بیٹھ کر جانا بے ادبی ہے..... عصر کی نماز کے وقت مولانا پہنچے جماعت تیار تھی مولانا گنگوہیؒ امامت کے لئے مصلے پر جا کھڑے ہوئے اتنے میں لوگوں نے کہا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب تشریف لائے ہیں اس زمانے میں حضرۃ مولانا گنگوہیؒ کی آنکھیں تھیں..... انہوں نے دیکھا پوچھا وضو ہے؟ مولانا کا وضو تھا فرمایا.....

آیئے نماز پڑھایئے اور خود مصلے پر سے ہٹ گئے..... دونوں کا یہ قاعدہ تھا کہ جب وہ گنگوہ آتے تو وہ نماز پڑھاتے اور جب یہ دیو بند جاتے تو یہ پڑھاتے مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کی اس وقت یہ ہیئت تھی کہ پائنچے چڑھے ہوئے اور چونکہ پیدل چل کر آئے تھے تمام پیروں پر گرد بھری ہوئی..... اسی طرح مصلے کی طرف جانے لگے اور ایک بار بھی تو انکار نہیں کیا..... نہ پائنچے اتارے نہ گرد جھاڑی جب مولانا گنگوہیؒ کے سامنے پہنچے تو مولانا نے صف سے آگے بڑھ کر رومال لے کر پیروں کی گرد جھاڑنا شروع کی مولانا کی عجیب ادا تھی کہ خاموش کھڑے ہو گئے..... حالانکہ مولانا گنگوہیؒ کا نہایت ادب کرتے تھے نہ معلوم اس وقت کیا حالت تھی مولانا گنگوہیؒ نے پائنچے بھی اپنے ہاتھ سے اتارے..... مولانا فرماتے تھے کہ اس پر بہت جی خوش ہوا کہ انہوں نے کچھ تکلف نہ کیا.....

عہد رسالت کا حال

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے (جانے کے بعد) اس امت میں سب سے پہلے جو مصیبت پیدا ہوئی وہ پیٹ بھرنا ہے..... کیونکہ جب کوئی قوم پیٹ بھر کر کھاتی ہے تو ان کے بدن موٹے ہو جاتے ہیں اور ان کے دل کمزور ہو جاتے ہیں اور ان کی خواہشات بے قابو ہو جاتی ہیں..... (اخرجہ البخاری فی کتاب الضعفاء)

خدائی حفاظت کا واقعہ

بُنان حمال چوتھی صدی ہجری کے بزرگوں میں سے ہیں.... اصل بغداد کے تھے لیکن مصر میں رہنے لگے تھے.... عوام و خواص دونوں میں ان کی بڑی مقبولیت تھی.... اللہ والوں کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے.... وہ دلوں کے بے تاج بادشاہ ہوتے ہیں.... حمال نے بادشاہ مصر ابن طولون کو ایک مرتبہ نصیحت فرمائی.... ابن طولون تاب سخن نہ لا سکا اور ناراض ہو کر اس نے حکم دیا کہ انہیں خونخوار شیر کے سامنے ڈال دیا جائے.... انسان اپنے جذبہ انتقام کی تسکین کیلئے سزا کے بھی عجیب طریقے ایجاد کرتا ہے.... سزا کا جو طریقہ جس قدر سخت ہوگا.... اس کے جذبہ انتقام کو اسی قدر ٹھنڈک پہنچے گی.... بنان حمال کو خونخوار شیر کے سامنے ڈال دیا گیا.... شیر لپکا پھر رک کر ان کے جسم کو سونگھنے لگا.... دیکھنے والے ان کے جسم کے چیر پھاڑنے کا نظارہ کرنا چاہتے تھے.... لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ! جب دیکھا کہ شیر انہیں کچھ نہیں کہہ رہا.... تب انہیں اس کے سامنے سے اٹھا دیا.... اس سے بڑھ کر عجیب بات یہ ہوئی کہ جب ان سے پوچھا گیا "شیر کے سونگھتے وقت آپ کے دل پر کیا گزر رہی تھی؟ فرمانے لگے میں اس وقت درندے کے جوٹھے کے متعلق علماء کے اختلاف کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس کا جوٹھا پاک ہے یا ناپاک.... (حلیۃ الاولیاء)

فقیرانہ طرز زندگی

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت سے لے کر انتقال تک کبھی میدہ نہیں دیکھا..... حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ لوگوں کے پاس چھلنی ہوتی تھیں؟ تو انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت سے لے کر انتقال تک کبھی چھلنی نہیں دیکھی تھی..... تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ جو کا آٹا بغیر چھانے ہوئے کیسے کھا لیتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم جو کو پیس کر اس پر پھونک مارتے..... جو اڑنا ہوتا وہ اڑ جاتا..... باقی کو ہم گوندھ لیتے..... (بخاری)

تعلیم شیخ سے انحراف کا انجام

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ایک مولوی صاحب کا قصہ ہے کہ انہوں نے حضرت امام ربانی محدث گنگوہی قدس سرہ کی تعلیم پر ذکر شروع کیا اور حضرت کی تعلیم سے بہت زیادہ بڑھا دیا..... حتیٰ کہ کھانے پینے کی بھی پرواہ نہ کی..... اس سے ان کو محسوس ہوا کہ پرندوں کی بولی میں سمجھتا ہوں..... بہت خوش ہوئے اور حضرت سے بذریعہ تحریر عرض کیا کہ مجھے ایک علم جلیل منکشف ہوا ہے..... کہ پرندوں کی بولی سمجھ میں آنے لگی ..... حضرت نے فرمایا معلوم ہوتا ہے آپ نے ذکر میں زیادتی کر دی..... فوراً ذکر کو چھوڑ دو اور راحت وسکون اختیار کرو اور کسی طبیب کے مشورے سے دماغ کی اصلاح کرو..... یہ علم نہیں ہے..... فساد دماغ اور مادۂ مالیخولیا ہے..... مولوی صاحب نے لکھا آپ نے غور نہیں فرمایا..... یہ تشخیص آپ کی صحیح نہیں ہے..... مجھے ایک بڑا علم عطا ہوا ہے..... نیز اور ہونا چاہتا ہے فرمایا تم پچھتاؤ گے..... مولوی صاحب نے اپنی دھن میں ایک نہ سنی اور زیادتی کی حتیٰ کہ جنون ہو گیا..... (ص ۱۰۹ مجلس چہارم اربعین مصطفائی)

دنیا سے احتراز

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مجھ پر آج ایک ایسا فرشتہ نازل ہوا ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی پر نہیں نازل ہوا اور نہ میرے بعد کسی پر اترے گا وہ اسرافیل علیہ السلام ہیں انہوں نے کہا: اے محمد! السلام علیکم! میں آپ کے پروردگار کی طرف سے پیغمبر ہوں انہوں نے مجھے امر فرمایا ہے کہ آپ کو خبر دوں کہ آپ اگر چاہیں تو نبی اور عام بندہ بنیں اور اگر چاہیں تو نبی اور بادشاہ بنیں، تو میں نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کریں تو آپ نے اس وقت فرمایا نبی اور بندہ پھر آپ نے فرمایا:

اگر میں کہتا نبی اور بادشاہ پھر چاہتا تو پہاڑ سونا بن کر میرے ساتھ چلتے .....

(المعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۸/۲ ..... و مجمع الزوائد ۱۹/۹)

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کا واقعہ

سید احمد رفاعیؒ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں ہیں.... انکا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کیلئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے....

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها　　تقبل الارض عنی وھی نائبتی

وھذه دولة الاشباح قد حضرت　　فامد یمینک کے تحظی بها شفتی

ترجمہ.... "دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمت اقدس بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چومتی تھی.... اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے اپنا دست مبارک عطا کیجئے تاکہ میرے ہونٹ اس کو چومیں"....

اس پر قبر شریف سے دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما (الحاوی للسیوطی)

کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً نوے ہزار کا مجمع مسجد نبوی شریف میں تھا.... جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقد کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے....

ہمارے حضرت حاجی محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ) فرمایا کرتے تھے اسکے بعد حضرت رفاعی رحمہ اللہ مسجد نبوی کے دروازے کے سامنے لیٹ گئے اور لوگوں سے کہا مجھ پر پاؤں رکھ کر گزرو یہ عمل آپ نے تواضع وانکساری کیلئے کیا اس پر حضرت حاجی صاحب سے کسی نے پوچھا حضرت پھر کسی نے پاؤں رکھا؟ حضرت نے اپنے خاص انداز میں فرمایا وہ مرنہ جاتا جو حضرت سید پر پاؤں رکھتا.... (سرمایہ عشاق)

جہنم کی ہولناکی

حضرت زید بن ابی انیسہ رحمہ اللہ حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

جب جہنم کی تخلیق ہوئی تو فرشتے گھبرا گئے یہاں تک کہ ان کے دل ڈوبنے لگے وہ اسی حالت میں تھے یہاں تک کہ حضرت آدم کی تخلیق ہوئی اس کے بعد ان کے اوسان بحال ہوئے اور وہ حالت زائل ہوئی جو اس سے پہلے تھی..... (دل کی باتیں)

تحمل کی مثال

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ایک خارشی طالب علم حدیث کے دورے میں شریک تھا..... وہ گندھک مل کر سبق پڑھنے بیٹھتا اور مولانا کبھی چیں بچیں نہ ہوئے اور کسی وضع سے یہ ثابت نہ ہونے دیا کہ مولانا کو تکلیف ہوتی ہے طلبہ کا اس قدر احترام کرتے تھے..... دونوں واقعوں کے سننے کے بعد کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ بے حس ہوتے ہیں بے حس ہوتے نہیں بے حس بن جاتے ہیں جہاں ان کو بے حس بننے کا حکم ہوتا ہے..... شور وغل نہیں مچاتے..... کسی کی شکوہ شکایت غیبت طعن نہیں کرتے.....

اس سے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بات کو سمجھتے ہی نہیں عقل اور حس ہی نہیں رکھتے حالانکہ یہ بات نہیں حس وعقل تو دنیا سے زیادہ رکھتے ہیں مگر انہوں نے رسی اپنی ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے رکھی ہے..... وہ جدھر چاہتا ہے ادھر لے جاتا ہے خواہ ان کی طبیعت کے موافق ہو یا مخالف موافقت ومخالفت دونوں حالتوں میں یکساں رہتے ہیں.....

کوئی اندازہ کر ہی نہیں سکتا کہ کون چیز ان کی طبیعت کے موافق ہے اور کون مخالف اپنی طبیعت ہی نہیں رکھتے... (حسن العزیز)

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا کمال تحمل

۱۹۴۶ء میں حضرت حج کو تشریف لے گئے..... سندھیا سٹیم کمپنی بمبئی کے جہاز ایس ایس..... ایس انگلستان پر آپ بحری سفر کر رہے تھے..... مگر اس سفر میں بھی آپ نے درس قرآن جاری رکھا اور اس کے لئے اتنی مشقت برداشت فرمائی کہ حجاج کرام میں سے سندھی حضرات کی درخواست پر سندھی زبان میں اور فارسی دان حضرات کی درخواست پر فارسی زبان میں بھی درس دیتے رہے..... حضرتؒ نے اس سفر میں سات دن تک ایک لقمہ تک تناول نہ فرمایا کہ جہاز کے مطبخ کے ملازم سب کے سب بے نماز تھے..... حضرتؒ کی متعدد بار فرمائش پر بھی انہوں نے نماز نہ پڑھی اس لئے آپ نے کھانے سے پرہیز فرمایا..... (برداشت کے حیرت انگیز واقعات)

مولانا رفیع الدین رحمہ اللہ کا واقعہ

حضرت مولانا رفیع الدین صاحبؒ ہجرت فرما کر مکہ مکرمہ آئے .... وہیں ان کی وفات بھی ہوئی .... انہیں یہ حدیث معلوم تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیبی خاندان کو بیت اللہ کی کنجیاں سپرد کی ہیں .... مکہ میں چاہے سارے خاندان (خدانخواستہ) اجڑ جائیں مگر شیبی کا خاندان قیامت تک کے لئے باقی رہے گا....

یہ ان کا ایمان تھا...... مولانا کو عجیب ترکیب سوجھی....

واقعی ان بزرگوں کو داد دینی چاہئے کہاں ذہن پہنچا....

مولانا نے ایک حمائل شریف اور ایک تلوار .... یہ دونوں لیں اور امام مہدی کے نام ایک خط لکھا کہ: ''فقیر رفیع الدین دیوبندی مکہ معظّمہ میں حاضر ہے اور آپ جہاد کی ترتیب کر رہے ہیں .... مجاہدین آپ کے ساتھ ہیں جن کو وہ اجر ملے گا جو غزوہ بدر کے مجاہدین کو ملا تو رفیع الدین کی طرف سے یہ حمائل تو آپ کی ذات کے لئے ہدیہ ہے اور یہ تلوار کسی مجاہد کو دے دیجئے کہ وہ میری طرف سے جنگ میں شریک ہو جائے اور مجھے اجر مل جائے جو غزوۂ بدر کے مجاہدین کو ملا''

یہ خط لکھ کر تلوار اور حمائل شیبی کے سپرد کی جوان کے زمانہ میں شیبی تھا اور کہا کہ مہدیؑ کے ظہور تک یہ امانت ہے تم جب انتقال کرو تو جو تمہارا قائم مقام ہو اسے وصیت کر دینا اور یہ کہہ دینا کہ جب اس کا انتقال ہو تو وہ اپنی اولاد کو وصیت کرے کہ ''رفیع الدین'' کی یہ تلوار اور حمائل شریف خاندان میں چلتی رہے یہاں تک کہ امام مہدی کا ظہور ہو جائے تو جو اس زمانے میں شیبی ہو وہ میری طرف سے امام مہدی کو یہ دونوں ہدیئے پیش کر دے.... (خطبات حکیم الاسلام)

پانچ (۵) اہم نصیحتیں

۱.....حقیر سے حقیر پیشہ ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔ ۲.....ہر اچھا کام پہلے ناممکن ہوتا ہے.....

۳.....نفس کی تمنا پوری نہ کرو، ورنہ برباد ہو جاؤ گے..... ۴.....جس نعمت کی قدر نہ کی جائے وہ ختم ہو جاتی ہے..... ۵..... اس راستے پر چلو جو بندے کو خالق سے ملا دیتا ہے.....(دل کی باتیں)

یہودی مسلمان ہو گیا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حاتم اصمؒ جب بغداد میں داخل ہوئے تو انہیں معلوم ہوا کہ یہاں ایک ایسا یہودی ہے جو علماء پر غالب ہے یہ سن کر حاتمؒ نے فرمایا کہ میں اس سے گفتگو کروں گا چنانچہ جب یہودی حاضر ہوا تو اس نے حاتم سے پوچھا کہ کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا اور کونسی ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نہیں اور کونسی ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں نہیں ہے اور کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ بندوں سے پوچھے گا اور کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ باندھتا ہے اور کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ کھولتا ہے..... پس حاتمؒ نے یہودی سے پوچھا اگر میں تیرے سوالوں کا جواب دے دوں تو تو اسلام کا اقرار کرے گا..... اس نے کہا ہاں اس کے بعد حاتمؒ نے کہا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا وہ اس کا شریک یا اس کا لڑکا ہے..... اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لئے شریک یا لڑکا نہیں جانتا ہے اور جو چیز اللہ کے پاس نہیں ہے وہ ظلم ہے بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا..... اور جو چیز اللہ کے خزانوں میں نہیں ہے وہ فقر اور محتاجی ہے..... اس لئے کہ اللہ غنی ہے اور سب لوگ فقیر ہیں..... اور جس چیز کا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سوال کرے گا وہ قرض ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ایسا شخص ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دیتا ہے اور وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ گرہ لگاتا ہے وہ کفار کے واسطے زنار ہے اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ کھولتا ہے وہ بھی زنار ہی ہے..... یعنی زنار کو اپنے پیارے بندوں سے کھولتا ہے پس یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہودی مسلمان ہو گیا.....

جنتی بادشاہ اور دوزخی فقیر

ایک نیک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ جنت میں ہے اور پرہیزگار دوزخ میں..... پوچھا: اس کے اعلیٰ مراتب کی کیا وجہ ہے..... اور اس کے نچلے درجنوں کی کیا وجہ ہے..... کیونکہ لوگ اس کے خلاف خیال کرتے تھے..... آواز آئی کہ یہ بادشاہ فقیروں پر اعتقاد رکھنے کی وجہ سے جنت میں ہے اور یہ پرہیزگار بادشاہوں کی ہم نشینی کی وجہ سے دوزخ میں ہے.....

بیعت کا حیلہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

مولانا نانوتوی کی خدمت میں ایک شخص شکر لے کر حاضر ہوئے' حاضرین میں وہ تقسیم ہوگئی پھر انہوں نے بیعت کے لئے عرض کیا حضرت نے انکار فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ اگر بیعت نہیں کرتے تو میری شکر واپس کر دو..... مولانا نے فرمایا کہ بھائی ان کی شکر لا کر دے دو..... انہوں نے کہا کہ میں تو وہی شکر لوں گا..... مولانا نے فرمایا بھائی وہ تو صرف آ گئی عرض کیا تو مجھے بیعت کر لیجئے یا شکر میری وہی واپس کیجئے..... آخر حضرت مولانا نے مجبور ہو کر بیعت فرمالیا..... (حسن العزیز)

شیخ زکریا ملتانی رحمہ اللہ کا واقعہ

ایک بار ملتان میں سخت قحط پڑا حاکم ملتان غلہ کی وجہ سے بہت پریشان تھا..... آپ نے غلہ کی ایک بڑی مقدار اور اسی میں سونے کے دو کوزے رکھ کر حاکم ملتان کو بھیجے..... جب غلہ اس کے پاس پہنچا تو غلہ کے ڈھیر سے دو کوزے بھی نکلے.....

حاکم ملتان نے شیخ کو اطلاع دی..... آپ نے فرمایا غلہ کے ساتھ ان کو بھی مساکین میں تقسیم کر دیا جائے..... ایک مرتبہ آپ کے پاس گڈری پوش قلندروں کی ایک جماعت آئی اور آپ سے مالی امداد چاہی..... آپ نے اس جماعت سے بیزاری کا اظہار فرمایا اس پر قلندروں نے نہایت گستاخی شروع کر دی اور اینٹ و پتھر سے مارنے لگے آپ نے نہایت حلم و بردباری کی وجہ سے جواباً کوئی اقدام نہیں کرنے دیا بلکہ خادم سے کہا کہ دروازہ بند کر دو.....

قلندروں نے دروازہ پر پتھر مارنے شروع کر دیئے حضرت شیخ نے کچھ تامل کے بعد خادم سے فرمایا کہ دروازہ کھول دو..... میں اس جگہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کا بٹھایا ہوا ہوں..... خادم نے دروازہ کھول دیا قلندر بہت شرمندہ ہوئے اور اپنے قصور کی معافی چاہی آپ نے معاف کر دیا..... (تذکرہ اولیائے پاک و ہند)

بسم اللہ پڑھنے پر والد کی مغفرت کا واقعہ

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک قبر پر سے گذر ہوا، آپ نے بطور کشف دیکھا کہ عذاب کے فرشتے میت کو عذاب دے رہے ہیں، آپ آگے تشریف لے گئے، اپنے کام سے فارغ ہو کر جب دوبارہ آپ کا گذر اس قبر سے ہوا تو آپ نے دیکھا کہ اس قبر پر رحمت کے فرشتے جمع ہیں اور ان کے پاس نور کے طبق ہیں، آپ کو اس پر تعجب ہوا آپ نے نماز پڑھی اور اس واقعے کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے اللہ سے دعا کی.... اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی، فرمایا اے عیسیٰ یہ بندہ گناہ گار تھا اور جب سے مرا تھا عذاب میں گرفتار تھا، یہ مرتے وقت اپنی بیوی چھوڑ گیا تھا جو کہ حاملہ تھی، اس عورت نے اس کے بیٹے کو جنم دیا اور اسکی پرورش کی یہاں تک کہ وہ پڑھنے کے قابل ہو گیا اس عورت نے اس بچے کو مکتب میں بھیجا استاد نے اسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھائی پس مجھے اپنے بندے سے حیاء آئی کہ میں اس کو آگ کا عذاب دوں زمین کے اندر اور اس کا بیٹا میرا نام لیتا ہے زمین کے اوپر.... (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۷۲)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی نصیحت

حضرت زیاد بن مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے آپ لوگوں نے خیر نہیں دیکھی اس کے اسباب دیکھے ہیں اور شر نہیں دیکھا اس کے اسباب دیکھے ہیں..... ساری کی ساری خیر اپنی تمام صورتوں کے ساتھ جنت میں ہے اور سارا کا سارا شر اپنی تمام صورتوں کے ساتھ جہنم کی آگ میں ہے اور دنیا تو وہ سامان ہے جو سامنے موجود ہے نظر آ رہا ہے جس میں سے نیک اور برے سب کھا رہے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے جس میں سب پر غالب آنے والے بادشاہ یعنی اللہ تعالیٰ فیصلہ کریں گے اور دنیا اور آخرت میں سے ہر ایک کے بیٹے یعنی ہر ایک کے چاہنے والے ہیں لہذا تم آخرت کے بیٹوں میں سے بنو اور دنیا کے بیٹوں میں سے نہ بنو..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا بعض لوگوں کو علم تو مل جاتا ہے لیکن بردباری نہیں ملتی اور حضرت ابو یعلی رضی اللہ عنہ (یہ حضرت شداد کی کنیت ہے) کو علم بھی ملا اور بردباری بھی..... (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۲۶۴)

بے جا غصہ کا علاج

ایک صاحب کو غصہ کی بیماری تھی ...... مجھے اپنا حال لکھا ...... میں نے لکھا کہ بہشتی زیور کے ساتویں حصے میں غصہ کا جو علاج مذکور ہے ...... آپ اس کے ہر نمبر پر عمل کریں ...... اور بوقت غصہ جتنے نمبروں پر عمل نہ ہو ...... ہر نمبر پر دو روپیہ جرمانہ اپنے نفس پر کریں ...... اور خود نہ صرف کریں مجھے وکیل بنائیں ...... یہاں بھیج دیں ...... خود صرف کرنے میں بھی نفس کو کچھ حظ اور خوشی ہوتی ہے ...... اور علاجاً نفس کو پوری مشقت میں مبتلا کرنا ہے ...... چنانچہ اس تدبیر سے ان کو بہت نفع ہوا ..... (مجالس ابرار)

حضرت اسماءؓ اور ان کی والدہ کا واقعہ

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں: کہ ایک مرتبہ میری والدہ میرے پاس آئیں میں مسلمان ہو چکی تھی اور میری والدہ ابھی مسلمان نہیں ہوئی تھیں .... اس وقت وہ کافر ہی تھیں، میرے پاس آ کر انہوں نے مجھ سے کچھ مانگا .... میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی .... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ آئی ہوئی ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ میں مال سے ان کی خدمت کروں .... (اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں کہ میں ان کو کچھ دوں یا نہ دوں ....) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ہاں تم ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو .... اگر تمہارے پاس کچھ ہے تو ان کو دے دو .... اور ان کی خدمت کرو، دوستو اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحمی اور خدمت گزاری میں کوتاہی نہ کرے اگرچہ ماں باپ مشرک ہی کیوں نہ ہوں .... اور جب میرے دوستوں کافر ماں باپ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے تو جن کے ماں باپ مسلمان ہیں ان کے لئے کتنا ضروری ہے کہ وہ ماں باپ کے ساتھ ایسا سلوک کریں جس سے وہ خوش رہیں .... تو اس کے لئے تو بہت زیادہ ضروری ہے لیکن آج کی دنیا ہر معاملہ میں الٹی جا رہی ہے ....

دوستو! اب تو باقاعدہ اس کی تربیت دی جا رہی ہے کہ ماں باپ کی فرمانبرداری، ان کا ادب احترام اور ان کی عظمت اولاد کے دلوں سے نکالی جائے، اور یہ کہا جاتا ہے کہ ماں باپ بھی انسان ہیں اور ہم بھی انسان ہیں، ہم میں اور ان میں کیا فرق ہے اس لئے ہم پر ان کا کوئی حق نہیں، یہ اس طرح کی باتیں اس وقت ہوتی ہیں جب انسان دین سے دور ہو جاتا ہے .... اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کا جذبہ کمزور پڑ جاتا ہے اور آخرت کی فکر ختم ہو جاتی ہے .... تو اس وقت اس قسم کی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں .... اللہ تعالیٰ اس سے ہماری حفاظت فرمائے .... (آمین) (انمول موتی جلد ۶)

دین کی اہمیت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ میرٹھ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے عشا کے وقت ایک مسئلہ پوچھا آپ نے اس کا جواب دیا..... مستفتی کے چلے جانے کے بعد ایک شاگرد نے عرض کیا کہ مجھے یہ مسئلہ یوں یاد ہے.....آپ نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو.....اور مستفتی کو تلاش کرنا شروع کیا لوگوں نے عرض کیا رات زیادہ ہوگی ہے آپ آرام فرمائیے.....ہم صبح ہونے پر اس کو بتلا دیں گے لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا اور اس کے مکان پر تشریف لے گئے گھر میں سے اس کو بلایا اور فرمایا کہ ہم نے اس وقت مسئلہ غلط بتلا دیا تھا.....تمہارے آنے کے بعد ایک شخص نے صحیح مسئلہ ہم کو بتلایا اور وہ اس طرح ہے.....جب یہ فرما چکے تب چین آیا اور واپس آ کر آرام فرمایا.....امثال عبرت جلد اول نمبر ۹.....

اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا عجیب وغریب واقعہ

چاند پر سب سے پہلے قدم رکھنے والا ''نیل آرم سٹرانگ'' مصر گیا، وہ صبح تڑکے بستر پر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا، کمرے سے باہر نکل کر پریشانی کے عالم میں لان پہنچا ہوٹل کے اسٹاف نے پریشان دیکھ کر اس سے وجہ پوچھی اس نے کہا ''میں کہاں ہوں'' اور جب اسے بتایا گیا کہ ''آپ مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں ہیں، تو کہنے لگا ''قاہرہ میں یہ آوازیں کہاں سے آرہی ہیں؟'' اسے کہا گیا کہ قاہرہ کی مسجد سے صبح کی اذانیں بلند ہورہی ہیں تب اس نے اپنی بدحواسی کی وجہ بتائی کہ میں نے چاند پر اس طرح کی آوازیں سنی تھیں، یہاں دوبارہ سن کر مجھے شک ہوا کہ ''میں چاند پر ہوں یا زمین پر'' ......خاک سے اٹھ کر گردوں پر گذر رکھنے اور جھوٹے خداؤں کی خدائی پر ضرب لگانے والی ''اللہ اکبر'' کی یہ ایمانی صدا، مومن کی حوصلہ بخشی، سرمدی جذبوں کو حرارت عطا کرتی، مخالف سمتوں کے سامنے ڈٹ جانے اور انجام سے ظالم کے دوچار ہونے تک اس میں صبر کی قوت پیدا کرتی ہے....(محاسن اسلام شمارہ نمبر 48)

تربیت اولاد

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ہمارے حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ کے پاس کپڑوں کی گٹھڑی نہ تھی نہ کوئی تک بکس تھا ایک مرتبہ کسی شخص نے مولانا کی خدمت میں چند ٹوپیاں بھیجیں آپ نے ان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا..... صاحبزادہ نے والدہ صاحبہ کی وساطت سے ایک ٹوپی مانگ لی خود نہیں کہا فرمایا ہاں تو بھی ایسی ٹوپی پہنے گا..... ایسا دماغ بگڑا ہے اب یہ تکلف سوجھے گا..... دیکھو تو کیسی ٹوپی پہنا تا ہوں اور ان کے کپڑوں کی گٹھڑی دیکھی..... تقدیر سے صاحبزادے کی گٹھڑی بھی بھڑکدار نکلی بس آگ بگولہ ہو گئے کہ اوہو اس بھڑکدار گٹھڑی میں آپ کا لباس رکھا جاتا ہے یوں کپڑے تہ ہوتے ہیں یہ اچکن بھی تہ ہوا رکھا ہے..... غرض سب کپڑوں کو کھول کھول کر صحن میں پھینک دیا..... (وعظ ازالۃ الغین)

ابو جعفر کو والد کی نصیحت

حضرت ابو جعفر محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی..... پانچ آدمیوں کے ساتھ نہ رہنا اور نہ ان سے باتیں کرنا اور نہ راستے میں ان کے ساتھ گفتگو کرنا میں نے کہا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ پانچ اشخاص کون ہیں؟ انہوں نے کہا:

فاسق کے ساتھ نہ اٹھنا نہ بیٹھنا اس لئے کہ وہ تجھے ایک لقمہ یا اس سے بھی کم کے بدلے میں بیچ دے گا میں نے کہا ایک لقمہ سے کم سے کیا مراد ہے فرمایا: وہ لقمہ کی طمع کرے گا پھر اس سے بھی محروم رہے گا میں نے کہا: محترم! دوسرا کون ہے فرمایا: بخیل کے پاس نہ اٹھنا بیٹھنا اس لئے کہ وہ ایسے وقت میں مال روک لے گا تجھ سے جب تجھ کو حاجت ہوگی..... میں نے کہا: تیسرا کون ہے؟ فرمایا: جھوٹے کے ساتھ میل ملاپ نہ رکھنا اس لئے کہ وہ شراب کی طرح ہے قریب کو دور اور دو کو قریب کر دیتا ہے میں نے کہا: والد بزرگوار! چوتھا کون ہے؟ فرمایا: احمق سے بچنا اس لئے کہ وہ چاہے گا کہ تجھے نفع پہنچائے وہ تمہیں نقصان دے بیٹھے گا میں نے کہا: پانچواں؟ رشتہ داری کا تعلق ختم اور قطع کرنے والوں کے ساتھ میل جول نہ رکھنا اس لئے کہ ایسے شخص کو میں نے کتاب اللہ میں تین مقامات پر ملعون پایا ہے.....'' (دل کی باتیں)

سفارش کا واقعہ

ملتان کے قریب علاقہ تونسہ میں ایک بندے کے ہاتھ سے قتل ہو گیا.... قاتل حضرت خواجہ تونسوی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت مجھ سے غلطی ہوگئی ہے آپ فیصلہ کرادیں...... حضرت خواجہ رحمہ اللہ مقتول کے گھر گئے پہلے دعا پڑھی پھر مقتول کے والد سے تعزیت کی...... حضرت نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس ایک کام کیلئے آیا ہوں..... وہ قاتل میرے پاس بیٹھا ہے اور فیصلہ کرنا چاہتا ہے...... یہ سن کر مقتول کا والد رو پڑا اور کہا جب آپ اس کی سفارش فرما رہے ہیں تو میں اپنا بیٹا مفت میں بخش دیتا ہوں بس میں نے مقتول کو معاف کردیا...... مزید اس نے کہا حضرت آپ کے آنے پر اتنی خوشی ہوئی کہ میرے جتنے بھی بیٹے ہیں اگر یکے بعد دیگرے قتل ہو جائیں تو آپکے کہنے پر میں سارے قاتلوں کو معاف کردوں گا..... روتے ہوئے اس نے مزید کہا حضرت آپ ادھر سے پیغام بھجوا دیتے آنے کی زحمت نہ فرماتے..... سچ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ ایسی مقبولیت عطا فرما دیتے ہیں.... (نافع السالکین)

تواضع اور زہد

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک صاحب مطبع میں ملازم رکھنا چاہتے تھے..... آپ نے فرمایا: ''علمی لیاقت تو مجھ میں ہے نہیں..... البتہ قرآن کی تصحیح کرلیا کروں گا..... اس میں دس روپے دے دیا کرو.....''

اسی زمانہ میں ایک ریاست سے تین سو روپیہ ماہوار کی نوکری آ گئی..... مولانا نے جواب لکھا: ''آپ کی یادآوری کا شکر گزار ہوں مگر مجھ کو یہاں دس روپے ملتے ہیں جس میں پانچ روپے تو میرے اہل و عیال کے لئے کافی ہو جاتے ہیں اور پانچ روپے بچ جاتے ہیں..... آپ کے یہاں سے جو تین سو روپیہ ملیں گے..... ان میں سے پانچ روپے تو خرچ میں آئیں گے اور دو سو پچانوے روپے جو بچیں گے میں ان کا کیا کروں گا..... مجھ کو ہر وقت یہی فکر رہے گا کہ ان کو کہاں خرچ کروں.....'' غرض تشریف نہیں لے گئے..... اللہ اللہ کیا تواضع اور زہد ہے..... (خیر المال للرجال ص ۴۳)

حلال مال کی برکات

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ایک دفعہ ایک اور شخص نے دعوت کی یہ ایک بزرگ تھے..... عبداللہ شاہ نام کو جنگل سے گھاس کھود کر لایا کرتے تھے اور دو آنہ کو بیچ دیا کرتے تھے..... اس میں سے دو پیسے خیرات کر دیتے تھے اور چھ پیسے بال بچوں میں خرچ کرتے تھے..... انہوں نے ایک دن کہا کہ آپ صاحبوں کی دعوت کرنے کو دل چاہتا ہے مگر کھانا پکا کر کھلانا تو ہمارے بس کا ہے نہیں دام لے لو اور اپنے گھر بیٹھے چاول پکا کر کھالو (دعوت شیراز تو مشہور تھی مگر یہ اور انوکھی دعوت ہے کہ دام لے لو اور پکا کر کھالو) اور ہم کئی آدمی تھے..... مولانا محمد قاسم صاحب بھی تھے اور آپ کے ساتھ چند اور آدمی بھی تھے سب نے مل کر مولانا محمد یعقوب صاحب کے ذمہ اس کا پکوانا رکھا وہ مولانا کے گھر پکا اور مولانا نے اس قدر احتیاط کی کہ کوری ہانڈی منگائی اور پکانے والے کو وضو کرایا..... جب چاول تیار ہو گئے تو سب نے مل کر دو دو لقمے کھالئے مولانا فرماتے ہیں کہ جیسے ہی وہ چاول حلق سے اترے ایک روحانی لذت اور نور محسوس ہوا اور لطف یہ کہ اس کا اثر مدت تک رہا تو ہم نے کہا کہ ایک بار کے کھانے کا یہ اثر ہے تو اس شخص کی کیا حالت ہوگی جو ہمیشہ ایسا ہی کھانا کھاتا ہے اور اس کے سوا دوسرا کوئی کھانا اس کے پیٹ میں جاتا ہی نہیں..... (ص ۱۱۹ اربعین مصطفائی)

ایک خوبصورت لڑکی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ فقیروں میں سے ایک آدمی بلاد روم میں داخل ہوا وہاں اس نے ایک خوبصورت لڑکی دیکھی وہ اس کا عاشق ہو گیا اور اس سے شادی کا پیام دیا اس لڑکی کے اولیاء نے اس سے نکاح کرنے سے انکار کیا تاوقتیکہ وہ نصرانی ہو جائے چنانچہ اس مرد فقیر نے ان کی اس خواہش کو قبول کیا..... ان لوگوں نے اس کے لئے نصرانی علماء کو حاضر کیا اور انہوں نے اس کو نصرانی کیا اس کے بعد وہ لڑکی نکلی اور اس فقیر کے منہ میں تھوک دیا اور اس سے کہا کہ تجھ کو خرابی ہو تو نے شہوت کی وجہ سے حق دین کو چھوڑا..... پس میں ہمیشگی کی نعمت کی وجہ سے دین باطل کو کیوں نہ چھوڑوں میں گواہی دیتی ہوں کہ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ.....

زُبیدہ خاتون کی حافظ قرآن سو باندیاں

ابن خلکان نے بیان کیا کہ زُبیدہ خاتون اہلیہ خلیفہ ہارون رشید کی سو باندیاں تھیں، سب کی سب پورے قرآن کریم کی حافظہ تھیں....ان کے علاوہ بعض باندیوں کو کچھ کچھ حصہ حفظ تھا....اور بعض باندیاں ان پڑھ بھی تھیں.... شاہی محل میں حافظہ باندیوں کی تلاوت کی آواز شہد کی مکھی کی بھنک کی طرح سنائی دیا کرتی تھی....اور ہر باندی روزانہ تین پارے باقاعدگی سے تلاوت کرتی تھی....(البدایہ والنہایہ جلد ۱۰ص ۲۸۲)

فیض صحبت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ اپنے ابتدائی زمانہ میں اجمیر میں تشریف رکھتے تھے.....وہاں ایک شخص شریف سید فن موسیقی میں کامل تھے مولانا کو چونکہ ہر فن کی تحصیل کا شوق تھا اس لئے مولانا نے چندے ان سے اس فن کے اصول کو سیکھا تھا لیکن اللہ والے اگر کوئی نفع معمولی بھی کسی سے حاصل کر لیتے ہیں تو اس دوسرے کو بھی دیئی (نفع پہنچاتے ہیں مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے سیکھا تو ہوگا ہفتہ ہی دو ہفتہ میں مگر اس کا یہ اثر ہوا کہ چند روز کے بعد ان کی ہدایت کا سامان پیدا ہوا اسی طرح ان کے پاس ایک شخص آیا کہ وہ بھی اس فن میں ماہر تھا.....اس نے کچھ سنانے کی فرمائش کی.....انہوں نے سنایا جب سنا چکے تو وہ کہنے لگا سبحان اللہ! کیا گلا پایا ہے یہ جملہ سن کر ان کو سخت غصہ آیا اور کہا کہ افسوس اتنی محنت کا یہ صلہ ملا کہ میری وہ تعریف کی گئی جو ایک ڈوم کی ہو سکتی ہے اور عہد کیا کہ اس کے بعد پھر کبھی اس مہمل کام کے پاس بھی نہ جاؤں گا.....پس مولانا کی برکت سے تائب ہو گئے اور اخیر راگ دین کا رہا.....(ص ۱۳۳ امثال عبرت حصہ دوم)

بوڑھے شخص کا مقام

حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ اپنے والد و دادا سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ستر کی عمر والے کو محبوب رکھتے ہیں اور اسّی سال کی عمر والے سے حیاء کرتے ہیں.....(دل کی باتیں)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی گریہ وزاری

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت بڑے تاجر، فقہ حنفی کے بانی، سینکڑوں تلامذہ کے استاد اور ہزاروں انسانوں کے مرجع تھے لیکن ان میں سے کوئی چیز بھی ان کی عبادت اور عمل کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی.... عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ میں نے ابوحنیفہؒ سے زیادہ کوئی پارسا نہیں دیکھا.... اسد بن عمرؒ کا قول ہے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ شب کی نماز میں ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے.... ان کے گریہ وزاری کی آواز سن کر پڑوسیوں کو رحم آنے لگتا تھا ان کا یہ بھی قول ہے کہ یہ روایت محفوظ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے جس مقام پر وفات پائی وہاں سات ہزار کلام مجید ختم کئے تھے.... (عجیب وغریب واقعات)

بے نفسی کی کیفیت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ایک مرتبہ مولانا (فتح محمد صاحبؒ) ظہر کے وقت مسجد میں تشریف لائے.... مولانا کی آنکھیں چونکہ ہمیشہ مریض رہتی تھیں..... اس لئے مولانا چادرہ آنکھوں کے سامنے ڈال کر چلا کرتے تھے..... مسجد میں آ کر ایک لوٹا اٹھانے لگے جو ایک طالب علم انہیں کے واسطے جھکا ہوا بھر رہا تھا..... اس نے دیکھا تو وہ سمجھا اور کوئی ہے اس نے مولانا کی انگلی دبا کر جھڑک کر کہا کہ رکھ کہاں لئے جاتا ہے مولانا نے وہیں رکھ دیا..... پھر اس نے دیکھا تو خود مولانا تھے نہایت شرمندہ ہوا اور معافی چاہنے لگا..... مولانا پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا..... (ص ۹۵ م نمبر ۱۳۲ حسن العزیز جلد اول)

انسان کی بے بسی

عجم کا ایک بادشاہ بڑھاپے کے زمانے میں بیمار تھا..... زندگی سے ناامید ہو گیا تھا..... اتنے میں ایک سوار پھاٹک سے داخل ہوا اور خوشخبری دی کہ فلاں قلعہ کو ہم نے مالک کی بدولت فتح کیا اور دشمن قید ہو گئے..... اس طرف کی جملہ رعایا اور فوج (ہمارے) تابع ہو گئی..... بادشاہ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا: یہ خوشخبری میرے لئے نہیں ہے بلکہ میرے دشمنوں کے لئے ہے یعنی سلطنت کے وارثوں کے لئے..... (گلستان سعدی)

امام شافعی رحمہ اللہ کی متاثر کن تلاوت

امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں مشہور بزرگ حضرت ربیع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ آپ روزانہ ایک قرآن پاک رات میں تلاوت فرما لیا کرتے تھے اور آپ کی تلاوت اتنی متاثر کن ہوتی تھی کہ سننے والے اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکتے تھے....
ابن نصرؒ کہتے ہیں کہ جب کبھی ہم (اپنی قلبی قساوت دور کرنے کے لئے) رونا چاہتے تھے تو آپس میں کہتے تھے کہ چلو اس نوجوان (امام شافعیؒ) کے پاس چلتے ہیں....آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے تلاوت کی درخواست کرتے' جب آپ تلاوت شروع فرماتے اس وقت ہم لوگوں کا یہ حال ہوتا تھا کہ ان کے سامنے گرے جاتے تھے اور رونے کی آواز بلند ہونے لگتی تھی....امام صاحب ہمارا یہ حال دیکھ کر تلاوت سے رک جاتے تھے....(عجیب وغریب واقعات)

کفار کی ایذاؤں پر تحمل

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا مشرکین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اتنی زیادہ تکلیفیں پہنچاتے تھے جن کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم دین کے چھوڑنے میں معذور قرار دیئے جاتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم! وہ مشرک مسلمانوں کو بہت زیادہ مارتے بھی اور ان کو بھوکا اور پیاسا بھی رکھتے حتیٰ کہ کمزوری کی وجہ سے مسلمان سیدھا نہ بیٹھ سکتے.....اور جو شرکیہ کلمات وہ مسلمانوں سے کہلوانا چاہتے مسلمان (مجبور ہو کر جان بچانے کے لئے) کہہ دیتے.....
وہ مشرک کسی مسلمان سے یوں کہتے کہ لات وعزیٰ بھی اللہ کے علاوہ معبود ہیں یا نہیں؟ وہ مسلمان کہہ دیتا ہاں ہیں اور گندگی کا کیڑا ان کے پاس سے گزرتا تو وہ کسی مسلمان سے کہتے کہ اللہ کے علاوہ یہ کیڑا تیرا معبود ہے یا نہیں؟ وہ مسلمان کہہ دیتا..... ہاں ہے چونکہ وہ مشرک مسلمانوں کو بہت زیادہ تکلیفیں پہنچاتے تھے.....اس وجہ سے مسلمان اپنی جان بچانے کے لئے یہ کہہ دیا کرتے تھے.....(بدایہ)

بدنظری کی اصلاح

ایک کپڑا فروش تاجر کو بدنگاہی کی شدید بیماری تھی...... انہوں نے اپنی اصلاح کا مشورہ لیا ......میں نے ہر بدنگاہی پر ۵ روپیہ جرمانہ مقرر کیا...... اور لکھا کہ ہر دس دن پر تعداد بدنگاہی اور جرمانہ کی رقم ہردوئی بھیجئے...... یہ جرمانہ خود مساکین کو نہ دیں...... بلکہ مجھے وکیل بنادیں میں مساکین کو صدقہ کروں گا...... دس دن کے بعد خط آیا کہ...... میری یومیہ آمدنی تقریباً ۵۰ روپیہ ہے اگر میں نے......۱۰ مرتبہ بدنگاہی کرلی تو سارا نفع تو جرمانہ میں چلا جائے گا...... میں اور میرے بچے کیا کھائیں گے...... بس خوب ہمت سے کام لیا...... اور دس دن ہو گئے کہ ایک بدنگاہی بھی نہ ہوئی ......اللہ تعالیٰ نے ان کو اس مرض سے اس تدبیر کی برکت سے شفا دیدی..... (مجالس ابرار)

جس قدر زیادہ درود بھیجا جاتا ہے اسی قدر زیادہ پہچانتا ہوں

ایک شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں سستی کرتا تھا.... ایک رات بجت بیدار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانب التفات نہیں فرمایا.... جس جانب سے وہ آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منہ پھیر لیتے.... اس نے وجہ دریافت کی اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے خفا ہیں.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں.... اس نے کہا پھر کیوں میری جانب التفات نہیں فرماتے.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے نہیں پہچانتا کیونکر التفات کروں.... اس نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں اور میں نے عالموں سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو باپ سے زیادہ پیار کرتے ہیں.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ سچ ہے مگر تو مجھ کو درود کے ساتھ یاد نہیں کرتا اور جس قدر زیادہ میرا کوئی امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے اسی قدر زیادہ میں اسے پہچانتا ہوں.... خواب سے بیدار ہونے کے بعد اس نے پابندی سے ہر روز ۱۰۰ بار درود شریف پڑھنی شروع کردی.... اس کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے پھر مشرف ہوا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا.... کہ اب میں تجھے خوب پہچانتا ہوں اور قیامت میں تیری شفاعت کروں گا.... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

فضیلت ایسی کہ دشمن گواہی دے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: میں نے بھوپال میں وہاں کے اسکول کے لڑکوں کی درخواست پر وعظ کہا تھا وہاں کا ہیڈ ماسٹر جو مرہٹہ تھا وہ بھی شریک تھا..... تقریر سن کر وہ بہت متحیر ہوا اور اپنے مجمع میں کہا کہ ہر شبہ کا جواب اور ہر دعوے کی دلیل بیان کرتے تھے اور نہایت مسلسل اور مدلل تقریر تھی..... کوئی مضمون بے ربط نہ ہونے پاتا تھا حالانکہ کوئی کاغذ یادداشت کا بھی پاس نہ تھا کہتا کہ ہم نے بہت سے لیکچر سنے ہیں لیکن ایسی تقریر کبھی سننے میں نہیں آئی ایسا شخص تو ولایت میں بھی نہ ہوگا..... اس کو بلا یادداشت کے ایسی مسلسل اور مدلل تقریر کرنے پر بہت تعجب تھا کیونکہ اکثر لیکچر دینے والے یادداشت لکھ کر اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور اس میں ایک ایک مضمون کو دیکھتے جاتے ہیں اس کے متعلق تقریر کرتے جاتے ہیں اس بیچارہ کو یہ خبر نہ تھی کہ بفضلہ تعالیٰ مسلمانوں کے علماء کے لئے یہ ایک معمولی بات ہے چنانچہ میں نے سن کر یہی کہا کہ اس بیچارہ نے علماء کو دیکھا ہی نہیں ایک ادنیٰ طالب علم کو دیکھا ہے..... (جلد مذکور ص ۴۵۹م نمبر ۶۴۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

حضرت مسروقؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا..... آپ نے میرے لئے کھانا منگایا اور فرمایا میں جب بھی پیٹ بھر لیتی ہوں اور رونا چاہوں تو رو سکتی ہوں..... میں نے کہا کیوں؟ انہوں نے فرمایا مجھے وہ حال یاد آجاتا ہے جس حال پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا کو چھوڑا تھا..... اللہ کی قسم! آپ نے کبھی بھی ایک دن میں روٹی اور گوشت دو مرتبہ پیٹ بھر کر نہیں کھایا..... (اخرجہ الترمذی کذا فی الترغیب ۵/۱۴۸)

بیہقی کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی تین دن تک مسلسل پیٹ بھر کر نہیں کھایا..... اگر ہم چاہتے تو ہم بھی پیٹ بھر کر کھاتے لیکن آپ دوسروں کو کھلا دیا کرتے..... (کذا فی الترغیب ۵/۱۴۹)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جان سے لوگوں کی مدد کیا کرتے تھے..... یہاں تک کہ اپنی لنگی میں چمڑے کا پیوند لگا لیا کرتے اور آپ نے انتقال تک کبھی تین دن تک صبح اور شام کا کھانا مسلسل نہیں کھایا..... (اخرجہ ابن ابی الدنیا مرسلاً)

حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ کے دادا کا واقعہ

مجدد القرا آت حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب قدس سرہٗ کے دادا کا ایک واقعہ یہ ہے کہ وہ اپنے کنوئیں پر سویا کرتے تھے.... اور رات کو سوتے سوتے قرآن پاک کی تلاوت فرماتے رہتے تھے....کئی بار چور بیل وغیرہ چوری کرنے کے لیے آئے مگر جب حافظ جی کو تلاوت قرآن کرتے سنتے تو لوٹ جاتے....کہ حافظ صاحبؒ تو جاگ رہے ہیں.....کئی دن ایسے گزر گئے تو ایک روز چور دن کے وقت حافظ جیؒ کے پاس آئے اور کہا....حافظ جیؒ آپ ساری رات قرآن پڑھتے رہتے ہیں....سوتے نہیں ہیں....آخر آپ کس وقت سوتے ہیں؟ حافظ جی نے پوچھا بات کیا ہے....کہنے لگے ہم کئی دفعہ چوری کرنے آئے مگر آپ کو بیدار پا کر باز رہتے رہے....حافظ رحم علیؒ صاحب فرمانے لگے کہ بھائی اب تک تو میں سویا کرتا تھا اور سونے ہی کی حالت میں تلاوت کیا کرتا تھا البتہ اب اصل واقعہ معلوم ہو جانے کے بعد نہیں سویا کروں گا.... اور جاگتا رہا کروں گا....(عجیب وغریب واقعات)

عالم اسلام کی زبوں حالی اور اس کے اسباب

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' وہ وقت قریب آتا ہے جبکہ تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کیلئے (مل کر سازشیں کریں گی اور) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دستر خوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں.....کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہو گے' البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہو گے' یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور دبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں ''بزدلی'' ڈال دیں گے.....کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! دنیا کی محبت اور موت سے نفرت''.....(ابوداؤد ص ۵۹۰)

میلاد بھی ہوسکتا ہے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: کہ قنوج میں ایک نئے مکان میں مولود پڑھنے کی درخواست کی گئی..... مجھ (حضرت حکیم الامۃ رحمۃ اللہ علیہ) سے..... میں نے کہا میرے مولود پڑھنے سے خوش نہ ہوگے..... صاحب مکان نے کہا میں ہر طرح خوش ہوں گا..... میں (حضرت حکیم الامۃ رحمۃ اللہ علیہ) نے وعدہ کرلیا وہاں ایک کٹر غیر مقلد بیٹھے ہوئے تھے ان سے بھی لوگوں نے کہا کہ تم بھی آنا انہوں نے کہا لاحول ولاقوۃ میں (حضرت حکیم الامۃ مدظلہم) نے کہا ان الفاظ میں ایسی کیا بات ہے جو آپ نے لاحول پڑھی صرف مولود کا نام سن کر یہ بھی تو ممکن ہے کہ تم مجلس میں آنا اور جب کوئی بدعت شروع ہو اٹھ کر چلے جانا وہ اس پر راضی ہوئے پھر میں نے بیان کیا وہ غیر مقلد بیٹھے تھے میں نے سورۂ ابراہیم کی آیتیں بیان کیں وہ غیر مقلد بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ایسے مولد سے کسے انکار ہے پھر کھانا کھلایا گیا..... سب حاضرین کو میں نے کہا یوں بھی تو مولود ہوسکتا ہے..... (جلد مذکور ص ۱۶۸ ام نمبر ۵۳۹)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی سحر آفریں تلاوت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ مجھے قرآن سناؤ، میں نے عرض کیا آپ کو سناؤں اور آپ پر ہی تو اتارا گیا ہے؟ فرمایا گیا مجھے یہ بات محبوب ہے کہ قرآن پاک اپنے علاوہ اور کسی سے سنوں تو میں نے سورۂ نساء شروع کردی حتیٰ کہ اس آیت پر پہنچا

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا

(سو اس وقت بھی کیا حال ہوگا جبکہ ہم ہر ہر امت میں سے ایک ایک گواہ کو حاضر کریں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر لائیں گے)

تو آپ نے فرمایا بس کرو، میں نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو جاری تھے..... (صحیح بخاری ومسلم)

قسم پوری کرنے کا واقعہ

امام شافعی رحمہ اللہ کے زمانے میں ایک شخص کے اولاد نہیں ہوتی تھی، بڑی عمر میں جا کر لڑکی پیدا ہوئی فرط سرور میں یہ قسم کھا بیٹھا کہ میں اسے دونوں جہاں کی دولت دوں گا.... کہنے کو تو کہہ دیا مگر جب وقت قریب آیا تو نہایت فکر پیدا ہوا کہ میں کیا اور میری ہستی کیا، دو جہاں کی دولت میں کس طرح اپنی لڑکی کو دے سکتا ہوں، ایسی پریشانی میں ہر ایک عالم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں کیا کروں اور کس طرح اپنی قسم سے بری ہو سکتا ہوں لیکن کہیں سے جواب نہ ملا، جب امام شافعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے سن کر فرمایا کہ تیری قسم کا نہایت سہل علاج ہے....اے شخص! اپنی دختر کو قرآن مجید کی تعلیم دے پھر رخصتی کے وقت قرآن مجید اس کی بغل میں دے کر وداع کر دے قسم ہے اللہ کی! تو نے دونوں جہاں کی دولت اپنی بیٹی کو جہیز میں دی اور تو قسم سے بری ہوا....(احسن المواعظ)

ایک نابینا کی تلاوت کا واقعہ

عرصہ دراز سے شیخ ابوالمعاویہ الاسود یمانی طرطوسی رحمہ اللہ کی آنکھوں کی بصارت جاتی رہی تھی مگر نصیر بن الفرح اسلمی خادم شیخ و نیز ابو زاہیریہ کا بیان ہے میں طرطوس میں شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ ان کے حجرے میں قرآن مجید لٹکا ہوا ہے دل میں خیال آیا کہ یہ نابینا اور آنکھوں سے معذور ہیں قرآن مجید رکھنے کی ضرورت ہی کیا پڑتی ہوگی....میں نے کہا کہ حضرت آپ تو مکفوف البصر ہیں یہ قرآن مجید کیوں رکھا ہوا ہے؟ فرمایا کہ یہ ایک راز ہے جب تک زندہ رہوں کسی پر ظاہر نہ کرنا میں نے وعدہ کر لیا آپ نے فرمایا کہ جب مصحف شریف لے کر بیٹھتا ہوں تو آنکھوں کی روشنی کھل جاتی ہے....اور جب تک میں پڑھتا رہتا ہوں تو آنکھوں کی روشنی بحال رہتی ہے....اور جب کلام پاک بند کر دیتا ہوں تو پھر بدستور نابینا ہو جاتا ہوں یہ سلسلہ جاری ہے اس لئے مصحف رکھ لیا ہے....(اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

مخلوق سے محبت

حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانے کے بعد انتہائی عقلمندی لوگوں سے محبت کرنا ہے (دل کی باتیں)

قرآن کی برکت کا واقعہ

امام نافع مدنیؒ جو قراء عشرہ میں سے اول قاری ہیں.... جب آپ قرآن پڑھتے یا بات کرتے تو منہ سے مشک اور کستوری کی خوشبو آتی تھی کسی نے دریافت کیا کہ اے ابوعبداللہ! جب آپ لوگوں کو پڑھانے بیٹھتے ہیں تو خوشبو لگا کر بیٹھتے ہیں فرمایا خوشبو کا استعمال تو کیا کرتا میں تو اس کے قریب بھی نہیں جاتا بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا میرے منہ سے منہ ملا کر قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اسی وقت سے میرے منہ سے خوشبو آتی ہے، سبحان اللہ کیا عظیم الشان انعام ہے جس کے مقابلے میں ہفت اقلیم کی سلطنت بھی گرد ہے، سبحان اللہ! آپ نے ستر سال سے زیادہ مسجد نبوی میں قرآن پاک کی تعلیم دی اور امامت فرمائی....(عجیب وغریب واقعات)

بچپن کی تعلیم کے اثرات

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی جناب مولوی ابوحبیب صاحب مرحوم کو گاؤں کی مسلمان بیبیوں کو اسلام کی صحیح تعلیم سے آشنا کرنے کی دھن تھی اور اس کے لئے وہ ہفتہ میں ایک دن ان کے سامنے اس طرح وعظ و تلقین فرماتے تھے کہ سید سلیمان ندوی صاحب (جو ابھی بچے ہی تھے) بی بیوں کے بیچ میں بیٹھ کر مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ کی ''تقویۃ الایمان'' پڑھتے تھے اور ان کے بڑے بھائی صاحب مرحوم پردہ کے پیچھے سے اس کی تشریح کرتے، اس طرح بھائی جو کچھ کہتے وہ سید صاحب کے دل میں بھی بیٹھتا جاتا..... چنانچہ اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں.....

''یہ پہلی کتاب تھی جس نے مجھے دین حق کی باتیں سکھائیں اور ایسی سکھائیں کہ اثنائے تعلیم و مطالعہ میں بیسیوں آندھیاں آئیں اور کتنی دفعہ خیالات کے طوفان اٹھے مگر اس وقت جو باتیں جڑ پکڑ چکی تھیں ان میں سے ایک بھی اپنی جگہ سے ہل نہ سکی، علم کلام کے مسائل، اشاعرہ و معتزلہ کے نزاعات، غزالی و رازی و ابن رشد کے دلائل یکے بعد دیگرے نگاہوں سے گزرے مگر اسماعیل شہیدؒ کی تلقین بہر حال اپنی جگہ پر قائم رہی.....(معارف، سلیمان نمبر ص ۲)

فاتحہ سے علاج کا واقعہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم تیس اشخاص کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنگ میں روانہ فرمایا، ہم نے راستے میں ایک عرب قوم (یہودیوں کے ایک قبیلے) کے پاس قیام کیا اور ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا مگر انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کیا (کچھ ہی دیر کے بعد) ان کے سردارِ قبیلہ کو بچھو نے ڈس لیا (یہودیوں نے ہر قسم کا علاج کیا اور جھاڑ پھونک کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا)....تو وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کے ڈسے ہوئے آدمی کو جھاڑ پھونک کر دے....کہنے لگے کہ ہم آپ کو تیس بکریاں دے دیں گے کہ میں نے انکے سردار پر سات مرتبہ سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یعنی سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا (اس طرح پر کہ ہر سورہ فاتحہ پڑھ کر منہ میں تھوک اکٹھا کر کے بچھو کی کاٹی ہوئی جگہ پر تھوکتے جاتے تھے....اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت عطا فرمائی....) جب ہم نے تیس بکریاں وصول کر لیں تو ہمارے دلوں میں ان کے متعلق کچھ خدشہ اور شبہ پیدا ہوا کہ نہ معلوم شرعاً یہ عطیہ جائز بھی ہے کہ نہیں؟ لہٰذا ہم ان کی تقسیم سے رکے رہے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ پورا قصہ ذکر کیا، ارشاد فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ رقیہ (ایک قسم کا علاج) ہے لہٰذا اس عطیہ کو آپس میں باہم تقسیم کرو اور اس میں میرا حصہ بھی لگاؤ (یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کی طمانیت اور دلداری کیلئے ارشاد فرمایا) (بخاری ومسلم)

محبت کے کرشمے

ایک مرتبہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے جا رہے تھے...... پیچھے پیچھے میں جا رہا تھا...... حضرت کے قدم جہاں جہاں پڑتے تھے...... انہی نشانات پر میں بھی قدم رکھتا جا رہا تھا...... اور دل ہی دل میں یہ دعا کرتا جاتا تھا...... کہ یا اللہ! مجھے حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما.....(ارشادات عارفی)

زہر کے بے اثر ہونے کا واقعہ

ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کی ایک لونڈی تھی جوان سے بغض وعداوت رکھتی تھی اور ان کو زہر پلاتی تھی لیکن وہ ان پر کچھ اثر نہ کرتا تھا جب اس طرح ایک عرصہ گزر گیا تو اس لونڈی نے ابو مسلم سے کہا کہ میں نے تمہیں زمانہ دراز تک زہر پلایا مگر وہ تم پر اثر انداز نہیں ہوا.... ابو مسلم نے اس سے کہا کہ تو یہ کیوں کرتی رہی ہے؟ اس نے یہ کہا کہ تم بہت بوڑھے ہو گئے ہو.... ابو مسلم نے اس سے کہا کہ زہر کے اثر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے میں کھانے اور پینے کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہوں.... پھر انہوں نے اس لونڈی کو آزاد کر دیا.... (انوار محبوبی ص ۶۲، ۶۳)

عیب کو دیکھنا عیب ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ شاہ بہرام گور ایک دن شکار کے واسطے نکلا ایک جنگلی گدھا اس کے سامنے ظاہر ہوا..... اس نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ بہرام گور اپنے لشکر سے چھٹ گیا بعدہ اس شکار پر کامیاب ہوا اس کو پکڑا اپنے گھوڑے سے اترا اور اس کو ذبح کرنا چاہا..... اتنے میں ایک چرواہے کو دیکھا کہ میدان سے اس کے سامنے آ رہا ہے بہرام نے اس سے کہا کہ اے چرواہے میرا یہ گھوڑا پکڑ لے کہ میں اس گدھے کو ذبح کروں..... چنانچہ اس نے اس کو پکڑا پھر بہرام گور گدھے کے ذبح میں مشغول ہوا..... لیکن اس پر نظر رکھی یہاں تک کہ بہرام گور پر ظاہر ہوا کہ چرواہا اس موتی کو کاٹ رہا ہے جو اس کے گھوڑے کی باگ ڈور میں تھا یہ دیکھ کر بادشاہ نے اس سے اعراض کیا یہاں تک کہ چرواہے نے اس موتی کو لے لیا اور فرمایا کہ عیب کا دیکھنا بھی عیب ہے اس کے بعد اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے لشکر سے ملا..... پس وزیر نے کہا کہ اے بادشاہ آپ کے گھوڑے کی باگ ڈور کا موتی کہاں ہے..... یہ سن کر بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا اس کو جس نے لیا ہے وہ واپس نہ کرے گا..... اور جس نے اس کو لیتے دیکھا ہے وہ اس کی چغلی نہ کھاوے گا..... اس لئے تم میں سے جو شخص دیکھے کہ وہ موتی کسی کے پاس ہے تو اس کی وجہ سے اس سے کچھ بھی مزاحمت نہ کرے.....

مسلک حنفی سنت معروفہ کیساتھ زیادہ موافق ہے

حضرت معاذ رازی کو خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلک حنفی سنت معروفہ کے ساتھ زیادہ موافق ہے۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

باوجود غلبہ حال شریعت کا خیال رہنا چاہئے

غلبہ حال میں چند روز حضرت شاہ فتح قلندر جون پوری سے نماز ترک ہوگئی۔ ان ہی ایام میں ایک روز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں آپ کو فرمایا کہ "باوجود غلبہ حال شریعت کا خیال رہنا چاہئے" اسی روز سے ایسی پابندی اختیار کی کہ مرض الوصال میں بھی کسی وقت کی نماز قضا نہ ہوئی۔ کچے گھڑے پاس رکھے رہتے۔ ان پر تیمم کر کے نماز ادا کرتے۔ (برکات درود شریف)

تمہارا دشمن ۱۷ ماہ میں غرق ہوگا

حضرت سید شاہ فتح قلندر جونپوری جب جونپور سے چلے گئے اور ضلع اعظم گڑھ میں قلندر پور (یوپی۔ بھارت) آباد کیا تو ایک روز وہاں کا راجہ بابو عظمت خاں قلندر پور شکار کھیلنے آیا۔ آپ بھی اپنے مریدوں کے ہمراہ شکار کھیلنے نکلے۔ آپ کے بھانجے کے پاس ایک نہایت عمدہ شکاری کتیا تھی۔ یہ شکار پر اس وقت حملہ کرتی تھی جب دوسرے شکاری کتے شکار کو قابو نہ کر پاتے اور شکار کو زندہ پکڑ لاتی تھی۔ بابو عظمت خاں کو یہ کتیا بہت پسند آئی اور آپ سے مانگی آپ نے فرمایا یہ میرے بھانجے کی ہے۔ اگر تم کو دے دی۔ تو وہ ناخوش ہوگا اور اس کی ناخوشی مجھے منظور نہیں ہے۔ بابو عظمت خاں اس بات پر آپ سے بگڑ گیا اور ایذا رسانی کے درپے ہوا۔ آپ قلندر پور چلے گئے اور چلتے وقت فرمایا کہ ان شاء اللہ جب یہ ظالم پانی میں ڈوب کر مر جائے گا تب آوں گا۔

چند روز بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ نے خواب میں دیکھا۔ حضور علیہ الصلوۃ والثناء والسلام نے فرمایا کہ تمہارا دشمن ۱۷ مہینہ میں غرق ہو جائے گا اور تعبیر اس کی سترہ مہینے میں ظاہر ہوئی۔ سترھویں مہینہ ہمت خاں بہادر تسخیر اعظم گڑھ کے لیے آلہ آباد سے کوچ کرتا اعظم گڑھ پہنچا۔ بابو عظمت خاں مقابلہ سے بھاگا اور کشتی پر سوار ہو کر کسی طرف روانہ ہوا مگر راستہ میں معہ اسباب کشتی ڈوب گئی۔ سچ ہے

باشیر دلان ہر کہ در افتاد بر افتاد

(دینی دسترخوان جلد ۲)

حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

آپ بڑی عظیم خاتون.... حافظہ، عالمہ، فاضلہ اور شاعرہ تھیں

۱- آپ کی پہلی شادی حضرت عبداللہ بن ابی بکر الصدیق سے ہوئی تھی.... وہ جنگ طائف میں شہید ہو گئے جب آپ کی عدت پوری ہو گئی تو پھر....

۲- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی حضرت زید کے ساتھ شادی ہوئی وہ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے....

۳- پھر جب ایام عدت پورے ہو گئے تو پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی ہو گئی وہ بھی شہید ہو گئے....

۴- پھر حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی ہو گئی وہ بھی شہید ہو گئے....

۵- پھر سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی ہو گئی وہ بھی کربلا میں شہید ہو گئے....

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کو شہادت کی تمنا ہو وہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر لے.... ان شاء اللہ شہید ہو جائیگا....

(دیوان الحماسہ باب الراثی)

خواجہ چشتی رحمہ اللہ کی کرامت

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب انا ساگر کے نزدیک ایک سایہ دار درخت کے نیچے قیام فرمایا تو وہاں پر ایک گوالہ راجہ کی گائیں چرا رہا تھا.... آپ نے اس سے فرمایا کہ ہمیں دودھ پلاؤ.... وہ کہنے لگا کہ یہ راجہ کی گائیوں کی بچھڑیاں ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دودھ دینے والی نہیں ہے.... آپ نے گوالے کی بات سن کر ایک بچھڑی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جاؤ اس بچھڑی کا دودھ دوہ کر لاؤ.... گوالہ بڑا حیران ہوا، مگر پھر بھی آپ کے فرمان کے مطابق بچھڑی کے پاس گیا اور اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا، اس کے ہاتھ پھیرتے ہی تھنوں میں دودھ بھر گیا.... اس نے دودھ دوہا اور خوب دوہا، آپ کی کرامت سے دودھ اس قدر تھا کہ آپ کے تقریباً چالیس ساتھیوں نے سیر ہو کر پیا.... اس کرامت کو دیکھ کر اس گوالے نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا.... (حوالہ سیرت معین الدین 35)

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کا عجیب جذبۂ شہادت

حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں حضرت خنساءؓ اپنے چاروں بیٹوں سمیت شریک ہوئیں....لڑکوں کو ایک دن پہلے بہت نصیحت کی اور لڑائی کی شرکت پر بہت اُبھارا' کہنے لگیں کہ میرے بیٹو! تم اپنے خوشی سے مسلمان ہوئے ہو....اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی....اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ جس طرح تم ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہو' اسی طرح ایک باپ کی اولاد ہو....میں نے نہ تمہارے باپ سے خیانت کی نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا' نہ میں نے تمہاری شرافت میں کوئی دھبہ لگایا....نہ تمہارے نسب کو میں نے خراب کیا.... تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے مسلمانوں کیلئے کافروں سے لڑائی میں کیا کیا ثواب رکھا ہے....تمہیں یہ بات بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آخرت کی باقی رہنے والی زندگی دنیا کے فنا ہو جانیوالی زندگی سے کہیں بہتر ہے....

لہٰذا کل صبح کو جب تم صحیح و سالم اُٹھو تو بہت ہوشیاری سے لڑائی میں شریک ہو' اور اللہ تعالیٰ سے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد مانگتے ہوئے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آ گئی اور اس کے شعلے بھڑکنے لگے تو اس کی گرم آگ میں گھس جانا اور کافروں کے سردار کا مقابلہ کرنا....ان شاء اللہ جنت میں اکرام کے ساتھ کامیاب ہو کر رہو گے....(عجیب وغریب واقعات)

عہدہ و منصب پر غرور کا انجام

ایک ظالم نے ایک نیک آدمی کے سر پر پتھر مارا.....فقیر میں بدلہ لینے کی طاقت نہیں تھی پتھر کو حفاظت سے رکھا تھا اس وقت تک کہ بادشاہ کو اس سپاہی پر غصہ آ گیا اور کنواں میں قید کر دیا.....فقیر وہاں آیا اور اس کے سر پر پتھر مارا اس نے کہا تو کون ہے اور یہ پتھر تو نے کس لئے مارا.....کہا: میں فلاں شخص ہوں اور یہ وہی پتھر ہے جو فلاں تاریخ تو نے میرے سر پر مارا تھا.....کہا اتنے عرصے تک تو کہاں تھا.....کہا میں تیرے مرتبے سے خوف کرتا رہا اب میں نے تجھ کو کنواں میں دیکھا اور موقع کو غنیمت سمجھا.....(گلستان سعدی)

انوکھا واقعہ

علماء کرام نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بیوی بہت خوبصورت تھی جب کہ خاوند بہت بدصورت اور شکل کا انوکھا تھا، رنگ کا کالا تھا..... بہر حال زندگی گزر رہی تھی، نیک معاشرے میں زندگیاں گزر جایا کرتی ہیں..... ایک موقع پر خاوند نے بیوی کی طرف دیکھا تو مسکرایا خوش ہوا..... بیوی دیکھ کر کہنے لگی کہ ہم دونوں جنتی ہیں..... اس نے پوچھا یہ آپ کو کیسے پتہ چلا، بیوی نے کہا جب آپ مجھے دیکھتے ہیں خوش ہوتے ہیں شکر ادا کرتے ہیں اور جب میں آپ کو دیکھتی ہوں تو صبر کرتی ہوں شریعت کا حکم ہے کہ صبر کرنے والا بھی جنتی ہیں اور شکر کرنے والا بھی جنتی ہے..... (خطبات فقیر ج 1 ص 46)

رؤسا سے احتیاط

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ رام پور تشریف لے گئے..... نواب کلب علی خاں کا زمانہ تھا..... نواب صاحب نے بلوا بھیجا کہ: ''آپ کو تکلیف تو ہوگی لیکن مجھے زیارت کا بے حد اشتیاق ہے.....''

مولانا نے اول تہذیب کا جواب کہلا بھیجا کہ: ''میں ایک کاشتکار کا بیٹا ہوں..... آداب دربار سے ناواقف ہوں کوئی بات آداب دربار کے خلاف ہوگی تو یہ نازیبا سا ہے.....''

نواب صاحب نے کہلا بھیجا کہ: ''آپ کے لئے سب آداب معاف ہیں.....''

پھر مولاناؒ نے کہلا بھیجا کہ: ''وہ جواب تو تہذیب کا تھا..... اب ضابطہ کا جواب دینا پڑا..... آپ فرماتے ہیں کہ مجھے ملاقات کا اشتیاق ہے..... سبحان اللہ اشتیاق تو ہو آپ کو اور حاضر ہوں میں یہ عجیب بے جوڑ بات ہے..... پھر نواب صاحب کی ہمت نہ بلانے کی ہوئی نہ خود حاضر ہونے کی..... (حسن العزیز ج ۱ ص ۳۸۱)

ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کی کمال تواضع

حضرت ذوالنون مصریؒ سے لوگوں نے درخواست کی کہ حضرت بارش نہیں ہوتی..... فرمایا کہ میں سب سے زیادہ گناہگار ہوں شاید بارش میری وجہ سے نہیں ہوتی، میں یہاں سے چلا جاتا ہوں اس کے بعد چلے گئے اور بارش بھی ہوگئی..... پس ہم لوگوں کو اپنے گناہوں پر نظر کرنا چاہئے مگر آج کل بجائے گناہ کے اپنی خوبیوں پر نظر ہوتی ہے..... (استخفاف المعاصی)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک ہزار قسم کی مخلوقات پیدا کی ہیں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ایک سال ٹڈیاں کم ہوگئیں.... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ٹڈیوں کے بارے میں بہت پوچھا لیکن کہیں سے کوئی خبر نہ ملی، وہ اس سے بہت پریشان ہوئے، چنانچہ انہوں نے ایک سوار یمن بھیجا، دوسرا شام اور تیسرا عراق بھیجا تاکہ یہ سوار پوچھ کر آئیں کہ کہیں ٹڈی نظر آئی ہے یا نہیں.... جو سوار یمن گیا تھا وہ وہاں سے ٹڈیوں کی ایک مٹھی لے کر آیا، اور لاکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ڈال دیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ٹڈیوں کو دیکھا تو تین دفعہ اللہ اکبر کہا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار مخلوق پیدا کی ہے، چھ سو سمندر میں اور چار سو خشکی میں، اور ان میں سے سب سے پہلے ٹڈی ختم ہوگی، جب ٹڈیاں ختم ہوجائیں گی تو پھر اور مخلوقات بھی ایسے آگے پیچھے ہلاک ہونی شروع ہوجائیں گی جیسے موتیوں کی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ گیا ہو.... (مشکوٰۃ: ص ۴۷۱، حیاۃ الصحابہ: ۸۲/۳)

دین کیلئے مصائب اور فقر کا تحمل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر ایک چاند گزر جاتا پھر دوسرا چاند گزر جاتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی گھر میں کچھ آگ نہ جلائی جاتی، نہ روٹی کے لئے اور نہ سالن کے لئے..... لوگوں نے پوچھا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! پھر وہ کس چیز پر گزارہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا دو کالی چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر..... یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی انصار تھے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے..... ان کے پاس دودھ والے جانور ہوتے تھے جن کا کچھ دودھ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو بھیج دیا کرتے..... (بزار)

طلباء کو نصیحت

حضرت یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے اپنے شاگردوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: نیت کرنا سیکھو کیونکہ نیت عمل سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے..... (دل کی باتیں)

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ علیہ کی عجیب وصیت

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے بوقت انتقال اپنی اہلیہ سے وصیت کی کہ جب مجھے دفن کر چکو تو میری دونوں بیٹیوں کو فلاں پہاڑ پر لے جانا اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہنا اے خداوند! فضیل نے مجھے وصیت کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہا اپنی لڑکیوں کو اپنی طاقت کے مطابق اپنے پاس رکھا اب جب تو نے قبر کے قید خانے میں مجھے قید کر دیا ہے تو میں اپنی لڑکیوں کو تیرے حوالے کرتا ہوں اور تجھے واپس دیتا ہوں.... بعد تدفین آپ کی اہلیہ نے وصیت کے مطابق عمل کیا اور مناجات کر کے اپنی بے بسی پر بہت روئی.... اسی اثنا میں امیر یمن مع اپنے دونوں بیٹوں کے اس جگہ پہنچ گیا اور اس نالہ وزاری کو سنا اور حال پوچھا آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی اہلیہ نے تمام حالت بیان کی امیر یمن نے سب باتیں سن کر کہا کہ میں ان دونوں لڑکیوں کو اپنے دونوں بیٹوں سے بیاہ دیتا ہوں چنانچہ ان کو اپنے ہمراہ یمن لے گیا اور بزرگوں کو جمع کر کے دس دس ہزار مہر پر ان کا نکاح کر دیا جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے.... حق تعالیٰ اسکا ہو جاتا ہے.... (مخزن اخلاق: صفحہ ۲۵۳)

انسان کا بندر اور سور بن جانا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لڑکوں کو (جو کچھ ان کے باپ کھاتے تھے) بتلا دیتے تھے پس لڑکے اپنے باپوں کے پاس آتے تھے اور ان سے وہی کھانا مانگتے تھے جو انہوں نے کھایا تھا چنانچہ وہ لوگ لڑکوں سے کہتے تھے کہ تم کو یہ کس نے بتلایا ہے لڑکے کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بتلایا ہے یہ سن کر ان لوگوں نے اپنے لڑکوں کو عیسیٰ کے پاس جانے سے روک دیا اور ان کو ایک وسیع مکان میں بند کر دیا..... حضرت عیسیٰ نے ایک مرتبہ ان لوگوں میں سے کسی سے فرمایا کہ تمہارے لڑکے کہاں ہیں کیا وہ اس گھر میں ہیں..... اس آدمی نے کہا کہ اس مکان میں تو صرف بندر اور سور ہیں..... پس حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ وہ ایسے ہی ہوں گے..... انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ جب اس نے دروازہ کھولا تو ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ وہ بندر اور سور ہیں.....

سیدزادہ پر زیادتی کے سبب زیارت بند ہوگئی

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ ان کے استاد حضرت مولانا قلندر صاحب جو جلال آباد میں رہتے تھے وہ صاحب حضوری تھے۔ یعنی ان کو روزانہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی تھی۔ گو اللہ تعالیٰ کے بندے بعض ایسے بھی ہوئے ہیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بیداری میں بھی ہوتی رہی ہے۔ لیکن خواب میں زیارت کرنے والے زیادہ ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا قلندر صاحب جب مدینہ شریف جا رہے تھے تو کسی غلطی پر اپنے حمال کو جو ایک نوجوان شخص تھا تھپڑ مار دیا بس اسی روز سے زیارت بند ہوگئی۔ انہیں اس کا بڑا غم ہوا۔ اس غم کو وہی جانتا ہے جس کو کچھ ملا ہو اور پھر لے لیا جائے۔ جس کو کچھ ملا ہی نہ ہو وہ کیا جانے۔

اسی غم میں مدینہ طیبہ پہنچے وہاں کے مشائخ سے رجوع کیا مگر سب نے کہا ہمارے قابو سے باہر ہے۔ البتہ ایک مجذوب عورت کبھی کبھی روضہء اطہر کی زیارت کے لیے آتی ہے۔ وہ برابر ٹکٹکی لگائے دیکھتی رہتی ہے۔

وہ کبھی آئے اور توجہ کرے تو ان شاء اللہ پھر زیارت نصیب ہونے لگے گی۔ وہ اس مجذوبہ کے منتظر رہے۔ ایک دن وہ بی بی آئیں۔

ان سے انہوں نے عرض کیا تو انہیں ایک جوش آیا اور اسی جوش میں انہوں نے روضہء اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہا "شف یعنی دیکھ" انہوں نے جو اس وقت نظر کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ جاگنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

اور اس کے بعد وہی کیفیت حضوری کی جو جاتی رہی تھی پھر حاصل ہوگئی۔ گو تھپڑ مارنے کے بعد مولانا نے اس سے معافی مانگ لی تھی اور اس نے معاف بھی کر دیا تھا لیکن پھر بھی اس حرکت کا یہ وبال ہوا۔ تحقیق پر معلوم ہوا کہ وہ لڑکا سید زادہ تھا۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

ایک رکعت میں سارا قرآن کریم سنا دیا

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ کے دادا مولانا محمد رحمت اللہ کا بیان ہے کہ
''1857ء کے بعد ایک رات میں نے پٹنہ (گنگا کے کنارے) مسجد میں گذاری ان دنوں حافظ ضیاء الدین بخاری (والد امیر شریعت رحمہ اللہ) کی عمر اُنتیس سال تھی اور انہوں نے ایک رات مجھے ایک ہی رکعت میں سارا قرآن کریم سنا دیا تھا....'' (حیات امیر شریعت)

حافظ سید ضیاء الدین بخاریؒ کے قرآن کریم سے والہانہ تعلق و وارفتگی اور عقیدت و عشق ہی کا ثمرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسا بیٹا دیا، جس نے ساری زندگی قرآن کے پیغام اور علوم و معارف کو بیان کرنے میں گذار کر دی اور جب ڈوب کر وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو یوں معلوم ہوتا کہ گویا ''ابھی ابھی قرآن نازل ہو رہا ہے''.... ''اللہ مغفرت کرے عجب لوگ تھے''....(عجیب وغریب واقعات)

ایک غیر مسلم سے گفتگو

حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے اسلاف نے بزرگان دین کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا تھا ایک مرتبہ کسی دعوت میں ایک ایسے اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص سے حضرت رائے پوریؒ کا تعارف کرایا گیا جو کسی اونچے خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور عیسائی ہو گیا تھا اس زمانہ میں عیسائیت کی تبلیغ کا بڑا زور تھا اور عیسائی مشنریوں کے اثر اور مشن اسکولوں میں تعلیم پانے کی وجہ سے بہت سے خاندانی مسلمان عیسائیت قبول کر رہے تھے اس عیسائی نے آپ سے بھی مذہبی گفتگو شروع کر دی اور آپ کو عیسائیت کی دعوت دینے لگا آپ نے فرمایا کہ:.....''تم لوگوں کا کچھ اعتبار نہیں تم نے ہم سے چار سو بیس کی ہمارے باپ دادا غیر مسلم تھے تمہارے بزرگوں کو تبلیغ و تلقین سے انہوں نے اسلام قبول کر لیا.....اب جب ہم مسلمان ہو گئے تو تم ہم کو چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے (یعنی مسلمان سے عیسائی ہو گئے) اب بھی تمہارا کیا اعتبار ہے ہم تمہارے پیچھے چلیں گے تو تم ہم کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ گے''.....یہ سن کر وہ شخص بہت خفیف ہوا اور کہا ہم آپ سے پھر کبھی نہیں کہیں گے.....(انمول موتی جلد ۲)

جب کایا پلٹ گئی

مولوی عبدالحق کاندھلوی ابن مولوی محمد ابوالقاسم بن مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلویؒ کے صاحبزادے نمبردار نصیر الحق جو بڑے آزاد طبیعت رکھتے تھے.....ایک مرتبہ سردی کے موسم میں گھر کے دروازے میں بیٹھے ہوئے شطرنج کھیل رہے تھے کہ رات کا اخیر حصہ ہوگیا اس وقت حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی گلی سے تہجد کے لئے تشریف لے جارہے تھے انہوں نے یہ سمجھ کر کہ پڑوس کا جلاہا ہے حکم دیا کہ حقہ بھر لاؤ حضرت مولانا نے اپنے چہرہ کو چادر میں لپیٹا کہ کوئی پہچان نہ سکے اور فوراً حقہ بھر کر سامنے رکھ دیا اور چلے گئے جانے کے بعد کسی نے کہا یہ تو مولانا مظفر حسین صاحب معلوم ہوتے ہیں.....نمبردار نصیر الحق یہ سنکر گھبرا گئے اور کہا..... اب میں کاندھلہ رہنے کے قابل نہیں رہا اور گھر چھوڑ کر روانہ ہوگئے.....پہلے ایک خاندانی پیر اور مصنوعی درویش سے سابقہ پڑا جب وہاں کچھ نہ پایا تو حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے آستانہ مبارک پر جا پڑے.....اور وہ مجاہدہ و ریاضت کیا کہ ساری عمر کی تلافی کردی..... بالآخر حضرت اقدس گنگوہیؒ کے خلیفہ اور مجاز طریقت ہوئے.....(حالات مشائخ کاندھلہ)

معاملات اور حقوق العباد

حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحبؒ ایک بار وطن سے ملازمت پر بذریعہ ریل جانے لگے اسٹیشن پر اس وقت پہنچے جب ریل آچکی تھی اور چھوٹنے ہی والی تھی.....آپ کے پاس سامان مقررہ وزن سے زیادہ تھا وزن کرا کر محصول دینے کا موقع نہ تھا گھبراہٹ میں ٹکٹ لیکر ریل میں تو بیٹھ گئے مگر خلاف شریعت زیادہ سامان بے محصول لے جانے پر دل بے چین تھا خدا سے دعا کی کہ اس معصیت سے بچنے کی کوئی سبیل نکال دیجئے کہ اچانک ذہن میں آیا کہ جہاں ریل سے اترنا وہاں سامان کا وزن کروا کر محصول ادا کر دینا آپ نے یہی کیا مگر رات کا وقت تھا ٹکٹ کلکٹر نے سامان تولنے سے انکار کر دیا اور کہا جایئے لے جایئے آپ نے فرمایا آپ کے خلاف قانون اس کی اجازت دینے کا کیا حق ہے وہ پھر بھی تیار نہیں ہوا آپ نے خود سامان تولا اور جتنا وزن زیادہ تھا اتنی رقم کا ریل کا ٹکٹ خرید کر پھاڑ کر پھینک دیا اور اس طرح حقوق العباد اور صفائی معاملات کا بہترین نمونہ اپنے عمل سے دکھایا.....(ماہنامہ البلاغ ص ۵۶)

ایک واقعہ

حضرت وہب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک عابد ایک راہب کے پاس سے گزرا اس نے راہب سے بات چیت کی اور پوچھا کہ تم اس گرجا گھر میں کب سے ہو؟ اس نے کہا ساٹھ سال سے اس نے پوچھا کہ ساٹھ سال کیسے رکے رہے یہاں؟ اس نے کہا بس گزر گئے دنیا گزر رہی ہے.....عابد نے پوچھا موت کو کس طرح یاد کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہو اور اس پر کوئی وقت ایسا بھی گزرے کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کرے اور میں تو کوئی قدم اٹھا کر اسے رکھنے نہیں پاتا کہ میں سمجھتا ہوں کہ رکھنے سے پہلے ہی میں مرجاؤں گا یہ سن کر عابد رونے لگے راہب نے کہا کہ تو کھلم کھلا ایسے رو رہا ہے تو تنہائی میں کیسے روتا ہوگا؟ عابد نے کہا کہ میں افطار کے وقت روتا ہوں اور اپنے آنسو پیتا ہوں اور میرا کھانا میرے آنسو میں سے بھیگ جاتا ہے جب نیند مجھے بستر پر گراتی ہے تو میرا بستر میرے آنسوؤں سے بھیگ جاتا ہے.....راہب نے کہا کہ اگر تو ہنس رہا ہو اور تجھے اپنے گناہوں کا اعتراف بھی ہو تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ تو روئے اور اللہ پر احسان رکھتا ہو عابد نے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کرو.....تو راہب نے کہا کہ

دنیا میں کھجور کے درخت کی مانند رہو اگر کھایا جائے تو پاک اور میٹھا ہو اور رکھا ہو تو میٹھا ہو اور اگر کسی چیز پر گر جائے تو نہ اسے نقصان دے اور نہ توڑے دنیا میں گدھے کی طرح مت بنا کہ بس وہ چاہتا ہے کہ پیٹ بھرے اور مٹی میں لوٹ لگائے.....اللہ سے خیر خواہی کرو جیسا کہ کتا اپنے مالکان کا خیر خواہ ہوتا ہے کہ وہ اسے بھگاتے ہیں بھوکا رکھتے ہیں مگر وہ ان کی چوکیداری کرتا ہے.....ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ طاؤس جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے تھے اور فرماتے کہ ہمارے لئے یہ بھی بھاری ہو گیا ہے کہ ہم کتوں کی طرح اپنے اہل اور اپنے آقا کے لئے خیر خواہ بن جائیں.....

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ: دنیا اور آخرت کی مثال دو سوکنوں کی ہے کہ اگر ایک کو راضی کرو گے دوسری ناراض ہو جائے گی.....(دل کی باتیں)

ایک عاشق رسول کا عجیب وغریب واقعہ

حضرت مولانا وجیہ الدین صاحب رحمہ اللہ عالم ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے متعلقین سے تھے آپ حج میں تشریف لے گئے مدینہ منورہ پہنچ کر جب ویزہ کی مدت ختم ہونے لگی تو انہوں نے نے متعلقہ دفتر میں جا کر ویزہ کی مدت بڑھانے کیلئے درخواست کی انہوں نے کہا اس کی وجہ بھی لکھ کر لائیں کہ آپ کس غرض کیلئے مزید یہاں رہنا چاہتے ہیں آپ نے اس وجہ والے خانے میں لکھ دیا ''للوفات'' یعنی یہاں فوت ہونے کیلئے ویزہ کی مدت بڑھوانا چاہتا ہوں' بہر حال دفتر والوں نے خانہ پری دیکھی اور پندرہ دن کیلئے ویزہ بڑھا دیا....

جب پندرہ دنوں میں سے دو ایک دن باقی تھے تو آپ روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور درخواست کی' یارسول اللہ! مدت ختم ہونے کو ہے اب تو آپ مجھے اپنی طرف بلالیں' بس پھر آپ اس مدت ختم ہونے سے پہلے ہی وہیں جاں بحق ہو گئے....(عجیب وغریب واقعات)

علم مبارک ہو

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ رحمتہ اللہ علیہ جب پہلی بار حج سے واپس ہوئے تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے لئے مکہ مکرمہ سے ایک رومال بطور ہدیہ لائے اور حضرت حکیم الامت کو بھیج دیا.....ساتھ ہی خط لکھا' اس میں ہدیہ کا ذکر کیا او راس کے بعد دعا کی درخواست کی دعا کی درخواست کے ساتھ ہی معاً حضرت کے مزاج کا خیال آیا کہ:..... ''ہدیہ بھیج رہا ہوں اس کے ساتھ دعا کی درخواست ہے' کہیں ناگوار نہ گذرے کہ ہدیہ کا عوض دعا کا طلب گار ہے'' حضرت مولانا کاندھلویؒ نے دعا کی درخواست ہے'' پر حاشیہ دیا کہ:.....یہ جملہ مستانفہ ہے' اس کا ماقبل سے کوئی تعلق نہیں ''حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے مولانا کاندھلویؒ کی احتیاط اور مزاج شناسی سے اتنا مسرور ہوئے کہ اسی خط پر اس فقرے کے نیچے لائن کھینچی اور لکھا ''ھنیئاً لکم العلم'' (علم تم کو مبارک ہو) (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

تمہارا دشمن ۱۷ ماہ میں غرق ہوگا

حضرت سید شاہ فتح قلندر جونپوری جب جونپور سے چلے گئے اور ضلع اعظم گڑھ میں قلندر پور (یو پی ..... بھارت) آباد کیا تو ایک روز وہاں کا راجہ بابو عظمت خاں قلندر پور شکار کھیلنے آیا ..... آپ بھی اپنے مریدوں کے ہمراہ شکار کھیلنے نکلے ..... آپ کے بھانجے کے پاس ایک نہایت عمدہ شکاری کتیا تھی ..... یہ شکار پر اس وقت حملہ کرتی تھی جب دوسرے شکاری کتے شکار کو قابو نہ کر پاتے اور شکار کو زندہ پکڑ لاتی تھی ..... بابو عظمت خاں کو یہ کتیا بہت پسند آئی اور آپ سے مانگی آپ نے فرمایا یہ میرے بھانجے کی ہے ..... اگر تم کو دے دی ..... تو وہ ناخوش ہوگا اور اس کی ناخوشی مجھے منظور نہیں ہے ..... بابو عظمت خاں اس بات پر آپ سے بگڑ گیا اور ایذا رسانی کے درپے ہوا ..... آپ قلندر پور چلے گئے اور چلتے وقت فرمایا کہ ان شاء اللہ جب یہ ظالم پانی میں ڈوب کر مر جائے گا تب آؤں گا ..... چند روز بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے خواب میں دیکھا ..... حضور علیہ الصلوٰۃ والثناء والسلام نے فرمایا کہ تمہارا دشمن ۱۷ مہینہ میں غرق ہو جائے گا اور تعبیر اس کی سترہ مہینے میں ظاہر ہوئی ..... سترھویں مہینہ ہمت خاں بہادر تسخیر اعظم گڑھ کے لیے الہ آباد سے کوچ کرتا اعظم گڑھ پہنچا ..... بابو عظمت خاں مقابلہ سے بھاگا اور کشتی پر سوار ہو کر کسی طرف روانہ ہوا مگر راستہ میں معہ اسباب کشتی ڈوب گئی .....

سچ ہے باشیر دلاں ہر کہ در افتاد برافتاد (دینی دسترخوان جلد اوّل)

دو بچوں کی غزوۂ احزاب میں شرکت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ۵ ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم لوگ غزوۂ احزاب کے سال قریش کے ساتھ نکلے تھے ..... میں اپنے بھائی حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا اور ہمارے ساتھ ہمارے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے ..... جب ہم عرج پہنچے تو ہم لوگ راستہ بھول گئے اور رکوبہ گھاٹی کی بجائے ہم جثجاثہ چلے گئے یہاں تک کہ ہم قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے ہاں آ نکلے اور پھر مدینہ پہنچ گئے اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق میں پایا ..... اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی اور میرے بھائی کی عمر تیرہ سال تھی ..... (رواہ الطبرانی فی الاوسط، حیات الصحابہ)

زیارت کے بعد نابینا ہونے کی تمنا

حضرت بحر العلوم حافظ محمد عظیم المتخلص یہ واعظ (۱۲۰۵ھ تا ۱۲۷۵ھ) آپ حافظ جی صاحب گنج والے کے نام سے بھی مشہور تھے۔ جامع مسجد گنج کے امام خطیب و مدرس تھے۔ پشاور کا یہ محلّہ ''حافظ محمد عظیم'' کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کی محبت کا جو عالم تھا وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔

ایک بار آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے دیدار جمال سے شرف ہونے کے بعد یہ آنکھیں اب اور کسی کو دیکھنا نہیں چاہتیں۔ جب بیدار ہوئے تو نابینا ہو چکے تھے۔

آپ کی نہایت خوبصورت اور موٹی موٹی آنکھیں اب بے نور ہو چکی تھیں۔

سبحان اللہ! کیا عشق محمدی تھا۔ اسی عشق و محبت کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم لدنی سے نواز دیا تھا۔ بغیر بینائی کے تمام عمر درس و تدریس میں گذری۔

صحاح ستہ کی تمام اسانید زبانی یاد تھیں۔

۱۲۷۵ھ بمطابق ۵۹-۱۹۵۸ میں وصال فرمایا۔ جنازے پر لوگوں کا اس کثرت سے ہجوم تھا کہ شہر کے لوگ متعجب تھے کہ اس قدر خلقت کہاں سے آ گئی ہے۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

میں تم سے بہت خوش ہوں

حضرت خواجہ محمد عاقل حضرت خواجہ نور محمد مہاروی کے ممتاز ترین خلفاء میں سے تھے۔ اتباع سنت کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ وصال سے کچھ روز پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''تو مارا بسیار خوش کردی کہ ہمگیں سنتہائے مارا زندہ کردی''

(میں تم سے بہت خوش ہوں کہ تم نے میری تمام سنتوں کو زندہ کر دیا)۔ (دینی دستر خوان جلد ۲)

عجیب انداز تبلیغ

ابتداء میں جب حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور شیخ حسام الدین صاحب کا تعلق بڑھا تو وہ شیخ صاحب کو نماز کی ادائیگی میں مداومت کی تلقین کرنے لگے اور پھر جب شیخ صاحب کی عادت میں کچھ تغیر نظر نہ آیا تو یہ اسرار یہاں تک بڑھا کہ جیل کی رفاقت میں ایک دن شیخ صاحب کے سامنے بیٹھے ہوئے اپنی ٹوپی سر سے اتاری اور شیخ صاحب کے پاؤں پر رکھ کر کہنے لگے:

''حسام! یہ ٹوپی کسی بڑے سے بڑے فرعون اور نمرود کے پیروں پر بھی نہیں پڑ سکتی.... میری تم سے صرف یہی التجا ہے کہ اس ٹوپی کی شرم رکھ لو اور پنج وقتہ نماز کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی نہ کیا کرو''....(ماہنامہ تبصرہ امیر شریعت)

ایک واعظ کی عجیب دلیری

ایک واعظ کی مجلس میں امام احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ شریک تھے....واعظ نے بہت سی احادیث غلط سلط امام احمد بن حنبل کے حوالہ سے بیان کیں....یہ دونوں بزرگ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنستے رہے کہ کیا کہہ رہا ہے....جب وعظ ختم ہوا تو امام احمد بن حنبلؒ آگے بڑھے اور واعظ سے پوچھا کہ آپ احمد بن حنبل کو جانتے ہیں؟ تو کہا ہاں جانتا ہوں پھر فرمایا کہ مجھے بھی جانتے ہو؟ کہا نہیں امام صاحبؒ نے فرمایا کہ میں ہی تو احمد بن حنبل ہوں واعظ نے بڑی دلیری سے کہا کہ خوب کہا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ احمد بن حنبل ایک آپ ہی ہیں....معلوم نہیں کتنے آپ جیسے احمد بن حنبل دنیا میں موجود ہیں....(عجیب وغریب واقعات)

علم اور مال کا فرق

مصر میں ایک امیر کے دولڑکے تھے.....ایک علم سیکھتا اور دوسرا مال جمع کرتا.....آخر کار وہ بہت بڑا عالم ہو گیا اور دوسرا مصر کا وزیر بن گیا.....وہ تونگر حقارت کی نظروں سے عالم کو دیکھتا اور کہتا کہ میں سلطنت کے درجہ تک پہنچ گیا.....اور یہ ویسا ہی فقیری میں رہا.....کہا: اے بھائی! خدائے بزرگ و برتر کی نعمتوں کا شکر مجھ پر زیادہ واجب ہے کہ میں نے پیغمبروں کی میراث پائی یعنی علم اور تجھ کو فرعون اور ہامان کی میراث ملی یعنی ملک مصر.....(گلستان سعدی)

شہادت کے بعد سر سے تلاوت قرآن کی آواز

جعفر بن محمد صائغ کا بیان ہے کہ میری آنکھیں پھوٹ جائیں اور میرے کان بہرے ہو جائیں اگر میں غلط کہوں، میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ جس وقت احمد بن نصرؒ شہید کیے گئے برابر ان کے سر سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی آواز آتی رہی.... شہادت کے بعد سر مبارک، تن سے جدا کیا گیا اور لاش لٹکا دی گئی اور سر کو بغداد بھیج دیا گیا جو مدت تک شہر کے مشرقی حصے میں پھر مغربی حصے میں آویزاں رکھا گیا.... علامہ ابن جوزیؒ نے ابراہیم بن اسمٰعیل کا بیان لکھا ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی کہ احمد بن نصرؒ کے سر سے قرآنی آیات کی تلاوت سنی جاتی ہے تو میں رات کو وہاں پہنچا اور سر کے قریب کان لگا کر سنتا رہا حالانکہ چاروں طرف پہریدار موجود تھے.... جب رات کا سناٹا ہوا تو ان کے سر نے تلاوت شروع کی اور یہ آیات پڑھیں:

الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ الخ

(اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اذیت اٹھانا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آل ابی بکر کی آواز آئی تو آپ سے کہا گیا کہ اپنے صاحب کے پاس پہنچو..... آپ ہم سے روانہ ہوئے تب آپ کی زلفیں تھیں..... پس آپ مسجد حرام میں یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے تم برباد ہو جاؤ کیا تم ایک آدمی کو اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ اپنے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح نشانیاں لایا ہے؟ مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ہٹ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹوٹ پڑے.....

پھر جب آپ ہمارے پاس واپس لوٹے تو (یہ حالت تھی کہ) آپ اپنی زلفوں کو جہاں سے چھوتے تو وہ ہاتھ کے ساتھ ہی آ جاتیں اور آپ یہ کہتے جا رہے تھے کہ تبارکت یا ذالجلال والاکرام (اے ذوالجلال والاکریم آپ بڑی برکت والے ہیں).....

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظیم (مقصد) کے لئے حقیر (چیزوں) کو قربان کر دیتے تھے اور کہا گیا ہے کہ تصوف نام ہے نعمتوں کے مالک کے لئے اپنی ہمتیں وقف کرنے کا..... (۳۱۳ روشن ستارے)

ایک بیمار عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لی مکہ مکرمہ پہنچادی گئی

سکندریہ کی ایک بی بی حج کے قصد سے مدینہ منورہ تک آئیں.... مدینہ منورہ سے جب قافلہ کوچ کرنے کا وقت آیا تو ان کا پاؤں اس قدر ورم کر آیا کہ جنبش محال ہوگئی.... قافلے والے انہیں مدینہ منورہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئے.... انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آہ وزاری شروع کردی.... اسی حالت میں کیا دیکھتی ہے کہ تین نوجوان آئے اور آواز دی کہ کون شخص مکہ مکرمہ کا ارادہ رکھتا ہے.... بی بی نے کہا میرا ارادہ ہے.... انہوں نے کہا اٹھ چل .... بی بی نے کہا ورم کی وجہ سے تو پاؤں کو جنبش بھی نہیں دے سکتی.... انہوں نے میرا پاؤں دیکھ کر شغدف پر سوار کرالیا اور مکہ مکرمہ کی راہ لی.... میں نے ان سے دریافت کیا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ کوئی [illegible] کہتا ہے.... انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و[illegible] یکھا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا.... کہ مسجد میں جا کر اس عور[illegible] لے لو جو جنبش نہیں کرسکتی.... اس نے میری پناہ لی ہے.... بعدہ میں بآرام مکہ مکرمہ پہنچ گئی.... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

تیرے منہ سے حقے کی بو آتی ہے

ایک شخص جنگل میں تنہا چلا جارہا تھا اتفاقاً اس کی سواری کے جانور کا پیر ٹوٹ گیا.... پریشانی کے عالم میں اس نے درود شریف کا ورد شروع کیا.... دیکھتا کیا ہے تھوڑی دیر بعد تین بزرگ تشریف لائے ان میں اس ایک دور کھڑے رہے اور دو صاحبان نزدیک تشریف لائے اور اس کے جانور کا پیر درست کردیا.... اس شخص نے دریافت کیا کہ آپ حضرات کون ہیں.... ان دونوں صاحبان نے فرمایا کہ ہم حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ جو دور کھڑے ہیں وہ ہمارے نانا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں.... اس شخص نے فریاد کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو قدم بوسی سے کیوں محروم فرمایا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے منہ سے حقے کی بو آتی ہے.... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

صرف تین دن میں حفظ قرآن مجید

ہشام بن محمد السائب اپنے زمانے میں علم الانساب میں سب سے بڑے عالم تھے اور تاریخ میں خصوصی مہارت رکھتے تھے.... ان کا بیان ہے کہ میں نے ایسا یاد کیا ہے کہ کسی نے نہ کیا ہوگا اور بھولا بھی ایسا کہ کبھی کوئی بھولا نہ ہوگا.... فرماتے ہیں کہ میرے چچا ہمیشہ مجھے قرآن مجید یاد نہ کرنے پر لعنت ملامت کیا کرتے تھے.... ایک دن مجھے بڑی غیرت آئی میں ایک گھر میں بیٹھ گیا اور قسم کھائی کہ جب تک کلام باری حفظ نہ کرلوں گا اس گھر سے باہر نہ نکلوں گا.... چنانچہ میں نے پورے تین دن میں قرآن کریم کو مکمل حفظ کر کے اپنی قسم پوری کر لی اور بھول جانے کا قصہ یہ ہے کہ میں نے آئینہ میں دیکھا کہ داڑھی لمبی ہوگئی ہے تو میں نے اس کو چھوٹی کرنا چاہا.... ایک مشت سے زیادہ کو کاٹنے کرنے کیلئے داڑھی مٹھی میں لی اور بجائے نیچے کے اوپر قینچی چلادی.... چنانچہ داڑھی صاف ہوگئی.... یہ ہے انسان اور اس کی بے بسی (اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

دو عذاب

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک (یہ دونوں بنی امیہ کے خلفاء میں سے ہیں) دمشق میں منبر پر چڑھا اور کہا کہ اے شامیو! بیشک اللہ تعالیٰ نے میری خلافت کی برکت سے تمہیں طاعون سے محفوظ رکھا یہ سن کر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا اللہ تعالیٰ ہم پر زیادہ مہربان ہے وہ ہم پر تجھ کو اور طاعون کو جمع نہ کرے گا کیا تجھے نہیں معلوم ہے ایک شخص تھا اور اس کے اولاد اور مال سب کچھ تھا..... جب اس کے مرنے کا وقت آیا اور قریب مرگ ہوا تو اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ اے میرے لڑکو میں تمہارا کیسا باپ تھا لڑکوں نے کہا کہ تم اچھے باپ تھے اس نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلائیو پھر اوکھلی میں کوٹ کر آٹا کر ڈالیو اس کے بعد مجھے تیز ہوا میں اڑا دیجیو شاید کہ اللہ تعالیٰ میری جگہ نہ پہچانے..... چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا..... اس کے بعد اللہ جل شانہ نے اس کو جمع کیا اور اس سے فرمایا کہ اے میرے بندے تو نے یہ کیوں کیا..... اس نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں نے تیرے خوف سے ایسا کیا اور اس لئے کہ تو اپنے بندہ پر دنیا و آخرت میں دو عذاب نہیں جمع کرے گا.....

حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ کی ایک کرامت

حضرت والد محترم الحاج عبدالقیوم مہاجر مدنی مدظلہم کی نیک تربیت اور دعاؤں کی بدولت ہم ۹ بھائیوں میں سے اکثر حافظ قرآن ہیں۔ہم میں سے کچھ بھائیوں نے جب استاد محترم قاری سیف الدین صاحب مدظلہم کے پاس نصف قرآن حفظ کرلیا تو اس موقع پر حضرت قاری رحیم بخش صاحب رحمہ اللہ ہمارے گھر تشریف لائے تو ہمارے بڑے بھائی محمد ابراہیم صاحب کے بارہ میں معلوم ہوا کہ انہوں نے حفظ نہیں کیا۔حضرت قاری صاحب پر قرآن کی عقیدت و محبت کا ایسا عشق تھا کہ آپ کی خواہش تھی کہ ہر مسلمان بچہ حافظ قرآن ہو حضرت نے والد صاحب سے فرمایا کہ اسے بھی حفظ کراؤ اور یہ ہمیں دیدو۔پھر اپنے تلمیذ خاص استاد محترم قاری سیف الدین صاحب مدظلہ کو مامور فرمایا کہ وہ بڑے بھائی صاحب کو شرف تلمذ سے نوازیں۔

حضرت قاری رحیم بخش صاحب رحمہ اللہ کی دعاؤں اور توجہات کی برکت سے بھائی جان نے بڑی عمر کے باوجود صرف دس ماہ کے قلیل عرصہ میں نہ صرف حفظ مکمل بلکہ استاد محترم قاری سیف الدین صاحب مدظلہ کے سفر حج پر جانے کی وجہ سے ان کی نیابت میں جامع مسجد غفوریہ چوک لکڑ منڈی ملتان دوران تراویح مکمل قرآن سنادیا۔(ازمرتب)

حقیقی زاہد

ایک بادشاہ کو ایک مہم پیش آئی.....کہا(منت مانی) اگر کام کا انجام میرے مقصد کے موافق ہو تو زاہدوں کو اتنے درہم دوں گا جب اس کی حاجت پوری ہوگئی اور اس کے دل کی پریشانی جاتی رہی تو شرط پوری ہونے پر نذر کا ادا کرنا ضروری ہوا.....ایک خاص غلام کو درہموں کی تھیلی دی کہ زاہدوں کو دے آئے .....کہتے ہیں کہ وہ غلام عقلمند اور ہوشیار تھا تمام دن پھرتا رہا اور رات کے وقت واپس آیا اور درہموں کو چوم کر بادشاہ کے سامنے رکھ دیا اور عرض کیا: زاہدوں کو جہاں تک میں نے تلاش کیا نہیں پایا..... بادشاہ نے کہا: یہ کیا کہہ رہا ہے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اس ملک میں چار سو زاہد ہیں کہا: اے دنیا کے مالک جو زاہد ہے، وہ لیتا نہیں اور جو لیتا ہے وہ زاہد نہیں..... بادشاہ ہنسا اور مصاحبوں سے کہا جتنا کہ مجھے فقیروں اور خدا پرستوں سے عقیدہ اور اقرار ہے اس شوخ چشم کو دشمنی اور انکار ہے اور حق اسی کی جانب ہے.....(گلستان سعدی)

ایک دیہاتی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عجیب سوال

''حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ ایک دیہاتی سامنے کھڑا ہوا.... اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی.... پھر کہا اے اللہ کے رسول! مجھے وہ بات بتاؤ جو مجھے جنت سے قریب اور آتش دوزخ سے دور کر دے؟ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے.... پھر اپنے رفقاء کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور (ان کو متوجہ کرتے ہوئے) فرمایا: اس کو اچھی توفیق ملی.... یا فرمایا: اس کو خوب ہدایت ملی.... پھر آپ نے اس دیہاتی سے فرمایا: ہاں! ذرا پھر کہنا! تم نے کس طرح کہا: سائل نے اپنا وہی سوال پھر دہرایا (مجھے وہ بات بتادو! جو مجھے جنت سے نزدیک اور دوزخ سے دور کر دے) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صرف اللہ کی بندگی کرتے رہو.... اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ کرو.... نماز قائم کرتے رہو.... زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو.... اب اونٹنی کی مہار چھوڑ دو!'' (مسلم شریف)

علم کا ایک حصہ

۱۹۵۴ء میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ لاہور تشریف لے گئے اسی دوران جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ نے بخاری شریف کا امتحان حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے سپرد کیا.... اس زمانہ کے طالب علم اور آج کے مدرس جامعہ اشرفیہ مولانا محمد یعقوب صاحب مدظلہ سے دوران امتحان مفتی صاحبؒ نے کوئی بات دریافت فرمائی انہوں نے اپنی طبعی نیکی اور روایتی سادگی کے ساتھ بے تکلف کہا کہ:.... ''حضرت مجھے یہ بات معلوم نہیں''

تو آپؒ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہاری اس بات پر ایک نمبر تمہیں زیادہ دیتا ہوں چونکہ تم نے ایسی بات کہی جو اہل علم کے کہنے کی ہے مگر عام طور پر وہ نہیں کہتے اور باوجود کسی بات کے نہ جاننے کے اس کے بارے میں اپنا عالم ہونا ظاہر کرتے ہیں..... حالانکہ اپنے جہل کا اعتراف بھی علم کا ایک حصہ ہے اور پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ سنایا کہ وہ فرمایا کرتے تھے '' علموا اصحابکم قول لا ادری ''اپنے ساتھیوں کو لا ادری (میں نہیں جانتا) کہنا بھی سکھاؤ..... (انمول موتی جلد۲)

مہمانوں کے اعزاز میں جنگل خالی کر دیا گیا

حضرت عقبٰی بن نافع افریقہ میں داخل ہوئے تیونس کے ساحل پر اور وہاں سے واپسی پر وہیں شہید ہوئے وہیں قبر بنی آج بھی الجزائر میں اس اللہ کے بندے کی قبر بتا رہی ہے کہ کہاں مکہ .... کہاں مدینہ .... کہاں حجاز .... وہاں سے نکل کر اپنی قبر یہاں بنوائی اللہ کے بندوں کو دین میں داخل کرنے کیلئے اور تیونس میں انہوں نے چھاؤنی بنائی ....

جب یہ اللہ کے کام میں تھے تو اللہ ان کے ساتھ تھے .... تیونس میں چھاؤنی بنائی .... وہاں جنگل تھا .... ۱۱ کلومیٹر میں پھیلا ہوا تو وہاں چھاؤنی بنائی .... تو ان کے بارہ ہزار ساتھیوں میں ۱۹ اصحابہ بھی تھے ان کو لیا اور ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر اعلان کیا ....

اے جنگل کے جانورو! ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں تین دن کی مہلت ہے جنگل سے نکل جاؤ .... اس کے بعد جو جانور ملے گا ہم اس کو قتل کر دیں گے ....

تین دن میں سارے افریقہ نے دیکھا کہ پورا جنگل خالی ہوا .... کتنے ہزار برابر لوگ اس منظر کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے .... (درنایاب)

صاحب حال بزرگ

ایک مرتبہ حیدر آباد کے وزیر حضرت گنج مراد آبادی رحمہ اللہ کے ہاں حاضر خدمت ہوئے فرمایا نکالو لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت وزیر ہیں فرمایا ارے میں کیا کروں .... وزیر ہیں تو کیا میری تنخواہ مقرر ہے .... ان کے یہاں سے پھر ۲ بجے رات تک ٹھہرنے کی اجازت دی .... وزیر نے برا نہیں مانا بلکہ لوگوں نے کہا صاحب ٹھہر جایئے جواب دیا کہ بزرگوں کی حکم عدولی کرنی مناسب نہیں اور چلے گئے ایک مرتبہ لوگوں نے کہا کہ حضرت آنے والوں کے ساتھ ذرا تو اخلاق سے پیش آیا کیجئے .... فرمایا ایک ایک آدمی کے ساتھ سو سو شیطان ہوتے ہیں میں اس وجہ سے ان کو نکالتا ہوں .... پھر حضرت والا (سیدنا و مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) صاحب ملفوظ نے فرمایا کہ مولانا کا کشف بڑھا ہوا تھا .... ایک مرتبہ فرمایا کہ اللہ کا ترجمہ ہندی میں بتاؤ پھر خود ہی فرمایا کہ اللہ کا ہندی ترجمہ ''من موہن'' ہے .... یہ کہہ کر چیخ ماری .... (قصص الاکابر)

مولانا محمد رحمت اللہ کیرانوی کو صحت کی خوشخبری

''ازالۃ الاوہام'' زیر ترتیب تھا کہ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد رحمت اللہ کیرانوی سخت علیل ہو گئے۔ اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کے قابل نہ رہے اشارہ سے نماز ہوتی تھی۔ عزیز و اقارب اور تیمار دار بڑھتی ہوئی کمزوری اور شدت مرض سے پریشان تھے۔ ایک روز نماز فجر کے بعد آپ رونے لگے۔ تیمار دار سمجھے شاید زندگی سے مایوسی ہے۔ پس تسلی دینے لگے۔

آپ نے فرمایا بخدا صحت کی کوئی علامت نہیں لیکن صحت ہوگی۔ رونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اے نوجوان! تیرے لیے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خوشخبری ہے کہ اگر تالیف ''ازالۃ الاوہام'' مرض کی وجہ ہے تو وہی باعث شفا ہوگی۔'' حضرت مولانا نے فرمایا کہ اس خوشخبری کے بعد مجھے کوئی رنج و ملال نہیں بلکہ مسرور اور خوش ہوں۔ اور فرط مسرت سے آنسو نکل آئے۔ الحمد للہ اس کے بعد صحت ہو گئی ''ازالۃ الاوہام'' کی ترتیب و تالیف کا کام شروع کر دیا۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

تم ہمارے پاس آؤ

حضرت حاجی امداد اللہ فاروقی مہاجر مکی ۲۲ صفر المظفر بروز دوشنبہ ۱۲۳۳ھ میں بمقام نانوتہ (ضلع سہارنپور یوپی بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام امداد حسین تھا۔ جسے حضرت مولانا شاہ اسحٰق محدث دہلوی نے بدل کر امداد اللہ کر دیا تھا۔ تاریخی نام ظفر احمد تھا اور مہر تدلی، ماہ زنی، نیر بطحا، انجم طٰہٰ، جمال کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''تم ہمارے پاس آؤ''۔

یہ خواب دیکھ کر دل میں جوش پیدا ہوا اور خواہش زیارت مدینہ شریف دل میں زیادہ ہوئی۔ یہاں تک کہ بلا فکر زادراہ آپ نے عزم مدینہ منورہ کر لیا اور پا پیادہ چل پڑے۔ ابھی ایک منزل طے ہوئی تھی کہ آپ کے بھائیوں کو خبر ہوئی انہوں نے کچھ زادراہ پیش کیا جسے آپ نے بخوشی قبول کر لیا اور روانہ ہوئے یہاں تک کہ ۵ ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ بندرگاہ لیس (متصل جدہ) پر جہاز سے اترے اور براہ راست میدان عرفات تشریف لے گئے۔ اور جملہ ارکان حج ادا کرنے کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ (برکات درود شریف)

جلد آ تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے

محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ وصال سے چند روز قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں.... ’’نظام! جلد آ تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے‘‘ اس خواب کے بعد سفر آخرت کے لیے بے چین رہ گئے.... وصال کے چالیس روز قبل کھانا پینا بالکل ترک کر دیا اب آنکھوں سے ہر وقت آنسو جاری رہتے تھے.... وصال کے روز لنگر اور ملکیت کی تمام چیزیں غرباء و مساکین میں تقسیم کرادیں تاکہ خدا تعالیٰ کے یہاں کسی چیز کا مواخذہ نہ ہو.... (دینی دستر خوان جلد اوّل)

اصلاح نفس

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ ایک مرتبہ گھر میں دیر سے تشریف لائے‘ رات ہو چکی تھی گھر میں طبیعت ناساز تھی‘ حضرت نے نیند سے جگانا مناسب نہ سمجھا.... صاحبزادی نے اُٹھ کر کھانا دیا اتفاق سے صاحبزادی صاحبہ کو پتہ نہ تھا کہ تازہ روٹی کہاں رکھی ہے.... وہ غلطی سے کئی دن کی باسی روٹی اُٹھا لائیں اور سالن برتن میں ڈال کر حضرت کے سامنے رکھ دیا ..... حضرت نے جو دیکھا تو روٹی بہت سخت تھی اس پر پھپھوندی (پھوئی) جمی ہوئی تھی ..... صاحبزادی صاحبہ کے علم میں یہ بات نہ تھی لیکن حضرت نے اُسے بتانا بھی مناسب نہ سمجھا اور دل سے فیصلہ کرلیا کہ:..... ’’اللہ تعالیٰ جو روز اچھی اور تازہ روٹی دیتا ہے اگر آج اس نے یہ باسی روٹی سامنے رکھوادی ہے تو اس کی نعمت سے کیسے انکار کیا جائے غرضیکہ اسی روٹی کو کھالیا ’’حضرت فرمایا کرتے تھے کہ:..... ’’کھانے میں کراہیت بھی محسوس ہوتی تھی‘ جی متلاتا تھا‘ قے آنا چاہتی تھی مگر نفس کو سزا دی اور چارونا چار ساری روٹی کھالی‘‘ اس واقعہ کو بیان کر کے فرمایا کہ:..... یہ دونوں مربیوں (خلیفہ غلام محمد دین پوری صاحبؒ و حضرت سید تاج محمود امروٹیؒ) کی صحبت (اور تربیت) کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے انانیت اور نفس کو مسل کر رکھ دیا..... (خدام الدین)

دُنیا کو خدائی پیغام

حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اللہ نے دنیا کی طرف وحی بھیجی کہ ’’اس کی خدمت گزار رہنا جو میری خدمت کرے اور اس کو تھکانا جو تمہاری خدمت کرے....‘‘

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے حفظ قرآن کا واقعہ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ (بانی دار العلوم دیوبند) نے جب پہلا حج کیا تو کراچی کے راستے سے کیا تھا۔ اس زمانے میں اسٹیمر نہیں تھی۔ بادبانی جہاز تھے۔ بادبان باندھ دیا گیا تو کشتی چل رہی ہے۔ ہوا جب مخالف چلی تو لنگر ڈال دیئے جس سے کشتی کھڑی ہو جاتی تھی۔ پانچ پانچ چھ چھ مہینے میں جدہ پہنچتے تھے۔ تو حضرت بھی بادبانی جہاز میں سوار ہوئے اور رمضان شریف آ گیا۔ گویا شعبان میں چلے تھے کشتی کے اندر رمضان آ گیا اور اتفاق سے کوئی حافظ نہیں۔ تراویح الم تر کیف سے ہوئی۔ تو حضرت کو بڑی غیرت آئی۔ کہ اڑہائی تین سو آدمی جہاز میں موجود اور تراویح میں قرآن کریم نہ سنایا جائے۔ ایک بھی حافظ نہیں۔ بس الم تر کیف سے سورتیں یاد ہیں۔ اسی دن قرآن یاد کرنے بیٹھے۔ روز ایک سپارہ حفظ کرتے رات کو تراویح میں سنا دیتے۔ (تحفۂ حفاظ)

شرابی کی نصیحت

شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ ایک فقیہ ایک جگہ سے گزر رہا تھا کہ اس نے ایک شرابی کو نشے میں مست و بے ہوش پڑے دیکھا اسے اس طرح پڑے ہوئے دیکھ کر اپنی پارسائی پر مغرور ہو گیا تکبر سے اس کی طرف دھیان نہ کیا..... اس ست جوان نے اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ اے بوڑھے جا خدا کا شکر ادا کر..... اس لئے کہ تو نعمت میں ہے تکبر نہ کر کیونکہ تکبر کرنے سے محرومی آتی ہے..... اگر تو کسی کو قید میں دیکھے تو اس پر نہ ہنس ایسا نہ ہو کہ تو بھی قید میں پڑ جائے کیا آخر تقدیر کے امکان میں یہ نہیں ہے کہ کل کو میری طرح تو بھی کہیں مست پڑا ہو..... اگر آسمان نے تیرا حصہ مسجد میں لکھ دیا ہے تو دوسرے پہ جو کنشت میں ہے اس پر طعنہ زنی نہ کر..... اے مسلمان! شکرانہ میں ہاتھ جوڑ کہ آتش پرست کا جینو تیری کمر پر نہیں بندھا ہے..... (بوستان سعدی)

فقر و تنگدستی کا تحمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گرم کھانا لایا گیا..... آپ نے اسے نوش فرمایا اور کھانے سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا الحمد للہ! میرے پیٹ میں اتنے اتنے دنوں سے گرم کھانا نہیں گیا تھا..... (بیہقی)

قوت حافظہ کا عجیب نسخہ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کا نام نمایاں ہے... حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کیا تھا... اللہ تعالیٰ نے انہیں کمال کا حافظہ عطا فرمایا تھا... علی بن حزم کا بیان ہے کہ ... میں نے حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی... کیونکہ ان کا حافظہ اس قدر تھا کہ انہیں کتاب کی حاجت نہیں تھی... چنانچہ ایک بار میں نے ان سے قوت حافظہ کی دوا دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا... میری نظر میں گناہوں کے ترک کرنے سے زیادہ کوئی دوائی نہیں ہے... اسی طرح حضرت امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو قوت حافظہ کا نسخہ بتایا ہے... امام شافعی اپنی زبانی سناتے ہیں کہ...

''میں نے حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حافظہ کمزور ہونے کی شکایت کی تو انہوں نے گناہ چھوڑنے کی ہدایت کی... کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کا نور ہے... اور نور گنہگار کے حصہ میں نہیں آتا...'' (یادگار واقعات)

پرخلوص بیعت کا ایک واقعہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ والد صاحبؒ نے حضرت حاجی صاحبؒ سے بیعت کا خیال ظاہر کیا ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب کچھ لوگوں کو بیعت فرما رہے تھے..... اسی وقت والد صاحب سے بھی فرمایا کہ آؤ عبدالحق (اسم گرامی والد صاحب پیر و مرشد حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ) تم بھی بیعت ہو جاؤ.....والد صاحب نے جواب دیا کہ حضرت میں ابھی نہیں ہوتا' میں ایسے کس طرح ہو جاؤں' حضرت نے فرمایا کہ بھائی اور کس طرح ہو گے عرض کیا کہ حضرت مٹھائی تو منگالوں.....بس پھر ایک سینی میں مٹھائی منگائی اور ایک سفید عمامہ رکھا ہوا منگایا اور پچیس روپے نقد یہ سب چیزیں حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں پیش کیں اور بیعت ہو گئے.....پھر حضرت والا (پیر و مرشد حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ پہلے کچھ رسم کی پابندی نہ تھی بلکہ سادگی سے ایسا کرتے تھے.....مگر اب چونکہ یہ رسم ہو گئی ہے کہ بغیر نذرانہ پیش کئے بیعت نہ ہوں اس لئے اس رسم کے توڑنے کی ضرورت ہوئی.....(قصص الاکابر)

یہ برتن امانت ہیں

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس اللہ سرہ نے بے شمار مواعظ میں اس بات پر تنبیہ فرمائی ہے کہ لوگ بکثرت ایسا کرتے ہیں کہ جب ان کے گھر کسی نے کھانا بھیج دیا....اس بے چارے کھانے والے سے یہ غلطی ہوگئی کہ اس نے آپ کے گھر کھانا بھیج دیا ....اب صحیح طریقہ تو یہ تھا کہ وہ کھانا تم دوسرے برتن میں نکال لو اور وہ برتن فوراً اس کو واپس کردو....مگر ہوتا یہ ہے کہ وہ بیچارہ کھانا بھیجنے والا برتن سے بھی محروم ہوگیا.... چنانچہ وہ برتن گھر میں پڑے ہوئے ہیں ....واپس پہنچانے کی فکر نہیں بلکہ بعض اوقات تو یہ ہوتا ہے کہ ان برتنوں کو خود اپنے استعمال میں لانا شروع کردیا ....یہ امانت میں خیانت ہے ....اس لیے کہ وہ برتن آپ کے پاس بطور عاریت کے آئے تھے ....آپ کو ان کا مالک نہیں بنایا گیا تھا ....لہٰذا ان برتنوں کو استعمال کرنا اور ان کو واپس پہنچانے کی فکر نہ کرنا امانت میں خیانت ہے....(اصلاحی خطبات جلد۳ص۱۸۳)

حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کا صدقہ دینے کا انداز

حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا صدقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا تو اسے چھپا کر حاضر کیا' عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا صدقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے میرے پاس آخرت ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو اسے ظاہر ہی رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا صدقہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں بدلہ ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا.....

یا عمر و ترت قوسک بغیر وتر' مابین صدقتیکما کما بین کلمکما

''اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اپنی کمان کو بغیر تانت کے کھینچا' تم دونوں کے صدقوں میں ایسا ہی فرق ہے جیسا تمہارے کلمات میں ہے''.....

یہی واقعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے.....(۳۱۳ روشن ستارے)

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے حفظ قرآن کا واقعہ

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کو انگریزوں نے ۱۳۶۲ھ میں گرفتار کیا تو جیل میں کوئی اور مشغلہ نہیں تھا قران کریم یاد کرنا شروع کر دیا اور تقریبا دوثلث یاد کیا اور روزا سے تراویح میں پڑھا کرتے تھے۔ تو مولانا کی عمر ۷۰، ۷۵ سال کی تھی۔ اور اس عمر میں یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ مگر یہ بھی قرآن کا اعجاز ہے کہ جو اس کی طرف متوجہ ہو وہ خود اس کے قلب کے اندر آ جاتا ہے، خود بے اعتنائی کرے تو وہ ایک طرف ہو جاتا ہے۔ (از خطبات حکیم الاسلامؒ)

حکیم الامت رحمہ اللہ کے قواعد کی حقیقت

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر دارلعلوم کراچی اپنے والد محترم مولانا محمد یٰسین صاحب مدرس دارالعلوم دیوبندؒ کی معیت میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے..... حضرت مولانا محمد یٰسین صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ یہاں آتا ہوا اس لئے ڈرتا تھا کہ یہاں بہت قواعد وضوابط ہیں ان کی پابندی کیسے ہوگی؟

حضرت حکیم الامت نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ: بھائی مجھے تو خواہ مخواہ لوگوں نے بدنام کیا ہوتا ہے..... میں از خود کوئی قاعدہ ضابطہ نہیں بناتا..... لوگوں کی غلط روش نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ آنے والوں کو کسی وقت اور قاعدہ کا پابند کراؤں ورنہ یہ تو مجھے کسی وقت ایک دفعہ اللہ کا نام بھی نہ لینے دیں دوسرے کام اور آرام کا تو ذکر کیا.....

پھر فرمایا تم تو میری اولاد کی جگہ ہو تمہیں کیا فکر ہے..... جب چاہو آیا کرو اور میرے یہاں جو قواعد وضوابط ہیں ان سے مستثنیات اتنے ہیں کہ مستثنیٰ منہ سے بڑھ جاتے ہیں ..... تم بے فکر رہو.....

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ (حکیم الامت) کی اس شفقت اور لطف وکرم نے پہلی مرتبہ میرے دل میں ایسا گھر کر لیا کہ وہاں سے لوٹنے کو دل نہ چاہتا تھا.....

ف: بزرگوں سے دور رہ کر لوگ یکطرفہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ وہ بڑے سخت ہیں حالانکہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے وقت قلب کے میلان پر عمل نہ کرنا چاہئے..... (انمول موتی جلد۲)

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا مقام

حضرت نانوتوی نے فرمایا کہ میں اکثر دیکھتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور اپنی ردائے (چادر مبارک) مبارک میں ڈھانپ کر مجھے کبھی اندر لاتے ہیں اور کبھی باہر لے جاتے ہیں اور سوتے جاگتے اکثر اوقات یہی منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔

سب نے یہ سمجھا کہ مفسدوں کی مفسدہ پردازی اور شر سے تحفظ منظور ہے۔لیکن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے فرمایا کہ نہیں۔

بلکہ مولانا کی عمر ختم ہو چکی ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دکھلانا منظور ہے کہ جب لوگ اپنے ہو کر ایسے مفسد ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے مقدس بندوں پر الزام لگانے سے نہیں شرماتے تو ہم بھی ایسی ہستی کو اب ایسے لوگوں میں نہیں رکھنا چاہتے کہ یہ اس قابل نہیں۔ چنانچہ حضرت نانوتویؒ اس واقعہ کے بعد زیادہ دن زندہ نہ رہے اور قریب ہی زمانہ میں آپ کا وصال ہو گیا۔(دینی دسترخوان جلد۲)

ان دونوں نے میرے دین کی اشاعت کی ہے

حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی ہاشمی عباسی نے فرمایا کہ جہاں تک میں نے غور کیا دیوبند والوں کو حق پر پایا۔حاسدوں نے جھوٹے الزام لگا کر ان کو بدنام کر رکھا ہے۔

ایک بار دیوبند تشریف لے گئے اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے مزار پر فاتحہ خوانی کے بعد مراقب ہوئے۔

بعدہ مراقبہ کی بابت فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح ظاہر ہوئی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی روح بھی وہیں موجود تھی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولانا قاسم نانوتوی اور شاہ ولی اللہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ''ان دونوں نے ہندوستان میں میرے دین کی اشاعت و تبلیغ کی ہے''۔

(سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

تمام گناہوں کی مغفرت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اُٹھ اور (ذبح کے وقت) اپنی قربانی کے پاس موجود رہ، کیونکہ پہلا قطرہ جو قربانی کا زمین پر گرتا ہے اُس کے ساتھ ہی تیرے لیے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی (اور) یاد رکھ، کہ قیامت کے دن اس (قربانی) کا خون اور گوشت لایا جائے گا اور تیری میزان (عمل) میں ستر حصہ بڑھا کر رکھ دیا جاوے گا (اور ان سب کے بدلے نیکیاں دی جاویں گی)..... ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ (ثواب مذکور) کیا خاص آلِ محمد کے لیے ہے؟ کیونکہ وہ اس کے لائق بھی ہیں کہ کسی چیز کے ساتھ خاص کیے جائیں یا آلِ محمد اور سب مسلمانوں کے لیے عام طور پر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آلِ محمد کے لیے ایک طرح سے خاص بھی ہے اور سب مسلمانوں کے لیے عام طور پر بھی ہے..... (اصبہانی)

کلمہ اسلام کا اقرار کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے اسلام کے ابتدائی ایام تھے کہ میری بہن نے اونٹ کے بچے کو مارا اس لئے میں گھر سے نکلا تو اندھیری رات میں کعبۃ اللہ میں داخل ہوا اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حجر اسود میں داخل ہو گئے اور جتنی چاہی نماز پڑھی پھر واپس ہوئے اس وقت میں ایسی چیز سنی کہ اس جیسی پہلے نہیں سنی تھی، میں بھی نکلا اور آپ کے پیچھے ہولیا..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ''عمر'' فرمایا اے عمر! تم تو مجھے نہ رات کو چھوڑتے ہو نہ دن کو؟ میں ڈر گیا کہ کہیں مجھے بد دعا نہ دے دیں تو میں نے کہا ''اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھدانک رسول اللہ'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر! اسے چھپائے رکھو، میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس کا بھی ویسے ہی اعلان کروں گا جیسا شرک کا کیا کرتا تھا..... (۳۱۳ روشن ستارے)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درویش کی رہائی کا حکم فرمایا

ابومسلم صاحب دعوت کے عہد میں ایک بے قصور درویش کو چوری کے الزام میں گرفتار کر کے جیل خانہ میں ڈال دیا....رات ہوئی تو ابومسلم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابومسلم! مجھے اللہ تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے کیونکہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست بغیر قصور تیری قید میں ہے....اٹھ اور اس کو اسی وقت قید سے رہا کر....ابو مسلم اسی وقت اپنے بستر سے کودا اور ننگے سر ننگے پاؤں جیل خانہ کے دروازے کے پاس پہنچا اور داروغہ کو حکم دیا دروازہ جلدی کھولو اور اس درویش کو باہر لاؤ....جب وہ باہر آیا تو ابومسلم نے اس سے معافی چاہی اور کہا کہ اگر کوئی حاجت ہو تو بلا تکلف فرمایئے....

تعمیل کے لیے حاضر ہوں....درویش نے جواب دیا اے امیر جو شخص ایسا مالک رکھے جو ابومسلم کو آدھی رات کے وقت بستر سے اٹھا لائے تاکہ وہ مجھے اس بلا سے نجات دے....تو اس شخص کے لیے کب جائز ہے کہ وہ اپنے ایسے مالک کو چھوڑ کر دوسروں سے سوال کرتا پھرے....اور اپنی ضروریات طلب کرے....

یہ سن کر ابومسلم نے رونا شروع کر دیا اور درویش اس کے سامنے سے چلا گیا....

(دینی دسترخوان جلد اوّل)

قول حکمت

حضرت داؤد بن ابی وازع مدنی، حضرت ابوحازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے روزی روزگار میں غور کیا تو میں نے دو چیزیں دیکھیں وہ چیز جو میرے حصے میں ہے اور اس کی مدت مقرر ہے میرے تک پہنچنے کے لئے تو اس میں تو میں ہرگز جلدی نہ مچاؤں گا اور ایک چیز وہ ہے جو میری ہے ہی نہیں جو مجھے پہلے بھی نہیں مل سکتی تھی اور بعد میں بھی نہیں ملے گی جو میری ہے وہ کسی اور کے پاس نہیں جائیگی اور جو دوسرے کی ہے وہ مجھ تک نہیں آسکتی تو کیوں میں اپنی عمر عزیز اس میں لگا دوں....(دل کی باتیں)

غیبت سے بچنے کا آسان راستہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غیبت سے بچنے کا آسان راستہ یہ ہے کہ دوسرے کا ذکر کرو ہی نہیں....نہ اچھائی سے ذکر کرو اور نہ برائی سے ذکر کرو....کیونکہ یہ شیطان بڑا خبیث ہے....اس لیے کہ جب تم کسی کا ذکر اچھائی سے کرو گے کہ فلاں شخص بڑا اچھا آدمی ہے....اس کے اندر یہ اچھائی ہے تو دماغ میں یہ بات رہے گی کہ میں اس کی غیبت تو نہیں کر رہا....بلکہ اچھائی سے اس کا ذکر کر رہا ہوں لیکن پھر یہ ہوگا کہ اس کی اچھائیاں بیان کرتے کرتے شیطان کوئی جملہ درمیان میں ایسا ڈال دے گا جس سے وہ اچھائی برائی میں تبدیل ہو جائے گی....مثلاً وہ کہے گا کہ فلاں شخص ہے تو بڑا اچھا آدمی....مگر اس کے اندر فلاں خرابی ہے یہ لفظ "مگر" آ کر سارا کام خراب کر دے گا....اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ گفتگو کا رُخ غیبت کی طرف منتقل ہو جائے گا اس لیے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسروں کا ذکر کرو ہی نہیں....نہ اچھائی سے نہ برائی سے اور اگر کسی کا ذکر اچھائی سے کر رہے ہو تو ذرا کمر کس کے بیٹھو تاکہ شیطان غلط راستے پر نہ ڈال دے....(اصلاحی خطبات جلد۴ ص ۹۷)

سایہ دار درخت کا اجر

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے خواب میں حشر کا میدان دیکھا.....روئے زمین آفتاب کی وجہ سے گرم تانبا تھی.....آدمیوں کا آسمان پر غل تھا.....گرمی کی وجہ سے دماغ کھول رہا تھا مگر ان میں ایک ایسا شخص بھی تھا جو سایہ میں تھا.....اس کے گلے میں جنت کا لباس تھا.....خواب دیکھنے والے نے اس سے پوچھا کہ اے مجلس کی زینت کے انسان بتا.....اس مجلس میں تیرا مددگار کون تھا.....تو نے دنیا میں کون سی نیکی کی تھی جو تجھے آج یہ شان نصیب ہوئی ہے.....اس شخص نے جواب دیا کہ میرے گھر کے دروازے پر انگور کی بیل تھی ایک بار ایک نیک مرد اس کے سایہ میں سویا اس بھلے انسان نے اس ناامیدی کے وقت منصف حاکم (اللہ) سے میرے گناہ کے بارے میں درخواست کی کہ اے خدا اس بندہ کی بخشش فرما اس لئے کہ میں نے اس سے ایک وقت آرام پایا ہے.....(بوستان سعدی)

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا ایک سنت پر عمل

ایک مرتبہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس اللہ سرہ تھانہ بھون سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں میں دعوت میں تشریف لے جا رہے تھے اور اہلیہ محترمہ ساتھ تھیں.... جنگل کا پیدل سفر تھا.... کوئی اور شخص بھی ساتھ نہیں تھا.... جب جنگل کے درمیان پہنچے تو خیال آیا کہ الحمدللہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق ہوگئی ہے لیکن اہلیہ کے ساتھ دوڑ لگانے کی سنت پر ابھی تک عمل کرنے کا موقع نہیں ملا.... آج موقع ہے کہ اس سنت پر بھی عمل ہو جائے.... چنانچہ اس وقت آپ نے دوڑ لگا کر اس سنت پر بھی عمل کر لیا.... اب ظاہر ہے کہ دوڑ لگانے کا کوئی شوق نہیں تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کے لیے دوڑ لگائی یہ ہے اتباع سنت کی حرص، نیک کاموں کی حرص، اجر وثواب حاصل کرنے کی حرص.... (ارشادات اکابر)

لطافت ونزاکت

اکبر شاہ ثانی جو کہ بادشاہ وقت تھا ایک مرتبہ مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا بادشاہ کو پیاس لگی کوئی خادم اس وقت موجود نہ تھا خود اٹھ کر پانی پیا اور پانی پی کر کٹورہ صراحی پر ٹیڑھا رکھ دیا.... مرزا صاحب کے سر میں درد ہو گیا طبیعت پریشان ہوگئی لیکن ضبط فرمایا چلتے وقت بادشاہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ کے یہاں کوئی آدمی خدمت کے لئے نہیں ہے اگر ارشاد ہو تو کوئی آدمی بھیج دوں.... اب تو مرزا صاحب سے رہا نہ گیا جھنجھلا کر فرمایا کہ پہلے تم تو آدمی بنو.... کٹورہ ٹیڑھا رکھ دیا.... طبیعت اب تک پریشان ہے.... ایک شخص نے مرزا صاحب کی خدمت میں انگور بھیجے بہت نفیس.... وہ منتظر داد کے ہوئے مگر مرزا صاحب ساکت تھے آخر اس نے خود پوچھا کہ حضرت انگور کیسے تھے؟ فرمایا مردوں کی بو آتی تھی.... تحقیق سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں انگور بوئے گئے تھے.... وہ انگور وہاں سے آئے تھے.... مرزا صاحب کے اندر حسن پسندی تھی وہ طبعی تھی طبیعت کی ساخت ایسی واقع ہوئی تھی کہ ہر اچھی شے پسند فرماتے تھے ان کے نفس میں برے خیال کا شائبہ بھی نہ تھا اور دلیل اس کی یہ ہے کہ بچپن میں بھی بدصورت کی گود میں نہ جاتے تھے.... بھلا اس وقت کیا احتمال ہو سکتا ہے.... (امثال عبرت حصہ دوم)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ لکھا ہے کہ آپ روزانہ تہجد کی نماز کے لیے بیدار ہوا کرتے تھے.... ایک دن آپ کی آنکھ لگ گئی اور تہجد قضا ہوگئی، سارا دن روتے روتے گزار دیا اور توبہ واستغفار کی کہ یا اللہ! آج میری تہجد کا ناغہ ہوگیا.... اگلی رات جب سوئے تو تہجد کے وقت ایک شخص آیا اور آپ کو تہجد کے لیے بیدار کیا.... آپ نے بیدار ہوکر دیکھا کہ یہ بیدار کرنے والا شخص کوئی اجنبی معلوم ہوتا ہے آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں ابلیس ہوں.... آپ نے فرمایا کہ اگر تو ابلیس ہے تو تہجد کی نماز کے لیے اُٹھانے سے تجھے کیا غرض؟ وہ شیطان کہنے لگا بس آپ اُٹھ جائیے.... اور تہجد پڑھ لیجئے.... حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم تو تہجد سے روکنے والے ہو.... تم اُٹھانے والے کیسے بن گئے؟ شیطان نے جواب دیا کہ بات دراصل یہ ہے کہ گزشتہ رات میں نے آپ کو تہجد کے وقت سلا دیا اور آپ کی تہجد کا ناغہ کرادیا.... لیکن سارا دن آپ تہجد چھوٹنے پر روتے رہے.... اور استغفار کرتے رہے.... جس کے نتیجے میں آپ کا درجہ اتنا بلند ہوگیا کہ تہجد پڑھنے سے بھی اتنا بلند نہ ہوتا.... اس سے اچھا تو یہ تھا کہ آپ تہجد ہی پڑھ لیتے.... اس لیے آج میں خود آپ کو تہجد کے لیے اُٹھانے آیا ہوں تاکہ آپ کا درجہ مزید بلند نہ ہوجائے.... (ارشادات اکابر)

امام شافعی رحمہ اللہ کا حفظ

امام شافعیؒ نے ایک ماہ میں قرآن حفظ کیا اور ہر روز ایک ختم کرتے تھے۔ نیز رات کو تراویح میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ (ظفر المحصلین باحوال المصنفین صفحہ ۴۸۵)

زیاد کا انجام

والیٔ عراق زیاد نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ میں عراق کو دائیں ہاتھ میں لے چکا ہوں..... بایاں ہاتھ خالی ہے (گویا وہ حجاز کے بارے میں تعریض کر رہا تھا کہ اگر آپ حکم دیں تو اس پر بھی حملہ کر کے قبضہ کرلوں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی ''الٰہی زیاد کے بائیں ہاتھ سے ہماری کفایت فرما'' نتیجتاً اس کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکلا اور اس نے زیاد کو ہلاک کردیا..... (نفحۃ العرب ص ۳۹)

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحؒ کا معمول

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ ہمیشہ محنت سے حاصل ہونے والی آمدنی کا بیسواں حصہ اور بغیر محنت کے حاصل ہونے والی آمدنی کا دسواں حصہ علیحدہ لفافے میں رکھ دیا کرتے تھے اور آپ کا یہ ساری زندگی کا معمول تھا.... اگر ایک روپیہ بھی کہیں سے آیا تو اسی وقت اس کا دسواں حصہ نکال کر اس کی ریزگاری کرا کر اس لفافے میں ڈال دیتے.... اور اگر سو روپے آئے ہیں تو دس روپے ڈال دیتے.... وقتی طور پر اگرچہ اس عمل میں تھوڑی سی دشواری ہوتی تھی کہ فی الحال ٹوٹے ہوئے پیسے موجود نہیں ہیں.... اب کیا کریں.... اس کے لیے مستقل انتظام کرنا پڑتا تھا.... لیکن ساری عمر کبھی اس عمل سے تخلف نہیں دیکھا اور میں نے وہ تھیلا کبھی ساری عمر بھی خالی نہیں دیکھا.... الحمدللہ.... اس عمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب آدمی اس طرح نکال نکال کر الگ کرتا رہتا ہے تو وہ تھیلا خود یاد دلاتا رہتا ہے کہ مجھے خرچ کرو اور کسی صحیح مصرف پر لگاؤ.... اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے انفاق کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں.... (اصلاحی خطبات جلد ۱ ص ۸۳)

ایک شکاری کی بیٹی کا واقعہ

ابوالعباس ابن المسروق سے مروی ہے فرمایا میں نے یمن میں ایک شکاری کو دیکھا جو دریا کے بعض کناروں پر مچھلی کا شکار کر رہا تھا اُس کے ساتھ ایک بچی بھی تھی شکاری جب کوئی مچھلی پکڑتا تو اُسے لڑکی کی جھولی میں ڈال دیتا اور شکار میں مصروف ہو جاتا.... اُدھر وہ لڑکی شکار کی ہوئی مچھلیوں کو پانی میں ڈالتی جاتی ایک مرتبہ اُس نے مچھلیوں کی طرف دیکھا تو اسے کوئی مچھلی نظر نہ آئی بچی سے دریافت کیا کہ اے بیٹی تم نے کس وجہ سے مچھلیوں کے ساتھ ایسا معاملہ کیا.... لڑکی نے جواب دیا....

اے ابا جان ایک مرتبہ میں نے آپ کو سنا جب آپ حدیث بیان کر رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مچھلی جال میں پھنستی نہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جاتی ہے.....

اس لئے میں نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ ایسی شے کو لقمہ بناؤں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو لڑکی کا جواب سن کر وہ آدمی بے اختیار رو پڑا..... (مثالی بچپن)

قاضی محمد سلیمان میرا مہمان ہے

ایک معتبر راوی نے بیان کیا کہ جن ایام میں علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری سابق سیشن جج ریاست پٹیالہ (مشرقی پنجاب، بھارت) ومصنف ''رحمت للعالمین'' مدینہ شریف قیام پذیر تھے۔ ایک دن قاضی صاحب مسجد نبوی سے نماز پڑھ کر نکل رہے تھے اور آپ کے ہمراہ مسجد نبوی کے امام بھی باتیں کرتے آ رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جہاں نمازیوں کے جوتے پڑے رہتے ہیں۔ اس جگہ امام صاحب نے بڑھ کر قاضی صاحب کے جوتوں کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کیا اور قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ قاضی صاحب نے تیزی سے امام صاحب کے ہاتھوں کو پکڑ لیا اور کہا کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بلند مقام عطا فرمایا ہے۔

جواباً امام صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ ایسا کس کے حکم سے کر رہا ہوں۔ فرمایا ''رات خوش بختی سے حضرت سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابداً ابداً الی یوم القیامۃ کی خواب میں زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور عالم رویاء میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''محمد سلیمان میرا مہمان ہے۔ اس کی ہر طرح عزت کرنا''۔ (برکات درود شریف)

رحمۃ للعالمین کا مطالعہ کرو

جب کتاب ''رحمۃ للعالمین'' تیار ہوئی تو اس کے مصنف علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کو متعدد خطوط اس مضمون کے موصول ہوئے۔

ہم نے یہ کتاب ''رحمۃ للعالمین'' تاحال نہیں دیکھی اور نہ ہی اس کا اشتہار نظر سے گزرا۔

رات خواب میں حضرت آقائے کل سید الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم خواب میں یہ حکم دیا کہ

پٹیالہ کے اس پتہ پر خط لکھ کر ''رحمۃ للعالمین'' نامی کتاب طلب کرو اور اس کا مطالعہ کرو

اس لیے ہم یہ خط لکھ رہے ہیں۔ (دینی دستر خوان جلد۲)

ابن الجزری کا واقعہ

محقق ابن الجزری کے پاس قصیدہ شاطبیہ جو قرآت سبعہ میں ہے اور قصیدہ رائیہ جو قرآن کی رسم میں ہے یہ دونوں قصیدے ایک جلد میں مجلد تھے جو سخاوی کے شاگرد جیج کے ہاتھ سے لکھے ہوئے تھے.....آپ سے ان کے حاصل کرنے کے لیے ان کے وزن کے برابر چاندی دینے کی پیش کش کی گئی لیکن آپ نے اس کو نامنظور فرما دیا.....(طبقات شاہان اسلام) حضرت سفیان ثوریؒ کو ستانے پر خلیفہ منصور عباسی کا انجام

شیخ صفوی (متوفی ۷۶۴ھ) ذکر کرتے ہیں کہ خلیفہ منصور کو یہ اطلاع ملی کہ سفیان ثوریؒ اس پر حق کو قائم نہ کرنے کی وجہ سے طعن و تشنیع کرتے ہیں جب منصور حج کے لئے گیا اور اُسے یہ معلوم ہوا کہ سفیانؒ مکہ میں ہیں تو اس نے اپنے آگے ایک جماعت کو بھیجا اور ان سے کہا کہ تم جہاں بھی سفیانؒ کو پاؤ پکڑ کر سولی دے دو، چنانچہ انہوں نے مکہ مکرمہ پہنچ کر حضرت سفیانؒ کو سولی دینے کے لئے لکڑی کھڑی کردی، اس وقت حضرت سفیان ثوریؒ مسجد حرام میں بایں حالت تشریف فرما تھے کہ آپ کا سر حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی گود میں تھا اور پاؤں حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی گود میں، آپ کے بارے میں کسی بھی اندیشہ کے پیش نظر آپ سے کہا گیا کہ آپ ہمارے دشمنوں کو اپنے اوپر قابو پانے کا موقع دے کر خوش نہ کیجئے، یہاں سے اٹھ کر کہیں چھپ جائیے، چنانچہ آپ اُٹھے اور ملتزم کے پاس جا کر ٹھہر گئے اور فرمایا "کعبہ کے رب کی قسم منصور مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہو سکے گا" حالانکہ منصور جبل حجون (مکہ مکرمہ کی ایک پہاڑی) کے پاس پہنچ چکا تھا..... جب وہ جبل حجون پہنچا.....تو اسکی سواری پھسل گئی اور منصور سواری کی پیٹھ سے گرتے ہی مر گیا..... حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ مسجد حرام سے باہر تشریف لائے اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھی....." (نفحۃ العرب ص ۳۸)

قیمتی باتیں

حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تقویٰ سے افضل توشہ نہیں ہے اور خاموشی سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں اور جہالت سے زیادہ بڑا دشمن کوئی نہیں اور جھوٹ سے بڑی کوئی بیماری نہیں.....(دل کی باتیں)

زبان پر تالا ڈال لو

ایک صاحب حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا کرتے تھے لیکن کوئی اصلاحی تعلق قائم نہیں کیا تھا.... بس ویسے ہی ملنے کے لیے آجایا کرتے تھے....اور جب باتیں شروع کرتے تو پھر رکنے کا نام نہ لیتے....ایک قصہ بیان کیا....وہ ختم ہوا تو دوسرا قصہ سنانا شروع کر دیا....حضرت والد صاحب برداشت کرتے رہتے تھے....ایک روز انہوں نے حضرت والد صاحب سے درخواست کی کہ میں آپ سے اصلاحی تعلق قائم کرنا چاہتا ہوں.... حضرت والد صاحب نے قبول کر لیا اور اجازت دے دی....اس کے بعد انہوں نے کہا کہ حضرت مجھے کوئی وظیفہ پڑھنے کے لیے بتا دیں....میں کیا پڑھا کروں؟ حضرت والد صاحبؒ نے فرمایا کہ تمہارا ایک ہی وظیفہ ہے اور وہ یہ کہ اس زبان پر تالا ڈال لو اور یہ زبان جو ہر وقت چلتی رہتی ہے....اس کو قابو میں کرو....تمہارے لیے اور کوئی وظیفہ نہیں ہے....چنانچہ انہوں نے جب زبان کو قابو میں کیا....تو اسی کے ذریعے ان کی اصلاح ہو گئی....(اصلاحی خطبات جلد ۴ ص ۱۵۲)

اپنا خلیفہ مقرر نہ کرنے کی وجہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا ہے میں نے آپ سے کہے بغیر اس کا انکار کیا ہے....لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کر رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ کا کوئی اونٹ چرانے والا یا بھیڑ بکریاں چرانے والا ہو اور وہ انہیں چھوڑ کر آپ کے پاس آجائے تو آپ سمجھیں گے کہ اس نے نقصان کر دیا ہے لہٰذا انسانوں کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے....آپ نے ایک گھڑی اپنا سر جھکا کر اٹھایا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کر رہا ہے میں کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا اور اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقرر کیا تھا....پس اللہ کی قسم یہ نہیں ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک تذکرہ ہے.....مجھے معلوم ہے کوئی رسول اللہ کے برابر نہیں ہو سکتا اور آپ نے خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا.....(۳۱۳ روشن ستارے)

اکابر کا احترام

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ جب کانپور سے تعلق چھوڑ کر وطن واپس آئے تو اُن کے ذمہ ڈیڑھ سو روپیہ کے قریب قرضہ تھا..... حضرت تھانویؒ نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ:..... ''حضرت! دعا فرمادیں کہ قرض اُتر جائے ''حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا:..... اگر ارادہ ہو تو (دارالعلوم) دیو بند ایک مدرس کی جگہ خالی ہے میں وہاں لکھ دوں'' حضرت تھانویؒ نے عرض کیا کہ:..... حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ جب کانپور سے تعلق چھوڑو تو پھر کسی جگہ ملازمت کا تعلق نہ کرنا لیکن اگر آپ فرمادیں تو میں کرلوں گا اور یوں خیال کرلوں گا کہ یہ بھی حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحبؒ کا ہی حکم ہے..... گویا ایک ہی ذات کے دو حکم ہیں..... مقدم منسوخ ہے اور مؤخر ناسخ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا:..... نہیں، نہیں جب حضرت (حاجی صاحبؒ) نے ایسا فرمادیا ہے تو ہرگز اس کے خلاف نہ کریں باقی میں دعا کرتا ہوں..... الکلام الحسن ج ۱ ص ۱۰۶.....

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کا استغناء

ایک مرتبہ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد دکن کے مولوی نواب فیض الدین صاحب ایڈووکیٹ کی لڑکی کی شادی میں تشریف لے گئے ..... چونکہ نواب صاحب اور ان کے خاندان کو علمائے دیو بند کے ساتھ قدیم رابطہ اور قلبی علاقہ تھا..... اس لئے شاہ صاحب حیدر آباد دکن تشریف لے گئے..... دوران قیام میں بعض لوگوں نے چاہا کہ حضرت شاہ صاحب اور نظام حیدر آباد دکن کی ملاقات ہو جائے..... حضرت علامہ انور شاہ صاحب کو اس کی اطلاع ہوئی فرمایا.....

''مجھ کو ملنے میں عذر نہیں لیکن اس سفر میں میں نہیں ملوں گا کیونکہ اس سفر کا مقصد نواب صاحب کی بچی کی تقریب میں شرکت تھا اور بس اور میں اس مقصد کو خالص ہی رکھنا چاہتا ہوں.....

چنانچہ ہر چند لوگوں نے کوشش کی اور ادھر نظام حیدر آباد دکن کا بھی ایما تھا..... مگر حضرت شاہ صاحب کسی طرح رضا مند نہیں ہوئے..... (حیات انور صفحہ ۱۷۴)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ ڈابھیل میں

دارالعلوم دیوبند میں اختلافات کے باعث جب حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے استعفیٰ دے دیا اور یہ خبر اخبارات میں چھپی تو اس کے چند روز بعد مولانا سعید احمد اکبر آبادی مدظلہ ایک دن ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے پاس گئے.....

ڈاکٹر صاحب مرحوم نے مولانا سے فرمایا کہ آپ کا یا دوسرے مسلمانوں کا جو بھی تاثر ہو میں بہرحال شاہ صاحب کے استعفیٰ کی خبر پڑھ کر بہت خوش ہوا ہوں.....

مولانا سعید احمد صاحب نے بڑے تعجب سے پوچھا کہ آپ کو دارالعلوم دیوبند کے نقصان کا کچھ ملال نہیں ہے.....ڈاکٹر صاحب مرحوم نے فرمایا: "کیوں نہیں؟ مگر دارالعلوم دیوبند کو صدر المدرسین اور بھی مل جائیں گے اور یہ جگہ خالی نہ رہے گی لیکن اسلام کیلئے اب جو کام میں شاہ صاحب سے لینا چاہتا ہوں اس کو سوائے شاہ صاحب کے کوئی دوسرا نہیں کرسکتا.....

ف: ڈاکٹر صاحب مرحوم نے بعض مخلص دوستوں سے پچاس ہزار روپے کے لگ بھگ مواعید بھی لے لئے تھے تاکہ حضرت کشمیریؒ کی شایان شان رہائش کا انتظام کیا جاسکے.....

ڈاکٹر صاحب نے دیوبند خط لکھا تار دیا اور اس کے بعد مولانا عبدالحنان ہزاروی خطیب جامع مسجد آسٹریلیا کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا لیکن حالات کچھ ایسے پیدا ہو گئے تھے کہ علامہ صاحب ڈابھیل تشریف لے گئے (ماہنامہ الرشید ص ۲-ضرور التوبہ ص ۱۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تین نصیحتیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! ابوبکر! تین چیزیں بالکل برحق ہیں.....

۱.....جس پر کوئی ظلم کیا جائے اور وہ اس سے چشم پوشی کرے تو ضرور اللہ تعالیٰ اسے عزت دے گا.....اور اس کی مدد کرے گا.....۲.....جو شخص سلوک اور احسان کا دروازہ کھولے گا اور صلح رحمی کے ارادے سے لوگوں کو دیتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے برکت دے گا اور زیادہ عطا فرمائے گا.....۳.....اور جو شخص مال بڑھانے کے لئے سوال کا دروازہ کھول لے گا اس سے مانگنا پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاں بے برکتی کر دے گا اور کمی میں ہی اسے مبتلا رکھے گا..... یہ روایت ابوداؤد میں بھی ہے.....(تفسیر ابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۲۳)

فتوحات کا راز

سکندر رومی سے لوگوں نے پوچھا کہ تو نے مشرق و مغرب کے ملکوں کو کیونکر فتح کیا..... حالانکہ سابقہ بادشاہوں کے پاس خزانے' عمر' ملک اور لشکر اس سے زیادہ تھے اور ایسی فتح حاصل نہیں ہوئی کہا: اللہ بزرگ و برتر کی مدد سے جس ملک کو میں نے فتح کیا..... اس کی رعیت کو نہیں ستایا اور گذشتہ لوگوں کے عمدہ رسم و رواج کو میں نے باطل نہیں کیا اور بادشاہوں کا نام میں نے نیکی کے سوا نہیں لیا.....

عقلمند اس شخص کو بزرگ نہیں کہتے — جو بزرگوں کا نام برائی سے لے

یہ سب چیزیں بیکار ہیں کیونکہ چلے جانے والی ہیں — خوش نصیبی' تخت' حکومت اور شاہی کروفر

مردوں کی نیک نامی کو ضائع مت کر — تاکہ تیری نیک نامی برقرار رہے

(گلستان سعدی)

نعمت کی قدردانی

ایک مرتبہ ریل میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ایک رئیس کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے ان کے ہاتھ سے ایک بوٹی نیچے کے تختے پر گر پڑی تو ان صاحب نے اس کو بوٹ سے پھینچ کر نیچے کر دیا..... یہ دیکھ کر حضرت تھانویؒ کو بڑا صدمہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کے رزق کی یہ بے قدری آپ نے خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ سے فرمایا کہ:.....

''ذرا اس بوٹی کو اٹھا کر پانی سے دھو لیجئے اور دھو کر مجھے دے دیجئے میں اس کو کھاؤں گا''

خواجہ صاحب نے اس بوٹی کو دھویا اور دھو کر کہنے لگے کہ:.....

اگر کوئی دوسرا شخص اس بوٹی کو کھالے تو اجازت ہے''

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ ہاں! اجازت ہے لہٰذا خواجہ صاحب نے خود کھالی وہ رئیس بعد میں کہتے تھے کہ اس عملی تنبیہ کا مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ:.....

''میں کٹ کٹ گیا اور اُس دن سے کبھی گرے ہوئے لقمہ کو زمین پر نہیں چھوڑتا بلکہ صاف کر کے کھالیتا ہوں'' (انمول موتی جلد۲)

دولت نے بیٹے کو باپ سے دور کر دیا

میں نے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ والد صاحب کے جاننے والوں میں ایک تاجر تھے....ان کا ایک کاروبار کراچی میں تھا' ایک ممبئی میں' ایک سنگاپور میں....ایک بنکاک میں تھا' کئی شہروں میں فیکٹریاں لگی ہوئی تھیں....ایک بیٹا سنگاپور میں کام کر رہا ہے' ایک بنکاک میں کام کر رہا ہے' ایک ممبئی میں کام کر رہا ہے اور خود کراچی میں کام کر رہے ہیں....والد صاحب نے ایک دن ان سے پوچھا کہ آپ کی اپنے بیٹوں سے ملاقات ہو جاتی ہے؟ جواب میں کہنے لگے کہ میری اپنے بیٹے سے ملاقات کو اتنے سال ہو گئے ہیں ....گویا کہ ایک بیٹا اپنے کاروبار میں مگن ہے اور دوسرا بیٹا اپنے کاروبار میں مگن ہے اور باپ اپنے کاروبار میں مگن ہیں سالہا سال سے باپ نے اپنے بیٹے کی شکل نہیں دیکھی اور بیٹے نے باپ کی شکل نہیں دیکھی اور پیسوں کی گنتی میں روز اضافہ ہو رہا ہے....ارے بھائی! جن پیسوں کے نتیجے میں انسان کو اپنی اولاد سے' اپنے باپ سے ملنے کی نعمت نصیب نہ ہو' ایسا پیسہ کس کام کا؟....(اصلاحی خطبات ج۱۶ص ۱۱۸)

سات سال کی عمر میں ساتوں قراءتوں کا حفظ

خواجہ حذیفۃ المرعشی جو مشائخ چشت کے ایک درخشاں اور تابندہ ماہتاب ہیں سات برس کی عمر میں ہفت قراءت کے حافظ ہو چکے تھے اور خواجہ مودود چشتی سات سال کی عمر میں پورے قرآن شریف کے حافظ ہو گئے تھے۔ (تحفۂ حفاظ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

فرمایا بندے کو جب بھی دنیا کی کوئی چیز ملتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ کے ہاں اسکا درجہ کم ہو جاتا ہے اگر چہ وہ اللہ کے ہاں عزت وشرف والا ہو.....

فرمایا بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کی وجہ سے لوگوں کو کم عقل نہ سمجھے.....(اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ ۳۰۶/۱۲)

موئے مبارک کی ناقدری کی وجہ سے بہت کچھ کھودیا

ابوحفص سمرقندی اپنی کتاب ''رونق المجالس'' میں لکھتے ہیں کہ بلخ کے شہر میں تاجر نہایت مالدار اس نے دو بیٹے چھوڑے دونوں نے آدھا آدھا ترکہ بانٹ لیا.... اس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی تھے.... ایک ایک لینے کے بعد بڑے نے کہا تیسرے بال کو کاٹ کر آدھا آدھا کرلیں.... مگر چھوٹا راضی نہ ہوا اور کہا ایسا کرنا بے ادبی ہے.... بڑے نے کہا اگر تجھے رغبت ہے تو ان تینوں موئے مبارک کو اپنی میراث اور ترکہ کے عوض لے لے.... چھوٹا بھائی راضی ہوگیا اور ان تینوں بالوں کے عوض اپنا سارا مال بڑے بھائی کو دے دیا.... کچھ عرصہ کے بعد بڑے بھائی کا سارا مال غارت ہوگیا اور وہ بالکل محتاج ہوکر رہ گیا.... مایوسی کے عالم میں ایک دن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی.... اس نے اپنی مفلسی اور محتاجی کا رونا رویا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بدنصیب تو نے ان بالوں سے بے رغبتی کرکے ان پر دنیا کو ترجیح دی.... جبکہ تیرے چھوٹے بھائی نے خوشی اور شوق کے ساتھ انہیں لے لیا.... جب انہیں دیکھتا مجھ پر درود پڑھتا اللہ تعالیٰ نے اس کے صلے میں اس کو سعادت دارین عطا فرمائی.... خواب سے بیدار ہوکر بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے خادموں میں سے ایک خادم بن گیا.... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

تلاوت کا طریقہ

حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت سب سے زیادہ حسین آواز اس شخص کی ہے کہ جسے قرآن کریم پڑھتے دیکھ کر آپ یہ اندازہ لگا لیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے.....

حضرت طلق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، میری خواہش ہے کہ میں اس وقت تک نماز میں کھڑا رہوں جب تک میری کمر میں درد نہ ہوجائے، چنانچہ آپ سورہ بقرہ سے نماز کی ابتداء کرتے اور سورۂ عنکبوت تک پہنچنے سے پہلے رکوع نہیں کرتے تھے..... (دل کی باتیں)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے متعلق واقعہ

حضرت محسن کاکوری اور مشہور نعت گو شاعر کے فرزند مولانا انوار الحسن کاکوری فرماتے ہیں کہ میں نے سفر حج میں بمقام مدینہ طیبہ حضرت تھانوی کے متعلق خواب دیکھا۔ حالانکہ اس زمانہ میں مجھ کو ان سے کوئی خاص عقیدت نہ تھی۔ البتہ ایک بڑا عالم ضرور سمجھتا تھا اور میرا خاندان بھی علماء حق کا زیادہ معتقد نہ تھا۔ غرض مدینہ طیبہ میں مولانا تھانوی کا مجھے بعید سے بعید خیال بھی نہ تھا۔ کہ ایک شب میں نے دیکھا کہ حضور ہمہ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چارپائی پر بیمار پڑے ہیں اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ تیمارداری فرمار ہے ہیں۔ اور ایک بزرگ دور بیٹھے دکھائی دیئے۔ جن کے متعلق خواب ہی میں معلوم ہوا کہ یہ طبیب ہیں۔ آنکھ کھلنے پر فوراً میرے ذہن میں یہ تعبیر آئی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خیر کیا بیمار ہیں۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بیمار ہے اور حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ اس کی تیمارداری یعنی اصلاح فرمار ہے ہیں۔ لیکن وہ بزرگ جو دور بیٹھے نظر آرہے تھے سمجھ میں نہ آئے کہ وہ کون تھے۔ واپسی ہند پر میں نے مولانا تھانوی کی خدمت میں یہ خواب لکھ بھیجا اور جتنی تعبیر میری سمجھ میں آئی تھی وہ بھی لکھ دی اور یہ بھی لکھ دیا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ بزرگ طبیب کون تھے جو دور بیٹھے تھے۔

مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ وہ حضرت امام مہدی ہیں چونکہ وہ ابھی زماناً بعید ہیں اس لیے خواب میں بھی مکاناً بعید دکھائی دیئے۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

زندگی دے دی گئی ہے

حضرت شیخ الحدیث صاحبزادہ حافظ علی احمد جان (۱۳۰۱ھ تا ۱۳۷۶ھ) کے گھر کی خواتین تک حافظ قرآن تھیں۔ ایک بار تپ محرقہ کا حملہ ہوا اور نہایت شدید ڈاکٹر، اطباء، شاگرد اور احباب سب ہی آپ کی زندگی سے مایوس ہو گئے۔ آپ پر نیم بے ہوشی طاری تھی۔ فوراً سنبھل گئے اور فرمایا میں اس بیماری سے نہیں مرتا۔ کیونکہ ابھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس برس تجھے اور زندگی دے دی گئی ہے۔ چنانچہ آپ دس برس اور زندہ رہ کر ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ میں جنت الفردوس کو سدھارے۔ (برکات درود شریف)

بچوں کو سزا کا طریقہ

حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی قدس اللہ سرہ نے ایک عجیب نسخہ بتایا ہے فرماتے تھے کہ جب کبھی اولاد کو مارنے کی ضرورت محسوس ہو یا اس پر غصہ کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو جس وقت غصہ آ رہا ہو تو اس وقت نہ مارو.... بلکہ بعد میں جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو اس وقت مصنوعی غصہ پیدا کر کے مارلو.... اس لیے کہ جس وقت طبعی غصہ کے وقت اگر مارو گے یا غصہ کرو گے تو پھر حد پر قائم نہیں رہو گے.... بلکہ حد سے تجاوز کر جاؤ گے اور چونکہ ضرورتاً مارنا ہے اس لیے مصنوعی غصہ پیدا کر کے پھر مارلو تا کہ اصل مقصد بھی حاصل ہو جائے اور حد سے گزرنا بھی نہ پڑے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ساری عمر اس پر عمل کیا کہ طبعی غصے کے وقت نہ کسی کو مارا اور نہ ڈانٹا.... پھر جب غصہ ٹھنڈا ہو جاتا تو اسے بلا کر مصنوعی قسم کا غصہ پیدا کر کے وہ مقصد حاصل کر لیتا تا کہ حدود سے تجاوز نہ ہو جائے کیونکہ غصہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس میں انسان اکثر و بیشتر حد پر قائم نہیں رہتا.... (اصلاحی خطبات جلد ۴ ص ۴۶)

ایک کردی اور طبیب کا قصہ

حضرت شیخ سعدی بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات کردی (کرد ایک قوم تھی جو جنگل میں بکریاں چراتی تھی) کے پیٹ میں درد اٹھا..... درد کی شدت کی وجہ سے وہ رات سو نہ سکا..... صبح وہ حکیم کے پاس پہنچا..... حکیم نے اسے دیکھ کر کہا چونکہ اس نے زر کی پتی (زر ایک قسم کی گھاس ہے جس میں مشک کی سی خوشبو ہوتی ہے) کھائی ہے..... پر مجھے حیرت ہے کہ اس نے رات کیسے پوری کر لی..... اس لئے کہ تاری کے تیر کی نوک مضر کھانا کھانے سے بہتر (مضر صحت خوراک تاری کے تیر سے زیادہ مہلک ہے) ہے..... حکیم کہہ رہا تھا کہ اگر ایک لقمہ سے انتڑی میں گرہ پڑ جائے تو نادان (کھانے والے کی) کی تمام عمر رائیگاں جاتی ہے.....

سعدی فرماتے ہیں کہ تقدیر سے طبیب اسی رات مر گیا..... اور اس قصہ کو چالیس سال گزر گئے وہ کردی اب تک زندہ ہے..... (بوستان سعدی)

حضرت میاں جی نور محمد اور وقت کی قدر

حضرت میاں جی نور محمد جنجانوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حال تھا کہ.... جب بازار میں کوئی چیز خریدنے جاتے تو ہاتھ میں پیسوں کی تھیلی ہوتی اور.... چیز خریدنے کے بعد خود پیسے گن کر دکاندار کو نہیں دیتے تھے بلکہ پیسوں کی تھیلی اس کے سامنے رکھ دیتے اور.... اس سے کہتے کہ تم خود ہی اس میں سے پیسے نکال لو.... اس لئے کہ اگر میں نکالوں گا اور اس کو گنوں گا تو وقت لگے گا.... اتنی دیر میں سبحان اللہ کئی مرتبہ کہہ لوں گا....

ایک مرتبہ وہ اپنے پیسوں کی تھیلی اٹھائے ہوئے جا رہے تھے کہ.... پیچھے سے ایک اچکا آیا اور وہ تھیلی چھین کر بھاگ کھڑا ہوا.... حضرت میاں جی نور محمد نور نے مڑ کر بھی اس کو نہیں دیکھا کہ کون لے گیا اور.... کہاں گیا اور گھر واپس آ گئے کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے سوچا کہ کون اس چکر میں پڑے کہ.... اس کے پیچھے بھاگے اور اس کو پکڑے' بس اللہ اللہ کرو' بہر حال ان حضرات کا مزاج یہ تھا کہ.... ہم اپنی زندگی کے اوقات کو کیوں ایسے کاموں میں صرف کریں.... جس میں آخرت کا فائدہ نہ ہو.... (اصلاحی خطبات جلد ۴ ص ۲۱۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عثمانؓ سے خصوصی بات

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں ابو سہلہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے گھر میں محصور تھے تو انہوں نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد کیا تھا لہٰذا میں اس پر صبر کرنے والا ہوں..... قیس کہتے ہیں صحابہ اس سے مراد وہی دن لیتے تھے یعنی وہی دن کہ جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں چاہتا ہوں کہ میرا صحابی ہو تو میں اس سے ایک شکوئی کروں'' آپ سے عرض کیا گیا حضرت ابو بکر صدیق کو بلا لائیں فرمایا نہیں' عرض کیا گیا عمر کو فرمایا نہیں عرض کیا گیا علی کو' فرمایا نہیں پھر حضرت عثمانؓ کو بلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے آہستہ سے بات فرمانے لگے اور شکوہ کرنے لگے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر کئی رنگ آ رہے تھے..... (روشن ستارے)

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ اور نازک مزاجی

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ کا نام سنا ہوگا بڑے ولی اللہ گزرے ہیں....اور ایسے نفیس مزاج اور نازک مزاج بزرگ تھے....کہ اگر کسی نے صراحی کے اوپر گلاس ٹیڑھا رکھ دیا تو اس کو ٹیڑھا دیکھ کر سر میں درد ہو جاتا تھا....ایسے نازک مزاج آدمی تھے ذرا بستر پر شکنیں آجائیں تو سر میں درد ہو جاتا تھا....لیکن ان کو بیوی جو ملی وہ بڑی بدسلیقہ' بدمزاج' زبان کی پھوہڑ' ہر وقت کچھ نہ کچھ بولتی رہتی تھیں....اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو عجیب عجیب طریقے سے آزماتے ہیں اور ان کے درجات بلند فرماتے ہیں....یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش تھی....لیکن انہوں نے ساری عمران کے ساتھ نبھایا اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو شاید اس طرح معاف فرمادیں....(اصلاحی خطبات جلد۲ص۴۰)

ایک عورت کا بغیر توشہ کے سفر بیت اللہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ کسی زاہد سے نقل ہے کہ میں حج کے واسطے اپنے گھر سے نکلا میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ بے توشہ اور سواری کے پیادہ پا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی اور اس کی ثناء و تعریف کرتی تھی....چنانچہ میں اس سے قریب ہوا اور کہا کہ اے اللہ کی بندی تو کہاں کا ارادہ رکھتی ہے....اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے بیت حرام کا قصد رکھتی ہوں میں نے کہا کہ تیرے ساتھ زاد سفر اور سواری نہیں اس نے کہا کہ (سنو تو) اگر تم میں سے کوئی شخص دعوت کا سامان کرے اور لوگوں کو اس کی طرف بلالے تو کیا اس کے مہمانوں کے لئے یہ بات ہے کہ ہر شخص اپنا کھانا لے کر دعوت میں آئے....میں نے کہا نہیں تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ضیافت اس سے زیادہ حق رکھتی ہے چنانچہ وہ ہمارے ساتھ آئی یہاں تک کہ ہم پتھریلی زمین میں اترے اور وہ کہتی تھی کہ میرے رب کا مکان کہاں ہے اس سے کہا گیا کہ ابھی تو اس کو دیکھے گی حتیٰ کہ وہ مسجد حرام میں داخل ہوئی اس سے کہا گیا کہ تیرے رب کا یہی گھر ہے اس کے بعد وہ آئی اور اس نے اپنا سر آستانہ کعبہ پر رکھا اور یہ کہنے لگی کہ یہی میرے رب کا گھر ہے اور اس کلمہ کو بار بار کہتی تھی....یہاں تک کہ اس کی آواز بند ہوگئی اس کے بعد ہم نے اس کی طرف دیکھا تو وہ مردہ ہو چکی تھی....اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے....

دنیا والوں کا کب تک خیال کرو گے؟

ہمارے بزرگ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ....اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ....آمین....اس دور کے اندر اللہ تعالیٰ نے جتنے بزرگ پیدا فرمائے تھے....ان کے گھر کی بیٹھک میں فرشی نشست تھی....گھر کی خواتین کے دل میں یہ خیال آیا کہ اب زمانہ بدل گیا ہے....فرشی نشست کا زمانہ نہیں رہا....اس لیے آکر مولانا سے کہا کہ اب آپ یہ فرشی نشست ختم کر دیں اور صوفے وغیرہ لگا دیں....حضرت مولانا نے فرمایا کہ مجھے تو نہ صوفے کا شوق ہے....اور نہ مجھے اس پر آرام ملے....مجھے تو فرش پر بیٹھ کر آرام ملتا ہے....میں تو اسی پر بیٹھ کر کام کروں گا....خواتین نے کہا کہ آپ کو اس پر آرام ملتا ہے....مگر دنیا والوں کا تو کچھ خیال کر لیا کرو....جو آپ کے پاس ملنے کے لیے آتے ہیں ان کا ہی کچھ خیال کرلو....اس پر حضرت مولانا نے کیا عجیب جواب دیا ....فرمایا بی بی! دنیا والوں کا تو میں خیال کرلوں....لیکن یہ تو بتاؤ کہ دنیا والوں نے میرا کیا خیال کرلیا؟ میری وجہ سے کسی نے اپنے طرز زندگی میں....کوئی تبدیلی لائی ہو جب انہوں نے میرا خیال نہیں کیا تو میں ان کا کیوں خیال کروں؟ (اصلاحی خطبات جلد ا ص ۱۵۸)

انٹرنیٹ کا فتنہ

انٹرنیٹ کا فتنہ، ایسا خبیث ہے نہ چھوٹا بچا ہے نا بڑا، نہ دنیا دار بچا نہ ہے نہ دین دار، الا ماشاء اللہ.... چنانچہ میرے پاس ایک نوجوان آیا، عمر تھی اس کی کوئی سترہ سال، ٹپ ٹپ آنسوؤں سے رو پڑا.... مجھے بڑا اس پر پیار آیا کہ یہ نوجوان ہے اور رو رہا ہے....میں نے پوچھا کہ بچہ کیوں رو رہے ہو؟ کہنے لگا کہ میری دادی کے لئے ہدایت کی دعا کریں....سترہ سال کا نوجوان دادی کے لئے دعا کروانے آیا، میں نے پوچھا: کیوں؟ کہنے لگا کہ میرے دادا فوت ہو چکے ہیں، دادی جو ہے ۷۸ سال اس کی عمر ہے اور چھ چھ گھنٹے انٹرنیٹ پر بیٹھ کر ننگی تصویریں دیکھتی ہے سترہ سال کا نوجوان روتا ہے کہ میری دادی کیلئے ہدایت کی دعا کریں، یہ انٹرنیٹ ایسی خبیث چیز ہے....(جواہرات فقیر ۳۳ ص ۲۴۶)

حُسنِ معاشرت

میرے پیرومرشد کا واقعہ ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز میں وضو کررہا تھا (عمر رسیدہ تھے) اہلیہ محترمہ وضو کرواتے وقت پانی ٹھیک طرح سے نہیں ڈال رہی تھی جس پر میں نے انہیں ذرا سختی سے بات کہہ دی کہ تم کیوں ٹھیک طرح سے وضو نہیں کروا رہی.... مگر میرے اس طرح غصہ کرنے پر وہ خاموش رہیں اور جس طرح میں چاہتا تھا ویسے کر دیا.... خیر میں وضو کر کے گھر سے چلا راستے میں خیال آیا ابھی تو میں اللہ کی مخلوق کے ساتھ یہ برتاؤ کر رہا تھا اور ابھی مصلے پر جا کر نماز پڑھاؤں گا میری نماز کیسے قبول ہوگی.... کہنے لگے میں آدھے راستے سے واپس آیا اور بیوی سے معذرت کی اس نے مجھے معاف کر دیا، پھر میں نے جا کر مسجد میں نماز پڑھائی.... (جواہرات فقیر 1 ص 39)

نو سال کی عمر میں حافظ ہونا

جب ابن حجر پانچ سال کی عمر میں مکتب میں بٹھائے گئے تو سورۂ مریم ایک دن میں حفظ کر کے لوگوں کو متحیر کر دیا۔ صرف نو سال کی عمر میں حافظ قرآن ہو گئے ۷۸۴ھ میں گیارہ سال کی عمر میں مسجد حرام میں تراویح میں پورا کلام مجید سنایا۔ خود فرماتے ہیں کہ "میں نے اسی سال لوگوں کو تراویح پڑھائی" (ظفر المحصلین ص ۱۷۷ تا ۱۷۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

فرمایا فرائض کا اہتمام کرو اور اللہ نے اپنے جو حق تمہارے ذمے لگائے ہیں انہیں ادا کرو اور ان کی ادائیگی میں اللہ سے مدد مانگو کیونکہ جب اللہ کو کسی بندے کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ وہ سچی نیت سے اور اللہ کے ہاں جو ثواب ہے اسے حاصل کرنے کے شوق میں عمل کر رہا ہے تو اللہ اس سے ناگواریاں ضرور ہٹا دیتے ہیں اور اللہ حقیقی بادشاہ ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں.... (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ ۱/۳۲۶)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر مومن اور فاجر بندے کے لئے حلال روزی مقرر فرما رکھی ہے اگر وہ اس روزی کے آنے تک صبر کرتا ہے تو اللہ اسے حلال روزی دیتے ہیں اور اگر وہ بے صبری کرتا ہے اور حرام میں سے کچھ لے لیتا ہے تو اللہ اس کی اتنی حلال روزی کم کر دیتے ہیں.... (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ ۱/۳۲۴)

بزرگی کی ایک شان

حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانویؒ کے مکان پر ایک بار ایک نائب تحصیلدار صاحب ملنے کی غرض سے آئے.....اس وقت مولانا گھر پر تشریف فرما نہ تھے.....گنگوہ تشریف لے گئے تھے.....یہ معلوم ہونے کے بعد نائب تحصیلدار صاحب نے ایک طالب علم کو ایک پرچہ میں ایک شعر لکھ کر دے دیا کہ جب مولانا تشریف لے آئیں تو انہیں یہ پرچہ دکھادیں اور خود جلال آباد چلے گئے شعر یہ تھا.....

چوں غریب مستندے بدرت رسیدہ باشد　　چہ قدر تپیدہ باشد چوں ترا ندیدہ باشد

اتفاق سے مولانا اسی دن مغرب کے وقت تشریف لے آئے.....اس طالب علم نے وہ پرچہ پیش کر دیا مولانا دیکھ کر بے چین ہو گئے کہ اُن صاحب کو میرے نہ ملنے سے بہت قلق ہوا ہوگا..... اپنے اوپر قیاس کیا حالانکہ انہوں نے تو ویسے ہی لکھ دیا تھا مگر مولانا فوراً اسی وقت جلال آباد تشریف لے گئے جو تھانہ بھون سے دو میل ہے.....اُن صاحب سے مل کر فوراً واپس ہوئے.....

فائدہ: یہ ہے بزرگی اور یہ ہیں بزرگ جن پر تمام دنیا کو فخر ہے.....وعظ صلوٰۃ الخریں ص ۱۲.....

عوام سے دور رہنے کا نسخہ

ایک مرید نے پیر سے کہا میں کیا کروں میں مخلوق سے تکلیف میں ہوں.....کثرت سے میری ملاقات کے لئے آتے ہیں.....میری اوقات کو ان کی آمد ورفت سے پریشانی لاحق ہوتی ہے کہا: جو فقیر ہیں ان کو کچھ قرض دو اور جو تونگر ہیں ان سے کچھ طلب کرو..... ایک بھی تیرے پاس نہ آئے گا.....(گلستان سعدی)

ایک بچے کا حکیم الامت رحمہ اللہ کو حکیمانہ جواب

حکیم الامت حضرت تھانویؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک بچہ کی بسم اللہ کرانے گیا.....بچہ بہت چالاک تھا.....میں کہتا تھا بسم اللہ پڑھو وہ کہتا تھا میں نہیں پڑھتا آخر کار میں نے یہ تدبیر اختیار کی کہ اس سے پوچھتے ہیں تو کیا نہیں پڑھتا یہ کہے گا میں بسم اللہ نہیں پڑھتا تو چلو اس طرح ظاہری نہ سہی حقیقی معنی میں تو بسم اللہ ہو ہی جائے گی لیکن جب اس سے فرمایا کہ تو کیا نہیں پڑھتا؟ بچہ نے جواب دیا کہ میں وہ نہیں پڑھتا جو آپ کہتے ہیں.....(حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات)

مدینہ منورہ بلوایا اور کرایہ کا انتظام بھی کرایا

مکہ مکرمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ حضرت محب الدین تھے۔تیس سال سے برابر پیدل حج کرتے تھے۔ باوجود انتہائی نحیف ہونے کے مدینہ منورہ بھی پیدل حاضر ہوتے تھے۔آخری مرتبہ جب چلنے سے معذور ہو گئے تو سواری پر حاضر ہوئے اور بیان فرمایا کہ میرا اس سال حاضری کا ارادہ نہ تھا۔اس سے پہلے خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''محب الدین ہمارے پاس نہ آؤ گے؟'' عرض کیا گھٹنوں میں دم نہیں رہا۔کرایہ بھیج دیجئے اور بلوا لیجئے۔علی الصبح ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے آپ کے لیے سواری کا انتظام کر لیا ہے۔آپ میرے ساتھ مدینہ طیبہ چلئے۔چنانچہ سواری پر ان کے ہمراہ مدینہ طیبہ گئے اور چند ماہ قیام کے بعد مکہ مکرمہ واپس ہوئے اور اسی سال وصال فرمایا۔(دینی دسترخوان جلد۲)

قادیانیت کے خلاف کام کرنے کی ترغیب

خواجہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی فرماتے ہیں کہ ہمیں ابتداء میں سیر وسیاحت اور آزادی بہت پسند تھی۔حجاز مقدس کے سفر میں مکہ مکرمہ میں ہماری ملاقات امداد اللہ مہاجر مکی سے ہوئی۔حاجی صاحب صحیح کشف کے مالک تھے۔انہوں نے ہمارے مزاج کی طرز اور روش معلوم کی کہ یہ بہت آزاد منش انسان ہے اسکے بعد نہایت تاکید اور اصرار کے ساتھ فرمایا کہ ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے لہٰذا تم ضرور اپنے ملک ہندوستان واپس چلے جاؤ۔

بالفرض اگر ہندوستان میں خاموش ہو کر بھی بیٹھ گئے تو بھی وہ فتنہ زیادہ ترقی نہ کر سکے گا۔پس ہم عرب میں سکونت کا ارادہ ترک کر کے ہندوستان واپس چلے آئے۔ہم حضرت حاجی صاحب کے اس کشف کو اس یقین کی رو سے مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ یہ مرزا قادیانی اپنی تاویلات فاسدہ کی مقراض سے میری احادیث کو ریزہ ریزہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔اور تم خاموش بیٹھے ہو۔(سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

آہ وزاری کی دولت

صلاح الدین ایوبی کا واقعہ ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ صلیبی جنگیں ہو رہی ہیں.... عیسائیوں نے اپنی پوری فوج میدان میں جھونک دی تاکہ ایک ہی ہلے میں مسلمانوں کو شکست دے دیں.... مزید برآں کمک کے طور پر ایک بحری بیڑا بھی روانہ کر دیا.... صلاح الدین کو پتہ چلا تو اس کو پریشانی لاحق ہوئی مسلمان تعداد میں تھوڑے ہیں ساز و سامان میں کم ہیں، کفار کا مقابلہ ہم کیسے کریں گے؟ صلاح الدین ایوبی بیت المقدس میں جاتا ہے ساری رات رکوع اور سجدہ میں گزار دیتا ہے، اللہ کے سامنے مناجات کرتا رہتا ہے.... فجر کی نماز پڑھ کر باہر نکلا، ایک نیک اور بزرگ آدمی جاتے ہوئے نظر آئے.... صلاح الدین ایوبی قریب آتا ہے اس بزرگ کو سلام کر کے کہتا ہے، حضرت معلوم ہوا ہے کہ کفار کا ایک بحری بیڑا چل پڑا ہے جو مسلمانوں پر حملہ کرے گا ہمارے پاس ان سے نمٹنے کیلئے فوج نہیں ہے آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمائے.... وہ صاحب نظر تھے آنکھ اٹھا کر صلاح الدین ایوبی کے چہرے کو دیکھا اس کی رات کی کیفیات کو بھانپ لیا.... فرمانے لگے صلاح الدین ایوبی تیرے رات کے آنسوؤں نے دشمن کے بحری بیڑے کو ڈبو دیا ہے.... واقعی اگلے دن خبر پہنچی کہ دشمن کا بحری بیڑا ڈوب چکا تھا.... ایک وقت تھا رات کے آخری پہر میں مسلمانوں کے ہاتھ اٹھتے تھے اللہ تعالیٰ دنیا کے جغرافیہ کو بدل دیا کرتے تھے.... آج اس وقت ہماری آنکھ نہیں کھلتی.... اس دال ساگ کے مزے نے ہمیں عبادات کے مزے سے محروم کر ڈالا.... (جواہرات فقیر 1 ص 129)

ایک اہم نصیحت

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: ''آپ کے نزدیک بہترین نصیحت کون سی ہے؟'' فرمایا: ''یہ چھ عادات اپنا لو.... جب گناہ کرو تو اللہ کا رزق مت کھاؤ گناہ کا ارادہ کرو تو اللہ کی سلطنت سے نکل جاؤ.... ایسی جگہ برائی کرو جہاں اللہ نہ دیکھ رہا ہو موت کا فرشتہ آئے تو اس سے توبہ کی مہلت طلب کرو منکر نکیر کو قبر میں داخل نہ ہونے دو جہنم میں جانے کا حکم ملے تو جانے سے انکار کر دو اس نے کہا: ''حضرت! یہ باتیں تو ناممکن ہیں'' آپ نے فرمایا: ''تب پھر گناہ بھی نہ کرو....'' (حکمت و نصیحت کے حیرت انگیز واقعات)

مولانا محمد علی جوہر رحمہ اللہ

مولانا محمد علی جوہرؒ قریب زمانے میں ایک بزرگ گزرے ہیں ہمارے نقشبندی بزرگوں کے زیر سایہ رہے ان سے تربیت پائی.... اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اپنی محبت بھردی.... دل میں یہ عہد کرلیا کہ مسلمانوں کو جب تک آزادی نہیں ملے گی میں اس وقت تک قلم کے ذریعے سے جہاد کرتا رہوں گا چنانچہ انگلینڈ تشریف لے گئے.... وہاں کے اخبارات میں اپنے مضامین لکھتے تھے کہ انگریزوں کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کو آزادی دے دیں.... قلمی جہاد کرتے رہے اور یہ نیت کرلی کہ جب تک آزادی نہیں مل جاتی واپس گھر نہیں جاؤں گا.... اسی حال میں کئی مرتبہ ان کو تکالیف بھی آئیں.... جیل بھی ڈالے گئے.... انہوں نے جیل میں چند اشعار لکھے فرماتے ہیں.... (جواہرات فقیر 1 ص 151)

تم یونہی سمجھنا کہ فنا میرے لئے ہے — پر غیب میں سامان بقا میرے لئے ہے
یوں ابر سیاہ پر تو فدا ہیں سبھی میکش — مگر آج کی گھنگھور گھٹا میرے لئے ہے
اللہ کے رستے کی جو موت آئے مسیحا — اکسیر یہی ایک دوا میرے لئے ہے
توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے — یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

تاجروں اور سیاحوں کی حفاظت

شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ ایک تاجر شاہی لشکر کے ساتھ کہیں جارہا تھا کہ راستے میں انہیں چوروں نے مسلح تھے گھیر لیا اور تاجر کو قیدی بنالیا.... اس وقت اس تاجر قیدی نے دوھائی دی جب ڈاکو (یعنی شاہی لشکر کے ہوتے ہوئے ڈاکوؤں کو جرات ہوتو پھر وہ لشکر اور عورتوں کی جماعت یکساں ہیں.....

بادشاہ کے ہوتے ہوئے تاجروں کو ستائیں تو سمجھو کہ اس شہر پر بھلائی کا دروازہ بند ہو گیا کیونکہ عقلمند لوگ اس جگہ نہیں جاتے جہاں برے رواج کی شہرت سن لیں..... اے بادشاہ اگر تجھے نیک نامی اور پسندیدہ نیکی چاہیے تو تجھے قاصدوں اور تاجروں سے بہتر معاملہ رکھنا چاہیے..... وہ سلطنت تباہ ہو جاتی ہے جہاں سے مسافر رنجیدہ لوٹیں کیونکہ مسافر اور سیاح ہی نیک نامی دنیا میں پھیلاتے ہیں..... مہمانوں اور مسافروں کی سلامتی تیری ذمہ داری ہے اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ تیری نیک نامی کا باعث ہرگز نہ ہوں گے..... (بوستان سعدی)

وضو کی اہمیت و برکت

ہمارے دادا پیر حضرت فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی زمین تھی.... اس میں خود ہل چلاتے تھے، خود پانی دیتے تھے، خود کاٹتے، خود بیج نکالتے، پھر وہ گندم گھر آتی تھی.... پھر رات کو عشاء کے بعد میاں بیوی اسے پیسا کرتے اور اس آٹے سے بنی ہوئی روٹی خانقاہ میں مریدوں کو کھلائی جاتی تھی.... آپ اندازہ کیجئے حضرت رحمۃ اللہ علیہ یہ سب کچھ خود کرتے تھے.... حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ ہمیشہ باوضو رہتے تھے گھر والوں کی بھی یہی عادت تھی.... ایک دن حضرت نے کھانا پکوایا اور خانقاہ میں لے آئے.... اللہ اللہ سیکھنے والے سالکین آئے ہوئے تھے وہ کھانا حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان سامنے رکھا، جب وہ کھانے لگے آپ نے انہیں کہا فقیرو (حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ مریدوں کو فقیر کہتے تھے) تمہارے سامنے جو روٹی پڑی ہے اس کیلئے ہل چلایا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر بیج ڈالا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر اس کو پانی دیا تو وضو کے ساتھ، پھر اس کو کاٹا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر گندم بھوسے سے الگ کی گئی تو وضو کے ساتھ، پھر گندم کو پیسا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر آٹا گوندھا گیا وضو کے ساتھ، پھر روٹی پکائی گئی وضو کے ساتھ، پھر آپ کے سامنے کھانا لاکر رکھا گیا وضو کے ساتھ.... ''کاش کہ تم وضو کے ساتھ اسے کھا لیتے''.... (جواہرات فقیر 1 ص 177)

مسافر کو نصیحت

حضرت ابان بن ابی راشد قشیری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب میں سفر پر جانا چاہتا تو میمون بن مہران کے پاس وقت رخصت آتا تو وہ مجھے دو جملے سے زیادہ ارشاد نہیں فرماتے.... ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، دوم یہ کہ لالچ اور غصہ تمہیں بدل نہ دے.....

حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ کو عمر بن عبدالعزیز نے الجزیرہ کا عامل بنا کر بھیجا تو انہوں نے استعفیٰ پیش کر دیا اور لکھا کہ آپ نے میرے ذمے وہ کام لگا دیا ہے جس کی مجھے طاقت نہیں کہ میں لوگوں کے فیصلے کروں اور میں کمزور بوڑھا شخص ہوں.... عمر بن عبدالعزیز نے انہیں لکھا کہ اچھے خراج میں سے وصول کرو اور جو تمہارے سامنے ظاہر ہو وہ فیصلہ کرو جو معاملہ ملتبس ہو اسے میری طرف بھیج دو، اس لئے کہ لوگ جس معاملے کو مشکل سمجھتے ہیں اس کو چھوڑ دیتے ہیں اس طرح تو نہ دین قائم ہوا اور نہ دنیا.... (دل کی باتیں)

امام محمدؒ نے ایک ہفتہ میں پورا قرآن حفظ کرلیا

جب امام محمد بن الحسن الشیبانی (جو امام ابوحنیفہ کے مایہء ناز شاگرد اور امام مجتہد ہیں) سن تمیز کو پہنچے تو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی اور اسکا جتنا حصہ ممکن ہوا حفظ کرلیا اور حدیث اور ادب کے اسباق میں حاضر ہونے لگے پس جب امام محمد چودہ سال کی عمر کو پہنچے تو حضرت امام ابوحنیفہؒ کی مجلس میں حاضر ہوئے تا کہ ان سے ایک مسئلہ کے متعلق دریافت کریں جوان کو پیش آیا۔ پس انہوں نے امام صاحب سے اس طرح سوال فرمایا آپ اس لڑکے کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد اس رات بالغ ہوا کیا وہ عشاء کی نماز لوٹائے؟ فرمایا ہاں! پس امام محمد اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے جوتے اٹھائے اور مسجد کے ایک کونہ میں عشاء کی نماز لوٹائی (اور یہ سب سے پہلا مسئلہ تھا جو انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے سیکھا۔) جب امام ابو حنیفہؒ نے ان کو نماز لوٹاتے دیکھا تو اس پر تعجب کا اظہار کیا اور فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہ لڑکا ضرور کامیاب ہوگا اور ایسے ہی ہوا جیسا انہوں نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے امام محمد کے دل میں اپنے دین کی فقہ کی محبت ڈال دی جب سے انہوں نے مجلس فقہ کا جلال ملاحظہ فرمایا تھا۔ پھر امام محمد فقہ حاصل کرنے کے ارادے سے امام ابوحنیفہؒ کی مجلس میں تشریف لائے ۔تو امام ابوحنیفہؒ نے ارشاد فرمایا قرآن کریم از بریاد ہے یا نہیں ۔امام محمد نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ پہلے قرآن حفظ کرو پھر تحصیل فقہ کے لیے آنا پس امام محمد چلے گئے اور سات دن تک غائب رہے پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ حاضر ہوئے اور فرمایا کہ میں نے پورا قرآن از بریاد کرلیا ہے۔ (آپ نے امتحاناً متعدد مقامات سے سن کر حفظ قرآن کی تسلی فرمائی اور امام محمد کو اپنے درس فقہ میں داخل فرمالیا) اس کے بعد سے امام صاحب کی مستقل طور پر صحبت اختیار کی اور اسلام میں عظیم مجتہد بنے۔ (بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی ص ۵)

فضیلت صدقہ

حضرت جابر بن زید نے ارشاد فرمایا میرا کسی مسکین پر ایک درہم صدقہ کرنا مجھے فرض حج کرنے کے بعد نفلی حج کرنے سے زیادہ پسند ہے..... (دل کی باتیں)

تمہارے منہ سے تمباکو کی بدبو آتی ہے

حضرت سائیں توکل شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میں پہلے پان وتمباکو بکثرت کھاتا تھا ایک روز میں نے دُرودشریف بہت پڑھی اور شب کو عالم رویا میں دیکھا کہ ایک عجیب باغ ہے اور اس میں ایک پختہ اور نہایت عمدہ چبوترہ پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ میں نے قدم بوسی کی اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینہ مبارک سے لگالیا مگر منہ مبارک میری جانب سے موڑ کر دوسری جانب کرلیا۔ میں نے عرض کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے کیا قصور ہوا فرمایا قصور تو کچھ نہیں البتہ تمہارے منہ سے تمباکو کی بدبو آتی ہے۔ اس روز سے میں نے تمباکو و پان کھانا بالکل ترک کردیا۔ مجھے ان سے نفرت ہوگئی۔ (برکات درود شریف)

ہندوستان واپس جاؤ وہاں بہت سی مخلوق کو فیض پہنچے گا

حضرت حافظ محمد عبدالکریم جب پہلی مرتبہ حج سے فارغ ہوکر مدینہ طیبہ پہنچے تو حالت یہ ہوگئی۔ کہ ایک لمحہ کے لیے بھی روضہ پاک کی جدائی گوارا نہ تھی۔ فرمایا کہ میں روزانہ یہی دعا مانگتا تھا کہ الٰہی میری موت یہیں واقع ہو۔ تاکہ قیامت کے روز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ اٹھوں۔ ایک روز عشاء کی نماز کے بعد ایک نورانی صورت بزرگ تشریف لائے اور فرمایا کہ حافظ صاحب کیا آپ ہی نے یہاں رہنے کی دعا کی ہے۔ فرمایا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حافظ صاحب سے کہہ دو کہ واپس ہندوستان تشریف لے جائیں۔ کیونکہ وہاں ان سے بہت سی مخلوق کو فیض پہنچے گا اور ان کی قبر بھی وہیں ہوگی۔ چنانچہ آپ کو قبر کی جگہ دکھادی گئی۔ جب آپ راولپنڈی واپس تشریف لائے تو اپنی قبر کے لیے جگہ وقف کی اس پر کچھ لوگوں نے باتیں بنانا شروع کر دیں کہ کیا حافظ صاحب کو علم غیب ہے کہ ان کی وفات پنڈی میں ہوگی اور اس جگہ دفن کیے جائیں گے۔ جب آپ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میری قبر اسی جگہ ہوگی۔ چنانچہ اب آپ کا مزار متصل عید گاہ راولپنڈی ٹھیک اسی جگہ واقع ہے۔ (دینی دستر خوان جلد۲)

فضیلت ایسی کہ دشمن بھی گواہی دے

مشہور کالم نگار عطاء الحق قاسمی اپنے کالم "روزن دیوار سے" میں لکھتے ہیں...."چند برس پہلے ایک پارٹی میں میری ملاقات ایک امریکی لڑکی سے ہوئی اس کا نام غالباً باربرا مٹکاف تھا میں اس سے گفتگو کے لیے امریکہ کے زمانے کی اپنی بچی کھچی انگریزی "جمع" کرنے میں مشغول تھا کہ اس نے میرے قریب سے گزرتے ہوئے مجھے "ہیلو" کہا میں نے اپنا تعارف کرایا کہ میرا نام عطاء الحق قاسمی ہے وہ یہ سن کر میرے قریب آ گئی اور اس نے نہایت شستہ اردو میں کہا "تب تو آپ یقیناً دیوبندی مسلک کے مسلمان ہیں آپ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی کے حوالے سے قاسمی کہلاتے ہوں گے" ایک امریکن لڑکی کی زبان سے یہ مکالمے سن کر میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے تاہم میں نے اپنے حواس مجتمع کیے اور کہا "ہمارے اپنے خاندان میں ایک مولانا محمد قاسم گزرے ہیں ہم ان کی نسبت سے قاسمی کہلاتے ہیں...." کچھ دیر بعد اس نے جامعہ اشرفیہ لاہور کا ذکر کیا پھر خیر المدارس ملتان کا حوالہ دیا اور آخر میں یہ بھی بتایا کہ وہ دیوبندی مسلک سے متعلق اداروں اور افراد پر امریکہ کی کسی یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہی ہے اور چلتے چلتے اس نے اس امر پر افسوس کا اظہار بھی کیا کہ تمہارا تعلق علماء کے خاندان سے ہے اور تم نے ڈاڑھی نہیں رکھی بلکہ قلمیں بڑھائی ہوئی ہیں جین پہنی ہوئی ہے اور پھر اس قسم کا کوئی مصرعہ بھی پڑھا کہ تفو..... برتو اے چرخ گردو تف وغیرہ (نوائے وقت 11 دسمبر 1985)

پل صراط

حضرت ثابت رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبید بن عمیر اپنے وعظ میں پل صراط کے بارے میں فرما رہے تھے: وہ ایک پل ہے جو بچھا ہوا ہے اس کے اوپر پھسلن اور لڑھکنے کی جگہ ہے کوئی گزرے گا اور نجات پائے گا اور کوئی تیز دوڑے گا تو گر پڑے گا ملائکہ علیہم السلام اس کے اوپر کھڑے ہوں گے کہہ رہے ہوں گے "**اللھم سلم سلم**"

حضرت عبیدہ بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ

دنیا کی ایک مدت ہے اور آخرت تو رہنے والی چیز ہے.....(دل کی باتیں)

اسلام اور جدید ریسرچ

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: میری ایک دفعہ میٹنگ تھی جس میں امریکن کمپنی کے تین ڈائریکٹرز اور جنرل منیجر وغیرہ تھے.... ہم ایک Table پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے.... فقیر نے دیکھا کہ وہ امریکن حضرات بھی ہاتھ سے کھانا کھا رہے ہیں.... حالانکہ چھری کانٹے ایک طرف رکھے ہوئے تھے.... فقیر بہت حیران ہوا اور پوچھا کہ آپ نے یہ چھری کانٹے استعمال نہیں کیے.... تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ہاتھوں سے کھانا کھانا پسند ہے.... آج پہلی دفعہ چٹی چمڑی والوں کو دیکھا کہ یہ چھری کانٹے کو چھوڑ کر اس طرح انگلیوں سے کھا رہے ہیں.... جب ہم کھانا کھا چکے تو انہوں نے باقاعدہ ساری انگلیوں کو باری باری منہ میں لے کر صاف کیا.... فقیر نے ان سے سوال کیا? Why you did this تو وہ کہنے لگے کہ یہ نئی تحقیق ہے کہ جب انسان انگلیوں سے کھانا کھاتا ہے تو انکے مسام سے پلازما خارج ہوتا ہے جس کو مائیکروسکوپ کی آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے.... اور یہ پلازما کھانے کیساتھ انسان کے منہ میں جاتا ہے اور ہاضمہ میں کام آتا ہے.... کہنے لگے کہ اب ہم چھری کانٹوں کی بجائے انگلیوں سے کھانا پسند کرتے ہیں (جواہرات فقیر 1 ص 262)

دل وزبان کی قدر و قیمت

"ایک مرتبہ لقمان حکیم کے آقا نے لقمان سے کہا کہ میرے لیے ایک بکری ذبح کرو اور اس کے دو بہترین اور نفیس ٹکڑے گوشت کے میرے پاس لاؤ، آپ نے بکری ذبح کی اور اس کے دل وزبان آقا کے پاس لے گئے، آقا نے کہا کہ کیا بکری میں ان دونوں ٹکڑوں سے زیادہ بہتر ٹکڑا کوئی نہیں تھا.... آپ چپ رہے.... پھر آقا نے آپ سے کہا کہ دوسری بکری ذبح کرو اور اس کے جو بدترین اور خبیث ٹکڑے ہوں وہ لاؤ آپ نے بکری ذبح کی اور پھر دل وزبان لے گئے آقا نے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ میں نے تم سے بکری کے گوشت کے بہترین ٹکڑے مانگے تو تم دل وزبان لائے اور جب بدترین مانگے تب بھی تم یہی دونوں لائے.... آپ نے فرمایا کہ میرے آقا اگر دل وزبان اچھے رہیں تو ان سے بہتر جسم کا کوئی عضو نہیں ہو سکتا اور اگر یہ بگڑ جائیں تو ان سے بدتر کوئی عضو نہیں ہو سکتا.... (حکمت ونصیحت کے حیرت انگیز واقعات)

رزق میں برکت کا نسخہ

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: میں نے ایک نوجوان جنرل منیجر کو دیکھا جو 70 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ لیتا تھا....وہ اپنا حال سناتے ہوئے رو پڑا....کہنے لگا جی کیا کروں، میرے خرچ پورے نہیں ہوتے....میں نے کہا آپ رو نہیں رہے ہیں بلکہ آپ کو رلایا جارہا ہے....آپ کے اخراجات اس لئے پورے نہیں ہوتے کہ آپ کے مال میں برکت نہیں....آپ کی آمدنی 70 ہزار ماہانہ ہے مگر اللہ نے آپ کی ضروریات 70 ہزار سے بڑھادی ہیں....اگر آپ تقویٰ و پرہیز گاری کی زندگی نہیں اپنائیں گے تو پھر ایڑی چوٹی کا زور لگالیں آپ کی ضرورتیں پوری نہیں ہوں گی.... یادرکھیں تقویٰ رزق کو اس طرح کھینچتا ہے جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے....اور جب اللہ تعالیٰ رزق میں برکت عطا فرماتے ہیں تو پھر ضروریات کو سکیڑ دیتے ہیں....پھر آمدنی اگر 2 ہزار بھی ہوگی تو ضروریات پوری ہوجائیں گی اور اللہ رب العزت سکون بھی عطا فرمائیں گے....(جواہرات فقیر 2 ص 74)

معاملات

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے دار جدید کی مسجد میں حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث کے مہمانوں کا قیام ماہ رمضان المبارک میں اعتکاف کے سلسلہ میں ہونے لگا تو بجلی کے بلب زیادہ لگانا پڑتے تھے اس کی وجہ سے حضرت نے مسجد اور باقی سارے دار جدید کے حجروں وغیرہ کے بجلی کا پورے مہینے کا کل بل اپنے ذمہ لے لیا مگر جب معلوم ہوا کہ بل انگریزی مہینوں کے حساب سے آتا ہے اور رمضان میں انگریزی دو مہینوں کی تاریخیں شامل ہوتی ہیں تو حضرت نے پورے دو ماہ کا م اپنے ذمہ لے لیا یہ کل حساب حضرت شیخ الحدیث کے روز نامچہ میں مفصل درج ہے.....ایک دفعہ مدرسہ کے ایک ذمہ دار جو بجلی کے فن سے ناواقف ہیں انہوں نے شبہ ظاہر کیا کہ زیادہ بجلی خرچ ہونے سے بجلی کے تاروں کو بھی نقصان پہنچتا ہے حالانکہ فنی لحاظ سے یہ بات اس طرح نہیں ہے لیکن حضرت نے ان کے شبہ کی بناء پر ڈیڑھ سو روپے کے نئے تار منگوا کر پورے تار بدلوادیئے.....(اکابر کا تقویٰ)

دین سے دوری ایک قومی المیہ

ایک پی ایچ ڈی ڈاکٹر صاحب کے والد کا انتقال ہوا تو انہوں نے ایک عالم دین سے کہا کہ آپ نے جنازہ پڑھانا ہے.... جنازے کے بعد اس پی ایچ ڈی ڈاکٹر نے زار و قطار رونا شروع کر دیا... لوگوں نے اسے تسلی دی کہ اس طرح کا صدمہ ہر آدمی کو پیش آتا ہے اس لئے آپ کو بھی صبر کرنا چاہئے.... مگر وہ مسلسل روتا رہا.... بالآخر عالم دین نے آگے بڑھ کر اس سے پوچھا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ آپ اتنا رو رہے ہیں.... اس نے کہا کہ میں اس بات پر نہیں رو رہا کہ والد فوت ہو گئے، ہر ایک کو دنیا سے جانا ہے.... میں تو اس بات پر رو رہا ہوں کہ میرے اس والد نے مجھے اتنی دنیاوی تعلیم دلوائی کہ میں پی ایچ ڈی ڈاکٹر بن گیا مگر مجھے دین سے اتنا بے بہرہ رکھا میرے والد کی میت میرے سامنے پڑی تھی اور مجھے نماز جنازہ بھی نہیں آتی تھی.... (جواہرات فقیر 3 ص 174)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بلندی درجات

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار مدینہ منورہ میں سخت قحط اور گرسنگی تھی..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے ملک شام سے ایک قافلہ غلہ لے کر آیا جب مدینہ کے تاجر ان کے پاس آئے تاکہ ان سے غلہ خریدیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ مجھے کیا نفع دو گے تاجروں نے آپ سے کہا کہ ہر دس درہم پر دو درہم آپ کو نفع دیں گے آپ نے فرمایا کہ مجھے اور زیادہ دو تاجروں نے کہا کہ ہر دس درہم پر چار درہم آپ کو نفع دیں گے آپ نے فرمایا کہ اور زیادہ کرو..... پس تاجروں نے کہا کہ ہم مدینہ کے تاجر ہیں ہم سے زیادہ اور کون آپ کو دے گا..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک درہم کے عوض دس درہم زیادہ دے گا..... بیشک میں نے یہ غلہ مدینہ کے فقیروں کے واسطے صدقہ دیا..... پس ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ابلق گھوڑے پر سوار ہیں اور آپ کے جسم اطہر پر نور کی ریشمی چادر ہے..... چنانچہ میں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کا مشتاق ہوں آپ نے فرمایا کہ اے ابن عباس عثمانؓ نے صدقہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ صدقہ قبول فرمایا ہے اور جنت میں ایک دلہن سے ان کا نکاح کیا ہے اور میں اس کی مہمانی کے واسطے بلایا گیا ہوں..... (انمول موتی جلد ۲)

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ کے پوتے تھے..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے عاشق اور شیدائی تھے..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پابندی کے معاملے میں بہت سخت تھے.....

ایک مرتبہ جب یہ مدینہ کے حاکم تھے' ایک سازش کے سلسلے میں انہوں نے ایک انصاری سردار کو پکڑوالیا..... حضرت انسؓ بن مالک کو اس کی خبر ملی تو وہ سیدھے دارالامارت پہنچے..... یہ تخت امارت پر متمکن تھے..... حضرت انسؓ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی کہ انصار کے امراء کے ساتھ خاص رعایت کی جائے..... ان کے اچھوں سے اچھا سلوک اور بروں سے درگزر کا برتاؤ کرنا چاہیے'' حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو سن کر فوراً تخت سے اُتر گئے اور زمین پر اپنا رخسار رکھ کر کہا معاذ اللہ جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے روگردانی کروں..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سر آنکھوں پر! میں انہیں ابھی رہا کرتا ہوں.....'' (سیرۃ انصار..... جلد اول ص ۱۴۹)

علامہ اقبال اور شاہ جی

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے جب کبھی میں علامہ اقبال کے ہاں حاضر ہوتا وہ چارپائی پر گاؤ تکیہ کا سہارا لے کر بیٹھے ہوتے.... حقہ سامنے ہوتا.... دو چار کرسیاں بچھی ہوتیں.... صدا دیتا.... یا مرشد! فرماتے آ بھئی پیرا.... بہت دناں بعد آیاں ایں (بہت دنوں کے بعد آئے ہو) علی بخش سے کہتے حقہ لے جاؤ اور کلی کے لئے پانی لاؤ.... کلی فرماتے پھر ارشاد ہوتا.... ایک رکوع سناؤ.... میں پوچھتا حضرت! کوئی تازہ کلام؟

فرماتے.. ہوتا ہی رہتا ہے.. عرض کرتا.. لائیے.. کاپی منگواتے.. پہلے رکوع سنتے... پھر وہ اشعار جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہوتے سنتے.. قرآن پاک سنتے وقت کانپنے لگتے تھے لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا یا ان سے متعلق کلام پڑھا جاتا تو چہرہ اشکبار ہو جاتا.. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہمیشہ باوضو شخص سے سنتے اور خود ان کا نام بھی باوضو ہو کر لیتے تھے.. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر اس طرح روتے جس طرح ایک معصوم بچہ ماں کے بغیر روتا ہے.... (نقیب ختم نبوت)

مثبت سوچ کے عمدہ نتائج

مائیک ٹائی سن دنیا کا بڑا باکسر تھا...کسی مقدمہ میں ملوث ہونے کی وجہ سے جیل میں بند رہا...جیل میں اسے باقاعدہ (Practice) (ورزش) کرنے کا موقع نہ ملا لیکن پھر بھی کسی نہ کسی درجہ میں وہ پریکٹس کرتا رہا اور اپنے آپ کو فٹ رکھا...اسی دوران اس نے اسلام قبول کرلیا تو اس کا نیا نام عبدالعزیز رکھا گیا...جب وہ جیل سے باہر آیا تو اسے چمپیئن باکسر نے چیلنج کیا...اس نے قبول کرلیا...مقابلہ سے پہلے دونوں کا انٹرویو اخبار میں شائع ہوا...اس عاجز نے بیرون ملک میں ان کا انٹرویو خود پڑھا ہے...مخالف باکسر نے لمبا چوڑا انٹرویو دیا کہ میں اس کی ناک توڑ دوں گا، بازو توڑ دوں گا اور اتنا ماروں گا کہ اسے چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا...اور جب انہوں نے مائیک ٹائی سن (عبدالعزیز) سے انٹرویو لیا تو اس نے ایک ہی بات کہی کہ ''یہ تو پپو ہے''...بس اس نے ایک ہی جواب دیا اور اپنے ذہن کو tension (تناؤ) سے فارغ رکھا اور ایسے ہی ہوا کہ ٹائی سن نے اپنے حریف کو دو تین منٹ میں شکست دے دی...(جواہرات فقیر 2 ص 144)

ایک معصوم لڑکی کی دیانت اور اسکی برکت

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے غلام اسلم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں شب کو گشت کر رہے تھے.....ایک مکان سے آواز سنی کہ ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی ہے دُودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دے.....لڑکی نے کہا: امیر المؤمنین نے ابھی تو تھوڑے ہی دن ہوئے منادی کرائی ہے کہ دُودھ میں پانی ملا کر فروخت نہ کرو.....عورت نے کہا اب نہ یہاں امیر المؤمنین ہیں نہ منادی کرنے والا.....

لڑکی نے کہا: یہ دیانت کے خلاف ہے کہ روبرو تو اطاعت کی جائے اور غائبانہ خیانت.....یہ گفتگو سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت محظوظ ہوئے.....لڑکی کی دیانتداری اور اسکی حق گوئی پر خوش ہو کر (جو درحقیقت انہی کے حق پرست عہد حکومت کا نتیجہ تھی) اپنے بیٹے عاصم کی اس سے شادی کر دی.....اس لڑکی کے بطن سے اُم عاصم پیدا ہوئیں جو عمر بن عبدالعزیزؒ جیسے نیک بخت اور عابد و زاہد خلیفہ کی والدہ مکرمہ تھیں.....(حیاۃ الحیوان)

برکات الزکوٰۃ

''حافظ فضل حق صاحب خزانچی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور مرحوم کا تکیہ کلام ''اللہ کے فضل سے'' تھا ہر بات میں یہی جملہ ارشاد فرماتے اور اسی عادت کا اثر ان کے صاحبزادے حافظ زندہ حسن صاحب مرحوم میں بھی تھا وہ بھی ہر بات میں ''اللہ کا فضل'' فرمایا کرتے تھے بہر حال ایک مرتبہ حافظ صاحب نے حضرت مولانا محمد مظہر صاحب سے عرض کیا..... حضرت جی رات تو اللہ کے فضل سے اللہ کا غضب ہی ہوگیا تھا حضرت نے ہنس کر فرمایا بھائی حافظ جی رات اللہ کے فضل سے کیا غضب ہوگئے تھے؟ عرض کیا کہ حضرت! میں سو رہا تھا گھر میں چور گھس گئے اور تالہ توڑنے لگے میری آنکھ کھل گئی میں نے پوچھا تم چور ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! میں نے کہا کہ میرا سارا روپیہ اسی کوٹھڑی میں ہے اور بہت سارا ہے (کیونکہ مشہور رئیس ہونے کے ساتھ ساتھ مدرسہ مظاہر علوم کے خزانچی بھی تھے) مگر اللہ کے فضل سے تم اس کو لے نہیں سکتے اور دیکھو یہ تالہ جو اس کو لگ رہا ہے چھ پیسے کا ہے مگر تمھارے باوا سے بھی نہ ٹوٹے گا ..... اس واسطے کہ مولوی جی (یعنی حضرت مولانا محمد مظہر صاحب) نے بتلایا تھا کہ جس مال کی زکوٰۃ دے دیجائے وہ اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور میں اس کی خوب زکوٰۃ دے چکا حضرت جی! یہ کہہ کر میں تو سو گیا جب تہجد کے واسطے اٹھا تو وہ سب تالہ جھنجھوڑ رہے تھے مگر وہ ذرا بھی نہ ٹوٹا..... اور اللہ کے فضل سے صبح ہوتے ہی بھاگ گئے ..... (تاریخ مظاہر)

پوری رات ایک آیت کا تکرار

حضرت تمیم داری رحمہ اللہ کثرت کے ساتھ کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے انسان تھے ... ایک مرتبہ مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور نماز شروع کر کے سورہ جاثیہ پڑھنا شروع کی جب اس آیت پر پہنچے ...

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ

''یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنہوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں .....'' تو شب بھر اسی آیت کو دہراتے رہے اور روتے رہے ..... (تحفۂ حفاظ)

سولہ سالہ شہید

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہونے سے پہلے دیکھا کہ وہ چھپتے پھر رہے تھے..... میں نے کہا اے میرے بھائی تمہیں کیا ہوا؟ کہنے لگے کہ مجھے ڈر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ لیں گے اور مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس فرما دیں گے اور میں اللہ کے راستہ میں نکلنا چاہتا ہوں..... شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرما دے..... چنانچہ جب ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس فرما دیا جس پر وہ رونے لگے..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی..... حضرت سعد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمیر چھوٹے تھے اس لئے میں نے ان کی تلوار کے تسمے میں گرہیں باندھی تھیں اور وہ سولہ سال کی عمر میں شہید ہو گئے.....

(اخرجہ ابن سعد کذا فی الاصابۃ ۳/۱۳۵ واخرجہ البزار ورجالہ ثقات کما فی المجمع ۶/۱۹، حیات الصحابہ)

سنت کا اتباع

ہمیں چاہئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کے ساتھ اپنے جسم کو مزین کریں.... اس کی مثال یوں سمجھیں کہ شادی کے موقع پر دلہن کو سجانے کے لئے زیور پہنائے جاتے ہیں، تو دلہن یہ سمجھتی ہے کہ انگلیوں میں انگوٹھی پہنا دیں گے، انگلیاں خوبصورت ہو جائیں گے.... بازوؤں میں چوڑیاں پہنادیں گے بازو خوبصورت بن جائیں گے، کانوں میں بالیاں ڈال دیں گے کان خوبصورت ہو جائیں گے، گلے میں ہار ڈالا گلا خوبصورت....اس طرح دلہن یہ سمجھتی ہے کہ جسم کے جس عضو پر سونے کا زیور آ گیا وہ میرے خاوند کی نظر میں زیادہ خوبصورت ہو جائے گا، مومن کو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہئے کہ میرے جسم کے جس عضو کو سنت سے نسبت ہو گئی سنت کا عمل اس پر سج گیا میرا وہ عضو اللہ کی نظر میں خوبصورت ہو جائے گا....اس لئے فرمایا کہ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ....

"تم میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کریں گے...." (جواہرات فقیر 34 ص 43)

ابھی تک مولانا حسین احمد مدنی تشریف نہیں لائے

جناب شید ااسرائیلی حضرت مولانا حسین احمد مدنی کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں بسلسلہ تقریر موضع ہزاری باغ گیا۔ وہاں رات کو خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ لوگوں کے ہمراہ تشریف فرما ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا ابھی تک مولانا حسین احمد مدنی تشریف نہیں لائے؟ میں نے جواباً بے ساختہ عرض کیا۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ انہیں بلانے کے لیے تشریف لے گئے ہیں ابھی آتے ہوں گے۔ پھر میں نے بارگاہ عالی میں عرض کیا کہ مولانا مدنی کو بلانے کی کیا وجہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے ان سے اپنی امت کا حال دریافت کرنا ہے اتنے میں جناب تشریف لے آئے اور السلام علیکم کہہ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل سامنے بیٹھ گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک صاحب نے یا ابن عمر کہہ کر اپنے پاس بٹھا لیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ ساڑھے تین بجنے میں دو منٹ تھے۔ وضو کیا۔ دو رکعت نفل نماز شکرانہ ادا کی اور نہایت فرحت افزاء حالت میں مصلے پر ہی فجر کا انتظار کرتا رہا۔ (دینی دسترخوان جلد۲)

پھر دُرود پاک پڑھوں اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرلوں

مولانا جعفر تھانیسری قید و بند کی صعوبتوں کے بارے لکھتے ہوئے اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مجھے دوران قید ایک پنجرے میں بند کر دیا گیا جس کے اردگرد خاردار تار لگا دی گئی نہ میں سیدھا ہوسکتا تھا نہ میں بیٹھ سکتا تھا میں کھڑا ہوسکتا تھا نہ مجھے یقین ہوگیا کہ میرا آخری وقت ہے میں نے سانس میں امام الانبیاء، محبوبِ کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر دُرود پڑھنا شروع کر دیا کہ دُرود شریف پڑھتے پڑھتے میری موت آئے گی ہر سانس میں دُرود پاک پڑھتا رہا اچانک مجھے غش آیا اور میں چکر کھا کے اِدھر خاردار تاروں پر گرا اُدھر مجھے کالی کملی والے (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار مل گیا، مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگئی۔ آگے فرماتے ہیں: کہ زندگی بھر تمنا رہی کہ اے کاش! وہ پنجرہ پھر آئے پھر نوک دار تار آئیں، میں پھر دُرود پاک پڑھوں اور محبوب کا دیدار کرلوں۔

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل ڈھونڈتی ہے شہید ناز کی تربت کہاں ہے

(مجموعہ خطباتِ اکابر، ص: ۱۷۰)

لالچی فقیر

ایک بھیک مانگنے والے فقیر کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے زیادہ مال و دولت جمع کی تھی..... ایک بادشاہ نے اس سے کہا..... لوگ کہتے ہیں کہ تو بہت مال رکھتا ہے..... ہم کو ایک مہم درپیش ہے اگر اس سے تھوڑے سے مال سے تو مدد کرے جب زر مال گزاری وصول ہو گا ادا کر دیا جائے گا..... اور شکریہ ادا کیا جائے گا..... فقیر نے کہا: اے روئے زمین کے بادشاہ' بلند مرتبہ بادشاہوں کے لائق نہیں ہے کہ مجھ جیسے فقیر کے مال سے ہاتھ آلودہ کرے کیونکہ میں نے ایک ایک دانہ مانگ کر جمع کیا ہے..... بادشاہ نے فرمایا کچھ پروانہیں میں ایک کافر کو دے رہا ہوں..... بری چیزیں بروں کے لئے ہیں.....

ہم نے سنا اس نے بادشاہ کی نافرمانی کی اور دلیلیں پیش کرنے لگا اور شوخ چشمی کرنے لگا..... بادشاہ نے حکم دیا کہ مضمون گفتگو (مال) کو جبراً اور دھمکا کر اس سے چھین لو..... (گلستان سعدی)

فنائیت

مولانا عبداللہ رومی حضرت رائے پوریؒ سے بیعت تھے..... لاہور دہلی مسلم ہوٹل میں برسہا برس خطیب رہے..... ان کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مولانا مدنی کے ہاں قیام کیا..... ایک روز جب مولانا کے ساتھ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے گیا تو میں نے مولانا کا جوتا اٹھالیا..... مولانا اس وقت تو خاموش رہے دوسرے وقت جب ہم نماز پڑھنے کیلئے گئے تو مولانا نے میرا جوتا اٹھا کر سر پر رکھ لیا میں پیچھے بھاگا.....

مولانا نے تیز چلنا شروع کر دیا..... میں نے کوشش کی کہ جوتا لے لوں..... نہیں لینے دیا..... میں نے کہا خدا کیلئے سر پر تو نہ رکھئے..... فرمایا کہ عہد کرو کہ آئندہ حسین احمد کا جوتا نہ اُٹھاؤ گے..... میں نے عہد کر لیا..... جوتا سر پر سے اُتار کر نیچے رکھا..... (خزینہ)

بہتر چیزیں

علم کی میراث سونے کی میراث سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر درست اور پختہ یقین موتیوں سے بہتر ہے..... (دل کی باتیں)

رزق اور برکت رزق

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: ایک منیجر صاحب تقریباً 12 سال پہلے ملنے کیلئے آئے اس وقت اس کی تنخواہ ستر ہزار روپے تھی.... اسے فیکٹری کی طرف سے دو کاریں، کوٹھی، گارڈ اور میڈیکل فری کی سہولیات حاصل تھیں.... اس کے تین بچے تھے.... انہوں نے آکر اپنے حالات سنائے اور آنسوؤں سے رو پڑے.... میں نے پوچھا کہ آپ رو کیوں رہے ہیں؟ کہنے لگے، میں کس کے سامنے دل کھولوں کہ میرے اخراجات پورے نہیں ہوتے.... میں نے پوچھا، وہ کیسے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے نئی گاڑی نکلوائی، چار دن بھی نہیں ہوئے تھے کہ ایکسیڈنٹ سے وہ گاڑی بالکل ختم ہو گئی.... اور اب تک مجھے سات لاکھ روپے کا نقصان ہو چکا ہے.... بیچارے ہزاروں کماتے تھے اور لاکھوں گنوا بیٹھتے تھے.... اور اتنا کما کر بھی روتے تھے کہ میرے خرچے پورے نہیں ہوتے.... اللہ تعالیٰ رزق تو دیتے ہیں مگر ہمارے کرتوت رزق کی برکت کو ضائع کر دیتے ہیں.... (جواہرات فقیر 4 ص 213)

باندی کی حکمت کا واقعہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنین متقین کی خاص صفات و علامات بتلائی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے وہ غصہ کو پی لیتے ہیں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے سید السادات حضرت امام زین العابدینؒ کا ایک عجیب واقعہ نقل کیا ہے کہ ''امام زین العابدین رحمہ اللہ کی ایک کنیز آپ کو وضو کرا رہی تھی کہ اچانک پانی کا برتن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر امام زین العابدینؒ کے اوپر گرا آپ کے تمام کپڑے بھیگ گئے.... غصہ آنا طبعی امر تھا.... کنیز کو خطرہ ہوا تو اس نے فوراً یہ آیت پڑھی وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ (وہ اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں) یہ سنتے ہی آپ کا سارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا بالکل خاموش ہو گئے.... اس کے بعد کنیز نے آیت کا دوسرا جملہ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (لوگوں کو معاف کرتے ہیں) پڑھ دیا.... آپ نے فرمایا: میں نے تجھے دل سے معاف کر دیا.... پھر اس نے تیسرا جملہ بھی سنا دیا.... وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں) امام زین العابدین رحمہ اللہ نے یہ سن کر فرمایا کہ جا میں نے تجھے آزاد کر دیا'' (روح المعانی ج۲ ص ۵۹)

خوف خدا سے عاری لوگوں کی حالت زار

امریکہ کی ایک ریاست کیلیفورنیا ہے.... اس کا رقبہ اور آبادی سعودی عرب کے رقبے اور آبادی کے برابر ہے.... اس ریاست کے باشندے کا جو معیار زندگی ہے وہ بھی تقریباً سعودی عرب کے آدمی کے معیار کے برابر ہوگا....

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ کیلیفورنیا میں صرف چوری کو روکنے کیلئے اتنا بجٹ خرچ کیا جاتا ہے کہ وہ پاکستان کے بجٹ سے دس گنا زیادہ ہوتا ہے.... کیا ایسی قوم کو تعلیم یافتہ اور مہذب قوم کہا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں،

کیونکہ ان کو خشیت الٰہی نے نہیں بلکہ ان کو وڈیو کیمروں نے روکا ہوا ہے.... انہیں پتہ ہوتا ہے کہ پولیس والے کیمرے دیکھ رہے ہوتے ہیں.... ایک دفعہ چند منٹ کیلئے وہاں بجلی بند ہوئی تو کئی ارب ڈالر کا مال ان تعلیم یافتہ لوگوں نے چوری کرلیا.... معلوم یہ ہوا کہ دل نہیں بدلے.... فقط ڈنڈے کے زور پر ان کو قابو کیا ہوا ہے.... (جواہرات فقیر 4 ص 238)

ایک لطیفہ

احرار کانفرنس کے سلسلہ میں شاہ جیؒ پر مقدمہ چلا..... اس مقدمہ کا سرکاری وکیل مسٹر کرم چند تھا جس کو بات بات پر اررلیونٹ کہنے کی عادت تھی شاہ جیؒ نے ان کا نام ہی مسٹر اررلیونٹ سپورٹ رکھدیا تھا.....

مسٹر محمد علی ایم اے کی شہادت ڈلہوری (پہاڑ) میں ختم ہوئی..... وہاں سے واپسی پر جب روانہ ہوئے تو شاہ جیؒ سے آگے سرکاری وکیل کی کارتھی راستہ میں کہر تھا جس کے سبب راستہ صاف دکھائی نہ دیتا تھا اور پہاڑ بھی گرا ہوا تھا ٹریفک رک گیا اور سرکاری وکیل نے اتر کر کہا:..... ''یہ کیا ہوا؟''

اس پر اور کوئی بولا نہیں مگر شاہ جیؒ نے نہایت معصومیت سے ہاتھ جوڑ کر فرمایا:.....

''حضور! یہ پہاڑ بھی اررلیونٹ ہے''

سرکاری وکیل شرمندہ ہوگیا اور پہاڑ قہقہوں سے گونج اٹھا.....

درود شریف کی برکت

حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔

چند سال پہلے کی بات ہے کہ نمازِ عصر کے بعد حسبِ معمول گھر سے باہر نکلا تو ایک سفید گاڑی سامنے کھڑی تھی جس میں ایک طشتری رکھی تھی اور اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک موجود تھا جس کو شیشہ سے بند کیا ہوا تھا ایک صاحب نے مجھے کہا: یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک ہے اس کو آپ رکھ لیں کیونکہ مجھے خواب میں حکم ہوا ہے کہ یہ آپ کو دے دیا جائے۔ دینے کی وجہ پیش آئی کہ جن لوگوں کے پاس یہ موئے مبارک تھا ان کے گھر میں ناچ گانا ہوتا تھا جس کی باعث اس موئے مبارک کی بے ادبی ہوتی تھی اور اس بے ادبی کی وجہ سے ان پر مصیبت آئی ہوئی تھی اس وجہ سے ان کو اشارہ ہوا کہ یہ موئے مبارک شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب (دامت برکاتہم) کو دے دیا جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ مرتبہ مجھے صرف ایک وجہ سے ملا ہے وہ یہ کہ ہمارے ہاں روزانہ بعد نماز عصر دُرود شریف کی ایک مجلس ہوتی ہے جس میں تقریباً ایک لاکھ مرتبہ دُرود شریف پڑھا جاتا ہے بحمد اللہ تعالیٰ یہ پچیس سال تک معمول رہا ہے۔ (از مقدمہ عشق رسول اور علماء دیو بند)

دُرود پڑھنے والوں میں میرا نام لکھ لیا گیا ہے

مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے بے پناہ محبت تھی وہ دُرود پاک بہت کثرت سے پڑھتے تھے اور دُرود تنجینا مولانا کا سب سے محبوب دُرود تھا اور یہ دُرود ان کا شب و روز کا معمول تھا اور وہ اپنے بچوں اور متعلقین کو بھی اس کے پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ ایک بزرگ اور عارف باللہ نے مولانا کے انتقال کے بعد انہیں خواب میں دیکھا اور ان کی خیرت دریافت کی تو مولانا مرحوم نے ان بزرگ سے کہا الحمد للہ! کہ میرا نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھنے والوں کی فہرست میں لکھ لیا گیا ہے۔

نہ ہو قناعت شعار گل چیں، اسی سے قائم ہے شان تیری
وفورِ گل ہے اگر چمن میں، تو اور دامن دراز ہو جا

(عشق رسول اور علماء دیو بند)

ابن لبان پانچ سال کی عمر میں حافظ قرآن ہو گئے

علامہ ابن لبان کہتے ہیں کہ میں پانچ سال کی عمر میں پورے قرآن کا حافظ ہو گیا تھا۔ اور میں نے تمام قرآن صرف ایک برس میں حفظ کرلیا تھا۔ اور جب مجھے ابوبکر بن مقری کے پاس بغرض تعلیم چار سال کی عمر میں حاضر کیا گیا تو بعض لوگوں نے مجھ سے استاد مذکورہ سے خواندہ حصہ کے سیکھنے کا ارادہ کیا اس پر بعض حضرات نے کہا کہ ابھی ان کی عمر چھوٹی ہے تو مجھ سے ابن مقری نے امتحاناً فرمایا کہ سورۂ کفرون سناؤ۔ میں نے یہ سورت سنادی پھر فرمایا سورۂ تکویر پڑھو میں نے وہ بھی سنادی۔ پھر ایک اور شخص نے کہا کہ سورۂ مرسلات سناؤ۔ میں نے وہ بھی صحیح صحیح سنادی اس پر ابن مقری نے فرمایا کہ اس سے قرآن حاصل کرو اور ذمہ داری مجھ پر ہے۔ (مقدمہ فتح الملہم)

ایک عامل بالحدیث کی اصلاح

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ سے ایک غیر مقلد شخص بیعت ہوئے اور انہوں نے یہ شرط کی کہ میں مقلد نہ ہوؤں گا بلکہ غیر مقلد ہی رہوں گا..... حضرت نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے؟ بیعت ہونے کے بعد جو نماز کا وقت آیا تو انہوں نے نہ آمین زور سے کہی اور نہ رفع یدین کیا، کسی نے حضرت حاجی صاحبؒ سے ذکر کیا کہ حضرت آپ کا تصرف ظاہر ہوا، فلاں شخص جو غیر مقلد تھے وہ مقلد ہو گئے، حضرت حاجی صاحبؒ نے ان غیر مقلد صاحب کو بلا کر فرمایا کہ بھائی کیوں کیا تمہاری تحقیق بدل گئی، یا صرف میری وجہ سے ایسا کیا..... اگر تم نے میری وجہ سے ایسا کیا ہو تو میں ترک سنت کا وبال اپنی گردن پر لینا نہیں چاہتا، ہاں اگر تمہاری تحقیق ہی بدل گئی تو مضائقہ نہیں، یہ بیان فرما کر حضرت والا یعنی صاحب ملفوظ (پیر و مرشد مولانا محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ کیا کسی فقیر کا یہ منہ ہو سکتا ہے کہ جو ایسی بات کہے، کم و بیش ہر اہل سلسلہ کے اندر تعصب پایا جاتا ہے، مگر ہمارے حضرت حاجی صاحب کی ذات اس سے بالکل پاک صاف تھی، جیسا کہ قصہ سے ظاہر ہے (جامع عفی عنہ) نیز یہ بھی فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کا علم ایک سمندر تھا کہ جو موجیں مار رہا تھا، حالانکہ آپ ظاہری عالم نہ تھے حق تعالیٰ نے اس سے بھی آپ کو علیحدہ رکھا تھا..... (قصص الاکابر)

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الحارث کا عشق رسول

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الحارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی حارث بن عبدالمطلب کے لڑکے تھے..... انہوں نے بہت شروع میں اسلام قبول کرلیا تھا..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے شیدائی تھے..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرمٹنے کے لئے تیار رہتے تھے.....

جنگ بدر میں جب ولید بن عقبہ نے مقابلہ طلب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مقابلے کے لئے بھیجا..... یہ بڑی پامردی سے دشمن سے لڑے..... لیکن موقع پاکر ولید نے ان پر ایک ایسا وار کیا کہ ان کا پیر کٹ گیا..... حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر ان کی مدد کی..... ولید کا کام تمام کر کے ان کو میدان سے اٹھا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بڑی تسلی وتشفی دی لیکن جسم زخموں سے چور تھا اور زندگی کی کوئی امید باقی نہ تھی..... مگر ان کے چہرے پر عجیب قسم کی خوشی جھلکتی تھی.....

بڑی محبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کو دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! چچا ابوطالب کہا کرتے تھے کہ

ونسلمه حتى نصرح حوله ونذهل عن ابنائنا والحلائل

یعنی ہم محمد کی حفاظت کرینگے..... یہاں تک کہ انکے ارد گرد مارے جائینگے..... (ابوداؤد)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی حکمت وذہانت کا واقعہ

یحییٰ بن جعفرؒ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ نے مجھے اپنا ایک واقعہ سنایا... فرمایا کہ ایک مرتبہ بیابان میں مجھے پانی کی شدید ضرورت لاحق ہوئی میرے پاس ایک اعرابی آیا اس کے پاس پانی کا ایک مشکیزہ تھا.... میں نے اس سے پانی مانگا اس نے انکار کیا اور کہا کہ پانچ درہم میں دوں گا.... میں نے پانچ درہم دے کر وہ مشکیزہ لے لیا.... پھر میں نے اس سے کہا کہ "ستو کی طرف کچھ رغبت ہے؟" اس نے کہا کہ "لاؤ" میں نے اس کو ستو دیدیا جو روغن زیتون سے چرب کیا گیا تھا وہ خوب پیٹ بھر کر کھا گیا اب اس کو پیاس لگی تو اس نے کہا کہ ایک پیالہ پانی دیدیجئے.... میں نے کہا کہ پانچ درہم میں ملے گا اس سے کم میں نہیں اور اس طرح اس کو وہ پانچ درہم دینے پڑے.... (لطائف علمیہ)

قرآن کریم کا اعجاز

ایک پادری صاحب تھے....ان کو شوق ہوا کہ میں قرآن مجید کا حافظ دیکھوں....اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ اس عاجز کا بیٹا حبیب اللہ بھی وہاں پہنچا ہوا تھا....عاجز نے اسے بتایا کہ یہ بچہ اس وقت تک آدھے قرآن مجید کو حفظ کر چکا ہے اور بقیہ آدھا قرآن بھی حفظ کرلے گا....وہ بڑا حیران ہو کر دیکھنے لگا.... بالآخر اس نے کہا کہ میں سننا چاہتا ہوں کہ یہ کیسے پڑھتا ہے....عاجز نے حبیب اللہ سے کہا کہ تم دو رکعت میں ایک پارہ پڑھ کر سناؤ.... چنانچہ بچے نے دو رکعت کی نیت باندھی اور اس نے ایک پارہ دو رکعت کے اندر پڑھا....

اس پادری کی بیوی بھی ساتھ تھی....وہ دونوں میاں بیوی حیران ہو کر دیکھتے رہے کہ یہ تو کتاب کو بالکل ہی نہیں دیکھ رہا، اس کے تو ہاتھ میں بھی کچھ نہیں ہے، اس کے باوجود بڑی روانی سے پڑھ رہا ہے....ان کو سمجھ ہی نہ آئے کہ کس طرح ایک بچہ بن دیکھے پورے کے پورے ایک پارے کی نماز کے اندر تلاوت کر رہا ہے....اس وقت احساس ہوا کہ واقعی دین اسلام کی کیسی برکت ہے کہ اگرچہ وہ لوگ اپنے مذہب کے پادری تھے مگر اس کے باوجود گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے....(جواہرات فقیر 6 ص 194)

حاتم طائی سے زیادہ بلند ہمت لکڑ ہارا

لوگوں نے حاتم طائی سے پوچھا تو نے اپنے سے زیادہ بلند ہمت دنیا میں کسی کو دیکھا ہے یا سنا ہے.....کہا: ہاں! ایک روز چالیس اونٹ میں نے قربان کئے تھے.....عرب کے امیروں کی دعوت کے لئے.....ایک صحرا کے گوشہ میں ضرورت کے لئے چلا گیا تھا.....میں نے ایک لکڑ ہارے کو دیکھا لکڑیوں کا گٹھا جمع کیا تھا.....میں نے اس سے کہا حاتم کی مہمانی میں کیوں نہیں گیا کہ ایک مخلوق اس کے دستر خوان پر جمع ہوئی ہے.....کہا:

جو شخص اپنی محنت سے روٹی کھاتا ہے وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اٹھاتا

میں انصاف سے کہتا ہوں کہ اس کی ہمت اور جوانمردی میں نے اپنے سے زیادہ دیکھی.....(گلستان سعدی)

کمسن حافظ قرآن

ہارون الرشید کے زمانے میں ایک پانچ سالہ بچے کو پیش کیا گیا....اس کے باپ نے بتایا کہ یہ بچہ قرآن مجید کا حافظ ہے.... ہارون الرشید خود بھی قرآن مجید کا حافظ تھا....اس نے کہا کہ میں بچے سے قرآن مجید سنوں گا.... چنانچہ باپ نے بیٹے سے کہا، بیٹا! قرآن سناؤ....وہ بچہ اتنا چھوٹا تھا کہ ضد کرنے لگا کہ ابو! پہلے میرے ساتھ وعدہ کریں کہ آپ مجھے گڑ لے کر دیں گے....اس زمانے میں گڑ ہی چیونگم ہوتا تھا.... بیٹے کے اصرار پر باپ نے وعدہ کیا کہ ہاں میں تمہیں گڑ کی ڈلی لے کر دوں گا....اس نے کہا، اچھا سناتا ہوں.... ہارون الرشید نے پانچ جگہوں سے اس سے قرآن پاک سنا اور اس نے پانچوں جگہوں سے قرآن پاک صحیح صحیح سنا دیا....سبحان اللہ....(جواہرات فقیر 6 ص 195)

اہل جنت کو آرام

حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے:

وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے نفوس اور اپنے کانوں کو لہو ولعب اور بانسریوں سے باز رکھتے، ان کو جنت کے باغوں میں داخل کردو پھر ملائکہ سے فرمائیں گے:

انکو میری حمد وثناء سناؤ اور بتلا دو اب نہ تو انکو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے.....(دل کی باتیں)

دو بیویوں میں انصاف

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں....ان میں سے جس کی باری کا دن ہوتا اس دن دوسری کے گھر سے وضو نہ کرتے حتیٰ کہ پانی بھی نہ پیتے....پھر دونوں بیویاں آپؓ کے ساتھ ملک شام گئیں اور وہاں دونوں اکٹھی بیمار ہوئیں اور اللہ کی شان دونوں کا ایک ہی دن میں انتقال ہوا....لوگ اس دن بہت مشغول تھے اس لئے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا....

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دونوں میں قرعہ ڈالا کہ کس کو قبر میں پہلے رکھا جائے....(حیاۃ الصحابہ)

جامع نصیحت

حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ اپنے وعظ میں کہا کرتے تھے: اے ابن آدم، دنیا تیرا گھر نہیں ہے اور تو اس میں سے کچھ جمع نہیں کر سکے گا....لہٰذا اے ابن آدم تو معمولی بات کے معاملے میں اللہ سے ڈر کیونکہ تو آخرت میں اسکا سامنا کریگا.....(دل کی باتیں)

بے لوث خادم ملت

فروری ۱۹۵۵ء کا واقعہ ہے کہ تحصیل غازی آباد میں ایک جلسہ تھا حضرت شیخ مدنیؒ وہاں تشریف لے گئے تھے دہلی کے ایک صاحب نے عرض کیا:..... ''حضور! یہاں سے فارغ ہوکر دہلی تشریف لے چلئے'' حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ نے فرمایا کیوں؟ انہوں نے کہا کہ:..... ''صدر جمہوریہ ہند کے پاس چلنا ہے'' حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا: ''مجھے کیا ضرورت ہے کہ وہاں جاؤں وہ بادشاہ میں فقیر میرا ان کا کیا جوڑ اب وہ پہلے سے راجندر پرشاد نہیں ہیں اب تو وہ بادشاہ ہیں'' (حکایات اسلاف)

شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی زندہ دلی

مولانا اسماعیل شہیدؒ نے ایک عالم سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص فرش پر بیٹھا ہوا اور قرآن کو رحل پر رکھے ہوئے پڑھ رہا ہو اور دوسرا آدمی پلنگ پر پیر لٹکا کر بیٹھ جاوے یہ جائز ہے یا نہیں؟ مولوی صاحب نے کہا جائز نہیں کیونکہ اس میں قرآن کی بے ادبی ہے..... مولانا اسماعیل صاحب نے فرمایا کہ اگر قرآن کے سامنے کھڑا ہو جائے تو یہ کیسا؟ کہا یہ جائز ہے مولانا نے فرمایا کہ دونوں صورتوں میں فرق کیا ہے چارپائی پر بیٹھنے میں اگر بے ادبی پیروں کی ہے تو پیر تو پلنگ پر بیٹھنے والے کے بھی نیچے ہیں اور اگر بے ادبی سرین کے اونچے ہونے سے ہے تو سرین کھڑے ہونے والے کے اونچے ہیں وہ مولوی صاحب حیران ہوکر خاموش ہو گئے (فرمایا حضرت سیدی مرشدی حکیم الامت رحمہ اللہ نے کہ اگر فقیہ ہوتے تو کہہ دیتے کہ ادب کا مدار عرف پر ہے اور عرف میں پہلی صورت کو بے ادبی اور دوسری کو ادب شمار کیا جاتا ہے..... مولانا اسماعیل شہیدؒ کے مزاج میں شوخی یعنی زندہ دلی بہت تھی اس لئے ان کے یہاں ایسے ایسے لطیفے اکثر ہوتے رہتے تھے..... جن کا جواب کوئی ان ہی جیسا دے سکتا تھا..... ہر شخص نہ دے سکتا تھا..... ہمارے (یعنی مولانا مرشدی حکیم الامۃ شاہ محمد اشرف علی صاحب کے) ماموں امداد علی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ شوخی مزاج دلیل ہے نفس کے مردہ ہونے اور روح کے زندہ ہونے کی اور متانت دلیل ہے روح کے مردہ ہونے اور نفس کے زندہ ہونے کی اسی لئے اکثر اہل اللہ شوخ مزاج یعنی زندہ دل ہوتے ہیں..... (وعظ آداب المصائب)

اللہ ہر چیز پر قادر ہے

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ وہ ایک عورت سے ملے.....ان کی نظر اس پر پڑ گئی اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور فرمایا کہ اے اللہ بیشک تو نے بینائی تو اپنی جانب سے ایک نعمت عطا کی ہے لیکن ڈر ہے کہ یہی بینائی مجھ پر عذاب ہوگی.....(اس لئے) اس کو تو مجھ سے لے لے..... چنانچہ وہ اسی وقت اندھے ہوگئے اس کے بعد وہ مسجد جاتے تھے تو ان کا ایک چھوٹا بھتیجا ان کو کھینچ کر یعنی ہاتھ وغیرہ پکڑ کر لے جاتا تھا جب وہ لڑکا ان کو مسجد تک پہنچا دیتا تھا تو خود وہاں سے چل دیتا تھا اور لڑکوں کے ساتھ کھیلنے لگتا تھا.....اور ان کو چھوڑ دیتا تھا جب ان کو کوئی ضرورت پیش آتی تھی تو وہ لڑکے کو پکارتے تھے اور وہ ناخوشی سے ان کی ضرورت کو پوری کرتا تھا پھر کھیل میں لگ جاتا تھا چنانچہ وہ ایک دن مسجد میں اسی حالت سے تھے کہ ناگاہ انہوں نے ایک ایسی چیز محسوس کی جو ان کے گرد پھرتی تھی.....وہ اس سے ڈرے اور لڑکے کو بلایا لیکن اس نے ان کو جواب نہ دیا.....اس کے بعد انہوں نے اپنی نظر آسمان کی جانب اٹھائی.....اور کہا کہ اے میرے معبود میرے سردار میرے آقا.....بیشک تو نے مجھے ایسی بینائی عطا فرمائی تھی کہ میں اس سے تیری اس نعمت کو دیکھتا تھا جو مجھ پر تھی لیکن میں ڈرا کہ یہ نعمت بینائی مجھ پر عذاب ہوگی میں نے تجھ سے سوال کیا کہ تو اس کو لے لے تو نے اس کو لے لیا اور اب میں بینائی کا محتاج ہوں اس لئے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اس کو مجھ پر واپس کر دے پس اللہ تعالیٰ نے بینائی کو اس پر پھیر دیا.....یعنی اسی وقت اس کو انکھیارا کر دیا اور وہ بینا ہو کر اپنے گھر چلا گیا اللہ ہر چیز پر قادر ہے.....(انمول موتی جلد۲)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی حکمت و دانائی

ایک شخص مال دفن کر کے جگہ بھول گیا اپنی مشکل کے حل کیلئے امام ابوحنیفہؒ کے پاس پہنچا.....آپ نے فرمایا: یہ کوئی فقہی مسئلہ تو نہیں کہ میں تمہیں کوئی حیلہ بتا دوں اچھا تم آج ساری رات نماز میں گزارنا چوتھائی رات ہی نماز میں گزری تھی کہ اسے جگہ یاد آ گئی اور مال نکال لایا.....صبح امام سے ذکر کیا تو فرمایا: کہ میں نے یہ اس خیال سے کہا تھا کہ شیطان تمہیں رات بھر عبادت کی مہلت نہیں دے گا اور جگہ یاد دلا دے گا لیکن تمہیں چاہئے تھا کہ باقی رات شکر کے طور پر نماز پڑھتے.....(حکمت و نصیحت کے حیرت انگیز واقعات)

پُرسکون نیند کی قدر

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: امریکہ میں ہمارے ایک دوست ڈاکٹر ہیں.... وہ خود ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں.... اللہ کی شان کہ ان کا یہ والو خراب ہو گیا.... نتیجہ یہ نکلا کہ جو کچھ معدے میں ہوتا ہے وہ ذرا بھی الٹے ہوں تو وہ سب کچھ منہ سے باہر نکلتا ہے.... ان کی پریشانی حد سے بڑھ گئی.... ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کا کوئی علاج نہیں.... لہٰذا آپ کو اپنی باقی زندگی بیٹھ کر گزارنا پڑے گی.... آپ لیٹ بھی نہیں سکتے.... چنانچہ جب وہ ہمیں ملنے کیلئے آتے ہیں تو سب لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں لیکن وہ بیچارے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر پاؤں لمبے کر کے بیٹھے ہوتے ہیں اور اسی حالت میں ان کو نیند آ جاتی ہے.... وہ کہتے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ نے مجھ سے لیٹ کر سونے والی نعمت چھین لی ہے.... ان کو دیکھ کر ہمیں یہ احساس ہوا کہ اے مالک! لیٹ کر بستر پر آرام سے سو جانا آپ کی کتنی بڑی نعمت ہے.... (جواہرات فقیر 8 ص 27)

حضرت نانوتوی کا جواب

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ مولوی محمد قاسم صاحب سے میں نے جو کچھ تقریراً یا تحریراً کہا.... انہوں نے ہمیشہ خوشی سے قبول کیا.... مگر ایک دفعہ ایسا کورا جواب دیا کہ میں دیکھتا رہ گیا وہ یہ کہ نواب محمد علی صاحب رئیس ٹونک نے بعد معزولی مکہ معظمہ میں حرم شریف میں بخاری کا ختم کرانا چاہا اور حضرت حاجی صاحب سے سفارش کرائی.... حضرت نے مولانا سے فرمایا کہ میں وعدہ کر چکا ہوں آپ ختم میں شریک ہو جاویں.... مولانا نے جواب دیا کہ حضرت میں نے بخاری اس لئے نہیں پڑھی تھی فرماتے ہیں حضرت حاجی صاحب کہ میرے اوپر اس کا بڑا اثر ہوا فرمایا حضرت والا نے کہ مجھ سے حضرۃ حاجی صاحب نے ایک مرتبہ فرمایا کہ خلیل پاشا بزرگ آدمی ہیں..... ان سے مل لو میں ان سے ملا تو انہوں نے علما ہند کی بے حد تعریف کی کہ ایسے متقی علماء کہیں اور نہیں ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ وہ امراء سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے خلیل پاشا مولانا محمد قاسم صاحب وغیرہ سے ملے تھے اور خاص لوگوں میں سے تھے..... (امثال عبرت)

دشمنانِ اسلام کی گواہی

ایک مرتبہ ایک انگریز حاکم شہر سہارن پور (انڈیا) کے بچوں کے ایک مدرسہ میں پہنچا۔ اور بچوں کو تعلیم قرآن اور اس کے حفظ کرنے میں مشغول دیکھا حاکم نے استاد سے سوال کیا کہ یہ کونسی کتاب ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ قرآن مجید ہے پھر حاکم نے سوال کیا، کیا ان میں سے کسی نے پورا قرآن حفظ کیا ہے استاد نے کہا ہاں! اور چند لڑکوں کی طرف اشارہ کیا اس نے جب سنا تو اسے بڑا تعجب ہوا اور کہنے لگا ان میں سے ایک لڑکے کو بلاؤ۔ اور قرآن میرے ہاتھ میں دے دو میں امتحان لوں گا استاد نے کہا آپ خود جس کو چاہیں بلا لیجئے۔ چنانچہ اس نے خود ایک لڑکے کو بلایا۔ جس کی عمر تیرہ یا چودہ سال کی تھی۔ اور چند مقامات میں اس کا امتحان لیا۔ جب اسے کامل یقین ہو گیا کہ یہ پورے قرآن کا حافظ ہے تو متعجب اور حیران ہوا اور کہنے لگا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ جس طرح قرآن کے لیے تواتر (اور حفاظت) ثابت ہے۔ کسی بھی کتاب کو ایسا تواتر میسر نہیں ہے۔ محض ایک بچے کے سینے سے پورے قرآن کا صحت الفاظ اور ضبط اعراب کے ساتھ لکھا جانا ممکن ہے۔ (بائبل سے قرآن تک از حضرت مولانا کیرانوی)

اصحاب صفہ کا گریہ وتوبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیتیں نازل ہوئیں.....

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ..... وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ

''سو کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو''

تو ان آیات کو سن کر اصحاب صفہ رو پڑے اور اس قدر روئے کہ آنسو ان کے رخساروں پر بہتے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے رونے کی آواز سنی تو آپ بھی رو پڑے.....آپ کے رونے پر ہم لوگ بھی روئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مسلسل اصرار کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا اگر تم لوگ گناہوں سے باز آ گئے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جن سے گناہ ہوں گے اور وہ توبہ کریں گے اور توبہ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرما دے گا.....(اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان الدر المنثور ج ۶/۱۳۱)

دنیا کی دوڑ میں دین سے بے فکری

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ساؤتھ افریقہ میں تھے.... وہاں ایک ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی.... ان کا Life Style (طرز زندگی) انگریزوں والا تھا.... وہ بڑی خوشی سے بتانے لگے کہ میں بھی ڈاکٹر ہوں، میرے تین بیٹے بھی ڈاکٹر ہیں، پھر ان کی بیویاں بھی ڈاکٹر ہیں، ہماری فیملی میں آٹھ نو ڈاکٹر ہیں.... کوئی انگلینڈ میں ہے، کوئی امریکہ میں ہے اور کوئی فلاں جگہ پر ہے.... اب سوچئے کہ ان کو فقط اس بات پر ناز ہے کہ ان کے خاندان میں آٹھ نو میڈیکل ڈاکٹر ہیں اور اس بات کی پروا بھی نہیں کہ ان میں سے کون دین پر ہے اور کون دین پر نہیں ہے.... یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا کی زندگی پر خوش ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا اچھا کام کر لیا ہے، حالانکہ یہ خسارہ اٹھانے والے ہیں....

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا o اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا.... (سورۃ ق ۱۰۳، ۱۰۴)

کہہ دیجئے کہ میں آپ کو اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ خسارہ پانے والوں کے بارے میں نہ بتاؤں، وہ لوگ جن کی تمام کوششیں دنیا کیلئے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بہت اچھا کام کر رہے ہیں.... (جواہرات فقیر 10 ص 195)

حضرت شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ کی ایک نوجوان سے ملاقات

شاہ عبدالقادر دہلوی رحمتہ اللہ علیہ وضو فرما رہے تھے.... اُن کے سامنے ایک نوجوان پٹھان بھی وضو کر رہا تھا اس نوجوان کے پاؤں خشک رہ گئے شاہ صاحب نے حکمت عملی سے کام لیا اور فرمایا: ''بھائی! میں بوڑھا ہوں میری نظر کمزور ہے مہربانی فرما کر میرے پاؤں دیکھو کہ کہیں خشک تو نہیں رہ گئے.... حدیث میں اس بارے میں سخت وعید آئی ہے''

جب نوجوان نے اپنے پاؤں دیکھے تو وہ خشک تھے اس نے کہا کہ: ''اے شیخ! خدا آپ پر رحمت کی بارش برسائے.... آپ نے مجھے اچھے وعظ اور اچھی نصیحت سے غلطی بتلائی''

اور اس نے فوراً اپنی اصلاح کر لی.... (فلسفہ نماز و تبلیغ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کا واقعہ

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں: کہ قرآن پاک میں جو یہ آیت ہے ''و ان جاھداک علی ان تشرک بی'' یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی' جس کا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرتا تھا' جب میں مسلمان ہو گیا تو وہ کہنے لگیں اے سعد! یہ کیا نیا دین تو نے اختیار کر لیا.... اس نئے دین کو یا تو چھوڑ دے.... یعنی اسلام کو چھوڑ دے.... ورنہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی حتیٰ کہ یوں ہی مر جاؤں گی اور لوگ تجھے عار دلایا کریں گے اور کہا کریں گے کہ او اپنی ماں کے قاتل! میں نے کہا کہ اے امی ایسا نہ کرو.... کیونکہ میں' اپنے دین اسلام کو کسی بھی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا ہوں' اس کے بعد میری امی نے ایک دن ایک رات کچھ نہیں کھایا' جس کی وجہ سے بھوک پیاس لگنے لگی اور تکلیف کا احساس ہونے لگا' اس کے بعد ایک دن رات اور کچھ نہیں کھایا' جس کی وجہ سے اور زیادہ تکلیف محسوس ہونے لگی' اس کے بعد اسی طرح تیسرا دن بھی گزر گیا.... کہ کچھ نہ کھایا نہ پیا' اور بہت زیادہ تکلیف محسوس ہونے لگی جب میں نے یہ ماجرا دیکھا تو عرض کیا کہ اے امی! آپ کو معلوم ہے اللہ کی قسم! اگر آپ کی سو جانیں بھی ہوں اور ہر ایک جان ایک ایک کر کے نکل جائے تب بھی میں اپنے دین کو چھوڑنے والا نہیں ہوں' آپکا جی چاہے کھائیں' جی نہ چاہے نہ کھائیں میرے اس کہنے پر انہوں نے کھانا شروع کر دیا....

بہر حال میرے دوستو! اگر ماں باپ ناجائز کام کا حکم دیں تو ان کا حکم نہیں مانا جائے گا' ہاں اگر جائز کام کا حکم کریں تو اس میں ان کا حکم مانا جائے گا اور ضرور مانا جائے گا.... ورنہ تو گنہگار ہو گا جس کی وجہ سے جنت میں بھی پہنچنا مشکل ہو جائے گا.... (انمول موتی جلد ۶)

استقبال رمضان کی دعا

حضرت یحییٰ ابن کثیر رحمہ اللہ رمضان کی آمد کے موقع پر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے رمضان کے لئے سلامت رکھئے اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھئے اور مجھے قبولیت کے ساتھ سلامت رکھئے..... (دل کی باتیں)

درگزر کا واقعہ

ایک دفعہ ایک نادان طبیب نے غلطی سے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ کو زہر دے دیا.....فوراً آپ کو قے ہوگئی اور مرض ترقی کر گیا.....

ڈاکٹری تشخیص سے پتہ چلا کہ چند منٹ قے نہ ہوتی تو جانبری محال تھی.....حضرت مولانا سے جس کو ذرا بھی تعلق تھا وہ حکیم صاحب پر آنکھیں نکالتا اور ان کی صورت سے بیزار ہو گیا مگر آپ کو حکیم صاحب کی ندامت اور اپنے خدام کی ان سے یہ وحشت ایک مستقل تکلیف بن گئی کہ وہ بھی کتمان اور ضبط میں رہی جس کا اثر یہ تھا کہ حکیم صاحب تشریف لاتے تو آپ ان کو سب سے الگ اپنے پاس چارپائی تھے اور وہ اس کو مناسب مرض بتاتے تو آپ استعمال فرماتے ورنہ ان سے ایسی ہی باتیں کرتے جس سے ان کو یقین ہو جاتا کہ حضرت میرے معالجہ کے معتقد اور میری حذاقت و مزاج شناسی کے معترف ہیں اور مخلص خدام سے ایک مرتبہ نرم لہجہ میں اس طرح فرمایا کہ: ''حکیم صاحب تو میرے محسن ہیں، غلطی تو ہر بشر کے ساتھ لگی ہوئی ہے مگر جو کچھ کیا وہ محبت و شفقت ہی کی نیت سے کیا ان کو کوئی ترچھی نظر سے دیکھتا ہے تو میرے دل پر برچھی لگتی ہے.....فاعل مختار بجز اللہ تعالیٰ مولائے کریم کے کوئی نہیں جو ہوا وہ اس کی مشیت سے ہوا پھر کسی کو کیا حق ہے کہ آلہ و اوزار کو سرزنش کرے.....'' (اکابر کا تقویٰ)

عبدالرحیم خان خاناں کا خاتون کو جواب

آپ بہت خوبصورت تھے تو ایک خوبصورت عورت نے آپ کے پاس اپنی تصویر بھجوائی کہ چونکہ آپ زیادہ خوبصورت ہیں تو میں آپ کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہوں تا کہ آپ کی طرح خوبصورت بیٹا پیدا ہو جائے اگر آپ راضی ہوں تو میں اپنے خاوند سے طلاق لیتی ہوں آپ نے جواب دیا کہ یہ کام میرے اختیار میں نہیں ہے کہ پیدا ہو تو بیٹا ہو نیز یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ جس طرح تم چاہتی ہو ایسا ہی خوبصورت بھی ہو.....البتہ میں یہ کر سکتا ہوں اگر تم کو مجھ جیسے فرزند کی آرزو ہے تو میں حاضر ہوں.... مجھے اپنا بیٹا اور فرزند بنا لو....(مقالات مولانا محمد حسین آزاد)

مہمان کا اکرام

شفاء الملک حکیم حاجی عبدالحسیب دریا آبادی کی ایک لڑکی کی شادی لکھنو میں ہوئی دعوت بڑے پیمانہ پر ناپارہ ہاؤس میں کی تھی.....ایک صاحب شریف صورت مگر بہت پھٹے حالوں بن بلائے آکر شریک ہوگئے اسی دستر خوان پر جو "میاں لوگ" بیٹھے ہوئے تھے انہیں سخت ناگواری پیدا ہوگئی اور انہوں نے کھانے سے ہاتھ روک لیا جو صاحب منتظم دعوت تھے انہوں نے یہ رنگ دیکھ کر سختی سے ان صاحب سے اٹھ جانے کو کہا..... یہ زیادتی دوسرے سے کی تھی اور مولانا عبدالماجد دریابادی سے دیکھی نہ گئی اور دوڑ کر حکیم صاحب کو بلالائے.....وہ آتے ہی ان بن بلائے مہمان کی طرف مخاطب ہوکر بولے:....."اخاہ' یہ آپ یہاں کہاں بیٹھ گئے آپ کا شمار تو مہمانوں میں نہیں گھر والوں میں ہے.....چنانچہ آپ آیئے میرے ساتھ کھانا کھایئے گا میں نے بھی نہیں کھایا ہے" چنانچہ انہیں اپنے ساتھ ہی بٹھا کر کھلایا..... (وفیات ماجدی)

روزہ کے طبی فوائد

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: مجھے ورجینیا (امریکہ) میں ایک عیسائی انجینئر ملے.... باتیں کرتے کرتے وہ مجھے کہنے لگے کہ میں آج کل Fasting (روزہ داری) کر رہا ہوں....یعنی روزے رکھ رہا ہوں....میں نے ان سے پوچھا، بھئی! کیا مطلب؟ وہ کہنے لگے، آپ لوگ بھی تو ایک مہینے کیلئے Fasting (روزہ داری) کیا کرتے ہیں.... میں نے کہا، ہاں....وہ کہنے لگے کہ اس میں Medically (طبی طور پر) اتنے فائدے ہیں کہ میں نے ان ظاہری فائدوں کی خاطر اپنی زندگی کا معمول بنالیا ہے کہ میں بھی ہر سال ایک مہینہ روزے رکھتا ہوں....وہ غیر مسلم جنہوں نے ابھی اسلام بھی قبول نہیں کیا وہ بھی اسلامی تعلیمات کی حکمتوں کو مانتے ہیں اور بسا اوقات ان کو اپنا کر دنیاوی فائدے اٹھاتے ہیں....(جواہرات فقیر)

دنیا کی نحوست

حضرت ابو حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا کا قلیل آخرت کے کثیر سے غافل کر دیتا ہے اور اس کا کثیر آخرت کا قلیل تک مجھے بھلادے گا اور اگر دنیا طلب کرنی بھی ہے تو اتنی کرو جو تمہارے لئے کافی ہو اور بقدر کفایت تجھے مستغنی نہ کرے تو یہاں کوئی ایسی چیز نہیں جو تجھے مستغنی کر سکے..... (دل کی باتیں)

ڈاڑھی کی نورانیت

شہر خانپور ضلع رحیم یار خان میں ایک مرتبہ جلسہ ہوا وہاں سے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری ؒ نور پور میں تقریر کے لئے روانہ ہوئے ..... احمد پور شرقیہ میں حضرت شیخ التفسیر ؒ مولانا دوست محمد قریشی ؒ کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے ..... نیند آرہی تھی اسی دوران مولانا دوست محمد قریشی ؒ نے دریافت کیا کہ: ..... ''حضرت ریش مبارک قبضہ سے زیادہ کیوں ہے؟''

حضرت مولانا احمد علی ؒ کے آنسو جاری ہوئے اور فرمایا: ''ان بالوں میں میرے پیر طریقت کے ہاتھ لگ چکے ہیں مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ میں ان پر قینچی کا استعمال کروں''

آپ نے مزید فرمایا: ..... قریشی صاحب! آج کل لوگ ڈاڑھی کی قدر نہیں کرتے اپنی کھیتیوں کی حفاظت تو کرتے ہیں لیکن مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی (ڈاڑھی) کی حفاظت نہیں کرتے اسکی قدر قیامت کے دن معلوم ہوگی جب کہ ادائے سنت کے اجر میں چہرے پر نورانیت نظر آئیگی ..... (خدام الدین)

حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی دانائی

علامہ کُردری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ دریائے فرات کے کنارے ایک بوڑھے دیہاتی کو دیکھا اس نے بڑی جلدی جلدی وضو کیا، اور اسی طرح نماز پڑھی، اور جلد بازی میں وضو اور نماز کے مسنون طریقوں میں کوتاہی ہوگئی ..... حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے سمجھانا چاہتے تھے، لیکن اندیشہ یہ ہوا کہ یہ عمر رسیدہ آدمی ہے اور اپنی غلطی سن کر کہیں ناراض نہ ہوجائے ..... چنانچہ دونوں حضرات اس کے قریب پہنچے اور کہا کہ ''ہم دونوں جوان ہیں، اور آپ تجربہ کار آدمی ہیں، آپ وضو اور نماز کا طریقہ ہم سے بہتر جانتے ہوں گے ..... ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر دکھائیں، اگر ہمارے طریقے میں کوئی غلطی یا کوتاہی ہو تو بتا دیجئے گا .....'' اس کے بعد انہوں نے سنت کے مطابق وضو کر کے نماز پڑھی ..... بوڑھے نے دیکھا تو اپنی کوتاہی سے توبہ کی، اور آئندہ یہ طریقہ چھوڑ دیا ..... (مناقب الامام الاعظم للکردری رحمۃ اللہ علیہا ص: ۳۹، ۴۰، ج: ا طبع دائرۃ المعارف دکن ۱۳۲۲ھ، انتخاب لاجواب)

مقدر کا رزق کیسے ملتا ہے

ایک ڈاکٹر صاحب کو اپنے کسی دوست کے آنے کا انتظار تھا.....وہ ان کی خاطر تواضع کیلئے ہوٹل سے کھانا لینے گئے.....انہوں نے مہمان کے اکرام کیلئے ایک مرغی روسٹ کرنے کیلئے کہا اور خود ہوٹل سے ذرا ہٹ کر کھڑے ہو گئے.....قریب ہی کچھ مسکین لوگ بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے.....ان میں سے ایک کہنے لگا، یار! بھوک لگی ہے اب کھانے کا انتظام کہاں سے ہوگا.....دوسرے نے کہا کہ رزق کا ذمہ تو اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے وہ خود ہی رزق بھیج دے گا.....

ڈاکٹر صاحب ان کی باتیں سن کر مسکرا رہے تھے.....اور سوچ رہے تھے کہ ان غریب مسکین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ پر کس قدر پختہ یقین ہے.....اچانک ان کے موبائل کی گھنٹی بجی.....انہوں نے فون سنا تو وہی دوست کہہ رہے تھے کہ جی میں معذرت چاہتا ہوں، میں آج آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتا.....

ڈاکٹر صاحب نے وہ روسٹ کی ہوئی مرغی ان مسکینوں کو دیدی اور وہ خوش ہو کر اسے دعائیں دینے لگے.....(جواہرات فقیر 13 ص 169)

حبیب عجمی اور حسن بصری رحمہما اللہ کا واقعہ

ایک بار حبیب عجمی جو بہت بڑے بزرگ ہیں.....بصرہ تشریف لائے، حسن بصری جو بہت بڑے امام وصوفی، قاری وعالم بزرگ ہیں چنانچہ دس کے بعد کی چار شاذ قراءتوں میں سے دوسری قراءت کے امام آپ ہی ہیں.....اور سلوک وتصوف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اکتساب فیض کیا ہے.....وہ ان کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے جب آپ پہنچے تو اتفاقاً حبیب عجمی صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور آپ کی قراءت زیادہ صحیح اور مجوّد نہ تھی.....یہ دیکھ کر حسن بصری بدظن ہو کر واپس آ گئے کہ جس شخص کا قرآن ہی صحیح نہ ہو وہ بزرگ کیونکر ہو سکتا ہے رات کو سوئے تو خواب میں حضرت حق جل مجدہ' کی زیارت ہوئی حسن بصری نے پوچھا بار الٰہا! سب سے اچھا اور اونچا عمل جس سے آپ کا تقرب زیادہ حاصل ہو کیا ہے؟ جواب ملا اَلصَّلٰوۃُ خَلْفَ حَبِیْبِنَا عَجَمِیْ.....حبیب عجمی کے پیچھے نماز پڑھنا.....آپ کو تنبّہ ہوا اور فوراً خدمت اقدس میں تشریف لے گئے اور توبہ واستغفار کیا.....(ارواح ثلاثہ)

بچپن میں شیخ الوقت حضرت قاری فتح محمدؒ کا بے مثال کمال

حضرت موصوفؒ نے اپنے بے نظیر حافظہ اور نعمت وعطیہء خداوندی سے قرآن مجید اور اس کی قراآت سبعہ اور عشرہ کی خدمت واشاعت کا کام خوب ہی خوب لیا۔ چنانچہ حضرت والا نے بچپن ہی میں حفظ قرآن میں ایسا کمال حاصل کرلیا تھا۔ کہ اگر کوئی صاحب سوال کرتے مثلاً پورے قرآن مجید میں کل رکوعات کتنے ہیں۔ کل سورتیں کتنی ہیں۔ فلاں حرف قرآن مجید میں کتنی جگہ آیا ہے۔ فلاں متشابہ کتنی جگہ ہے؟ تو آپ فوراً جواب دیتے۔ جس سے سائل دنگ و حیران رہ جاتا۔ اسی طرح اگر کوئی صاحب آپ سے کسی سورت یا رکوع کو اس کے آخر کی طرف سے سننا چاہتے۔ تو آپ اس طرح سنا دیتے۔ کہ سب سے پہلے رکوع یا سورت کی آخری آیت پڑھتے پھر اس سے اوپر والی پھر اس سے اوپر والی اس طرح رکوع وسورت کی شروع والی آیت تک پڑھتے اور پڑھنے میں لآ والی اور بغیر لآ والی تمام آیت کی ترتیب کا پورا پورا لحاظ رکھتے۔ غرض جس طرح کسی رکوع یا سورت کو شروع کی طرف سے بلا تکلف پڑھتے تھے اسی طرح آخر کی طرف سے پڑھنے میں بھی آپ کو تکلف پیش نہیں آتا تھا۔ بعد میں آپ کے شیخ حضرت قاری شیر محمد خان صاحب نے اس طرح پڑھنے سے آپ کو منع فرمادیا تھا اور یہ تو قریب زمانہ ہی کا واقعہ ہے۔ کہ آپ نے ایک مرتبہ پورے قرآن پاک کے تمام رُءوس آیات (یعنی آیتوں کے ختم والے کلمات) اس طرح سنائے تھے کہ بغیر پوری آیت پڑھے صرف راس آیت پڑھتے تھے اور آپ کو اس میں ذرا بھی رکاوٹ اور جھجک نہ ہوتی تھی بلکہ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا آپ مسلسل قرآن پاک پڑھ رہے ہیں۔ فللّٰہ درہٗ وسبحانہٗ ما اعظم شانہٗ (از تعارف شارح بزیادات)

افلاطون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حکیمانہ جواب

افلاطون نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر آسمان کی کمان ہو اور حوادث تیر ہوں اور زمین نشانہ ہو تو آدمی کہاں جائے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تیر انداز کے پاس جاکر کھڑا ہو جائے..... افلاطون بولا کہ یہ جواب بجز نبی کے کوئی نہیں دے سکتا..... کیسی ہی پریشانی ہو ذکر اللہ ایسی دولت ہے کہ اس سے سب بھاگ جاتی ہے.... (حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات)

حضرت ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ قریشی رضی اللہ عنہ کا ڈر

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے.....
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے آئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں تو ان سے پوچھا اے ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا کسی درد نے آپ کو بے چین کر رکھا ہے؟ یا دنیا کے لالچ میں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ بات بالکل نہیں ہے بلکہ میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک وصیت فرمائی تھی..... ہم اس پر عمل نہیں کر سکے..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا وصیت تھی؟ حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی نے مال جمع کرنا ہی ہے تو ایک خادم اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ایک سواری کافی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے آج (اس سے زیادہ) مال جمع کر رکھا ہے..... ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت سمرہ بن سہم کی قوم کے ایک صاحب کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا تو ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے..... ابن حبان کی روایت میں ہے کہ حضرت سمرہ بن سہم کہتے ہیں میں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا تو وہ طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے..... پھر ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے اور رزین کی روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ان کے ترکہ کا حساب کیا گیا تو اس کی قیمت تیس درہم بنی تھی اور اس میں وہ پیالہ بھی شمار کیا گیا جس میں وہ آٹا گوندھا کرتے تھے اور اسی میں وہ کھاتے تھے..... (اخرجہ الترمذی والنسائی)

حکمت سلیمانی

محمد بن کعب القرظی کہتے ہیں: ایک شخص حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: ”اے اللہ کے نبی! میرے پڑوس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو میری بطخیں چرا لیتے ہیں....“
اس کی بات سن کر آپ نے نماز کا اعلان کر دیا.... جب سب لوگ آ گئے تو آپ نے فرمایا: ”تم میں سے ایک شخص اپنے پڑوسی کی بطخ چوری کرتا ہے، وہ ایسی حالت میں مسجد میں آتا ہے کہ اس بطخ کا پَر اُس کے سر پر ہوتا ہے....“ یہ سن کر چور نے جلدی سے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا.... آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”اسے پکڑ لو، چور یہی ہے....“ (از کتاب مختصر پُراثر)

تقویٰ کا واقعہ

امام العلماء والصلحا حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ بڑا معروف تھا.... آپ سردیوں میں بھی اور گرمیوں میں بھی ہاتھ میں چھتری رکھتے تھے.... گرمیوں میں تو چھتری ہاتھ میں رکھنا سمجھ میں آتا ہے، دھوپ سے بچتے ہوں گے، لیکن سردیوں میں چھتری رکھنا تو سمجھ میں نہیں آتا.... چونکہ حضرت کی جماعت میں علماء کی کثرت تھی اس لئے ایک مرتبہ ایک عالم نے پوچھ لیا کہ حضرت! سردیوں میں چھتری ہاتھ میں رکھنے کی کیا حکمت ہے؟ جب انہوں نے اصرار کیا، تب حضرت نے راز کھولا.... فرمایا کہ عام لوگ تو سردی گرمی سے بچنے کیلئے رکھتے ہیں، میری ایک اور بھی نیت ہوتی ہے.... انہوں نے پوچھا کہ کونسی؟ فرمایا کہ راستہ چلتے ہوئے جب دیکھتا ہوں کہ دائیں طرف سے غیر محرم آرہی ہے تو میں اس طرف چھتری کر کے اپنا چہرہ چھپا لیتا ہوں اور جب بائیں طرف سے غیر محرم آرہی ہوتی ہے تو چھتری سے بائیں طرف آڑ کر لیتا ہوں، میں غیر محرم کے کپڑے کو بھی نہیں دیکھتا، تاکہ میرا اس کی طرف دھیان ہی نہ جائے.... یہ ہے تقویٰ کہ غیر محرم کا چہرہ تو کیا دیکھنا، اس کے کپڑے کو بھی نہ دیکھا جائے.... (جواہرات فقیر 15 ص 270)

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا حکیمانہ ارشاد

امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے، میں اسٹیشن پر پہنچوں، گاڑی چلنے کے لیے تیار کھڑی ہو، میرا ایک قدم پائیدان پر ہو اور دوسرا قدم پلیٹ فارم پر ہو، گارڈ سیٹی دے چکا ہو، گاڑی چلنے لگے، ایک آدمی دوڑتا ہوا آئے اور پکارے، احمد علی، احمد علی، اللہ کا قرآن سمجھا کے جا.... فرماتے تھے، میرا دوسرا قدم پائیدان پر بعد میں پہنچے گا، میں آنے والے کو پورا قرآن سمجھا کے جاؤں گا....

کسی نے پوچھا، مولانا پورا قرآن اتنی سی دیر میں کیسے سمجھا دیں گے؟

فرمایا، ہاں قرآن کا خلاصہ تین چیزیں ہیں، رب کو راضی کرو عبادت کے ساتھ.... شاہ عرب صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرو اطاعت کے ساتھ.... اللہ کی مخلوق کو راضی کرو خدمت کے ساتھ....

یعنی عبادت، اللہ کی.... اطاعت، محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی.... خدمت، خلق خدا کی....

یہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے.... (حکمت و نصیحت کے حیرت انگیز واقعات)

اخلاص کی قیمت

ایک مرتبہ مجھے کوئی صاحب دعا کروانے کے لئے لے گئے.... مجھ سے پوچھنے لگے: حضرت! آپ نے کبھی ہیرے دیکھے ہیں؟ میں نے کہا: میں اس لائن کا بندہ نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے اتنا شوق ہے.... انہوں نے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی اور اس کو کھول کر مجھے ہیرے دکھانے لگا اور ساتھ ساتھ بتانے بھی لگا کہ یہ اتنے لاکھ کا ہے اور یہ اتنے لاکھ کا ہے.... ہم تو سن سن کر حیران ہو رہے تھے.... ہم نے کہا: یہ تو بہت چھوٹے ہیں اور آپ قیمت زیادہ بتا رہے ہیں.... کہنے لگے: حضرت! ہیرا ہمیشہ چھوٹا ہوتا ہے لیکن قیمت میں بڑا ہوتا ہے.... اس وقت مجھے یہ بات یاد آئی کہ قیامت کے دن اخلاص نیت کی وجہ سے جن لوگوں نے کام کئے ہوں گے ان کے عمل اگر چہ چھوٹے ہوں گے مگر اللہ کے ہاں ان کی قیمت بڑی ہوگی.... (جواہرات فقیر 16 ص 159)

حوض کا کمال

حکیم علی گیلانی نے لاہور میں ایک حوض بنایا تھا جس کا طول وعرض ۲۰×۲۰ گز تھا.... یہ حوض ہر وقت بھرا رہتا تھا اور اس کے اندر ایک شاندار کمرہ بنا ہوا تھا جس کو چاروں طرف سے پانی گھیرے ہوئے تھا اور کمرہ کی چھت بالکل پانی کے اندر ڈوبی رہتی تھی.... اس کمرہ میں داخل ہونے کے لئے پانی میں غوطہ لگا کر اس کے دروازوں تک پہنچنا ہوتا تھا اور صرف ایک بلند مینار پانی سے سر باہر نکالے ہوئے یہ ظاہر کرتا تھا کہ کمرہ یہاں ہے.... اس حجرہ کے دروازے پانی کے اندر کھلے ہوئے تھے اور چاروں طرف سے پانی ان کو گھیرے ہوئے تھا لیکن کیا مجال کہ پانی کا ایک قطرہ بھی دروازے کے ذریعے کمرہ کے اندر داخل ہو جائے.... اس حجرہ کے دروازہ میں کھڑے ہو کر ہر شخص اپنے قریب ہی پانی کو دیکھ سکتا تھا اور حیران ہوتا تھا کہ حجرہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے مگر پانی اندر داخل نہیں ہو پاتا.... اس نے اس قسم کے کمال کا اظہار پانی اور ہوا کی روک اور دباؤ کی قوت کو خصوصی طور پر معلوم کر کے کیا تھا.... (ماہنامہ مشیر الاطباء لاہور)

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کے آخری لمحات

ان کے انتقال کا واقعہ بھی عجیب ہے.....ابو جعفر تستری کہتے ہیں کہ "ہم جان کنی کے وقت ان کے پاس حاضر ہوئے اس وقت ابو حاتم.... محمد بن مسلم.... مندر بن شاذان اور علماء کی ایک جماعت وہاں موجود تھی ان لوگوں کو تلقین میت کی حدیث کا خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "لقنوا امواتکم لا الہ الا اللہ" (اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو) مگر ابوزرعہؒ سے شرمارہے تھے اور ان کو تلقین کی ہمت نہ ہو رہی تھی....آخر سب نے سوچ کر یہ راہ نکالی کہ تلقین کی حدیث کا مذاکرہ کرنا چاہئے.... چنانچہ محمد بن مسلم نے ابتداء کی حدثنا الضحاک بن مخلد عن عبدالحمید بن جعفر اور اتنا کہہ کر رک گئے باقی حضرات نے بھی خاموشی اختیار کی....اس پر ابوزرعہ نے اسی جان کنی کے عالم میں روایت کرنا شروع کیا....اور اپنی سند بیان کرنے کے بعد متن اپنی حدیث پر پہنچے....

من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ.... اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ طاہر روح قفس عنصری سے عالم قدسی کی طرف پرواز کر گیا.... پوری حدیث یوں ہے "من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ (یعنی جس کی زبان سے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ نکلے وہ جنت میں داخل ہوگا)....(جواہر پارے)

مطب کا عجیب انداز

زکریا رازی کے مطب کا انداز بھی عجیب تھا....وہ اپنے مطب میں سب سے پیچھے بیٹھتا تھا....اس کے آگے اس کے شاگرد بیٹھتے تھے اور اس کے بعد ان شاگردوں کے شاگرد بیٹھتے تھے اور پھر ان کے شاگرد بیٹھتے تھے.... جب کوئی مریض آتا تو وہ سب سے پہلے آگے بیٹھے شاگردوں سے اپنا حال کہتا....اگر ان کی سمجھ میں نہیں آتا تو وہ اپنے سے پیچھے والے لوگوں کے پاس بھیج دیتے تھے....اگر ان کی بھی سمجھ میں نہیں آتا تو وہ اپنے سے زیادہ قابل کے پاس بھیج دیتے تھے، سب سے آخر میں رازی کا نمبر آتا تھا یعنی جس کا کوئی بھی علاج نہیں کر پاتا تھا وہ رازی کے زیر علاج ہوتا تھا....(اخبار الطب کراچی)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا محاسبہ نفس

ایک دفعہ دہلی میں ...... بہت بڑا مجمع تھا...... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرمارہے تھے...... دوران وعظ فرمایا اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ...... اس وقت ایسی بات مجھ پر وارد ہوئی ہے...... جو آپ نے کبھی نہیں سنی ...... اور بڑی مفید بات ہے ...... میں تحدیث نعمت کے طور پر اس کو بیان کرتا ہوں...... پھر آپ یکایک خاموش ہوگئے...... اور کہا حضرات!...... ایک بات ہے اس میں مجھ سے انفرادیت کا دعویٰ ہوگیا کہ...... یہ نئی بات مجھ پر وارد ہوئی ہے...... اور آپ لوگوں نے کبھی نہیں سنی ہوگی...... اگرچہ میرے لفظ تحدیث نعمت کے ہیں...... لیکن پھر بھی میں سب کے سامنے اس دعویٰ سے توبہ کرتا ہوں.....

یہ واقعہ مجھ کو مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا...... انہوں نے فرمایا کہ...... وہ اس مجلس میں شریک تھے..... مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ میں نے اس دن حضرت کا مرتبہ پہچانا..... (ارشادات عارفی)

اللہ موجود ہے

ایک فرانسیسی صحافی جو خدا کی ذات کا انکار کرتا تھا... افغانستان میں تقریباً چھ ماہ مختلف محاذوں اور مورچوں پر مجاہدین کے حالات وواقعات کو بغور دیکھا... مشاہدے کیے... اپنے ملک واپس جاکر اس نے... ''رایت اللہ فی افغانستان'' نام کی ایک کتاب لکھی... جس میں وہ لکھتا ہے کہ... میں نے مسلمانوں کے اللہ کو افغانستان میں دیکھ لیا کہ واقعی اللہ موجود ہے... ۳۵ مجاہدین ۱۵ بندوقیں لے کر گئے اور دشمن کے ایک سو پچاس آدمیوں کو گرفتار کر کے لے آئے... پچاس مجاہدین گئے اور دشمن کے اڑھائی سو ٹینک تباہ کر دیئے... کبھی آسمان سے گھوڑوں کو دیکھتے ہیں... کبھی دشمن کہتے ہیں کہ تمہارے گھوڑے جب زمین پر اترے ان سوار مجاہدین نے کوئی چیز ہماری طرف پھینکی ہم اندھے ہوگئے... کبھی کسی شہید کو دیکھا کہ اس کے خون سے خوشبو آرہی ہے... کبھی کوئی مجاہد زخمی ہوگیا... دونوں ٹانگیں کٹ گئیں مگر آخری وقت میں بھی وصیت کرتا ہے... کہ میرے ساتھیو! کبھی جہاد نہ چھوڑنا کہ جو چیز میں مرتے وقت دیکھ رہا ہوں تمہیں بھی نصیب ہوجائے... (یادگار واقعات)

یحییٰ یزیدی کا واقعہ

ابن دورقیؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید کے یہاں امام کسائی کوفی اور امام یحییٰ یزیدی دونوں اکٹھے ہوگئے.....اوران دونوں حضرات میں بتقاضائے فطرت و طبیعت بشریہ قدرے معاصرتی چشمک تھی.....جیسا کہ مثل مشہور ہے.....المعاصرۃ سبب المنافرۃ کہ ہمعصری باہمی نفرت وکدورت کا ذریعہ ہے اتنے میں ایک جہری نماز کا وقت ہوگیا لوگوں نے امامت کے لیے حضرت امام کسائی کوفی کو آگے بڑھا دیا.....آپ نے نماز میں سورۂ کافرون پڑھی اوراس میں کسی وجہ سے سہو ہوگیا.....نماز کے بعد یزیدی نے (طنز کے طور پر) کہا کہ کوفہ کا (اتنا بڑا) قاری کُفرون جیسی (چھوٹی سی) سورت میں بھول گیا.....ابن دورقی کہتے ہیں کہ اس کے بعد دوسری جہری نماز کا وقت آ گیا تو لوگوں نے امام یحییٰ یزیدی کو آگے بڑھا دیا.....پس یزیدی سورہ فاتحہ ہی میں بھول گئے.....سلام کے بعد امام کسائی نے فرمایا.....

اِحْفَظْ لِسَانَکَ لَا تَقُوْلُ فَتُبْتَلٰی اِنَّ الْبَلَاءَ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

اپنی زبان کی حفاظت رکھو کہ جو بات بھی (طنزاً وطعناً) کہو گے اسی میں مبتلا کردیئے جاؤ گے.....کیونکہ (قانون الٰہی یہی جاری ہے کہ) ابتلاء کا مدار و معیار زبان کے نطق و گویائی پر منحصر ہے.....(طبقات القراء)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی حکمت وفراست

حضرت حسنؓ کے یہاں ایک مہمان آیا....اس نے کھانا کھانے کے بعد شربت طلب کیا....حضرت حسنؓ نے دریافت کیا آپ کو کون سا شربت درکار ہے....مہمان نے جواب دیا کہ "وہ شربت جو نہ ملنے کے وقت جان سے زیادہ قیمتی اور مل جانے کے وقت نہایت کم قیمت ہوتا ہے" حضرت حسنؓ نے نوکر سے فرمایا کہ "مہمان پانی مانگتا ہے...."

حاضرین کو آپ کی ذہانت پر حیرانی ہوئی....(درنایاب)

ایک نوجوان کا واقعہ

ایک نوجوان کسی بزرگ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت! مجھے موت سے بہت ڈر لگتا ہے.... موت سے بہت خوف آتا ہے.... انہوں نے کہا کہ بھئی یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے پاس کچھ مال پیسہ ہے.... کہنے لگا جی، انہوں نے کہا اسے اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرو.... اور نیک اعمال کی پابندی کیا کرو.... اس نے کہا بہت اچھا، کچھ عرصہ کے بعد پھر ان کی ملاقات ہوئی.... بزرگوں نے پوچھا سناؤ بھئی اب طبیعت کیسی ہے.... وہ کہنے لگا کہ حضرت وہ موت سے خوف تو ختم ہو گیا مگر حیران اس بات پر ہوں کہ اب تو میرا مرنے کو جی چاہتا ہے.... مگر ایسا کیوں ہوا؟ تو ان بزرگوں نے یہ بات سمجھائی کہ دیکھو بندے کا دل وہیں لگتا ہے جہاں اس کا خزانہ ہوتا ہے.... پہلے تم نے اپنے آگے کے لئے کوئی سرمایہ جمع نہیں کیا تھا تو تمہیں موت سے وحشت تھی.... اب تم نے آگے یہ سرمایہ بھیج دیا ہے نیکیوں کا صدقے کا مال کا.... تو جہاں سرمایہ ہوتا ہے بندے کا وہیں جانے کو دل کرتا ہے.... تو رحمت کے نازل ہونے کی ایک نشانی یہ بھی ہوتی ہے کہ انسان کا مرنے کو جی چاہتا ہے.... موت اچھی لگتی ہے موت سے وحشت ختم ہو جاتی ہے.... (جواہرات فقیر 21 ص 92)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نصیحتیں

حضرت یزید بن اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی وہ مکہ سے تشریف لا رہی تھیں اور میں اور ان کے بھانجے جو طلحہ بن عبید اللہ کے بیٹے تھے ان سے یوں ملے کہ ہمارے اوپر مدینہ میں ایک دیوار گر گئی تھی جس سے ہمیں چوٹیں آئی تھیں چنانچہ ان کو خبر ملی تو وہ آئیں اپنے بھانجے کو خوب ڈانٹا اور پھر میری طرف متوجہ ہوئیں اور بڑی اچھی نصیحتیں فرمائیں کہنے لگیں کہ

کیا تمہیں نہیں پتہ کہ اللہ تمہیں یہاں لایا اور اپنے نبی کے گھر میں ٹھہرایا..... میمونہ چلی گئیں واللہ اور اس نے اپنی رسّی تمہاری گردن پر ڈال دی ہے..... وہ بڑی اچھی نیک اور صلہ رحمی کرنے والی خاتون تھیں..... (دل کی باتیں)

حضرت عمرو بن ثابت عرف اُصیرم کا عشق رسول

جنگ احد، اختتام کو پہنچی، مسلمان چل پھر کر اپنے آدمیوں کو ڈھونڈ رہے تھے، انصار کا ایک خاندان بنو عبدالاشھل، اپنے شہیدوں کو تلاش کرتا پھر رہا تھا..... چلتے چلتے وہ ایک شخص کے پاس رک گئے، وہ زخموں سے چور تھا مگر زندگی کی کچھ رمق اس میں باقی تھی..... بولے: ارے، یہ تو عمرو بن ثابت عرف اصیرمؓ ہے یہ ادھر کیسے آ گیا؟ ہم تو اسے اس حالت میں چھوڑ آئے تھے کہ یہ اسلام سے انکاری تھا..... پھر انہوں نے اس سے پوچھا: تمہیں کیا چیز یہاں لے آئی؟ قومی غیرت اس کا موجب بنی ہے یا اسلام کی رغبت؟ جواب دیا: اسلام کی رغبت..... میں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتا رہا یہاں تک کہ میرا یہ حال ہو گیا، جو تم دیکھ رہے ہو..... یہ کہتے ہی وہ جاں بحق ہو گیا..... لوگوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هو من اهل الجنة ترجمہ (وہ اہل جنت میں سے ہے.....) (زاد المعاد ص ۲۳۶ ج ۲)

حضرت ابو ھریرہؓ فرماتے ہیں: اس شخص کو ایک نماز پڑھنے کا بھی موقعہ نہیں ملا..... ایمان لاکر شریک جہاد ہوئے اور راہ حق میں شہید ہو کر سیدھے بہشت میں پہنچ گئے..... رضی الله عنه وارضاه (کاروان جنت)

مقاتل بن سلیمان رحمہ اللہ

مشہور مفسر مقاتل بن سلیمان بلخی رحمہ اللہ (م ۱۵۰ھ) کے تذکرے میں مؤرخ ابن خلکان فرماتے ہیں۔

''مروی ہے کہ ابو جعفر منصور (ایک دن) بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے چہرہ پر مکھی آ بیٹھی، اس نے اڑا دی، مکھی حسب عادت پھر آن بیٹھی، خلیفہ نے پھر اڑا دی، غرض کئی دفعہ ایسا ہی ہوا جس سے منصور اچھا خاصا پریشان ہو گیا.... منصور نے کہا کہ دروازہ پر دیکھو کہ باہر کون ہے بتلایا گیا کہ مقاتل بن سلیمان ہیں اس نے کہا کہ انہیں اندر لے آؤ، مقاتل منصور کے پاس پہنچے تو اس نے (جھلاکر) کہا کہ مکھی پیدا کرنے کی خدا کو کیا ضرورت پڑی تھی؟ مقاتل نے جواب دیا کہ: اللہ تعالیٰ نے مکھی متکبروں کا غرور توڑنے کیلئے پیدا کی ہے....

منصور یہ سن کر خاموش ہو گیا (آگے کچھ بول نہیں سکا) (وفیات الاعیان ج ۱ ص ۲۵۵)

بیٹے کی فراست

عبیداللہ بن المامون سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ مامون الرشید میری والدہ ام موسیٰ سے سخت ناراض ہو گئے..... پھر اسی بنا پر مجھ سے بھی اس درجہ برہم ہو گئے کہ قریب تھا کہ اس کا نتیجہ میرے تلف ہو جانے کی صورت میں برآمد ہو.....

میں نے ایک دن ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ اپنے چچا کی بیٹی پر ناراض ہیں تو ان ہی پر مجھ کو الگ کر کے عتاب کریں کیونکہ میں تو آپ کی طرف سے ان کے پاس گیا ہوا ہوں اور آپ ہی کا ہوں نہ کہ ان کا..... مامون الرشید نے سن کر کہا تو نے سچ کہا اے عبیداللہ تو میری طرف سے اس کے پاس گیا ہوا ہے اور میرا ہی ہے اس کا نہیں اور میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھ کو اس حقیقت پر متنبہ کیا تیرے ذریعہ سے اور تیرے اس فضل (یعنی فراست) کو جو تجھ میں موجود ہے مجھ پر عیاں کر دیا..... واللہ آج کے بعد تو میری طرف سے کوئی برائی نہ دیکھے گا اور پسندیدہ طرز عمل ہی دیکھے گا پھر یہ گفتگو ہی میری والدہ سے خوش ہو جانے کا سبب بن گئی..... (کتاب الاذکیاء)

حضرت عمار اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہما کو دعوت

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دار ارقم کے دروازے پر حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ نے میری ملاقات ہوئی اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں تشریف فرما تھے..... میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا کس ارادے سے آئے ہو؟ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کس ارادے سے آئے ہو؟ میں نے کہا میں اس ارادے سے آیا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر ان کی باتیں سنوں..... انہوں نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہے.....

چنانچہ ہم دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے..... آپ نے ہم پر اسلام پیش فرمایا..... ہم دونوں مسلمان ہو گئے..... پھر اس دن شام تک ہم وہیں ٹھہرے..... پھر وہاں سے ہم چھپ کر نکلے..... حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تیس سے کچھ زیادہ مسلمانوں کے بعد مسلمان ہوئے..... (اخرجہ ابن سعد ۳/ ۲۴۷ عن ابی عبیدۃ بن محمد بن عمار)

شکر کی وجہ سے رونا

ایک اللہ والے جا رہے تھے.....انہوں نے ایک پتھر کو روتے ہوئے دیکھا...تو اس سے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے سنا ہے کہ جہنم میں پتھروں کو ڈالا جائے گا، مجھ پر یہ خوف غالب ہے کہ کہیں میں بھی انہی پتھروں میں سے نہ ہوں، اس لئے میں رو رہا ہوں.....انہوں نے یہ سن کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی: اے اللہ! اس پتھر کو جہنم میں نہ ڈالیے گا.....اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی اور انہوں نے پتھر کو بتا دیا کہ تو جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا اور وہاں سے چلے گئے.....

اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ کچھ عرصے کے بعد ان کا جب دوبارہ وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ وہ پتھر پھر رو رہا تھا...انہوں نے پوچھا: جی! اب رونے کا کیا مطلب؟ تو اس نے کہا:

ذلک بکاء الخوف وھذا بکاء الشکر والسرور.....

''وہ خوف کا رونا تھا اور یہ شکر اور سرور کا رونا ہے....'' (جواہرات فقیر 22 ص 121)

نانی جان سونا نگل گئی

ایک آدمی نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میری ساس بیمار ہوئی تو مجھ سے کہنے لگی ''میرے لئے خبیص (ایک خاص قسم کا حلوہ) خرید لیجئے'' چنانچہ میں نے وہ خرید کر دیدیا، کچھ دیر کے بعد میرا چھوٹا بیٹا میرے پاس آ کر کہنے لگا ''نانی جان تو سونا نگل رہی ہیں'' یہ سن کر میں اس کے پاس گیا تو وہ واقعتاً اس حلوہ کے ساتھ سونا چبا کر نگل رہی تھی، میں نے ڈانٹ کر اس کا ہاتھ روکا تو وہ مجھ سے کہنے لگی ''مجھے ڈر ہے کہ تم میرے مرنے کے بعد میری بیٹی پر کسی اور لڑکی کو بیاہ لاؤ گے'' میں نے کہا ''ایسا کوئی ارادہ نہیں'' اس نے کہا ''تم قسم اٹھاؤ'' چنانچہ میں نے اس کے کہنے پر قسم اٹھائی، اس کے بعد اس نے سونے کا جمع کردہ ذخیرہ میرے حوالہ کیا اور پھر انتقال کر گئی، کچھ عرصہ کے بعد میں نے قبر سے اس کا ڈھانچہ نکالا اور پانی چھڑک کر اسے ہلایا تو اس سے تقریباً اسی (۸۰) دینار نکل آئے جو اس نے مرض الموت میں نگل لئے تھے.....(صید الخاطر، کتابوں کی درس گاہ میں)

شاہ جی کا ایک واقعہ

ایک دفعہ جالندھر میں مدرسہ خیر المدارس کا سالانہ جلسہ تھا جمعہ کا دن تھا مسجد میں جگہ ناکافی ثابت ہوئی اسلئے کمپنی باغ میں انتظام کیا گیا..... شاہ جیؒ نے ابھی خطبہ مسنونہ تلاوت کرنا شروع ہی کیا تھا کہ کسی نے شہد کی مکھیوں کا چھتہ چھیڑ دیا مجمع منتشر ہونے لگا شاہ جیؒ نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:..... پتھروں کی طرح جم جاؤ!

لوگ جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے شہد کی مکھیوں نے شاہ جیؒ کے چہرے پر ڈنک مارنا شروع کیا شاہ جی کا تمام چہرے مکھیوں سے بھر گیا اور وہ اسی حالت میں بغیر جنبش کے خطبہ پڑھتے رہے..... آخر ایک مکھی نے شاہ جی صاحبؒ کی آنکھ کے کونے میں ڈنک مارا شاہ جی نے جھرجھری لی..... مجمع میں سے ایک آدمی نے دونوں ہاتھوں سے آپ کے چہرے سے مکھیوں کو اتارا شدت کا بخار چڑھا منہ سوج گیا اسی حالت میں پہنچے وہ بھی جلسہ تھا شاہ جیؒ کا چہرہ سوجا ہوا تھا مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ تقریر فرما رہے تھے جب مولانا تقریر ختم کر چکے تو شاہ جیؒ نے فرط عقیدت ومحبت سے مولانا کو کرسی سمیت اٹھا لیا اور مجمع کو مخاطب کر کے فرمانے لگے مجھے ایک سال کی تقریروں کے موضوع مل گئے..... (حکایات اسلاف)

سلف صالحین کی اپنے دوستوں کو تین نصیحتیں

مَنْ عَمِلَ لِآخِرَتِهٖ کَفَاهُ اللّٰهُ اَمْرَ دُنْيَاهُ ''جو آدمی آخرت کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے دنیا کے کاموں کی ذمہ داری لے لیتے ہیں.....

''وَمَنْ اَصْلَحَ سَرِيْرَتَهٗ اَصْلَحَ اللّٰهُ عَلَا نِيَتَهٗ'' ''جو شخص اپنے باطن کو صحیح کر لے اللہ اسکے ظاہر کو صحیح فرما دیتے ہیں.....''

وَمَنْ اَصْلَحَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ اَصْلَحَ اللّٰهُ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاس

''جو اللہ سے اپنا معاملہ صحیح کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے اور مخلوق کے درمیان کے معاملات کو صحیح کر دیتے ہیں.....'' (معارف القرآن جلد ۴ صفحہ ۶۷۹)

عظیم باپ عظیم بیٹا

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے والد غلام تھے، اپنے مالک کے باغ میں کام کرتے تھے، ایک مرتبہ مالک باغ میں آیا اور کہا ''میٹھا انار لائیے'' مبارک ایک درخت سے انار کا دانہ توڑ کر لائے، مالک نے چکھا تو کھٹا تھا، اسکی تیوری پر بل آئے، کہا ''میں میٹھا انار مانگ رہا ہوں، تم کھٹا لائے ہو'' مبارک نے جا کر دوسرے درخت سے انار لایا، مالک نے کھا کر دیکھا تو وہ بھی کھٹا تھا، غصہ ہوئے، کہنے لگے ''میں نے تم سے میٹھا انار مانگا ہے اور تم جا کر کھٹا لے آئے ہو'' مبارک گئے اور ایک تیسرے درخت سے انار لے کر آئے، اتفاقاً وہ بھی کھٹا تھا، مالک کو غصہ بھی آیا اور تعجب بھی ہوا، پوچھا ''تمہیں ابھی تک میٹھے کھٹے کی تمیز اور پہچان نہیں''.........مبارک نے جواب میں فرمایا ''میٹھے کھٹے کی پہچان کھا کر ہی ہو سکتی ہے اور میں نے اس باغ کے کسی درخت سے کبھی کوئی انار نہیں کھایا''...... مالک نے پوچھا ''کیوں''......اس لئے کہ آپ نے باغ سے کھانے کی اجازت نہیں دی ہے اور آپ کی اجازت کے بغیر میرے لئے کسی انار کا کھانا کیسے جائز ہو سکتا ہے''......یہ بات مالک کے دل میں گھر کر گئی اور تھی بھی یہ گھر کرنے والی بات! تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعتاً مبارک نے کبھی کسی درخت سے کوئی انار نہیں کھایا، مالک اپنے غلام مبارک کی اس عظیم دیانت داری سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کرایا، اسی بیٹی سے حضرت عبداللہ بن مبارک پیدا ہوئے، حضرت عبداللہ بن مبارک کو اللہ جل شانہٗ نے علمائے اسلام میں جو مقام عطا فرمایا ہے، وہ محتاج تعارف نہیں.....(وفیات الأعیان، ج:۳، ص:۳۲، کتابوں کی درس گاہ میں)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی نصیحت

فرمایا یہ جان لو کہ علم اور بردباری زینت ہے اور وعدہ پورا کرنا مردانگی ہے اور جلد بازی بے وقوفی ہے اور سفر کرنے سے انسان کمزور ہو جاتا ہے اور کمینہ لوگوں کے ساتھ بیٹھنا عیب کا کام ہے اور فاسق فاجر لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے انسان پر تہمت لگتی ہے.....(اخرجہ ابن عساکر کذا فی الکنز ۸/ ۲۳۷)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احکام نبوی کی پابندی میں شدت سے اہتمام تھا اور کسی موقع پر بھی اس کو نظر انداز نہ ہونے دیتے تھے ایک مرتبہ ان کے اور ان کے بھائی عمرو کے درمیان کسی معاملہ میں تنازع ہو گیا..... سعید بن عاصؓ حاکم مدینہ تھے..... ابن زبیرؓ ان کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو دیکھا ان کے بھائی سعید بن عاص تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں..... سعید نے ان کے مرتبہ کے خیال سے انہیں بھی تخت پر بٹھانا چاہا لیکن انہوں نے اس سے انکار کر دیا اور کہا کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فیصلہ کیا ہے اور نہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہے..... مدعی اور مدعا علیہ کو حکم کے سامنے بیٹھنا چاہئے..... (بحوالہ مسند احمد بن حنبلؒ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سینگیاں لگوائیں اور جو خون نکلا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر کو دیا کہ اس کو کہیں دبا دیں..... وہ گئے اور آ کر عرض کیا کہ دبا دیا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہاں..... عرض کیا میں نے پی لیا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے بدن میں میرا خون جائے گا اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی..... مگر تیرے لئے بھی لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کو تجھ سے (خمیس)

فائدہ: حضور کے فضلات' پاخانہ' پیشاب وغیرہ سب پاک ہیں..... اس لئے اس میں کوئی اشکال نہیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اشکال کا مطلب کہ ہلاکت ہے..... علماء نے لکھا ہے کہ سلطنت اور امارت کی طرف اشارہ ہے کہ امارت ہوگی اور لوگ اس میں مزاحم ہوں گے..... (انمول موتی جلد ۲)

تین نجات دینے والی چیزیں

(۱) "سِرًّا وَّعَلَانِيَةً" (ظاہر و باطن) میں اللہ تعالیٰ کا خوف (کہ خلوت و جلوت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے)..... (۲) تنگدستی و خوشحالی میں میانہ روی (ایسا نہ ہو کہ خوشحالی میں اسراف میں مبتلا ہو جائے)..... (۳) رضامندی و ناراضگی میں عدل و انصاف (ایسا نہ ہو کہ کسی سے ناراض ہو تو اس کے بارے میں انصاف بھی نہ کرے..... جیسا کہ عموماً ہوتا ہے)..... (دل کی باتیں)

صدقہ کس کو دیں؟

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ بیت اللہ شریف کے سامنے حرم شریف میں بیٹھے تھے، ایک آدمی آیا اور آکر کہنے لگا: حضرت! یہاں بہت سے مانگنے والے ہوتے ہیں، کیا پتہ کون مستحق ہے؟ اور کون مستحق نہیں ہے؟ کس کو دیں اور کس کو نہ دیں؟ تو حضرت نے فرمایا: یہ بتاؤ اللہ رب العزت کے تمہارے اوپر کتنے انعامات ہیں؟ کتنی نعمتیں ہیں کیا تم ان سب نعمتوں کے مستحق تھے؟ کہنے لگا: نہیں.... حضرت! میری اوقات تو اتنی نہیں تھی، اللہ نے مجھے میری اوقات سے بڑھ کر دیا.... فرمایا: جب اللہ نے تمہیں تمہاری اوقات سے بڑھ کر دیا.... ناپ تول کے بغیر تمہیں عطا کر دیا تو تم سے اگر کوئی مانگنے والا آئے تو تم بھی اسے دے دیا کرو.... (جواہرات فقیر 23 ص 183)

ہارون الرشید کا واقعہ

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید شکار کھیلنے کیلئے تشریف لے گئے تو آپ نے ایک سفید مائل بسیا ہی باز کو ہوا میں اڑا دیا.... تھوڑی دیر تک وہ اڑتا رہا پھر نظروں سے بھی اوجھل ہو گیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک پنجے میں مچھلی لے کر اتر آیا.... ہارون الرشید نے اس مچھلی کے بارے میں علماء سے پوچھا آیا اس کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس جانور کی کیا حقیقت ہے؟ تو مقاتل نے جواب دیا حضور امیر المومنین آپ کے جد امجد سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے ہم سے روایت بیان کی ہے کہ فضاؤں میں مختلف قسم کی مخلوق رہتی ہے.... بعض ان میں سے ایسے سفید قسم کے جانور ہوتے ہیں جن سے مچھلی کی شکل کے بچے پیدا ہوتے ہیں جن کے بازو تو ہوتے ہیں لیکن پر نہیں ہوتے.... اس کے بعد حضرت مقاتل نے اس کے کھانے کی اجازت دی تو اس جانور کا احترام کیا گیا.... (حیاۃ الحیوان)

دنیا بقدر کفایت

حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا: اگر جو چیز تجھے کفایت کرے تو ایسی زندگی اچھی ہے جس میں کفایت ہو اور اگر کوئی ایسی چیز نہیں جو تیرے کو کفایت کرے تو پھر دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو تیرا پیٹ بھر دے.... (دل کی باتیں)

سلیمان بن عبدالملک

سلیمان بن عبدالملک بڑا خوبصورت تھا... وہ ایک وقت میں چار نکاح کرتا تھا... چار دن کے بعد چاروں کو طلاق دے کر چار اور کرتا تھا پھران کو طلاق دے کر چار اور کرتا تھا... باندیاں الگ تھیں... لیکن ۳۵ سال کی عمر میں مرگیا... چالیس سال بھی پورے نہیں کیے دنیا میں... کتنی عیاشی کی انہوں نے... اس کے مقابل عمر بن عبدالعزیز ۴۱ سال ان کے بھی پوری نہیں ہوئے... لیکن اس نے اللہ کو راضی کرنا شروع کردیا... اب دیکھئے کہ جب سلیمان کو قبر میں رکھنے لگے تو اس کا جسم ہلنے لگا... تو اس کے بیٹے ایوب نے کہا...

میرا باپ زندہ ہے... حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا... عجل اللہ بالعقوبۃ... بیٹا! تیرا ابا زندہ نہیں ہے... عذاب جلدی شروع ہوگیا ہے... جلدی دفن کرو.....

(یادگار واقعات)

میں تیری مدد کروں

شیخ المشائخ حضرت شبلی نوراللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ:

میرے پڑوس میں ایک آدمی مرگیا.... میں نے اس کو خواب میں دیکھا، میں نے اس سے پوچھا، کیا گزری؟ اس نے کہا، شبلی بہت ہی سخت پریشانیاں گزریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی.... میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی، کیا میں اسلام پر نہیں مرا؟ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے....

جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہوگیا.... اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آرہی تھی.... اس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتادیئے، میں نے فوراً کہہ دیئے.... میں نے ان سے پوچھا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون صاحب ہیں؟

انہوں نے کہا، میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ درُود سے پیدا کیا گیا ہوں، مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں.... (فضائل درُود شریف ۹۷)

تین لڑکے

ایک باغ میں تین لڑکے گھس کر پھل توڑ کر کھانے لگے..... باغبان کو پتہ چلا تو وہ آیا.... اس نے ان تینوں کو غور سے دیکھا تو ایک حاکم شہر کا لڑکا تھا ایک قاضی شہر کا لڑکا اور تیسرا ایک کاریگر مستری کا لڑکا تھا..... باغبان نے سوچا کہ میں اکیلا ہوں اور یہ تین ہیں ان سے مقابلہ کسی حکمت سے کرنا چاہئے..... چنانچہ پہلے تو مستری کے لڑکے سے کہا مرحبا! میرے نصیب جاگ اٹھے جو آپ میرے باغ میں تشریف لائے..... جایئے اس کمرے سے کرسی لے آیئے اور آرام سے بیٹھ کر پھل کھایئے..... مستری کا لڑکا کرسی لینے گیا تو باغبان نے ان دونوں سے کہا، جناب! آپ دونوں کا تو حق ہے کہ میرے باغ کا پھل کھائیں ایک حاکم دوسرا قاضی..... مگر یہ دنیا دار مستری، یہ کون ہوتا ہے جو آپ سے برابری کرے..... آپ شوق سے مہینہ بھر یہیں رہیے مگر اس کی تو میں مرمت کر کے رہوں گا..... اس طرح ان دونوں کی تعریف کر کے مستری کے لڑکے کے پیچھے گیا اور کمرے میں جا کر اسے خوب مارا اور بے ہوش کر دیا..... پھر باغ میں آیا اور قاضی کے بیٹے سے کہنے لگا، بیوقوف یہ تو بھلا حاکم شہر کا دل بند ہے ہمارا سب کچھ انہی کا ہے مگر تو کون؟ جو ان سے برابری کا دم بھرے پھر اسے مارا اور گرا لیا..... اب حاکم کے صاحبزادے اکیلے رہ گئے، پھر وہ ان کی طرف ہوا اور بولا کیوں جناب! جب آپ ہی یوں ڈاکے مارنے لگے تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے..... یہ کہہ کر اسے بھی خوب مارا اور اس طرح ایک ایک کر کے سب سے اپنا انتقام لیا..... (مثالی بچپن)

طب کا کمال

ایران کے شہر ہرات میں ایک شخص کے سر میں خراب قسم کے زخم پیدا ہو گئے تھے جس کی وجہ سے گنجا پن پیدا ہو گیا تھا..... ہرات کا مشہور جراح علاء الدین ہندی نے اسے بے ہوش کر کے اس کے سر کی تمام کھال اتار لی اور اس مقام پر کتے کی کھال چسپاں کر کے ٹانکے لگا دیئے اور مختلف قسم کے اطلیہ و مراہم لگا کر پٹی باندھ دی..... کچھ دنوں کے بعد وہ کھال وہیں پیوستہ ہو گئی اور اس پر نئے بال نکل آئے..... ہرات کا حاکم حسین مرزا اس علاج سے بہت متاثر ہوا اور اس نے اس جراح کے نام معقول وظیفہ مقرر کر دیا..... (اطباء قدیم کے کلینکی مشاہدات)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری پیغام

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دنیا سے پردہ فرمانے لگے تو سب سے آخری بات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کان لگا کر سنی تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے تھے: "التوحید التوحید" ایک تو آخری موقع پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توحید کا پیغام دیا اور فرمایا:

وما ملکت ایمانکم.... اپنے ماتحتوں کے حقوق کا خیال رکھنا....

یوں سمجھیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری زندگی اور تعلیمات کا یہ نچوڑ ہے.... جو آخری لفظوں میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انسانیت کو دے دیے.... وہ یہ کہ اپنے ماتحتوں کا خیال رکھنا.... ہمارے ماتحتوں کے ساتھ ہمارا کیا معاملہ ہوتا ہے؟ کیسے ان کے ساتھ، ہم مل کر رہتے ہیں؟ اللہ اکبر کبیراً.... (جواہرات فقیر 23 ص 223)

امریکہ کی فلم کمپنی کے مالک پر قرآن کا اثر

حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ نے کسی اخبار کے حوالے سے بیان فرمایا تھا کہ امریکہ میں ایک فلم کمپنی کے مالک کو نماز کی فلم لینے کا شوق ہوا تو اس نے چند عرب والوں سے جو امریکہ میں تھے اپنا خیال ظاہر کیا اور کہا کہ آپ لوگوں میں جو خوش الحان مؤذن ہو اور خوش الحان قاری ہو اس کو لائیے اور دس پندرہ مقتدی بھی ساتھ ہوں میں نماز کی فلم لوں گا..... چنانچہ عشاء کے وقت یہ سب فلم کمپنی میں آئے مؤذن نے اذان دی تو کمپنی کے مالک پر اسکا بڑا اثر ہوا.....

پھر نماز شروع ہوئی قاری کی قراءت سن کر زار زار رونے لگا..... نماز ختم ہوئی تو فلم کمپنی کے مالک نے امام صاحب سے کہا مجھے مسلمان کرلو انہوں نے غسل کرا کر اسے کلمہ پڑھایا اور اسے مسلمان کرلیا..... اس نے کہا کہ آپ ایک دو گھنٹہ روزانہ مجھے قرآن اور تعلیمات اسلام کا سبق دے دیا کیجیے..... (تحفہ حفاظ)

بادشاہ مریضوں کی صف میں

حکیم مہذب الدین ایک بار مطب میں مریضوں کا معائنہ کر رہے تھے..... بادشاہ بھی امتحان کی غرض سے اپنا بھیس بدل کر مریضوں کی صف میں جا بیٹھا حکیم صاحب نبض دیکھ کر مریض کا حال بتا رہے تھے..... جب بادشاہ کی نبض دیکھنے کی باری آئی تو فوراً کہنے لگے کہ یہ تو بادشاہ کی نبض ہے.... بادشاہ ان کی بات سن کر حیران رہ گیا اور ان کی نباضی کا قائل ہو گیا.... (طبی میگزین لاہور)

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی حاضر جوابی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے فرزند حضرت شاہ عبدالعزیزؒ بڑے زندہ دل اور حاضر جواب تھے.....طنز و مزاح میں ان کا جواب نہیں تھا.....بہت سے مسائل لطیفوں میں حل کر دیتے تھے.....ایک مرتبہ ایک پادری شاہ صاحب کی خدمت میں آ کر کہنے لگے ''کیا آپ کے پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے حبیب ہیں؟'' آپ نے فرمایا ''بیشک ہیں'' وہ کہنے لگا ''تو پھر انہوں نے قتل کے وقت امام حسینؓ کی فریاد نہیں کی یا ان کی فریاد سنی نہ گئی؟'' شاہ صاحب نے کہا ''فریاد کی تو تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ تمہارے نواسے کو قوم نے ظلم سے شہید کر دیا لیکن ہمیں اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰؑ کا صلیب پر چڑھنا یاد آ رہا ہے''.....

ایک شخص شاہ عبدالعزیزؒ کے پاس رنگوں کی بنی ہوئی تصویر لایا اور کہا ''یہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصویر ہے.....اس کا کیا کرنا چاہیے؟'' آپ نے فرمایا ''حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باقاعدہ غسل کرتے تھے.....بس اس تصویر کو بھی غسل دے ڈالو''.....

ایک دفعہ ایک ہندو نے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سے پوچھا ''بتلاؤ کہ خدا ہندو ہے یا مسلمان؟'' فرمایا ''اگر خدا ہندو ہوتا تو گئو ہتیا کیسے ہو سکتی تھی؟''

ایک شخص نے کہا کیا طوائف کے جنازے کی نماز ہو سکتی ہے'' فرمایا جب ان کے گناہ میں شریک مردوں کی ہو سکتی ہے تو ان کی کیوں نہیں ہو سکتی؟'' (رود کوثر شیخ محمد اسلام)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی نصیحت

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! خواب بہت ہی کم سچے ثابت ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر جھوٹے ہوتے ہیں، لہٰذا ان کی وجہ سے غمگین نہیں ہونا، کتاب اللہ کو لازم پکڑنا اور بدفالی سے بچتے رہنا.....اے میرے پیارے بیٹے! غصے کی کثرت سے بچنا، کیونکہ غصے کی کثرت بردبار آدمی کے دل کو ناراض کر دیتی ہے.....

حضرت یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا:

آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے رہنا تنگی کی زندگی ہے..... (دل کی باتیں)

اعزاز واکرام

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ حضرت خلف رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں....

میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث شریف پڑھا کرتا تھا...اس کا انتقال ہوگیا...میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے...میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث شریف پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا...پھر یہ اعزاز واکرام تیرا کس بات پر ہورہا ہے؟ اس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام حدیث شریف میں آتا' میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ دیتا تھا.... اللہ جل شانہ نے اس کے بدلہ میں میرا اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو....(فضائل درُود شریف ۱۰۱)

خوف آخرت

ربیع بن خثیم بہت بڑے تابعی اور تاریخ اسلام کے عظیم انسانوں میں سے ہیں... مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد تھے...ایک دن اپنے استاد کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے جارہے تھے...لب دریا لوہاروں کی بھٹیاں تھیں...ان سے آگ کے شعلے بلند ہورہے تھے...یہ دیکھ کر قرآن کریم کی ایک آیت ان کی زبان پر آگئی: "وہ دوزخ جب ان کو دور سے دیکھے گی...تو وہ (جہنمی) اس کا جوش وخروش سنیں گے..." (سورۃ الملک آیت نمبر ۷) بے ہوش کر گر پڑے اور اگلی صبح تک بے ہوش رہے...(تعلیقات رسالۃ المسترشدین)

ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا عمل

امام ابوحنیفہؒ شب کی نماز میں پورا قرآن مجید ایک رکعت میں ختم کر دیتے تھے..... (زفر) آپ نے پینتیس سال تک ایک ہی وضو سے پانچوں نمازیں پڑھیں.....اور دو رکعتوں میں پورا قرآن مجید ختم کر دیتے تھے.....(ابن مبارک) جس مقام پر آپ کا انتقال ہوا وہاں آپ نے سات ہزار ختم قرآن کیے.....(ابن مبارک) امام شعبہ نے چوبیس ہزار مرتبہ ختم قرآن کیا.....ابوعبدالرحمٰن سلمی چالیس سال سے زائد جامع کوفہ میں اور امام نافع مدنی ۷۰ سال سے زائد مسجد نبوی میں تعلیم قرآن دیتے رہے.....(مقدمہ کشف النظر)

سات مہینے میں حفظ

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: ہمارے بچیوں کے جامعہ میں داخلہ لینے کے لئے ایک لڑکی آئی اور وہ ڈبل ایم اے تھی.... ایم اے جغرافیہ اور ایم اے کیلیگرافی، ڈبل ایم اے کیا ہوا تھا.... کہنے لگی کہ حافظہ بننا ہے تو جو منتظمہ تھی انہوں نے ان سے کہا: حفظ کی بچیاں تو چھوٹی عمر کی ہوتی ہیں.... آپ اکیلی بڑی عمر کی بچی عجیب محسوس کرو گی تو بہتر یہ ہے کہ آپ بخاری شریف پڑھنے والی جو عالمات فاضلات کی کلاس ہے، اس میں داخلہ لیں.... وہ کہنے لگی کہ جب میں بعد میں داخلہ لے لوں گی.... دل میں حفظ کا بہت شوق ہے میں پہلے حافظہ بننا چاہتی ہوں.... اس کے شوق کو دیکھ کر انہوں نے داخلہ دے دیا.... سات مہینے کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ جو ایک بچی آئی تھی، ڈبل ایم اے، آج سات مہینے گزرے اور اس نے قرآن مجید کو مکمل حفظ کر لیا ہے.... اللہ کی شان سات مہینے سے بھی کم میں واقعات موجود ہیں.... بعضوں نے چار مہینے میں کر لیا، بعضوں نے تین مہینے میں بھی کر لیا.... (جواہرات فقیر 27 ص 76)

رضاء بالقضاء

ابن خلکان کہتے ہیں کہ قاضی شریح کے صرف ایک اولاد تھی چنانچہ جب آپ بیمار ہوئے تو یہی مرض آپ کا جان لیوا ثابت ہوا اور آپ کا انتقال ہو گیا.... انتقال سے قبل آپ کا بیٹا پریشان تھا مگر بعد میں وہ بالکل نہیں گھبرایا.... یہ حالت دیکھ کر کسی نے آپ کے بیٹے سے سوال کیا.... یہ کیا بات ہے کہ اس بیماری سے قبل تو آپ بہت پریشان نظر آ رہے تھے اور آپ کسی طرح کے خوشی کے آثار نہیں آتے تھے اور اب یہ حال ہے.... تو آپ کے صاحبزادے نے جواب دیا کہ اس وقت میری گھبراہٹ ان کیلئے رحمت اور شفقت کے طور پر تھی.... لیکن جب تقدیر کا لکھا ہوا واقع ہو گیا تو پھر میں اس کے قبول اور تسلیم کرنے پر رضامند ہو گیا.... (وفیات الاعیان)

دنیاوی خوشی کی حقیقت

حضرت ابوحازم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا میں جو بھی چیز خوش کرنے والی ہے ضرور بالضرور اس کے ساتھ ایسی چیز جڑی ہوئی ہے جو غم زدہ کر دینے والی ہے.... (دل کی باتیں)

مدارس......قرآن مجید کے کاپی سنٹر

یہ حفاظ قرآن مجید کی (Soft Copies) سوفٹ کاپیز ہیں....اسی لئے حافظ کا ہمیشہ احترام کرنا چاہئے، حافظ کو محبت کی نظر سے دیکھنا چاہئے، احترام کرنا چاہئے، وہ اللہ رب العزت کے کلام کو سینے میں لے کے پھر رہا ہوتا ہے اور حافظ کو بھی اپنے اس کلام کی قدر کرنا چاہئے....

قرآن مجید کی سوفٹ کاپیز کو آج کل مدارس کے اندر بنایا جاتا ہے....کاپی سنٹر ہوتے ہیں نا جیسے فوٹو کاپی سنٹر ہوتے ہیں....تو یہ جو مدارس ہیں نا ان کا ٹیکنیکل نام ہے قرآن کاپی سنٹر کہ ایک بندے کو اللہ نے قرآن مجید کا حافظ بنا دیا تو وہ بیٹھ کر ماشاء اللہ دوسرے بچوں کے ذہن میں، دلوں میں، اس کو کاپی کر دیتا ہے....خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے گھروں میں کوئی بچہ بچی قرآن مجید کا حافظ ہو....(جواہرات فقیر ۷ص ۸۹)

دو نبیوں کی باہمی ملاقات

حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما حضرت یحییٰ بن حضرت زکریا علیہما السلام آپس میں خالہ زاد بھائی تھے حضرت عیسیٰ اون اور حضرت یحییٰ وبر (پشم) پہنا کرتے تھے.....ان میں سے کسی کی ملکیت میں کوئی دینار درہم نہ تھا نہ کوئی غلام یا باندی تھی.....کوئی ٹھکانہ خاص نہ تھا جہاں رات ہوئی وہیں بسر کر لیتے تھے.....جب دونوں جدا ہونے لگے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا غصہ نہ کرنا، تو فرمایا کہ غصہ نہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا.....تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مال کے فتنے میں مت پڑنا.....تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں یہ ہو سکتا ہے.....(دل کی باتیں)

خدمت کا صلہ

حضور علیہ السلام کے ایک صحابی صعصعہ بن ناجیہ تھے.....تابعین میں حضرت علیؓ کے شاگرد (مشہور شاعر) فرزدق کے دادا تھے انہوں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جاہلیت کے زمانے میں، میں نے تین سو ساٹھ بچیوں کی جان بچائی ہے، مشرکین ان کو زندہ درگور کرنا چاہتے تھے، مگر میں نے ہر بچی کے عوض دو گابھن اونٹنیاں اور ایک اونٹ دے کر ان کی جان بچائی.... حضور! یہ فرمائیں کہ اس عمل کا مجھے کوئی فائدہ ہوگا؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا یہ کم فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی، تو نے یہ نیکی کا کام کیا تو اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ صلہ دیا.....(طبرانی)

حاکم وقت سے بے اعتنائی

سالم بن عبداللہ کے بارے میں آتا ہے کہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے ان کو وقت کا حاکم ملا.... کہنے لگا: سالم! آپ بتاؤ میں آپ کے لئے کیا کرسکتا ہوں؟ انہوں نے معذرت کردی....وہ کہنے لگا: نہیں آپ مانگیں جو مانگتے ہیں....تو انہوں نے بیت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا او خدا کے بندے! اس گھر کے پاس آکے بھی تجھ سے کچھ مانگوں گا....حاکم بڑا شرمندہ ہوا....سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا طواف مکمل کیا اور طواف مکمل کر کے حرم محترم سے باہر نکلے تو حاکم آپ کے انتظار میں تھا....وہ بھی باہر نکلا، آپ سے ملا اور کہنے لگا اب تو آپ باہر آگئے، اب مجھ سے مانگیں جو مانگتے ہیں....تو سالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بتاؤ میں تجھ سے دین مانگوں یا دنیا مانگوں....وہ حاکم دین تو کہہ نہیں سکتا تھا اس لئے کہ دین میں تو سالم رحمۃ اللہ علیہ بہت آگے بڑھے ہوئے تھے....اپنے وقت کے اکابرین میں سے تھے....تو اس نے کہا آپ مجھ سے دنیا مانگیں....جب اس نے یہ کہا تو سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس ذات نے دنیا کو پیدا کیا دنیا تو میں نے اس سے بھی نہیں مانگی میں تجھ سے دنیا کیا مانگوں گا....

یہ حضرات جب بیت اللہ میں وقت گزارتے تھے تو وہ اللہ سے اپنی سب امیدیں لگایا کرتے تھے....(جواہرات فقیر 29 ص 83)

مرض کی پیش گوئی

حکیم ابوالحسن ثابت بن ابراہیم خرانی نے چند روز عضد الدولہ (۸۸۳....۱۹۶۹) کے پاس رہ کر اس سے کنارہ کشی اختیار کرلی.... جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو حکیم نے بتایا کہ عضد الدولہ اپنی صحت کا ذرا بھی خیال نہیں رکھتا اور کھانے پینے میں بہت بے احتیاطی کرتا ہے....اس لئے مجھے ڈر ہے کہ کہیں ایک سال کے بعد یہ پاگل نہ ہو جائے اگر اس وقت تک اس کے پاس رہا تو یقیناً اس کے پاگل پن کا سارا الزام میرے اوپر آئے گا....اس لئے بہتر ہے کہ ابھی سے میں اس سے الگ ہو جاؤں.... حکیم ابوالحسن کا یہ قول بالکل درست ثابت ہوا اور ایک سال بعد عضد الدولہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا اور پاگل ہو گیا....(اطباء اور انکی مسیحائی)

خواجہ عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی تواضع

حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں لکھا ہے کہ میں ایک مرتبہ ہندوستان کا سفر کر رہا تھا تو راستے میں مجھے ایک جنگلی بیری ملی.... جنگلی بیری کا درخت نہیں ہوتا شاخ نہیں ہوتی بلکہ زمین کے اوپر پھیلی ہوتی ہے.... فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا وہ پھلوں سے لدی ہوئی ہے.... مجھے بھوک بڑی لگی ہوئی تھی.... میں وہیں کھڑا ہو گیا اور بیر چن چن کے کھانے لگا.... بیر کھاتے ہوئے مجھے ایک خیال آیا اور میں نے اللہ سے دعا مانگی....

اے اللہ! یہ ایک چھوٹی سی بیری ہے اس پہ تو نے اتنا پھل لگا دیا، میں بھی تیرا چھوٹا سا بندہ ہوں مجھے بھی پھل لگا دے.... فرماتے ہیں کہ میں رو بھی رہا تھا اور دعا بھی کر رہا تھا....

مجھ پہ اللہ کی ایسی رحمت ہوئی کہ مجھے الہام ہوا تم جہاں جا رہے ہو وہاں ایک قطب مدار تم سے بیعت کرے گا" چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب میں وہاں گیا تو قطب مدار بیعت ہوئے.... ہمارے اکابر کے اندر ایسی تواضع تھی.... (جواہرات فقیر 29 ص 134)

قرآن کے گلشن میں طواف

ایک مرتبہ ہم حج پہ تھے اور حضرت قاری فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ اسی سال حج پہ تشریف لائے.... وہ جب طواف کرتے تو ان کے ایک طرف پانچ، دس حافظ ہوتے تھے اور دوسری طرف بھی پانچ، دس حافظ ہوتے تھے اور یہ سارے آٹھ، دس بندے قرآن پڑھ رہے ہوتے اور حضرت نابینا تھے، وہ ان کا قرآن سن رہے ہوتے اور ان کو لقمہ دے رہے ہوتے.... یہ ان کا طواف ہوتا تھا ماشاء اللہ قرآن کے گلشن میں طواف کیا کرتے تھے....

ان کی عادت تھی کہ جو ان سے ملنے آتا اس سے قرآن سنتے تھے.... ایک مرتبہ ڈپٹی کمشنر صاحب ملنے آ گئے.... حضرت نے ان سے بھی فرمایا کہ مجھے سورۃ اخلاص ہی سنا دو....

ڈی سی صاحب کو بھی سورۃ اخلاص سنانی پڑ لی ع

"جہاں جاتے ہیں ہم تیرا فسانہ چھیڑ دیتے ہیں"

جن کو محبت ہوتی ہے ان کو پھر مزا بھی اسی چیز میں آتا ہے.... (جواہرات فقیر 29 ص 165)

حکایت حضرت فریدالدین عطار رحمہ اللہ

حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ پہلے عطاری کی دکان کیا کرتے تھے ایک دن اپنی دکان پر بیٹھے نسخے باندھ رہے تھے..... ایک درویش کمبل پوش دکان کے آگے کھڑے ہوکر انہیں تکنے لگے دیر تک اسی حالت میں دیکھ کر حضرت عطار نے فرمایا کہ بھائی جو کچھ لینا ہو لو..... کھڑے کیا دیکھ رہے ہو درویش نے کہا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری دکان میں خمیرے شربت معجونیں بہت سی چمکتی ہوئی چیزیں بھری پڑی ہیں.....

میں سوچ رہا ہوں کہ مرتے وقت تمہاری روح کیسے نکلے گی جو اتنی چمکتی ہوئی چیزوں میں پھنسی ہوئی ہے..... اس وقت حضرت عطار کو باطن کا تو چسکا تھا ہی نہیں بے دھڑک کہہ بیٹھے کہ جیسے تمہاری نکلے گی ویسے ہی ہماری بھی نکل جائے گی درویش نے کہا کہ میاں ہمارا کیا ہے اور کمبل اوڑھ کر وہیں دکان کے سامنے لیٹ گیا.....

اول تو حضرت عطار یہ سمجھے کہ مذاق کر رہا ہے لیکن جب بہت دیر ہوگئی تو شبہ ہوا پاس جا کر کمبل اٹھایا تو وہ درویش واقعی مردہ تھا.....

بس ایک چوٹ دل پر لگی اور وہیں چیخ ماری اور بے ہوش کر گر پڑے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ دل دنیا سے بالکل سرد ہو چکا تھا..... اس وقت دکان لٹا کر کسی پیر کی تلاش میں نکلے..... پھر وہ طریق کے اندر کتنے بڑے عارف ہوئے ہیں..... (سکون قلب)

اجتماعی کاموں کی اہمیت

عالمگیری میں یہ مسئلہ تصریح سے منقول ہے کہ..... ایک کمرے میں کوئی شخص ذکر کر رہا ہے..... اور دوسرے کمرے میں وعظ ہو رہا ہے..... تو ذکر ملتوی کر کے وعظ میں شرکت کرے بعض لوگ دینی مذاکرہ کے وقت ذکر میں مشغول رہتے ہیں..... حالانکہ استماع کا حق یہ ہے کہ کان سے بھی سنے..... اور قلب بھی متوجہ رکھے..... حضرت اقدس حکیم الامت تھانویؒ سے کسی نے معلوم کیا کہ..... ذکر کامل کا کیا طریقہ ہے..... فرمایا کہ زبان سے ذکر کرے اور قلب کو بھی متوجہ رکھے..... (مجالس ابرار)

مغفرت کا سامان

ابن ابی سلیمانؒ کہتے ہیں کہ: میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا.... میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی.... میں نے پوچھا، کس عمل پر؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث شریف میں، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف لکھا کرتا تھا....(فضائل دُرود شریف ۱۰۱)

ایک کاتب کی بخشش کا واقعہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ فرماتے ہیں....

ایک صاحب کتابت کیا کرتے تھے، جیسے آج کل لوگ کمپوزنگ کرتے ہیں، وہ پرانے زمانے کے کاتب تھے، ان کا ایک عجیب معمول تھا کہ انہوں نے صرف دُرود شریف لکھنے کے لئے ایک کاپی بنائی ہوئی تھی، اور وہ روزانہ جب صبح سویرے کتابت کرنے کے لئے بیٹھتے تو کتابت کرنے سے پہلے اس کاپی میں فن کتابت کی روشنی میں ایک بہت ہی خوبصورت دُرود شریف لکھتے تھے.... اس کے بعد صبح سے لے کر شام تک مختلف مضامین کی کتابت کر کے اسی سے گزر بسر کرتے.... ان کی ساری زندگی اسی میں گزر گئی.... ان کاتب صاحب کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو انہیں آخرت کی فکر سوار ہوئی اور ڈرنے لگے کہ کچھ ہی دیر بعد میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا اور آخرت میں پہنچوں گا تو معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا! میری بخشش ہوگی یا نہیں ہوگی! اسی دوران ایک مجذوب ان کے گھر کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا ارے تو آخرت سے کیوں گھبراتا ہے، تیری دُرود شریف کی کاپی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہے اور اس پر صحیح کے نشان لگائے جا رہے ہیں کہ یہ دُرود شریف بھی صحیح ہے، یہ دُرود شریف بھی پاس ہے اور یہ دُرود شریف بھی قبول ہے، وہاں تو صحیح کے نشانات لگ رہے ہیں اور تو گھبرا رہا ہے.... دُرود شریف تو ایک ایسی مقبول عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے آخرت کی نجات کا بھی انتظام فرما دیتے ہیں....(برکات درود شریف)

توبہ کی قبولیت

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: ہمیں ایک مرتبہ اس کا تجربہ ہوا.... حج کا موقع تھا، سعودی عرب پہنچے، تو وہاں کسٹم والے سامان ''Check'' کرتے ہیں ایک سعودی عرب کا آدمی آیا اور اس نے دیکھا کہ مسکین چہرہ، سفید بال، اسے ترس آ گیا وہ پوچھنے لگا کہ شیخ! آپ کا سامان کون سا ہے؟ میں نے وہ چند بیگ جو تھے ان کی طرف اشارہ کر دیا اس نے ان پر چاک کا نشان لگا دیا.... میں نے پھر پوچھا جی اب کیا کروں؟ کہنے لگا سامان لے کر جاؤ.... اب آگے لوگ ہر ہر بندے کا بیگ کھول رہے تھے اور خوب Cheking کر رہے تھے.... جب ان کے قریب سے گزرے انہوں نے چاک کا نشان دیکھا تو وہ مجھے کہنے لگے کہ شیخ! تم جاؤ.... بھئی سامان نہیں کھولو گے؟ انہوں نے کہا، تمہارے تو بیگ پر چاک کا نشان لگا ہوا ہے.... اس دن پتہ چلا کہ واقعی اللہ رب العزت جب بندے کی توبہ قبول کر لیتے ہیں تو پھر اس کے نامہ اعمال پر چاک کا ایسا نشان لگا دیتے ہیں کہ قیامت کے دن فرشتے اس کے نامہ اعمال کو کھول ہی نہیں سکیں گے.... فرمائیں گے میرے بندے تم بلا حساب جنت میں چلے جاؤ.... (جواہرات فقیر 30 ص 217)

مصائب میں راحت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے کہتے ہیں اے رب تعالیٰ آپ اپنے مؤمن بندے سے دنیا کو دور کرتے ہیں اور مصیبتیں دیتا ہے حالانکہ وہ تجھ پر ایمان رکھتا ہے.... تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس بندے کا ثواب دکھادو، چنانچہ جب فرشتے اس کا ثواب دیکھ لیتے ہیں تو کہتے ہیں یا رب، اس شخص کو دنیا کے مصائب نقصان نہیں پہنچا سکیں گے.....

اور فرشتے کہتے ہیں اے رب تو اپنے کافر بندے کے لئے دنیا خوب مہیا کرتا ہے اور اس سے مصیبتیں دور کرتا ہے حالانکہ وہ تجھ سے کفر کرتا ہے..... رب تعالیٰ فرماتے ہیں انہیں اس بندے کا عذاب دکھاؤ جب وہ اسے دیکھ لیتے ہیں تو کہتے ہیں اے رب اسے دنیا کی نعمتیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گی..... (دل کی باتیں)

بے لوث خادم ملت

فروری ۱۹۵۵ء کا واقعہ ہے کہ تحصیل غازی آباد میں ایک جلسہ تھا حضرت شیخ مدنیؒ وہاں تشریف لے گئے تھے دہلی کے ایک صاحب نے عرض کیا:..... ''حضور! یہاں سے فارغ ہوکر دہلی تشریف لے چلئے'' حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ نے فرمایا کیوں؟ انہوں نے کہا کہ:..... ''صدر جمہوریہ ہند کے پاس چلنا ہے'' حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا: ''مجھے کیا ضرورت ہے کہ وہاں جاؤں وہ بادشاہ میں فقیر میرا ان کا کیا جوڑ اب وہ پہلے سے راجندر پرشاد نہیں ہیں اب تو وہ بادشاہ ہیں'' (حکایات اسلاف)

بیوی سے محبت کی باتیں... خدمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ''حمیرا! تم مجھے مکھن اور چھوہارے ملا کر کھانے سے زیادہ محبوب ہو'' وہ مسکرا کر کہنے لگی ''اے اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ مکھن اور شہد ملا کر کھانے سے زیادہ محبوب ہیں....'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا ''حمیرا! تیرا جواب میرے جواب سے زیادہ بہتر ہے....''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جتنی خشیت الٰہی تھی اس کا تو ہم اندازہ ہی نہیں لگا سکتے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل خانہ کی موانست، پیار اور محبت کا تعلق تھا.... یہ چیز عین مطلوب ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس چیز کو پسند کرتے ہیں.... سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گھر تشریف لاتے تھے تو ہمیشہ مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ تشریف لاتے تھے اس حدیث پاک کے آئینہ میں ذرا ہم اپنے چہرے کو دیکھیں کہ جب ہم اپنے گھر آتے ہیں تو تیوریاں چڑھی ہوتی ہیں.... (بکھرے موتی)

دنیا کی حقیقت کا علم

حضرت ابو حازم رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیا کی حقیقت جان لے وہ اس میں خوش نہیں رہ سکتا اور نہ کسی مصیبت پر وہ پریشان و مضطرب ہوگا..... (دل کی باتیں)

حضرت لقمان کو دانائی ملنے کا کیا سبب ہوا

حضرت عمرو بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں....

''حضرت لقمان ایک روز ایک مجلس میں لوگوں کو حکمت ودانائی کی باتیں سنا رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا تم وہی نہیں ہو جو میرے ساتھ فلاں جنگل میں بکریاں چرایا کرتے تھے، آپ نے فرمایا کہ ہاں میں وہی ہوں، اس نے کہا کہ پھر تم کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا کہ مخلوق تمہاری تعظیم کرتی ہے اور تمہارے کلمات حکمت سننے کے لیے دُور دُور سے جمع ہوتی ہے آپ نے فرمایا اس کی وجہ میرے دو کام ہیں....

۱- ہمیشہ سچ بولنا ۲-فضول باتوں سے اجتناب

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا چند کام ایسے ہیں جنہوں نے مجھے اس مقام پر پہنچایا ہے، اگر وہ کام تم بھی کرلو تو تمہیں بھی یہی درجہ و مقام حاصل ہو جائے گا.... وہ کام یہ ہیں....۱-اپنی نگاہ کو پست رکھنا....۲-زبان کو روکے رکھنا....۳....رزق حلال کھانا....۴....اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنا....۵.... سچی بات کرنا....۶....عہد کو پورا کرنا....۷....مہمان کا اکرام کرنا....۸.... پڑوسی کی حفاظت کرنا....۹....فضول باتوں اور فضول کاموں کو چھوڑ دینا....(تفسیر القرآن العظیم للامام ابن الکثیر ج ۳ ص ۴۴۳)

ایک عجیب دعا

حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے: ''اے اللہ میں آپ سے ڈرنے والوں کے علم کا، آپ کے بارے میں علم رکھنے والوں کے خوف کا، آپ پر بھروسہ کرنے والوں کے یقین کا.....

آپ پر ایمان رکھنے والوں کے توکل کا، آپ کے سامنے تواضع کرنے والوں کے رجوع کا اور آپ کی طرف رجوع کرنے والوں کی تواضع کا اور صبر کرنے والوں کے شکر کا اور شکر کرنے والوں کے اجر کا اور آپ کے محبوب اور نوازے ہوئے لوگوں کی نجات کا آپ سے سوال کرتا ہوں.....'' (دل کی باتیں)

شاہ اہل اللہ کی کمال حکمت

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے بھائی شاہ اہل اللہ تھے.....وہ فرماتے ہیں کہ میں رات کے وقت کمرے میں مطالعہ کررہا تھا.....سامنے ایک سانپ کو میں نے دیکھا تو اسے ماردیا.....اگلی رات کو دو بندے آئے کہ حضرت ایک فیصلے کے لئے ہمارے ساتھ چلے جائیں وہ مجھے جنگل لے گئے .....وہاں بڑی مخلوق بیٹھی تھی.....میں سمجھ گیا کہ انسانوں کی مجلس نہیں بلکہ جنات کی مجلس ہے.....ایک شخص مدعی بن کر کھڑا ہوگیا اور کہا کہ قاضی صاحب! اس انسان نے میرے بھائی کو مارا ہے مجھے اپنا حق چاہئے.....شاہ اہل اللہ صاحب کھڑے ہوگئے کہ میں نے آج تک کسی کو نہیں مارا ہے مدعی نے کہا کہ تمہارے گھر میں جو سانپ آیا تھا وہ میرا جن بھائی تھا.....حضرت شاہ اہل اللہ نے کہا کہ میں نے ابوداؤد شریف میں ایک حدیث پڑھی ہے کہ جس نے اپنی شکل تبدیل کی اور خطرناک شکل میں وہ مارا جائے تو اس کا خون معاف ہے.....میں نے اسے سانپ سمجھ کر مارا تھا نہ کہ جن سمجھ کر اس پر جنات کے قاضی صاحب نے فیصلہ شاہ اہل اللہ کے حق میں دیا.....قاضی صاحب نے کہا کہ یہ حدیث میں نے اپنے کانوں سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی پھر اسے باعزت طور پر بری کردیا .....چلتے چلتے حضرت شاہ اہل اللہ صاحب نے جنات کے قاضی صاحب سے فرمایا کہ آپ چونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی ہیں اور انہیں دیکھا بھی ہے تو یہ حدیث جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے سنی ہے مجھے سنادیں.....تاکہ آپ میرے استاد بن جائیں.....(دریکامل)

قاضی شمس الدین کی حکیمانہ جرأت

سلطان بایزید یلدرم خاندان عثمانیہ کا مشہور حکمران گزرا ہے سلطان مراد اول کا بیٹا تھا، انتہائی شجاع و دلیر واقع ہوا تھا.....اس کے عہد میں قاضی شمس الدین ایک نامی گرامی بزرگ تھا جو سلطان کی طرف سے بروسا کی قضاء پر فائز تھے ان کے متعلق مصنف ''شقائق النعمانیہ'' فرماتے ہیں.....

''آپ کی عدالت میں ایک معاملے میں سلطان بایزید نے شہادت دی تو شہادت سلطانی کو انہوں نے قبول نہیں کیا، جب سلطان نے وجہ پوچھی تو مولانا نے جواب دیا کہ سلطان نماز میں جماعت کا پابند نہیں اور تارکِ جماعت کی شہادت مردود ہے....(شقائق النعمانیہ مصنفہ طاش کبری زادہ بحوالہ تذکرہ علماء سلف ص ۹۳)

درُودشریف کثرت سے پڑھنے کی برکت

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں تھے، وہ ہمارے بزرگوں میں سے ہیں.... جب ان کا انتقال ہوا تو ایک مہینے تک ان کے کمرے سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی تھی تو کسی نے جا کر یہ کیفیت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی، تو حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ یہ درُودشریف پڑھنے کی برکت ہے.... کیونکہ حضرت مولانا فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعرات کو ساری رات جاگ کر درُودشریف پڑھا کرتے تھے.... اس لئے ان کے وصال کے بعد ایک مہینے تک ان کے کمرے سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی رہی.... (زادالسعید)

امام ابوبکر شعبہ رحمہ اللہ

امام ابوبکر شعبہ بن عیاشؒ خود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں کیا تیس سال سے ہر روز ایک قرآن ختم کرتا ہوں..... حضرت ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے زیادہ سنت پر عمل کرنے والا کوئی نہیں دیکھا..... احمسیؒ کہتے ہیں کہ آپ سے بہتر نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا، ستر سال عبادت میں مصروف رہے ان میں سے چالیس سال اور ایک اور قول پر پچاس سال تک آپ کے لیے بستر نہیں بچھایا گیا اور اس عرصہ میں رات کے وقت زمین سے پیٹھ نہیں لگائی..... (تحفۂ حفاظ)

کمالِ عبادت

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ صفوان بن سلیم نے قسم کھائی کہ وہ پہلو نہ لگائیں گے جب تک کہ اللہ سے ملاقات ہو جائے جب ان کو موت آئی تو وہ کھڑے ہوئے تھے ان کی بیٹی نے ان سے کہا:

پیارے ابا جان! اگر اسی حالت میں آپ کو موت آ جائے تو؟ کہنے لگے: بیٹی! اگر ایسا ہوا تو میں نے اپنا قول پورا کر دیا..... (دل کی باتیں)

کلمہ کی کثرت

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: ہمارے ایک تعلق والے دوست تھے، خوب کلمے کا ورد کرتے تھے، کسی وجہ سے ان کو آپریشن تھیٹر میں جانا پڑا تو ڈاکٹر نے کہا کہ جب میں نے ان کو بے ہوش کیا تو یہ اس بے ہوشی کے وقت بھی کلمہ پڑھ رہے تھے.... کہنے لگے کہ جب آپریشن ہو جاتا ہے تو پھر آدھا پونا گھنٹہ لگتا ہے اس کو ہوش میں آنے میں، تو وہ آدھا پونا گھنٹہ کلمہ ہی اونچی آواز سے پڑھتے رہے.... تو ہم اس کلمے کو اکثر پڑھیں چلتے ہوئے، پھرتے ہوئے، بیٹھے ہوئے، گاڑی میں سفر کرتے ہوئے.... **لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ**.... آرام سے پڑھ سکتے ہیں.... آج اگر اپنے اختیار سے کلمہ پڑھیں گے تو موت کے قریب جا کر جب اختیار چھننے والا ہوگا تو اس وقت بھی اللہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما دیں گے.... (جواہرات فقیر 27 ص 263)

ایک لڑکی کا کلمہ حکمت

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ نے اپنے خطبات میں ایک واقعہ نقل فرمایا ہے کہ ایک لڑکے کو ایک لڑکی سے محبت ہوگئی.... مگر اس لڑکی کی کسی اور جگہ شادی ہوگئی.... لڑکا بڑا پریشان ہوا' لڑکی کو خط لکھا کہ بی بی! میں تمہارے ساتھ شادی کی کوشش میں تھا مگر قسمت میں نہیں تھی.... اب آپ میرے ساتھ ایک مرتبہ ملاقات کرلیں اس کیلئے جو بھی فرمائش ہوگی میں پوری کروں گا.... لڑکی نیک تھی' اس نے کہا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے چالیس دن تک نماز باجماعت پڑھ لو، پھر جہاں بلائیں گے حاضر ہو جاؤنگی.... پہلے لڑکا اس لڑکی کے مکان کی طرف چکر لگاتا تھا مگر چالیس دن کے بعد اس نے جانا ختم کر دیا.... لڑکی نے پیغام بھجوایا کہ اگر میری فرمائش پوری کی ہے تو میں حاضر ہوں.... لڑکے نے کہا پہلے میرے دل میں آپ کی محبت تھی مگر اب اللہ تعالیٰ کی محبت بیٹھ گئی ہے اب تمہارا اور میرا راستہ جدا ہے.... لڑکی نے خاوند کو یہ بات بتلا دی اس کے خاوند نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتلائی.... تو آپ نے فرمایا کہ اللہ نے سچ فرمایا ''کہ بیشک نماز لوگوں کو بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے....'' (خطبات مدنی)

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوب خوش ہوتا ہے

صحیح مسلم میں ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی اونٹنی جنگل بیابان میں گم ہوگئی ہو جس پر اس کا کھانا پینا بھی ہو یہ اس کی جستجو کر کے عاجز آ کر درخت تلے پڑا رہا اور اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا.... اونٹنی سے بالکل مایوس ہوگیا کہ یکایک وہ دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کے پاس ہی کھڑی ہے یہ فوراً ہی اُٹھ بیٹھتا ہے.... اس کی نکیل تھام لیتا ہے اور اس قدر خوش ہوتا ہے کہ بے تحاشا اس کی زبان سے نکل جاتا ہے کہ یا اللہ! بے شک تو میرا غلام ہے اور میں تیرا رب ہوں.... اپنی خوشی کی وجہ سے خطا کر جاتا ہے.... ایک مختصر حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس کو بھی نہیں ہوتی جو ایسی جگہ میں ہو جہاں پیاس کے مارے ہلاک ہو رہا ہو اور وہیں اس کی سواری کا جانور گم ہوگیا ہو جو اسے دفعتہً مل جائے.... (تفسیر ابن کثیر، جلد ۵ صفحہ ۱۶)

والدہ کی فرمانبرداری کا واقعہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ! میرا جنت کا ساتھی کون ہے؟ تو فرمایا کہ فلاں قصائی.... قصائی کا پتا بتایا، نہ کسی ابدال کا، نہ کسی قطب کا، نہ کسی شہید کا، نہ محدث کا.... کہا کہ فلاں قصائی! حضرت موسیٰ علیہ السلام حیران ہوگئے.... پھر اس قصائی کو دیکھنے چلے گئے.... قصائی بازار میں بیٹھا گوشت بیچ رہا ہے.... شام ڈھلی اس نے دُکان بند کی اور گوشت کا ٹکڑا تھیلے میں ڈالا اور گھر چل دیا.... موسیٰ علیہ السلام بھی ساتھ ہوگئے.... کہنے لگے بھائی تیرے ساتھ جاؤں گا.... اس کو نہیں پتا تھا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں.... کہنے لگا آجاؤ، گھر گئے.... اس نے بوٹیاں بنا کر سالن چڑھایا، آٹا گوندھا، روٹی پکائی، سالن تیار کیا.... پھر ایک بڑھیا تھی اسے اُٹھا کر کندھے کا سہارا دیا.... سیدھے ہاتھ سے لقمے بنا بنا کر اسے کھلائے.... اس کا منہ صاف کیا، اس کو لٹایا.... وہ کچھ بولی بڑبڑائی.... موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ میری ماں ہے.... صبح کو اس کی ساری خدمت کر کے جاتا ہوں اور رات کو آ کر پہلے اس کی خدمت کرتا ہوں.... اب اپنے بچوں کو دیکھوں گا.... موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کچھ کہہ رہی تھی؟ کہا: ہاں جی! روز کہتی ہے عجیب بات ہے.... میں روز اس کی خدمت کرتا ہوں تو کہتی ہے کہ اللہ تجھے موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بنائے.... میں قصائی اور موسیٰ علیہ السلام نبی کہاں؟! (اللہ اکبر) (بکھرے موتی جلد ۱)

سنت کا اتباع

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: ہمیں چاہئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کے ساتھ اپنے جسم کو مزین کریں.... اس کی مثال یوں سمجھیں کہ شادی کے موقع پر دلہن کو سجانے کے لئے زیور پہنائے جاتے ہیں، تو دلہن یہ سمجھتی ہے کہ انگلیوں میں انگوٹھی پہنا دیں گے، انگلیاں خوبصورت ہو جائیں گے.... بازوؤں میں چوڑیاں پہنا دیں گے بازو خوبصورت بن جائیں گے، کانوں میں بالیاں ڈال دیں گے کان خوبصورت ہو جائیں گے، گلے میں ہار ڈالا گلا خوبصورت.... اس طرح دلہن یہ سمجھتی ہے کہ جسم کے جس عضو پر سونے کا زیور آ گیا وہ میرے خاوند کی نظر میں زیادہ خوبصورت ہو جائے گا، مومن کو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہئے کہ میرے جسم کے جس عضو کو سنت سے نسبت ہو گئی سنت کا عمل اس پر سج گیا میرا وہ عضو اللہ کی نظر میں خوبصورت ہو جائے گا.... اس لئے فرمایا کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ.... "تم میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کریں گے...." (جواہرات فقیر 34 ص 43)

ایثار کا واقعہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار راستے میں تشریف لے جا رہے تھے.... ایک صحابی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی تو اس صحابیؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو مسواکیں پیش کیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بخوشی قبول کیا.... ان دو مسواکوں میں سے ایک بالکل سیدھی اور ایک ٹیڑھی تھی.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق دیکھئے کہ جو سیدھی تھی وہ اپنے ساتھی کو دی اور جو ٹیڑھی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس رکھی (احیاء علوم الدین غزالی)

بے مثال ڈیوٹی

حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ جنہوں نے پینتالیس برس تک دارالعلوم دیوبند میں تعلیم دی، ان کی بیوی فوت ہو گئی، عصر کے وقت دفن کر آئے، مولانا مغرب کے بعد شمائل شریف کا درس دیتے تھے، کتاب بغل میں لی اور درس گاہ میں پہنچ گئے، لوگوں نے کافی کہا سنا حتیٰ کہ منت خوشامد بھی کی، مگر آپ نے فرمایا میں تو اپنی ڈیوٹی ادا کروں گا حدیث کی تعلیم سے بڑھ کر کون سا کام ہو سکتا ہے.... (خدمت خلق)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

فرمایا فرائض کا اہتمام کرو اور اللہ نے اپنے جو حق تمہارے ذمے لگائے ہیں انہیں ادا کرو اور ان کی ادائیگی میں اللہ سے مدد مانگو کیونکہ جب اللہ کو کسی بندے کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ وہ سچی نیت سے اور اللہ کے ہاں جو ثواب ہے اسے حاصل کرنے کے شوق میں عمل کر رہا ہے تو اللہ اس سے ناگواریاں ضرور ہٹا دیتے ہیں اور اللہ حقیقی بادشاہ ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں.... (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۳۲۶)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر مومن اور فاجر بندے کے لئے حلال روزی مقرر فرما رکھی ہے اگر وہ اس روزی کے آنے تک صبر کرتا ہے تو اللہ اسے حلال روزی دیتے ہیں اور اگر وہ بے صبری کرتا ہے اور حرام میں سے کچھ لے لیتا ہے تو اللہ اس کی اتنی حلال روزی کم کر دیتے ہیں.... (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۳۲۴)

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی غریب پروری

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: ایک جلسہ کے اختتام کے بعد جب وہ واپس ہونے لگے تو اچانک سامنے ایک شخص عبدالستار نامی آ گیا اور اس نے آپ کو دیرینہ وعدہ یاد دلایا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جب ملتان آؤنگا تو تمہارے پاس ضرور چائے نوش کروں گا آپ کے چند ہمراہیوں نے انہیں یہ دعوت ٹالنے کیلئے کہا.... کیونکہ وہ بیچارہ ایک مسکین سا آدمی تھا.... جسے کوئی خاطر میں نہ لا رہا تھا.... حضرت نے فرمایا کہ میں نے وعدہ کیا تھا.... اس لئے میں اس کی دل شکنی کرنا نہیں چاہتا.... وہاں سے وہ اُس کے ساتھ موٹر میں روانہ ہو پڑے' میں ساتھ تھا.... اس غریب' مسکین سے جو کچھ ہو سکا اسے آپ نے بڑی محبت سے نوش فرمایا اور واپسی پر مجھ سے فرمانے لگے کہ ہمارے جانے سے ہمارا کچھ نقصان نہیں ہوا مگر اس کا جو دل خوش ہوا ہے اس کا یہ لوگ اندازہ نہیں لگا سکتے یہ ان کے علم و فضل کی ایک معمولی سی جھلک تھی' جو اتنا بھی برداشت نہ کر سکے کہ جسے محض غربت و مسکینی اور پھٹے پرانے کپڑوں کی وجہ سے بنظرِ حقارت دیکھا جا رہا ہے اس کی دل شکنی کی جائے.... (محاسن اسلام شمارہ ۶۲)

دانائی کی علامت

حضرت عبیداللہ بن شمیط رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تمہیں دانا جب کہوں گا جب تم ہلاکت میں پڑنے والے شخص کو بچاؤ گے.....(دل کی باتیں)

اللہ کے حضور

حضرت سفیان رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد بن منکدر نے بتایا:

میرے والد بچوں کے ساتھ حج کر رہے تھے ان سے کہا گیا: آپ بچوں کے ساتھ حج ادا کر رہے ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں ان کو اللہ کے حضور میں پیش کروں گا".....(دل کی باتیں)

گھر میں بے برکتی کے اسباب

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے.....

تین چیزیں جس گھر میں ہوں گی اس سے برکت اٹھ جائے گی اور وہ تین چیزیں فضول خرچی، زنا کاری اور خیانت ہیں.....

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن آدم اچھے اخلاق کی ابتداء اپنے گھر والوں سے کیجئے کیونکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ تمہارا میل جول ان کے مقابلے میں ہوتا ہے.....(دل کی باتیں)

دنیا و آخرت

حضرت ابوحازم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آخرت کا سازوسامان بہت سستا ہے تو جتنا چاہو سمیٹ لو اس لئے کہ جس دن اس کے خرچ کا دن آئے گا تو کچھ بھی نہیں دستیاب ہوگا نہ تھوڑا نہ زیادہ.....ایک آدمی گناہ کرتا ہے اس نے کوئی نیکی نہیں کی ہوتی یہ اس کے لئے بہتر اور سود مند رہتا ہے اور کوئی نیکیوں پر نیکی کرتا ہے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہوتا لیکن آخر کار اس کا انجام صحیح نہیں ہوتا.....(دل کی باتیں)

حکمت سے بے حیا عورت باحیا بن گئی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مردوں سے بے حیائی کی باتیں کیا کرتی تھی اور بہت بے باک اور بدکلام تھی، ایک مرتبہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزری حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونچی جگہ پر بیٹھے ہوئے ثرید کھا رہے تھے، اس پر اس عورت نے کہا انہیں دیکھو ایسے بیٹھے ہوئے ہیں جیسے غلام بیٹھتا ہے، ایسے کھا رہے ہیں جیسے غلام کھاتا ہے، یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سا بندہ مجھ سے زیادہ بندگی اختیار کرنے والا ہوگا.... پھر اس عورت نے کہا یہ خود کھا رہے ہیں اور مجھے نہیں کھلا رہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بھی کھالے اس نے کہا مجھے اپنے ہاتھ سے عطا فرمائیں.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیا تو اس نے کہا جو آپ کے منہ میں ہے اس میں سے دیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے دیا جسے اس نے کھالیا (اس کھانے کی برکت سے) اس پر شرم وحیا غالب آ گئی اور اس کے بعد اپنے انتقال تک کسی سے بے حیائی کی کوئی بات نہ کی.... (حیاۃ الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۷۰۴)

ظاہری سنت، ہدایت کا ذریعہ بنی

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ فرماتے ہیں: ہم باہر ایک ملک میں تھے، ہم دو ہی دوست تھے، پارکنگ لاؤنج میں کھڑے تھے.... اچانک ایک گاڑی نے ٹرن لیا اور ہمارے ساتھ دس فٹ کے فاصلے پر آ کر رک گئی.... وہاں عموماً ڈائریکشن لینے کے لئے اس طرح گاڑی روکتے ہیں، جب کوئی غلط سڑک لے لیتا ہے تو پھر دوسرے سے پوچھتا ہے.... میں نے ساتھی سے کہا کہ اسے ڈائریکشن کی ضرورت ہے، جاؤ اس کو ڈائریکشن دو.... جب وہ اس کے پاس جا کر واپس آیا تو کہا کہ وہ ایک انگریز لڑکی ہے، بدن پر پورے کپڑے بھی نہیں، کچھ پوچھ رہی ہے.... میں نے کہا کہ جا کر جو پوچھتی ہے بتا دو.... جب اس نے جا کر بتایا تو اس نے کہا کہ کیا میں ان کی طرح مسلمان بن سکتی ہوں؟ میں نے کہا ہاں کیوں نہیں!! میں نے اپنا سفید رومال دیا کہ اسے اوڑھ لے.... کلمہ پڑھایا اور وہ گاڑی اسٹارٹ کر کے چلی گئی.... اب اس کو کسی نے دعوت نہیں دی، فقط ظاہری سنت کو ایک نظر دیکھ کر اثر قبول کیا اور مسلمان بن گئی.... (جواہرات فقیر)

بحالت سفر روزہ نیکی نہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے..... حضرت علی سے روایت ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی! مظلوم کی بددعا سے بچو اس لئے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حق والے کو حق سے محروم نہیں کرتا..... (تاریخ اصبہان للمصنف ۲/۲۸۹)

جنازہ میں شوہر کی شرکت

کتاب سیرت النبی بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤلف محترم صاحب عبدالمجید صدیقی کی مرحومہ اہلیہ ''رضیہ خاتون بی اے'' نے اپنے انتقال سے تین ہفتہ قبل ۹ جولائی ۱۹۶۱ء کی رات کو خواب میں اپنی زندگی میں تیرھویں اور آخری بار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت کی سعادت حاصل کی۔ اور دن میں ان الفاظ میں مجھ سے اپنا خواب بیان کیا۔ میرا انتقال ہو گیا ہے اور میں نے یہ وصیت کی ہے کہ آپ میرے جنازہ میں شامل نہ ہوں اس پر میں نے دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس میرے سامنے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ ''اتنی پڑھی لکھی اور سمجھدار خاتون ہو کر ایسی وصیت کر رہی ہو؟ شوہر کو محروم رکھنا چاہتی ہو''۔ اس پر میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ جیسا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا تو جنازہ ہی نہ اٹھے گا۔ جب تک تمہارا شوہر اس میں شریک نہ ہو جائے گا۔ (اور ایسا ہی ہوا)۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

فضیلت کلمہ طیبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول منقول ہے:
اللہ تعالیٰ کے سامنے نور کا ایک ستون ہے جب کوئی بندہ کہتا ہے ''لا الہ الا اللہ'' یہ ستون ہلتا ہے، اللہ عز وجل اسے فرماتے ہیں ساکن ہو جا وہ کہتا ہے: کیسے ساکن ہو جاؤں؟ آپ نے ابھی تک اس کے کہنے والے کی مغفرت نہیں فرمائی..... اللہ عز وجل فرماتے ہیں میں نے اس کی مغفرت کر دی..... پس وہ ساکن ہو جاتا ہے..... (الترغیب الترھیب ۲/۲۱۹)

اہتمام نماز

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اخیر عمر میں نگاہ جاتی رہی تھی.....لوگوں نے بہت اصرار کیا کہ حضرت آنکھیں بنوالیں.....مولانا نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے فرمایا کہ بھئی آنکھ بنے گی تو ڈاکٹر کہے گا کہ پڑے رہو.....میری جماعت جاتی رہے گی.....میں نہیں بنواتا.....لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو معذور ہیں.....فرمایا بتلاؤ میرا کونسا کام اٹکا ہوا ہے..... چلتا بھی ہوں پھرتا بھی ہوں.....اٹھتا بھی ہوں بیٹھتا بھی ہوں.....میں کہاں سے معذور ہوں.....بلکہ وہ تو آنکھ کو حاجب سمجھتے تھے کیونکہ اگر آنکھ ہوگی تو کوئی آئے گا تو دیکھ کر لحاظ ہوگا.....خواہ مخواہ کھڑا بھی ہونا پڑے گا.....پھر چاروں طرف نگاہ بھی پڑتی ہے.....دل بٹا رہتا ہے.....اگر آنکھ نہیں تو دل یک سو رہتا ہے.....بہر حال لوگوں نے حضرت سے عرض کیا کہ بنوالیجئے مگر حضرت کا ذوق تھا کہ نہ بنوائیں.....عرض کیا کہ حضرت دانت بنوالیجئے.....فرمایا بھائی.....اب تو نرم بوٹیاں گرم روٹیاں ملتی ہیں دانت بننے کے بعد یہ نہیں ملیں گی.....تو میں دانت بنوا کر کیوں اپنا نقصان کروں؟ سبحان اللہ کتنے خوش ہیں ورنہ یہ ظرافت بدون بڑی خوشی کے کبھی نہیں سوجھ سکتی.....حضرت وہی بات ہے کہ کچھ مل گیا ہے جس پر آنکھ دانت سب قربان ہیں.....(قصص الاکابر)

حضرت حکیم الامت کی مجلس میں تلاوت

حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا تھانویؒ کی مجلس میں حضرت قاری فتح محمد صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی، حضرت والا کی مجلس میں صرف ایک ہی قاری کو تلاوت کی اجازت ہوتی تھی اگرچہ متعدد قراء موجود ہوتے تاکہ مقابلہ بازی کی سی صورت نہ ہو۔

حضرت تھانویؒ بہت دھیان سے آپ کی تلاوت سنتے رہے.....بے حد خوش ہوئے اور بہت تعریف فرمائی.....نیز فرمایا کہ پہلے تو میں کانوں ہی سے کام لیتا رہا اور پھر آنکھوں سے بھی کام لیا اور دیکھا کہ چہرے پر کوئی تغیر نہیں تھا.....ہمارے حضرت والا کیلئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ وقت کا سب سے بڑا عالم اور مصلح آپ کی تعریف و تحسین کر رہا ہے.....(تحفۂ حفاظ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حکمت

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اللہ رب العزت نے خوب مال دیا تھا لیکن ان کے دل میں مال کی محبت نہیں تھی.... وہ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی دریغ نہیں کرتے تھے.... بئر رومہ ایک کنواں تھا جو ایک یہودی کی ملکیت میں تھا.... اس وقت مسلمانوں کو پانی حاصل کرنے میں کافی مشکل کا سامنا تھا.... وہ اس یہودی سے پانی خریدتے تھے.... جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ مسلمانوں کو پانی حاصل کرنے میں کافی دشواری کا سامنا ہے تو وہ یہودی کے پاس گئے اور فرمایا کہ یہ کنواں فروخت کردو.... اس نے کہا میری تو بڑی کمائی ہوتی ہے میں تو نہیں بیچوں گا.... یہودی کا جواب سن کر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ آدھا بیچ دیں اور قیمت پوری لے لیں.... وہ یہودی نہ سمجھ سکا.... اللہ والوں کے پاس فراست ہوتی ہے.... یہودی نے کہا ہاں ٹھیک ہے آدھا حق دوں گا اور قیمت پوری لوں گا.... چنانچہ اس نے قیمت پوری لے لی اور آدھا حق دے دیا اور کہا کہ ایک دن آپ پانی نکالیں اور دوسرے دن ہم پانی نکالیں گے....

جب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے پیسے دے دیئے تو آپ نے اعلان کروادیا کہ میری باری کے دن مسلمان اور کافر سب بغیر قیمت کے اللہ کیلئے پانی استعمال کریں.... جب لوگوں کو ایک دن مفت پانی ملنے لگا تو دوسرے دن خریدنے والا کون ہوتا تھا.... چنانچہ وہ یہودی چند مہینوں کے بعد آیا اور کہنے لگا جی آپ مجھ سے باقی آدھا بھی خرید لیں.... آپ نے باقی آدھا بھی خرید کر اللہ کیلئے وقف کردیا.... (خطبات فقیر)

ہارون الرشید رحمہ اللہ کا انصاف

ہارون الرشید کا ایک لڑکا باپ کے پاس آیا.... غصہ میں بھرا ہوا تھا کہ مجھ کو فلاں سپاہی کے لڑکے نے ماں کی گالی دی..... ہارون الرشید نے اراکین سلطنت سے پوچھا ایسے شخص کی کیا سزا ہوسکتی ہے..... ایک نے قتل کرنے کا مشورہ دیا اور ایک نے زبان کاٹنے اور دوسرے نے جرمانہ کرنے اور شہر بدر کرنے..... ہارون رشید نے کہا اے لڑکے بزرگی تو یہ ہے کہ تو معاف کردے اور اگر معاف نہیں کرسکتا تو تو بھی اس کو ماں کی گالی دے..... اتنی کہ حد سے نہ بڑھے..... پس اس وقت ظلم تیری جانب سے ہوگا اور دعوئی دشمن کی جانب سے..... (گلستان سعدی)

واعظ مدینہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تین اہم نصیحتیں

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مدینہ والوں کے واعظ حضرت ابن ابی سائب رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا: تین کاموں میں میری بات مانو ورنہ میں تم سے سخت لڑائی کروں گی....

حضرت ابن ابی سائب رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کیا، وہ تین کام کیا ہیں؟ ام المومنین میں آپ کی بات ضرور مانوں گا.... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

پہلی بات: یہ ہے کہ تم دعاء میں بہ تکلیف قافیہ بندی سے بچو، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس طرح قصداً نہیں کیا کرتے تھے....

دوسری بات: یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک دفعہ لوگوں میں بیان کیا کرو اور زیادہ کرنا چاہو تو دو دفعہ ورنہ زیادہ سے زیادہ تین دفعہ کیا کرو، اس سے زیادہ نہ کرو ورنہ لوگ (اللہ کی) اس کتاب سے اکتا جائیں گے....

تیسری بات: یہ ہے کہ ایسا ہرگز نہ کرنا کہ تم کسی جگہ جاؤ، اور وہاں والے آپس میں بات کر رہے ہوں اور تم ان کی بات کاٹ کر اپنا بیان شروع کردو.... بلکہ انہیں اپنی بات کرنے دو، اور جب وہ تمہیں موقع دیں اور کہیں تو پھر ان میں بیان کرو.... (حیاۃ الصحابہ: ۳/۲۳۹)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا پرنالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے راستہ پر گرتا تھا.... ایک دفعہ جمعہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہنے.... اس دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے دو چوزے ذبح کیے گئے تھے.... جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پرنالے کے پاس پہنچے تو ان چوزوں کا خون اس پرنالے سے پھینکا گیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر گرا.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اس پرنالے کو اکھیڑ دیا جائے اور گھر واپس جا کر وہ کپڑے اتار دیئے اور دوسرے پہنے.... پھر مسجد میں آ کر لوگوں کو نماز پڑھائی.... اس کے بعد حضرت عباسؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا' اللہ کی قسم! یہی وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پرنالہ لگایا تھا.... حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ سے کہا' میں آپؓ کو قسم دیتا ہوں کہ آپؓ میری کمر پر چڑھ کر یہ پرنالہ وہاں ہی لگائیں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا.... چنانچہ حضرت عباسؓ نے ایسا ہی کیا.... (حیاۃ الصحابہؓ)

امام غزالی رحمہ اللہ کی والدہ کا ایک واقعہ

آپ بڑے درجہ کے عالم اور صوفی تھے.... ان کے ایک بھائی تھے جو بالکل خالص صوفی مزاج کے آدمی تھے امام غزالیؒ جب امامت فرماتے اور نماز پڑھاتے تو یہ بھائی ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے کسی نے ان کی والدہ سے شکایت کردی کہ یہ اپنے بھائی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے والدہ نے ان کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ تم اپنے بھائی کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ان کی نماز ہی کیا ہے میں ان کے پیچھے کیسے نماز پڑھوں اس لئے کہ جب یہ نماز پڑھاتے ہیں تو اس وقت ان کا ذہن حیض ونفاس کے مسائل میں الجھا رہتا ہے اس لئے یہ گندی نماز ہے میں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا....

وہ بھی امام غزالیؒ کی والدہ تھیں جواب میں فرمایا کہ تمہارا بھائی تو نماز کے اندر فقہی مسئلے سوچتا ہے اور نماز کے اندر فقہی مسئلے سوچنا جائز ہے اور تم نماز کے اندر اپنے بھائی کی عیب جوئی میں لگے رہتے ہو اور یہ دیکھتے رہتے ہو کہ اس کی نماز صحیح ہے یا غلط؟ اور نماز کے اندر یہ کام یقینی طور پر حرام ہے لہٰذا بتاؤ کہ وہ بہتر ہے یا تم بہتر ہو؟ (حکمت ونصیحت کے حیرت انگیز واقعات)

آئینِ جوانمرداں حق گوئی وبے باکی

ایک مستجاب الدعوات فقیر بغداد میں آیا.... لوگوں نے حجاج بن یوسف کو اطلاع دی اس کو طلب کیا اور کہا میرے لئے دعائے خیر کرو.... کہا اے خدا اس کی جان لے لے (حجاج نے کہا) خدا کے واسطے یہ کیا دعا ہے (فقیر نے) کہا: یہ دعائے خیر ہے تیرے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے.....

ایک بے انصاف بادشاہ نے ایک پرہیز گار سے پوچھا' کہ کونسی عبادت زیادہ فضیلت رکھتی ہے جواب دیا: تیرے لئے دوپہر کا سونا تا کہ اس تھوڑی دیر میں تو مخلوق کو نہ ستائے.....

ایک ظالم کو میں نے دوپہر کو سویا ہوا دیکھا
میں نے یہ فتنہ ہے اس کا سوجانا ہی بہتر ہے
اور وہ شخص کہ جس کی نینداس کی بیداری سے بہتر ہے
ایسی بری زندگی سے اس کا مرجانا ہی بہتر ہے

(گلستان سعدی)

حکیم الامت رحمہ اللہ کا گارڈ کو حکیمانہ جواب

ایک مرتبہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ سہار نپور سے کانپور تشریف لے جارہے تھے حضرت کے ساتھ کچھ پونڈے بھی تھے انہیں تلوا کر محصول دینا جو لوگ رخصت کرنے آئے تھے.... انہوں نے تو منع کیا ہی مگر خود اسٹیشن والوں نے بھی کہا کہ:

"آپ لے جائیں محصول کی ضرورت نہیں.... ہم گارڈ سے کہدیں گے کوئی روک ٹوک نہ کرے گا"

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے پوچھا کہ یہ گارڈ کہاں تک جائے گا جواب ملا غازی آباد تک حضرت حکیم الامت نے دریافت فرمایا کہ آگے کیا ہوگا جواب ملا کہ آگے وہ گارڈ دوسرے گارڈ سے کہدے گا حضرت نے پھر پوچھا کہ آگے کیا ہوگا....

انہوں نے جواب دیا کہ "بس آگے کانپور آجائے گا اور سفر ختم ہو جائے گا"

حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: "نہیں اس سے آگے آخرت ہوگی اور وہاں جانا پڑے گا تو وہاں کی روک ٹوک اور پکڑ دھکڑ سے کیا گارڈ صاحب بچائیں گے؟"

اس پر سب چپ ہو گئے اور اسٹیشن ماسٹر پر اس کا بڑا اثر ہوا اور محصول لے لیا گیا غرض آخرت اُن عقلمندوں کو یاد نہ آئی (مواعظ اشرفیہ)

آیت قرآن پر گریہ و دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں..... ایک دن علی الصبح میں نے حضرت عائشہ کے ہاں حاضری دی تو وہ کھڑی نماز میں مصروف تھیں اور یہ آیت تلاوت کررہی تھیں.....

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ

"سو اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا"

وہ اس آیت کو بار بار دہراتی جاتی تھیں اور دعا اور گریہ بھی کررہی تھیں میں انتظار میں کھڑا رہا اور کھڑے کھڑے اکتا گیا اس لئے اپنے کسی کام سے بازار روانہ ہو گیا.... لوٹ کر آیا تو وہ اسی حال میں کھڑے نماز پڑھ رہی تھیں اور رو رہی تھیں (صفۃ الصفوۃ لابن جوزیؒ ج ۲/۳۱)

تین عقلمنداور قیافہ شناس آدمی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا میں تین آدمی بڑے عقل مند اور قیافہ شناس ثابت ہوئے....اول عزیز مصر جس نے اُن کے (حضرت یوسف علیہ السلام کے) کمالات کو اپنے قیافہ سے معلوم کر کے بیوی کو یہ ہدایت دی اَکْرِمِیْ مَثْوَاہُ کہ وہ یوسف علیہ السلام کی بودوباش کا اچھا انتظام کرے....

دوسرے شعیب علیہ السلام کی وہ صاحبزادی جس نے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنے والد سے کہا یٰاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ یعنی ابا جان ان کو ملازم رکھ لیجئے اس لیے کہ بہترین ملازم وہ شخص ہے جو قوی بھی ہو اور امانت دار بھی....

تیسرے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اپنے بعد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خلافت کیلئے منتخب فرمایا....(جواہر پارے جلد اول)

صاحب کمال بچہ

حضرت شاہ بوعلی قلندر کے حالات میں ہے کہ ولادت کے تین دن ایسے گزرے کہ یہ روتے ہی رہے.....تیسرے روز شیخ فخرالدین صاحب نے مکان کے دروازے پر ایک ''چرم پوش'' درویش کو دیکھا، سلام کیا.....درویش نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: ''مبارک ہو، لڑکا ہوا ہے میں اسی کو دیکھنے کے لئے منتظر کھڑا ہوں.....فخرالدین صاحب درویش کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئے.....درویش نے بچہ کو دیکھا تو پیشانی کو بوسہ دیا.....پھر دونوں کانوں میں یہ آیت پڑھی''

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ..... (جس طرف کو منہ کرلو ادھر ہی اللہ ہے)

اس آیت کی آواز جیسے ہی کانوں میں پڑی گریہ موقوف ہوگیا، آنکھیں کھل گئیں اور دودھ چوسنا بھی شروع کردیا.....

درویش صاحب نے شیخ فخرالدین صاحب کو بشارت دی کہ یہ بچہ صاحب کمال عاشق خدا ہوگا.....

پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ درویش نظروں سے غائب ہوگئے.....(پانی پت اور بزرگانِ پانی پت.....شرف المناقب)

مجھے ایک آیت نے رلا دیا

حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ ممتاز قاری تھے..... ایک شب کو وہ نماز پڑھتے ہوئے رونے لگے جب بہت دیر تک روتے رہے تو ان کے گھر والوں نے پریشان ہو کر رونے کی وجہ پوچھی مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا..... اہل خانہ نے حضرت ابو حازم رحمہ اللہ کو بلوایا..... حضرت ابو حازمؒ نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا کہ دوران تلاوت ایک آیت سامنے آ گئی جس نے مجھے رلا دیا پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ جب انہوں نے آیت بتائی تو حضرت ابو حازمؒ بھی زار و قطار رونے لگے..... وہ آیت یہ تھی.....

وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ

''ان لوگوں کے لئے اللہ کی جانب سے ایسی چیز ظاہر ہو گئی جس کا وہ وہم و گمان بھی نہ کرتے تھے.....'' (تحفۂ حفاظ)

قابل رحم بچہ اور ظالم بادشاہ

حضرت وہب بن مُنَبِّہ رحمہ اللہ (م ۱۱۴ھ) فرماتے ہیں: کہ ایک مرتبہ ملک الموت ایک بہت بڑے ظالم و جابر کی روح قبض کر کے لے گئے کہ دنیا میں اس سے بڑا ظالم کوئی نہ تھا، وہ جا رہے تھے فرشتوں نے اُن سے پوچھا: لِمَنْ كُنْتَ اَشَدَّ رَحْمَةً مِمَّنْ قَبَضْتَ رُوْحَهٗ؟ تم نے ہمیشہ جانیں قبض کیں، تمہیں کبھی کسی پر رحم بھی آیا؟ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ ترس مجھے ایک عورت پر آیا جو تنہا جنگل میں تھی جب ہی اس کے بچہ پیدا ہوا تو مجھے حکم ہوا کہ اس عورت کی جان قبض کر لوں، مجھے اس عورت کی اور اس کے بچے کی تنہائی پر بڑا ترس آیا کہ اس بچے کا اس جنگل میں جہاں کوئی دوسرا نہیں ہے کیا بنے گا؟

فرشتوں نے کہا کہ یہ ظالم جس کی روح تم لے جا رہے ہو وہی بچہ ہے..... ملک الموت حیرت میں رہ گئے کہنے لگے ''سُبْحَانَ اللطيف لِمَا يَشَآءُ'' مولیٰ تو پاک ہے بڑا مہربان ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے..... (احیاء العلوم عربی ج:۴ص:۴۶۸، جواہر پارے)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی گریہ وزاری

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت بڑے تاجر، فقہ حنفی کے بانی، سینکڑوں تلامذہ کے استاد اور ہزاروں انسانوں کے مرجع تھے لیکن ان میں سے کوئی چیز بھی ان کی عبادت اور عمل کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی..... عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ میں نے ابوحنیفہؒ سے زیادہ کوئی پارسا نہیں دیکھا..... اسد بن عمرؒ کا قول ہے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ شب کی نماز میں ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے..... ان کے گریہ وزاری کی آواز سن کر پڑوسیوں کو رحم آنے لگتا تھا ان کا یہ بھی قول ہے کہ یہ روایت محفوظ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے جس مقام پر وفات پائی وہاں سات ہزار کلام مجید ختم کئے تھے..... (تحفۂ حفاظ)

یتیم سے محبت کا فائدہ

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ عید کے روز میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کو کھجوریں چنتے ہوئے دیکھا..... میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ کس لئے اکٹھی فرما رہے ہیں؟ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے ایک لڑکے کو آج کے روز روتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تم کیوں رو رہے ہو..... اس لڑکے نے جواب دیا کہ میں یتیم ہوں..... آج عید کا دن ہے سب لڑکوں نے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے..... چنانچہ میں اس لئے کھجوریں چن رہا ہوں کہ ان کو بیچ کر اس کو اخروٹ لے دوں..... تاکہ وہ ان کے ساتھ کھیلے اور روئے نہیں.....

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ اس خدمت کو میں سرانجام دے لوں گا آپ اس بارے میں ہرگز فکرمند نہ ہوں..... چنانچہ اس کے بعد میں نے اس یتیم بچے کو اپنے ہمراہ لیا اور اس کو نئے کپڑے خرید کر پہنا دیئے..... پھر میں نے اس کو تھوڑے سے اخروٹ بھی لے کر دیئے تاکہ وہ ان سے کھیلتا رہے..... اس حسن سلوک سے لڑکے کا دل بہت خوش ہو گیا اور مجھے اس کام کا یہ فائدہ ہوا کہ میرے دل میں ایک ایسا نور پیدا ہو گیا جس نے میرے دل کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا اور مجھے معرفت کی بلندیوں پر پہنچا دیا..... (مثالی بچپن)

عالمگیر رحمہ اللہ کا دشمن کے ساتھ حسن سلوک

عالمگیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی جنگ شیوا جی سے ہو رہی ہے کہ اس کا راشن ختم ہو گیا..... اماں سے مشورہ کیا..... اماں نے کہا عالمگیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے مشورہ کر..... اس نے کہا وہی تو دشمن ہے..... کہا دشمن ضرور ہے مگر دین کا پابند ہے..... مسلمانوں کے دین میں ہے: "المستشار موتمن" (مشکوٰۃ شریف) "مشورہ صحیح دیا جائے....." اس لئے مشورہ صحیح دے گا..... چنانچہ مشورہ کیا راشن ختم ہو گیا کیا کروں؟ فرمایا صلح کر لو پھر تیاری کرو..... جب تیاری ہو جائے اس کے بعد جنگ کرنا..... کہا کیا آپ صلح کر لیں گے؟ فرمایا ہاں..... کہا کب تک کے لئے؟ جواب دیا دس برس تک کے لئے اور عالمگیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے لشکر کو واپسی کا حکم دیا..... وزیروں نے پوچھا ایسا کیوں؟ فرمایا قرآن شریف میں ہے "الصلح خیر" کہا پھر دس برس کی مہلت کیوں دی؟ جواب دیا..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ پر دس برس کے لئے ہی صلح فرمائی تھی.....اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع ہی میں کامیابی ہے..... (انمول موتی جلد۳)

جمعہ کی دعا

حضرت جابر بن زید کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے عثمان بن حکیم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب جمعے کا دن ہو تو مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ دعا کرو، اے اللہ! مجھے آج کے دن اپنی طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا اور آپ کا قرب حاصل کرنے والوں میں سب سے زیادہ قرب حاصل کرنے اور آپ سے دعا کرنے اور مانگنے والوں میں سب سے زیادہ دعا کرنے والا اور مانگنے والا بنا دیجئے) (دل کی باتیں)

آداب مسجد

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ لوگ مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھے ہوں گے اور ان کا مقصد دنیا ہو گا..... ان لوگوں کے ساتھ مت بیٹھنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں..... (دل کی باتیں)

وہمی کا حکیمانہ علاج

مدرسہ کے ایک فارغ التحصیل کو وہم ہوگیا تھا کہ میرے سرنہیں حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ سن کر پہنچے اور دریافت فرمایا کہ تمہارے سرنہیں عرض کیا کہ حضرت نہیں اس پر حضرت نے جوتا نکال کر سر پر مارنا شروع کیا تب اس نے واویلا مچایا کہ حضرت مرگیا چوٹ لگتی ہے فرمایا کہ کہاں چوٹ لگتی ہے عرض کیا کہ حضرت سر میں فرمایا کہ سر تو ہے نہیں چوٹ کے کیا معنی عرض کیا کہ حضرت سر ہے فرمایا کہ اب تو کبھی نہ کہو گے کہ سر نہیں....عرض کیا کہ نہیں بس چھوڑ دیا اور وہم جاتا رہا اور ساری عمر بھی کبھی اس مرض کا وہم نہ ہوا یہ حضرات حکیم تھے اور حقیقت کو سمجھتے تھے حضرت مولانا غصیارے مشہور ہیں مگر نہایت ہنس مکھ اور نہایت خوش اخلاق تھے....(حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات)

دو طبیبوں کی صداقت

ابن زہر کو انجیر کھانے کا بہت شوق تھا اور وہ اس کو بکثرت استعمال کرتا تھا....اس کے ایک معاصر طبیب کو جو "الفار" کے نام سے مشہور تھا انجیر قطعاً پسند نہیں تھی بلکہ وہ اس سے سخت پرہیز کرتا تھا....الفار اکثر ابن زہر سے کہا کرتا کہ تو انجیر بہت استعمال کرتا ہے تجھے ایک دن خطرناک پھوڑا نکلے گا اور وہ تیری جان لے کر چھوڑے گا....اس کے جواب میں ابن زہر کہا کرتا کہ تو انجیر نہیں کھاتا ہے یہ تیرے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا....میرا خیال ہے کہ تجھے تشنج کی بیماری ہوگی جو تیری موت کا پیغام ہوگی....اتفاق کی بات کہ دونوں طبیبوں کی باتیں اپنی اپنی جگہ صحیح ثابت ہوئیں....ابن زہر کے پہلو میں ایک پھوڑا نکلا جو کسی بھی علاج سے ٹھیک نہیں ہوا اور بالآخر اسی حالت میں اس کی موت ہوئی....اسی طرح الفار تشنج میں مبتلا ہوا اور وہ بھی چند دن اس میں مبتلا رہ کر فوت ہوگیا....(تاریخ الاطباء)

عظیم نعمت

حضرت ابو حازم رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ کی نعمت ہے کہ اس نے دنیا کو مجھ سے پھیر دیا اور یہ اللہ کی نعمتوں میں عظیم نعمت ہے اس لئے کہ یہ نعمت جن قوموں کو دی گئی تو وہ نیست و نابود ہو گئے.....حضرت ابو حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا ان کے سامنے آشکارا ہوئی تو وہ اس پر ٹوٹ پڑتے.....(دل کی باتیں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خزانے میں تشریف لے گئے تو سونے اور چاندی کے ڈھیر لگے ہوئے تھے' بیت المال میں لاکھوں روپیہ جمع تھا..... سونے چاندی کو خطاب کر کے فرمایا یا دنیا غری غیری اے دنیا دھوکہ کسی اور کو دینا..... ہم تیرے دھوکہ میں آنے والے نہیں..... اور خزانچی کو اس وقت حکم دیا کہ غربا میں دولت تقسیم کی جائے رات بھر دولت تقسیم ہوئی..... اندازہ لگایا تو لاکھوں روپے تقسیم ہوئے یہ لوگ تھے جو پہلے ایک ایک پائی کے لئے جان دیتے تھے اور آج خزانے پڑے ہوئے ہیں اور اس کو خطاب کر رہے ہیں کہ ہم تجھ پر ریجھنے والے نہیں..... ہم تجھ پر مرنے والے نہیں ہیں یہ کایا پلٹ کہاں سے ہوئی! اس قرآن نے ہی تو دلوں کو بدل دیا تھا روحوں کو پلٹ کر رکھ دیا تھا پہلے مال کی محبت تھی اب کمال کی محبت ہوئی پہلے مخلوق کی محبت تھی اب خالق کی محبت شروع ہوئی اور محبت میں مستغرق ہو گئے..... غرق ہو گئے..... کہاں سے کہاں پہنچ گئے..... (خطبات طیب)

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اُحد کی لڑائی میں مسلمانوں کو جب شکست ہو رہی تھی تو کسی نے یہ خبر اُڑا دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شہید ہو گئے اس وحشت ناک خبر سے جو اثر صحابہؓ پر ہونا چاہئے تھا وہ ظاہر ہے..... اسی وجہ سے اور بھی زیادہ گھٹنے ٹوٹ گئے..... حضرت انس بن نضرؓ چلے جا رہے تھے کہ مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت میں حضرت عمرؓ اور حضرت طلحہؓ نظر پڑے کہ سب حضرات پریشان حال تھے..... حضرت انسؓ نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے کہ مسلمان پریشان سے آ رہے ہیں..... ان حضرات نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے..... حضرت انسؓ نے کہا کہ پھر حضو صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تم ہی زندہ رہ کر کیا کرو گے..... تلوار ہاتھ میں لو اور چل کر مر جاؤ..... چنانچہ حضرت انسؓ نے خود تلوار ہاتھ میں لی اور کفار کے جمگھٹے میں گھس گئے اور اُس وقت تک لڑتے رہے کہ شہید ہوئے ..... ان کا مطلب یہ تھا کہ جس ذات کے دیدار کے لئے جینا تھا..... جب وہ ہی نہیں رہی تو پھر گویا جی کر ہی کیا کرنا ہے..... چنانچہ اسی میں اپنی جان نثار کر دی..... (خمیس)

تلاوت قرآن کا ادب

امام ابو یوسف رحمہ اللہ، امام ابو حنیفہؒ قدس سرہ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے تھے انہیں فقہ، قضا اور افتاء میں رسوخ اور مثالی ملکہ حاصل تھا.....

امام ابو حنیفہؒ کے درس کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ وہ حفظ قرآن کے بغیر اپنے درس میں کسی کو شریک ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے امام ابو یوسفؒ بھی حافظ قرآن تھے، قرآن کا ادب واحترام بھی انہوں نے استاد سے سیکھا تھا ایک بار کہیں جا رہے تھے، راستہ میں دو آدمی خرید وفروخت کرنے میں جھگڑا کر رہے تھے ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میری اور تمہاری مثال تو قرآن کی اس آیت کے مطابق ہے.....

ان هٰذا اخی له، تسع و تسعون نعجة ولی نعجة واحدة فقال اکفلنيها

''یہ میرا بھائی ہے جس کے پاس ۹۹ دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے یہ کہتا ہے کہ یہ ایک بھی مجھے دے دو''.....

امام ابو یوسفؒ نے یہ سنا تو ان پر غصہ اور افسوس سے ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی قریب تھا کہ بے ہوش ہو جائیں جب ذرا یہ کیفیت دور ہوئی تو اس شخص سے بڑے درشت لہجہ میں کہا.....

''تو اللہ سے ذرا بھی نہیں ڈرتا، کلام الٰہی کو تو نے معمولی بات چیت بنالیا ہے، قرآن کے پڑھنے والے کو چاہئے کہ وہ اس کو نہایت خشوع وخضوع اور خوف و ہیبت کے ساتھ پڑھے ایسا نہ ہو کہ وہ ناراضگی کا سبب بن جائے، میں تجھ میں یہ کیفیت بالکل نہیں پاتا کیا تیری عقل جاتی رہی ہے کہ تو نے کلام الٰہی کو لہو ولعب بنالیا ہے''.....(تحفۂ حفاظ)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی

میں نے ایک فقیر کو دیکھا، کعبہ کی دہلیز پر سر رگڑ رہا تھا اور رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا: اے غفور اے رحیم! تو جانتا ہے کہ ظالم اور جاہل (انسان) سے کیا ہو سکتا ہے.....

عابد اپنی عبادت کا بدلہ چاہتے ہیں اور سوداگر اپنے سامان کی قیمت میں ناچیز بندہ امید لے کر آیا ہوں نہ کہ عبادت، بھیک مانگنے کے لئے آیا ہوں..... نہ کہ تجارت کے لئے..... ہمارے ساتھ وہ کام (عفو) کر جس کا تو اہل ہے اور ہمارے ساتھ ایسا کام (عذاب) مت کر جس کے ہم اہل ہیں..... (گلستان سعدی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ لکھ پتی صحابہ میں ہیں ایک دن گھر میں تشریف لائے تو اہلیہ محترمہ نے دیکھا کہ کچھ غمگین اور اداس ہیں پوچھا کہ آج آپ اداس کیوں ہیں فرمایا کہ خزانے میں روپیہ زیادہ جمع ہوگیا ہے دل کے اوپر بوجھ پڑ رہا ہے کہ اتنی خرافات کہاں میرے سر پر لد گئی..... اس کی وجہ سے غمگینی ہے بیوی بھی صحابیہ تھیں انہوں نے کہا کہ پھر غم کی کیا بات ہے اللہ کے نام پر غرباء کو تقسیم کردو..... بس تشریف لے گئے اور خزانچی کو بلا کر حکم دیا کہ غرباء میں روپیہ تقسیم کیا جائے یتیموں اور بیواؤں کی مدد کی جائے..... تمام رات مدینہ کی گلیوں میں روپیہ تقسیم ہوتا رہا صبح کو جو حساب لگایا تو رات بھر میں چھ لاکھ روپیہ تقسیم ہوا صبح کو گھر پہنچے بہت ہشاش بشاش..... بیوی کے ہاتھ چومے اور کہا کہ بہت عمدہ تدبیر بتلائی تھی میرا دل ہلکا ہوگیا تو پہلے یہ کیفیت تھی کہ ان کا دل ہلکا ہوتا تھا جب دولت زیادہ ہوتی تھی یا آج ہلکا ہونے لگا جب دولت ختم ہو جائے یہ کایا پلٹ نہیں تھی تو اور کیا تھا انقلاب نہیں تھا تو اور کیا تھا دل بدل گئے..... (خطبات طیب)

ادب سے مغفرت

ایک بزرگ کی وفات کے بعد ایک دن کسی نے انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا... اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟... انہوں نے جواب دیا... اللہ نے میری مغفرت فرمادی... پوچھا... کس عمل پر؟... انہوں نے جواب میں فرمایا... ایک روز میں اصفہان جا رہا تھا... راستے میں زور کی بارش شروع ہوگئی... مجھے سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ میرے ساتھ کچھ کتابیں ہیں... اگر وہ ضائع ہوگئیں تو میری ساری پونجی لٹ جائے گی... قریب میں کوئی ایسا سائبان یا چھت نہ تھی جس کے نیچے پناہ لی جا سکے... چنانچہ میں نے اپنے جسم کو دہرا کر کے کتابوں پر سایہ کر دیا تا کہ وہ حتی الامکان بارش سے محفوظ رہیں... بارش ساری رات جاری رہی... اور میں ساری رات اسی حالت میں بیٹھا رہا... صبح کے وقت بارش رکی تو میں سیدھا ہوا... بس اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے میری مغفرت کی...

یہ بزرگ امام ابوی ایوب سلیمان بن داؤد شاذ کونی رحمۃ اللہ علیہ تھے... (ماخوذ از تراشے)

علامہ اقبال کا جذبہ خدمت

فرماتے ہیں کہ ایک دن والد مرحوم نے مجھ سے کہا... میں نے تمہارے پڑھانے لکھانے میں جو محنت صرف کی ہے... میں تم سے اس کا معاوضہ چاہتا ہوں... میں نے بڑے شوق سے پوچھا ... وہ کیا ہے...؟ والد مرحوم نے کہا... کسی موقع پر بتاؤں گا... چنانچہ انہوں نے ایک دفعہ کہا... بیٹا!... میری محنت کا معاوضہ یہ ہے... کہ تم اسلام کی خدمت کرنا... بات ختم ہوگئی... اس کے بعد میں نے امتحان وغیرہ دے کر اور کامیاب ہو کر لاہور میں کام شروع کیا... ساتھ ہی میری شاعری کا چرچا پھیلا... نوجوانوں نے اس کو اسلام کا ترانہ بنایا... پھر دوسری نظمیں لکھیں اور لوگوں نے ان کو ذوق وشوق سے پڑھا اور سنا اور سامعین میں ولولہ پیدا ہونے لگا... تو ان ہی دنوں میرے والد مرض الموت میں بیمار ہوئے... میں ان کو دیکھنے لاہور سے آیا کرتا تھا... ایک دن میں نے ان سے پوچھا ... والد بزرگوار! آپ سے جو میں نے اسلام کی خدمت کا عہد کیا تھا وہ پورا کیا یا نہیں؟... باپ نے بستر مرگ پر شہادت دی... جان من! تم نے میری محنت کا معاوضہ ادا کر دیا... (یادگار واقعات)

ایک انگریز کے تأثرات

ایک مرتبہ ایک انگریز حاکم شہر سہارنپور (انڈیا) کے بچوں کے ایک مدرسہ میں پہنچا اور بچوں کو تعلیم قرآن اور اس کے حفظ کرنے میں مشغول دیکھا حاکم نے استاد سے سوال کیا کہ یہ کون سی کتاب ہے؟ اس نے بتایا کہ قرآن مجید ہے..... پھر حاکم نے سوال کیا، کیا ان میں سے کسی نے پورا قرآن حفظ کر لیا ہے؟ استاد نے کہا کہ ہاں! اور چند لڑکوں کی طرف اشارہ کیا..... اس نے جب سنا تو اسے بڑا تعجب ہوا اور کہنے لگا ان میں سے ایک لڑکے کو بلاؤ اور قرآن مجید میرے ہاتھ میں دے دو میں امتحان لوں گا..... استاد نے کہا آپ خود جس کو چاہیں بلا لیجئے..... چنانچہ اس نے خود ایک لڑکے کو بلایا جس کی عمر ۱۳ یا ۱۴ سال کی تھی اور چند مقامات میں اس کا امتحان لیا..... جب اسے کامل یقین ہو گیا کہ یہ پورے قرآن کا حافظ ہے تو متعجب اور حیران ہوا اور کہنے لگا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ جس طرح قرآن کے لئے تواتر (اور حفاظت) ثابت ہے کسی بھی کتاب کو ایسا تواتر میسر نہیں ہے محض ایک بچہ کے سینے سے پورے قرآن کا صحتِ الفاظ اور ضبطِ اعراب کے ساتھ لکھا جانا ممکن ہے..... (بائبل سے قرآن تک)

اصلاح کا واقعہ

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب ایک درویش اور گوشہ نشین بزرگ تھے...آپ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم تھے..ایک مرتبہ آپ نے یہ محسوس کیا کہ حضرات مدرسین دارالعلوم کے مقررہ وقت سے تاخیر کر کے کچھ بعد میں آتے ہیں تو بجائے حاکمانہ محاسبہ کے عمل یہ کیا کہ روزانہ صبح کو دارالعلوم کا وقت شروع ہونے پر دارالعلوم کے دروازہ میں ایک چارپائی ڈال کر اس پر بیٹھ جاتے اور جب کوئی مدرس آتے تو سلام ومصافحہ اور دریافت خیریت پر اکتفاء فرماتے زبان سے کچھ نہ کہتے کہ آپ دیر سے کیوں آئے ہیں اس حکیمانہ سرزنش نے سب ہی مدرسین کو وقت کا پابند بنا دیا...

صرف ایک مدرس اس کے بعد بھی کچھ وقت گذار کر آتے تھے تو ایک روز ان کو اپنے پاس بٹھا کر فرمایا کہ:...''مولانا! میں جانتا ہوں کہ آپ کے مشاغل بہت ہیں...ان کی وجہ سے دارالعلوم پہنچنے میں دیر ہو جاتی ہے ماشاء اللہ آپ کا وقت بڑا قیمتی ہے میں ایک بے کار آدمی ہوں خالی پڑا رہتا ہوں آپ ایسا کریں کہ اپنے گھریلو کام مجھے بتلا دیا کریں میں خود جا کر ان کو انجام دے دیا کروں گا تا کہ آپ کا وقت تعلیم کے لئے فارغ ہو جائے...''

اس حکمت عملی کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ آئندہ وہ بھی پابند ہو گئے اور مدرسہ وقت پر آنے لگے...(میرے والد ماجد اور ان کے مجرب عملیات ص ۵۹)

نوشیرواں عادل

نوشیروان عادل کے لئے شکارگاہ میں ایک شکار کئے ہوئے جانور کے کباب لگا رہے تھے اور نمک نہیں تھا.....غلام کو ایک گاؤں کی طرف دوڑایا تا کہ نمک لے آئے.....نوشیروان نے کہا قیمت سے لو تا کہ طریقہ نہ پڑ جائے اور گاؤں ویران نہ ہو جائے.....لوگوں نے کہا اتنی (کم) مقدار سے کیا خلل پیدا ہو گا.....کہا: ظلم کی بنیاد دنیا میں پہلے تھوڑی تھی جو کوئی آیا اس پر اضافہ کرتا گیا' اب اس حد تک پہنچ گئی ہے.....

اگر بادشاہ رعیت کے باغ سے ایک سیب کھاتا ہے ... تو اس کے غلام جڑ سے درخت اکھیڑ دیتے ہیں
اگر بادشاہ آدھے انڈے کیلئے ظلم جائز رکھتا ہے ... تو اسکے سپاہی ہزاروں مرغ کے سیخ پر کباب لگاتے ہیں

(گلستان سعدی)

قادیانیوں کی مذمت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں مذبذب تھا اور سوچتا تھا کہ قادیانیوں کی لاہوری پارٹی کی تکفیر نہیں کرنی چاہئے البتہ ان کو فاسق سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں صرف مجدد مانتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود مدعی نبوت تھا۔

اور اس وجہ سے کافر تھا۔ پس وہ مجدد کیونکر ہو سکتا ہے۔ اسی زمانہ میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک لمبی چوڑی گلی ہے جس کے آخر میں اندھیرا ہے۔ وہیں گلی کے دونوں جانب دو دروازے ہیں جہاں چاندنی چٹکی ہوئی ہے۔ گلی کی انتہا پر ایک تخت بچھا ہوا ہے اور اندھیرے میں اس تخت پر حکیم نورالدین (خلیفہ اول مرزا غلام احمد قادیانی) بیٹھا ہوا ہے۔ اور ایک نوجوان برابر کھڑا قادیانیوں کی تعریف کر رہا ہے تو اسی وقت ایک دروازے میں سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور پر غصہ کے آثار ہویدا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورے جلال اور نہایت سختی کے ساتھ فرمایا۔ ''میری ساری امیدوں پر اس نے پانی پھیر دیا ہے میری توقعات ختم کر دیں۔ اس کی قبر دیکھ لو'' (مراد مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر ہے) آخری فقرہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قدر غصہ سے فرمایا کہ وہاں کی ہر چیز اڑ گئی۔ نہ تخت رہا، نہ نورالدین نہ نوجوان۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض وضو کے وقت دو بار ہاتھ دھونا بھول گئے اور نماز اسی طرح ادا کر لی اسی رات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے فضیل بن عیاض تعجب کی بات ہے کہ وضو میں تم سے غلطی ہوئی'' حضرت خواجہ ڈر کے مارے نیند سے بیدار ہو گئے اور از سر نو تازہ وضو کیا اور اس جرم کے کفارہ میں پانچ سو رکعت نماز ایک برس تک اپنے اوپر لازم کر لی۔ (برکات درود شریف)

اہل علم کی درویشی

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ سفر میں ایک پرانا بکس ساتھ رکھتے تھے جس کا تالا بھی نہیں ہوتا تھا ایک دفعہ مولانا محمد حسن جان صاحب سے فرمایا کہ:... ''لوگ سفر اور خصوصاً ریل گاڑی میں پوری رات اپنے نئے بکسوں کی چوکیداری کرتے رہتے ہیں اور میں آرام سے سوتا رہتا ہوں... میرا بکس پرانا اور بے تالا ہوتا ہے... چور اگر اسے لے جانا چاہے تو پہلے کھول کر دیکھے گا کہ اس میں درویشوں کے ایک دو جوڑے کے علاوہ اور چند کتابوں اوراق اور قلم دوات کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے تو لے جانے کی تکلیف قطعاً گوارا نہیں کرے گا...''

حضرت مولانا موصوف ہمیشہ قلم اور کالی روشنائی استعمال فرماتے تھے آپ کے پاس لکڑی کا ایک پرانا قلمدان تھا... جس کے بارے میں ایک مرتبہ فرمایا کہ یہ قلمدان میرے پاس بائیس سال سے ہے... (الحق ص ۴۲ ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء)

حضرت سہیل بن حنظلیہؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

دمشق میں سہیلؓ بن حنظلیہ نامی ایک صحابی رہا کرتے تھے جو نہایت یکسو تھے..... بہت کم کسی سے ملتے جلتے تھے اور کہیں آتے جاتے نہ تھے..... دن بھر نماز میں مشغول رہتے یا تسبیح اور وظائف میں مسجد میں آتے جاتے..... راستہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ پر جو مشہور صحابی ہیں گذر ہوتا..... ابوالدرداءؓ فرماتے کہ کوئی کلمہ خیر سناتے جاؤ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہمیں نفع ہو جائے گا..... تو وہ کوئی واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا یا کوئی حدیث سنا دیتے ایک مرتبہ اسی طرح جا رہے تھے..... ابوالدرداءؓ نے معمول کے موافق درخواست کی کہ کوئی کلمہ خیر سناتے جائیں..... کہنے لگے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خریم اسدی اچھا آدمی ہے..... اگر دو باتیں نہ ہوں..... ایک سر کے بال بہت بڑے رہتے ہیں..... دوسرے لنگی ٹخنوں سے نیچی باندھتا ہے..... اُن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پہنچا فوراً چاقو لے کر بال کانوں کے نیچے سے کاٹ دیئے اور لنگی آدھی پنڈلی تک باندھنا شروع کر دی..... (ابوداؤد)

لطیفہ جو ایک حقیقت ہے

دو بھائیوں میں کسی زمین کے سلسلہ میں تنازع ہوا..... ان میں سے ایک خاصے دیندار تھے انہوں نے پریشان ہو کر اور لوگوں کے کہنے سے اپنے دوسرے بھائی پر مقدمہ کر دیا..... اور وکیل کے پاس جا کر دعویٰ کر دیا وکیل نے بڑی مبالغہ آمیز تحریر لکھی (جیسا کہ اُن کا طریقہ کار ہے) یہ تحریر سن کر وہ دعویٰ کئے بغیر واپس آ گئے کہ ایسی باتیں تو میں نے نہیں لکھوائیں یہ تو خلاف واقعہ ہیں وکیل صاحب نے کہا کہ حضور ان کے بغیر مقدمہ نہیں ہو سکتا یہ سن کر واپس آ گئے..... کچھ عرصہ بعد پھر پریشان ہو کر دوبارہ وکیل کے پاس گئے تو اس نے سابقہ تحریر کی بنیاد پر مقدمہ دائر کر دیا..... اب یہ بھائی وکیل سے اٹھ کر سیدھے اپنے بھائی کے پاس گئے اور اسے کہا کہ اس طرح میں نے مقدمہ کر دیا ہے اور میرے کہے بغیر وکیل نے مبالغہ آمیز تحریر لکھی ہے لہٰذا تم اس مقدمہ میں کسی اچھے وکیل کو کھڑا کرو.....

اس واقعہ سے حالات کی مجبوری اور خدا ترسی عیاں ہے..... (انمول موتی جلد ۳)

نیکی کی قیمت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ حضرت جبرائیل امین (علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) آدمی کے گناہوں۔

اور اس کی نیکیوں کو (باری تعالیٰ) کے سامنے پیش کیا جائے گا، پھر ان میں سے بعض گناہوں کو بعض نیکیوں کے بدلے میں ختم کر دیا جائے گا

(آخر میں) اگر ایک نیکی بھی بچ گئی تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو (اس نیکی کے بدلے میں) جنت عطا فرمائیں گے....." (دل کی باتیں)

خوفناک چیز

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ان کے نزدیک خواہشات نفسانی سے زیادہ خوفناک چیز اس امت کے حق میں کوئی نہیں..... (دل کی باتیں)

امام شافعی رحمہ اللہ کی متاثر کن تلاوت

امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں مشہور بزرگ حضرت ربیع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ آپ روزانہ ایک قرآن پاک رات میں تلاوت فرمالیا کرتے تھے اور آپ کی تلاوت اتنی متاثر کن ہوتی تھی کہ سننے والے اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکتے تھے..... ابن نصرؒ کہتے ہیں کہ جب کبھی ہم (اپنی قلبی قساوت دور کرنے کے لئے) رونا چاہتے تھے تو آپس میں کہتے تھے کہ چلو اس نوجوان (امام شافعیؒ) کے پاس چلتے ہیں..... آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے تلاوت کی درخواست کرتے' جب آپ تلاوت شروع فرماتے اس وقت ہم لوگوں کا یہ حال ہوتا تھا کہ ان کے سامنے گرے جاتے تھے اور رونے کی آواز بلند ہونے لگتی تھی..... امام صاحب ہمارا یہ حال دیکھ کر تلاوت سے رک جاتے تھے..... (تحفۂ حفاظ)

اکابر کے مزاج کا فرق

بروایت مولوی محمد یحییٰ صاحب سیوہاری فرمایا کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ سے کسی نے مولود شریف کی بابت دریافت کیا..... فرمایا بھائی نہ اتنا برا ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں اور نہ اتنا اچھا ہے جتنا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے..... پھر ہمارے حضرت (مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ یہ اس قدر جامع جواب ہے کہ ایک رسالہ کا رسالہ اس کی شرح میں لکھا جاسکتا ہے لیکن یہ گول جواب ہے عوام نہیں سمجھ سکتے..... ہر فریق اس جواب کو اپنی تائید میں پیش کرسکتا ہے..... حضرت مولانا کھلم کھلا کسی کو برا نہیں کہتے تھے..... ایسے سوالات کے بہت نرم جواب دیتے تھے..... البتہ حضرت مولانا گنگوہی بالکل صاف صاف ایک ہی دفعہ میں چاہے ٹھہرو یا جاؤ..... لگی لپٹی نہیں رکھتے تھے..... پہلے میں بھی نرم پسند کرتا تھا لیکن اب تجربہ کے بعد مولانا گنگوہی کا طرز نافع ثابت ہوا..... نرم جواب میں یہ مصلحت سمجھی جاتی ہے کہ مخاطب کو وحشت نہ ہو اور وہ ہم میں آ جائے حالانکہ یہ غلط ہے وہ ہم میں نہیں آتے وہ تو اپنے اسی خیال کی بناء پر ہم میں آئے ہیں تو یہ دراصل ہم میں آنا نہ ہوا ہاں ہم ہی کچھ ادھر چلے گئے وہ ہم میں نہیں آئے..... (قصص الاکابر)

دینار کی وجہ تسمیہ

ایک مرتبہ امام مالک بن دینار رحمہ اللہ کشتی میں سفر کر رہے تھے اور منجدھار میں پہنچ کر جب ملاح نے کرایہ طلب کیا تو فرمایا کہ میرے پاس دینے کو کچھ بھی نہیں ہے... یہ سن کر اس نے بدکلامی کرتے ہوئے آپ کو اتنا زدوکوب کیا کہ آپ کو غش آ گیا اور جب غشی دور ہوئی تو ملاح نے دوبارہ کرایہ طلب کرتے ہوئے کہا کہ اگر تم نے کرایہ ادا نہ کیا تو میں دریا میں پھینک دوں گا... اسی وقت اچانک کچھ مچھلیاں منہ میں ایک ایک دینار دبائے ہوئے پانی کے اوپر کشتی کے پاس آئیں اور آپ نے ایک مچھلی کے منہ سے دینار لے کر کرایہ ادا کر دیا... ملاح یہ حال دیکھ کر قدموں میں گر پڑا اور آپ کشتی میں سے دریا پر اتر گئے اور پانی میں چلتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گئے... اسی وجہ سے لفظ دینار آپ کے نام کا حصہ بن گیا... (یادگار واقعات)

دس قسم کی برکتیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم یٰس پڑھا کرو کیونکہ یٰس میں دس قسم کی برکتیں ہیں

(۱) جو بھوکا پڑھتا ہے سیر ہو جاتا ہے..... (۲) جو پیاسا پڑھتا ہے سیراب ہو جاتا ہے..

(۳) جو برہنہ پڑھتا ہے لباس پہنا دیا جاتا ہے..... (۴) جو غیر شادی شدہ پڑھتا ہے اسکی شادی ہو جاتی ہے..... (۵) جو خوفزدہ پڑھتا ہے اس کو امن ہو جاتا ہے.....

(۶) جو قیدی پڑھتا ہے وہ بری ہو جاتا ہے..... (۷) جو مسافر پڑھتا ہے اسکی سفر پر مدد کی جاتی ہے..... (۸) جو مقروض پڑھتا ہے اسکا قرض ادا ہو جاتا ہے.....

(۹) جو کسی گمشدہ چیز کی وجہ سے پڑھتا ہے وہ اس کو پالیتا ہے

(۱۰) کسی قریب المرگ کے پاس پڑھی جائے تو اس پر نزع کی آسانی ہو جاتی ہے.....

(ابن مردویہ)

فائدہ: جو شخص سورہ یٰس مداومت و پابندی کیساتھ رات کو پڑھنے کا معمول بنا لے اور پھر رات میں وہ مر جائے تو شہید ہو کر مرے گا..... (طبرانی عن انسؓ)

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا عشق قرآن

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم لوگ فضیل بن عیاضؒ کے پاس گئے اور ان سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو اجازت نہیں ملی، کسی نے کہا کہ اگر وہ قرآن کی آواز سن لیں تو نکل آئیں گے..... ہمارے ساتھ ایک بلند آواز آدمی تھا ہم نے اس سے کہا کہ قرآن کی کوئی آیت پڑھو، اس نے بلند آواز سے سورہ تکاثر پڑھنی شروع کر دی وہ فوراً نکل آئے، اس وقت ان کا حال یہ تھا کہ داڑھی آنسوؤں سے تر تھی..... جب وہ خود قرآن پڑھتے تو ان کی آواز نہایت غمگین اور پسندیدہ ہوتی اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی انسان کو مخاطب کر رہے ہیں..... (تحفۂ حفاظ)

حاکم پر رعایا کی خدمت بھی فرض ہے

مدینہ منورہ کے مضافات میں ایک بڑھیا رہتی تھی.... اس بڑھیا کی بینائی جا چکی تھی، دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں تھا، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیال آیا کہ اس کی خدمت کی سعادت حاصل کریں، مدینہ منورہ سے سر شام نکل کر جاتے، دیکھتے کہ کوئی بندہ خدا اس کی ہر قسم کی خدمت کر چکا ہوتا، ایک دن، دو دن، تین دن، ہر بار وہ سبقت کر جاتا.... اگلی مرتبہ وہ بڑھیا کی خدمت کی غرض سے نہیں، اس بندۂ خدا کو معلوم کرنے لئے جھٹ پٹے کے وقت سے بہت پہلے جھپاک سے وہاں پہنچے، چھپ کی آڑ میں بیٹھ گئے، دیکھا کہ خلیفۂ وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑھیا کی خدمت کی غرض سے آ رہے ہیں، آگے بڑھ کر فرمایا اچھا تو یہ آپ ہوتے ہیں؟ (اسد الغابہ)

روزہ دار کے لئے چراغ بجھا دینا

ایک صحابیؓ روزہ پر روزہ رکھتے تھے... افطار کے لئے کوئی چیز کھانے میں میسر نہیں آتی تھی... ایک انصاری صحابیؓ حضرت ثابت نے تاڑ لیا... بیوی سے کہا کہ میں رات کو ایک مہمان لاؤں گا... جب کھانا شروع کریں تو تم چراغ کو درست کرنے کے حیلہ سے بجھا دینا اور اتنے مہمان کا پیٹ نہ بھر جائے خود نہ کھانا... چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا... ساتھ میں سب شریک رہے جیسے کھا رہے ہوں... صبح کو حضرت ثابتؓ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کا تمہارا اپنے مہمان کیساتھ کا برتاؤ حق تعالیٰ شانہٗ کو بہت پسند آیا (درمنثور)

ایثار کی نایاب مثال

حضرت ابن حذیفہؓ کہتے ہیں کہ یرموک کی لڑائی میں، میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلا کہ وہ لڑائی میں شریک تھے اور پانی کا ایک مشکیزہ میں نے اپنے ساتھ لے لیا کہ اگر وہ پیاسے ہوں تو انہیں پانی پلاؤں....

اتفاق سے وہ ایک جگہ اس حالت میں پڑے ہوئے ملے کہ دم توڑ رہے تھے اور جان کنی شروع ہو چکی تھی، میں نے پوچھا پانی پلا دوں؟ انہوں نے اشارے سے ہاں کہی، اتنے میں ایک اور صحابی جو قریب ہی پڑے تھے اور وہ بھی آخری سانسیں لے رہے تھے انہوں نے آہ کی، میرے چچازاد بھائی نے آواز سنی تو مجھے ان کے پاس جانے کا اشارہ کیا....

میں ان کے پاس پانی لے کر گیا دیکھا وہ ہشام بن عاصؓ تھے، ان کے پاس پہنچا ہی تھا کہ ان کے قریب ایک تیسرے صاحب اسی حالت میں پڑے دم توڑ رہے تھے انہوں نے آہ کی، ہشام نے مجھے ان کے پاس جانے کا اشارہ کیا....

ان کے پاس پانی لے کر پہنچا تو ان کا دم نکل چکا تھا، ہشام کے پاس آیا تو وہ بھی جاں بحق ہو چکے تھے.... پھر اپنے بھائی کے پاس لوٹا تو اتنے میں وہ بھی شہید ہو چکے تھے.... (فضائل اعمال)

ابوذر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت عبیداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوذرؓ نے فرمایا اے میرے بھتیجے! میں حضور اقدسؐ کے ساتھ آپ کا دست مبارک پکڑے ہوئے تھا.... آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے احد پہاڑ کے برابر سونا اور چاندی مل جائے اور میں اسے اللہ کے راستہ میں خرچ کر دوں اور مرتے وقت میرے پاس اس میں سے ایک قیراط (دینا کا بیسواں حصہ) ہی بچا ہوا ہو (یعنی میں چاہتا ہوں کہ مرتے دم میرے پاس دینار اور درہم میں سے کچھ بھی نہ ہو) میں نے کہا (آپ قیراط فرما رہے ہیں) یا قنطار (یعنی چار ہزار دینار)

آپ نے فرمایا میں کم مقدار کہنا چاہتا ہوں اور تم زیادہ کہہ رہے ہو میں آخرت چاہتا ہوں اور تم دنیا... ایک قیراط (یعنی قنطار نہیں بلکہ قیراط) یہ بات آپ نے مجھ سے تین بار فرمائی.... (اخرجہ البزار)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت ابونضرہؒ کہتے ہیں کہ میں ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا.... انہوں نے ایک کمرہ (مہمانوں سے) بات چیت کے لئے خالی رکھا ہوا تھا.... ایک آدمی ان کے پاس سے مینڈھا لے کر گزرا.... انہوں نے مینڈھے والے سے پوچھا کہ تم نے یہ مینڈھا کتنے میں خریدا ہے؟

اس نے کہا بارہ درہم میں، میں نے (دل میں) کہا کاش کہ میرے پاس بھی بارہ درہم ہوتے تو میں بھی ایک مینڈھا خرید کر (عید پر) قربان کرتا اور اپنے اہل وعیال کو کھلاتا.... جب میں ان کے پاس سے کھڑا ہو کر اپنے گھر آیا تو انہوں نے میرے پیچھے ایک تھیلی بھیجی جس میں پچاس درہم تھے.... میں نے ان سے زیادہ برکت والے درہم کبھی نہیں دیکھے.... انہوں نے مجھے وہ درہم ثواب کی نیت سے دیئے اور مجھے ان دنوں ان دراہم کی شدید ضرورت تھی.... (اخرجہ الطبرانی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

حضرت امام مالکؒ نے موطا میں نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا.... ان سے ایک مسکین نے سوال کیا.... ان کے گھر میں صرف ایک روٹی تھی.... انہوں نے اپنی باندی سے کہا یہ روٹی اس مسکین کو دے دو.... باندی نے ان سے کہا (اس روٹی کے علاوہ) آپ کی افطاری کے لئے اور کچھ نہیں ہے....

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا (کوئی بات نہیں) تم پھر بھی اسے یہ روٹی دے دو.... چنانچہ باندی کہتی ہے کہ میں نے اس مسکین کو وہ روٹی دے دی.... جب شام ہوئی تو ایک ایسے گھر والے نے یا ایک ایسے آدمی نے جو کہ ہمیں ہدیہ نہیں دیا کرتا تھا ہمیں ایک (پکی ہوئی) بکری اور اس کے ساتھ بہت سی روٹیاں ہدیہ میں بھیجیں....

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بلا کر فرمایا اس میں سے کھاؤ یہ تمہاری (روٹی) ٹکیہ سے بہتر ہے.... (اخرجہ مالک فی الموطا)

یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ پر لرزہ و بے ہوشی

یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ غلام خاندان سے تھے لیکن علم و فضل نے ان کا مقام کئی آزاد انسانوں سے بھی اونچا کر دیا تھا اور ان کا شمار ممتاز تابعین میں ہوتا تھا.....

کلام الٰہی کی تلاوت سے خاص شغف تھا لیکن وہ محض قرآن کے الفاظ ہی نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کے معانی میں غور و تدبر کرتے تھے اسی لئے ان پر قرآن کا وہی اثر ہوتا تھا جو قلب مومن پر ہونا چاہئے بلکہ بسا اوقات قرآن کی زبان سے آخرت کا تذکرہ سن کر وہ بے خود ہو جاتے تھے ممتاز محدث حضرت علی بن مدینی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم لوگ ان کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، حاضرین میں سے کسی سے انہوں نے فرمایا کہ قرآن پاک کا کوئی حصہ سناؤ.....اس نے سورہ دخان کی تلاوت شروع کی جوں جوں وہ پڑھتا جاتا تھا ان پر رقت طاری ہوتی جارہی تھی.....جب وہ اس آیت پر پہنچا.....

ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین ''فیصلہ کے دن سب لوگ حاضر ہوں گے''.....

تو حضرت یحییٰ سعید رحمہ اللہ پر لرزہ طاری ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو گئے ان کی یہ کیفیت دیکھ کر گھر کی عورتیں اور بچے رو پڑے، کچھ دیر کے بعد ان کی یہ کیفیت دور ہوئی تو ان کی زبان پر پھر یہی آیت تھی.....**ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین** (سیر اعلام النبلاء.....ج۹/۱۳۹)

اسلامی تاریخ کا ایک تابندہ واقعہ

امام زین العابدین علی بن حسین رحمہ اللہ روٹیوں کا تھیلا اپنی کمر پر اٹھاتے اور صدقہ کرتے، جب انکا انتقال ہوا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ اہل مدینہ میں سے 100 گھروں کی کفالت کیا کرتے تھے.... حضرت جریر کہتے ہیں انکی وفات کے بعد لوگوں نے ان کی کمر پر وہ نشانات دیکھے، جو ان تھیلوں کی وجہ سے پڑ گئے تھے جنہیں راتوں کو وہ مساکین کے پاس لے جاتے تھے....

محمد بن اسحٰق سے منقول ہے کہ مدینہ میں کچھ لوگ رہ رہے تھے اور ان کو معلوم تک نہ تھا کہ ان کا گزر بسر کیسے ہو رہا ہے، جب حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے نان نفقہ نہ پایا جو ان کے پاس رات کو لایا جاتا رہا.... منقول ہے کہ ہم نے مخفی صدقہ برابر موجود پایا، یہاں تک کہ حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ کا انتقال ہو گیا.... (حلیۃ الاولیاء)

عامر رضی اللہ عنہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں

حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک شخص کا خواب لائق ذکر ہے۔ جس سے آپ کے روحانی مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے سعید جرزی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص کو حضرت نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التجا کی کہ میرے واسطے مغفرت کی دعا فرمائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے عامر دعا کر رہے ہیں۔ اس شخص نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے یہ خواب بیان کیا یہ لطف وکرم سن کر آپ پر اتنی رقت طاری ہوئی کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ (تابعین از شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی ص ۲۴۰ تا ۲۴۱)

حضرت نافع رحمہ اللہ کے منہ سے خوشبو

حضرت نافع بن ابی نعیم مولی جعونہ کی کنیت ابورویم تھی۔ اصفہان اسود کے باشندے تھے۔ مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ عمر بہت دراز پائی۔ تقریباً ۷۰ تابعین سے قرآن مجید حاصل کیا۔ جب آپ پڑھاتے تو منہ سے خوشبو آتی تھی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا آپ خوشبو استعمال کرتے ہیں تو فرمایا کہ میں نے خوشبو کبھی استعمال نہیں کی۔ البتہ بحالت خواب ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے منہ کے قریب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بس اسی وقت سے یہ خوشبو پاتا ہوں۔ معبر نے اس کی یہ تعبیر بتائی کہ تم دنیا میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کی نشر واشاعت میں امام بنو گے۔ (دینی دستر خوان جلد ۲)

خواب میں روٹی عنایت فرمانا

ابوعبداللہ بن الجلا فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا دو روز کے فاقے سے تھا۔ روضہ اطہر پر حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان ہوں۔ پھر مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی ہے۔ آدھی روٹی تو میں نے بحالت خواب ہی کھالی۔ اور جب بیدار ہوا تو باقی آدھی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔ آپ بغداد کے رہنے والے تھے۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

یتیموں کی خبر گیری

حضرت حسنؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی دوپہر کا یا رات کا کھانا کھاتے تو اپنے آس پاس کے یتیموں کو بلا لیتے.... ایک دن دوپہر کا کھانا کھانے لگے تو ایک یتیم کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا لیکن وہ یتیم ملا نہیں (اس لئے یتیم کے بغیر کھانا شروع کر دیا) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے میٹھے ستو تیار کئے جاتے تھے جسے وہ کھانے کے بعد پیا کرتے تھے.... چنانچہ وہ یتیم آ گیا اور یہ حضرات کھانے سے فارغ ہو چکے تھے....

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں پینے کے لئے ستو (کا پیالہ) پکڑا ہوا تھا تو وہ پیالہ اس یتیم کو دے دیا اور فرمایا یہ لو.... میرا خیال ہے تم نقصان میں نہیں رہے.... (حیاۃ الصحابہ)

حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں یہ حدیثِ پاک نقل کی ہے..... اسلع بن شریکؓ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر میں کجاوہ باندھا کرتا تھا..... ایک رات مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوچ کا ارادہ فرمایا..... اس وقت مجھے نہایت تردّد ہوا کہ اگر ٹھنڈے پانی سے نہاؤں تو مارے سردی کے مر جانے کا یا بیمار ہو جانے کا خوف ہے اور یہ بھی گوارا نہیں کہ ایسی حالت میں خاص سواری مبارک کا کجاوہ اونٹنی پر باندھوں..... مجبوراً کسی شخص انصاری سے کہہ دیا کہ کجاوہ باندھے..... پھر میں نے چند پتھر رکھ کر پانی گرم کیا اور نہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے جا ملا..... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اسلع! کیا سبب ہے کہ تمہارے کجاوہ کو میں متغیر پاتا ہوں؟ عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نہیں باندھا تھا..... فرمایا کیوں؟ عرض کیا اس وقت مجھے نہانے کی حاجت تھی اور ٹھنڈے پانی سے نہانے میں جان کا خوف تھا اس لئے کسی اور کو باندھنے کے لئے کہہ دیا..... اسلعؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی:

(یایھا الذین اٰمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ) (سورۂ مائدہ، ر۲)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت رحم دل تھے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت رحمدل تھے جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا (اور سوال کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ نہ ہوتا) تو اس سے آپ وعدہ کر لیتے (کہ جب کچھ آئے گا تو تمہیں ضرور دوں گا) اور اگر کچھ پاس ہوتا تو اسی وقت اسے دے دیتے ایک مرتبہ نماز کی اقامت ہوگئی ایک دیہاتی نے آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو پکڑ لیا اور کہا کہ میری تھوڑی سی ضرورت باقی رہ گئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ میں اسے بھول جاؤں گا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کھڑے ہوگئے جب اس کی ضرورت سے فارغ ہوئے تو پھر آگے بڑھ کر نماز پڑھائی.... (حیاۃ الصحابہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت ابوسلمہؓ (عبداللہؓ بن عبدالاسد) اور ان کی بیوی اُمِ سلمہ نے بہت شروع ہی میں ایمان قبول کر لیا تھا..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہتے تھے..... جب انہوں نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنے ساتھ اپنی بیوی اور بچے سلمہ کو بھی لے لیا، پیاری بیوی اور نور نظر سلمہ کو ایک اونٹ پر سوار کر کے خود ساتھ ساتھ چلے..... کسی طرح ان کے سسرال والوں کو پتہ چل گیا کہ عبداللہؓ ان کی لڑکی کو لے کر ہجرت کر رہے ہیں..... ان کے سسرالی قبیلہ بنو مغیرہ نے انہیں گھیر لیا اور کہا "تم ہمارے قبیلہ کی لڑکی کو مدینہ نہیں لے جاسکتے، یہ ہماری امانت ہے" یہ کہہ کر انہوں نے اُم سلمہ کو ان سے الگ کر لیا..... ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ خود ابوسلمہ کے قبیلہ بنو عبدالاسد کو بھی پتہ چل گیا وہ بھاگتے ہوئے آئے اور اس چھوٹے بچے کو چھین لیا، یہ بچہ ہمارے قبیلے کی امانت ہے اس کو تم نہیں لے جاسکتے....."

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا بہت صدمہ ہوا کہ بیوی اور پیارا بچہ دونوں چھین لئے گئے لیکن وہ ان سے بھی زیادہ پیاری ذات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہے تھے اس لئے سینہ پر صبر کا پتھر رکھ کر مدینہ کو روانہ ہوگئے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے..... (تاریخ اسلام، اکبر شاہ خاں جلد اول)

قراءت ابوجعفر کے قراء کو بشارت

قراءت کے آٹھویں امام ابوجعفر مدنیؒ حضرت عیاش مخزومیؒ کے آزاد کردہ غلام تھے آپ نے اپنے مولیٰ ہی سے قراءت سیکھی پھر پوری زندگی اشاعت قرآن کے لئے وقف کردی.....

حضرت امام نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب آپ کی میت کو غسل کے لئے نکالا گیا تو منہ اور گردن کے درمیان قرآن مجید کا ایک ورق دکھائی دے رہا تھا.....سب حاضرین نے یہی کہا کہ یہ نور قرآن ہے انتقال کے بعد خواب میں نظر آئے کہ بے حد حسین ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرے رفیقوں کو جو میری قراءت سے قرآن مجید پڑھتے ہیں خوش خبری سنادو کہ میں نے ان کے لئے بخشش کی سفارش کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں میری سفارش قبول فرماتے ہوئے انہیں بخش دیا.....(تحفۂ حفاظ)

خاوند کی تابعداری کا واقعہ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ عشاء کے بعد دودھ استعمال فرماتے تھے چنانچہ جوں ہی آپ تشریف لاتے اہلیہ محترمہ دودھ کا پیالہ لے کر حاضر ہوتیں مگر آپ ذوق عبادت میں نوافل کی نیت باندھ لیتے اور رات بھر اسی طرح عبادت میں گزار دیتے اہلیہ محترمہ کا بیان ہے.....

”کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ حضرت نے نوافل میں پوری شب گزار دی.....اور میں بھی پوری شب پیالہ لئے کھڑی کی کھڑی رہ گئی.....“

اللہ اللہ بیوی ہو تو ایسی.....آج اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے ہمارے اسلاف نے جہاں اوروں پر اثر ڈالا.....وہاں سب سے زیادہ اپنی ”بیوی“ ہی پر اثر ڈالا.....خود حضرت نانوتویؒ ہی کی اہلیہ محترمہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ: ”اذان کی ”حی علی الصلوٰۃ“ پر کام کو چھوڑ کر.....اس طرح اٹھ جاتی تھیں کہ گویا اس کام سے کبھی کوئی واسطہ ہی نہ تھا.....بالکل ہر چیز سے بے گانہ بن جاتیں.....“

ف: کاش مسلمانوں کی تمام عورتوں میں دین کا یہی شغف پیدا ہو جاتا پھر مسلمانوں کے اعمال واخلاق میں دیکھتے ہی دیکھتے ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جاتا اور پوری مسلمانی دنیا سنور جاتی.....(ماہنامہ دار العلوم ص۱۲ نومبر ۱۹۵۵ء)

رنگت کے فرق کی وجہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنوفزارہ کا ایک فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے ایسا بچہ جنا ہے جس کا رنگ کالا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس رنگ کے ہیں؟ اس نے عرض کیا سرخ رنگ کے ہیں..... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ان میں کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا بھی ہے اس نے عرض کیا کہ ان میں خاکستری رنگ کے بھی ہیں..... اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس وہی بات ہے (جو اس میں ہے) پھر اس نے عرض کیا..... اچھا آپ یہ بتایئے کہ ان اونٹوں میں یہ کالے رنگ کا کیسے پیدا ہو گیا تو آپ نے فرمایا بچہ بھی کسی ایسی رگ کی وجہ سے کالا ہوا ہے جس نے اس کو کھینچ لیا ہے (یعنی اس بچہ کی اصل میں بھی کوئی شخص کالے رنگ کا رہا ہوگا..... جس کے مشابہ یہ بچہ ہو گیا)"..... (حیاۃ الحیوان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفر میں ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے..... میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا..... میرے اوپر ایک چادر تھی جو کسم کے رنگ میں ہلکی سی رنگی ہوئی تھی..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا..... یہ کیا اوڑھ رکھا ہے..... مجھے اس سوال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری کے آثار معلوم ہوئے..... میں گھر والوں کے پاس واپس ہوا تو انہوں نے چولہا جلا رکھا تھا..... میں نے وہ چادر اس میں ڈال دی..... دوسرے روز جب حاضری ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چادر کیا ہوئی..... میں نے قصہ سنا دیا..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا..... عورتوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دی..... عورتوں کے پہننے میں تو مضائقہ نہ تھا..... (ابوداؤد)

اگرچہ چادر کے جلانے کی ضرورت نہ تھی مگر جس کے دل میں کسی ناگواری اور ناراضی کی چوٹ لگی ہوئی ہو وہ اتنی سوچ کا متحمل ہی نہیں ہوتا کہ اس کی کوئی اور صورت بھی ہو سکتی ہے..... ہاں مجھ جیسا نالائق ہوتا تو نہ معلوم کتنے احتمالات پیدا کر لیتا کہ یہ ناگواری کس درجہ کی ہے اور دریافت تو کر لوں اور کوئی صورت اجازت کی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ہی تو ہے منع تو نہیں کیا وغیرہ وغیرہ..... (شمع رسالت)

حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ کی عجیب ضیافت

حضرت قیس بن ابی حازمؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت اشعث رضی اللہ عنہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے اور بعد میں پھر مسلمان ہو گئے تھے اور ان) کو قید کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو انہوں نے ان کی بیڑیاں کھول دیں (اور انہیں اسلام لے آنے کی وجہ سے آزاد کر دیا) اور اپنی بہن سے ان کی شادی کر دی.... یہ اپنی تلوار سونت کر اونٹوں کے بازار میں داخل ہو گئے اور جس اونٹ یا اونٹنی پر نظر پڑتی اس کی کونچیں کاٹ ڈالتے....لوگوں نے شور مچا دیا کہ اشعث تو کافر ہو گیا....

جب یہ فارغ ہوئے تو اپنی تلوار پھینک کر فرمایا اللہ کی قسم! میں نے کفر اختیار نہیں کیا لیکن اس شخص نے (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) اپنی بہن سے میری شادی کی ہے....اگر ہم اپنے علاقہ میں ہوتے تو ہمارا ولیمہ کچھ اور طرح کا ہوتا یعنی بہت اچھا ہوتا....اے مدینہ والو! تم ان تمام اونٹوں کو ذبح کر کے کھالو اور اے اونٹوں والو! آؤ اپنے اونٹوں کی قیمت لے لو....(اخرجہ الطبرانی)

خدمت کا واقعہ

حضرت یحییٰ بن عبدالعزیزؒ کہتے ہیں کہ ایک سال حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ غزوہ میں جاتے اور ایک سال ان کے بیٹے حضرت قیس رضی اللہ عنہ جاتے.... چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سعد مسلمانوں کے ہمراہ غزوہ میں گئے ہوئے تھے ان کے پیچھے مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت سے مسلمان مہمان آ گئے....

حضرت سعد کو وہاں لشکر میں یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا اگر قیس میرا بیٹا ہوا تو وہ (میرے غلام نسطاس سے) کہے گا اے نسطاس! چابیاں لاؤ تا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کی ضرورت کی چیزیں (اپنے والد کے گودام میں سے) نکال لوں....اس پر نسطاس کہے گا کہ اپنے والد کی طرف سے اجازت کی کوئی تحریر لاؤ تو میرا بیٹا قیس مار کر اس کی ناک توڑ دے گا اور اس سے زبردستی چابیاں لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت کا سامان نکال لے گا....

چنانچہ پیچھے مدینہ میں ایسے ہی ہوا اور حضرت قیس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سو وسق (تقریباً پانچ سو پچیس من) لا کر دیئے....(اخرجہ الدارقطنی)

نہر زُبیدہ

خلیفہ ہارون رشید اور اس کی اہلیہ نے یہ خواب دیکھا کہ وہ میدان قیامت میں کھڑے ہیں اور ہر شخص حساب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت پر بہشت میں داخل ہو رہا ہے۔ لیکن ان کی نسبت حضرت بنی امی دقیقہ دان عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ یہ پیش نہ کیے جائیں۔ کیونکہ مجھے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں بہت شرمندہ ہونا پڑے گا۔ میں ان کی شفاعت نہ کروں گا کیونکہ انہوں نے بیت المال کا مال اپنا سمجھ رکھا ہے اور مستحقین کو محروم کر دیا ہے یہ ہولناک خواب دیکھ کر دونوں جاگ اٹھے اسی دن بیت المال سے ہزار ہا درہم و دینار تقسیم کیے اور ہزار ہا فلاحی کام انجام دیئے۔ نہر زبیدہ بھی اسی دور کی یادگار ہے۔ (دینی دستر خوان جلد ۲)

امام شافعی رحمہ اللہ کے لیے میزان کا عطیہ

حضرت امام شافعیؒ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملتا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو تعلیم دینے لگے۔ میں نے قریب ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی کچھ سکھایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آستین سے میزان (ترازو) نکال کر مجھ کو عطاء فرمایا اور فرمایا کہ تیرے لیے میرا یہ عطیہ ہے۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

صحیح بخاری شریف کا مقام

حضرت ابو زید مروزی محدث ذکر فرماتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں محو خواب تھا کہ شاہ تقدس مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے ابو زید! چو کتاب مرا درس نمی گوئی؟ گفتم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب تو کدام است؟ گفت۔ کتاب محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ یعنی اے ابو زید تم میری کتاب کیوں نہیں پڑھاتے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کونسی کتاب ہے؟ (برکات دُرود شریف)

فرمایا محمد بن اسمٰعیل بخاری کی تالیف کردہ کتاب۔ بے شک کلام اللہ کے بعد ''صحیح بخاری'' ہی سب سے زیادہ عظیم الشان کتاب ہے۔ (برکات درود شریف)

نیکی کا حرص

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ایک بار کشتی میں سفر کر رہے تھے، انہوں نے دریا کے کنارے پر ایک آدمی کو چھینکنے کے بعد "الحمدللہ" کہتے ہوئے سنا، چھینکنے والا "الحمدللہ" کہے تو جواب میں "یرحمک اللہ" کہنا سنت بھی ہے اور مسلمان بھائی کا حق بھی....

امام کی کشتی آگے نکل گئی، آپ نے ایک دوسری کشتی (چھوٹی کشتی) ایک درہم کے بدلے کرائے پر لی، چھینکنے والے کے پاس آئے اور انہیں "یرحمک اللہ" کہا....اس نے جواب میں "یھدیکم اللہ" (اللہ آپ کو ہدایت دے) کہا، امام واپس اپنی کشتی پر آگئے، ساتھیوں نے ان سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے:

"مجھے خیال ہوا کہ ہوسکتا ہے، اس آدمی کی دعائیں قبول ہوتی ہوں....میرے "یرحمک اللہ" کہنے کے جواب میں وہ "یھدیکم اللہ" کہے گا تو بہت ممکن ہے، اس کی یہ دعا میرے حق میں قبول ہوجائے، اس لیے میں کشتی لے کر اس کے پاس گیا...."

رات کے وقت ایک غیبی آواز گونجی: "کشتی والو! ابوداؤد نے ایک درہم کے بدلے اللہ سے جنت خرید لی ہے...." (حکمت ونصیحت کے حیرت انگیز واقعات)

اصل سکون کہاں ہے؟

مخدوم بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ جید عالم، خوش آواز مقری، خوش بیان مفسر اور متبحر محدث تھے.....مدرسہ اور خانقاہ میں تعلیم وارشاد کی ذمہ داریوں کے باوجود آپ کتاب مقدس کے حق سے غافل نہیں رہتے تھے بلکہ آپ کو اصل سکون اشتغال بالقرآن ہی میں ملتا تھا.....عشاء کے بعد شب میں دو رکعت قیام میں کبھی ایک اور کبھی دو قرآن مجید ختم کر دیتے.....تہجد کی نماز کے بعد ہمیشہ تلاوت کے لئے بیٹھ جاتے اور صبح کی نماز کے وقت قرآن ختم کر کے اٹھتے.....رمضان میں آپ نے ایک مرتبہ عشاء کے بعد فرمایا کہ

"میرا دوست وہ ہے جو تمام رات میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک قرآن پڑھے جو عمل خود برسوں پڑھتا رہا ہوں....."

یہ فرما کر آپ خود نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور دو رکعتوں میں نہ صرف دو قرآن ختم کئے بلکہ چار سپارے مزید پڑھے.....(تحفۂ حفاظ)

شیخ احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ کا واقعہ

شیخ احمد کبیر رفاعیؒ کا معمول تھا اذان ہوتے ہی مسجد میں چلے جاتے ایک دفعہ کسی سبب
سے کرتہ اتارا ہوا تھا اور خود کسی کام میں مشغول تھے ایک بلی آ کر کرتے پر سو گئی اور اس کو نیند آ
گئی....ادھر اذان ہو گئی حضرت نماز کو جانے کے لئے متفکر ہوئے نہ جماعت میں تاخیر کر سکیں نہ
بلی کی نیند خراب کرنا مناسب اور نہ اور کرتہ موجود آخر یوں کیا کہ قینچی لے کر بلی کے ادھر ادھر سے
کرتہ کاٹ دیا اور کرتہ پہن کر مسجد میں نماز پڑھنے چلے گئے واپس آئے تو بلی جا چکی تھی پڑے
ہوئے ٹکڑوں کو کرتہ کے ساتھ سی لیا یہ تھے اللہ والے جو جانوروں کے حقوق ادا کرتے....
ایک دفعہ مچھر ان کو کاٹ رہا تھا اور ان کا خون پی رہا تھا ایک شخص نے ہٹانے کا قصد کیا
فرمایا چھوڑ دو بیچارا بھوکا ہوگا ....کتنا خون پی لے گا (یعنی بس ذرا سا)....(عجیب وغریب واقعات)

ایک بچہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا کرتا تھا

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
تشریف لاتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم خدمت اقدس میں حاضر ہوتے.....ایک صحابی کا چھوٹا سا
بچہ بھی آ کر ان کے سامنے بیٹھ جاتا.....وہ بچہ فوت ہو گیا اور اس دن وہ صحابی خدمت نبوی
میں حاضر نہ ہو سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غیر حاضر پا کر دریافت فرمایا کہ کیا ہوا
کہ میں فلاں کو نہیں دیکھتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کا وہ بچہ فوت ہو
گیا ہے جسے آپ نے دیکھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی ان کے بیٹے
کے بارے میں پوچھا انہوں نے بتلایا کہ وہ فوت ہو گیا ہے تو آپ نے تعزیت کی پھر
فرمایا اے فلاں! تجھے کونسی چیز پسند ہے یہ کہ تو اپنی زندگی میں نفع اٹھائے یا یہ کہ جب تو
جنت کے دروازے پر پہنچے تو اسے وہاں پائے کہ وہ تجھ سے پہلے وہاں پہنچ کر تیرے لئے
جنت کا دروازہ کھولے.. صحابی نے عرض کی اے اللہ کے نبی! مجھے زیادہ پسند یہ ہے وہ مجھ
سے پہلے جنت کے دروازے پر پہنچے اور اسے کھولے.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا یہ ہی تیرے لئے ہوگا.....(نسائی، رحمت کے خزانے ص: ۲۱۱)

جامع نصیحتیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا:

ابو ہریرہؓ! متقی بن جاؤ..... تمہارا شمار سب سے زیادہ عبادت کرنیوالوں میں ہوگا..... قانع بن جاؤ..... سب سے زیادہ شکر گزار مانے جاؤ گے..... جو اپنے لئے پسند ہو اسی کو دوسروں کیلئے بھی پسند کرو..... مؤمن بن جاؤ گے..... پڑوسیوں سے بہتر سلوک کرو..... مسلمان بن جاؤ گے..... کم ہنسا کرو زیادہ ہنسا دل کو مردہ کر دیتا ہے....

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

1- جو زیادہ ہنستا ہے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے.... 2- جو مذاق کرتا ہے وہ حقیر ہو جاتا ہے....

3- جو جس کام کو زیادہ کرتا ہے وہ اسی کے ساتھ مشہور ہو جاتا ہے....

4- جو باتیں زیادہ کرتا ہے وہ ذلیل اور بدنام ہو جاتا ہے.....

5- جو بدنام ہو جاتا ہے وہ بے غیرت ہو جاتا ہے....

6- جو بے حیا ہو جاتا ہے اس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے.....

7- جس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے .....

8..... جس کا دل مر جائے اس کے لئے جہنم کی آگ ہی مناسب ہے.. (محاسن اسلام شمارہ 47)

بلی کے بچے کی دعا سے مغفرت ہوگئی

ایک بزرگ سردی کے زمانہ میں رات کے وقت سفر کر رہے تھے، راستے میں ایک بلی کا بچہ دیکھا جو سردی سے ٹھٹھر رہا تھا، بزرگ کو اس پر رحم آیا اور گود میں اٹھا کر گھر لائے اور لحاف میں اسے چھپا لیا.... جب بزرگ کا انتقال ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا لائے ہو؟ اس نے کہا صرف ایمان ہی ہے ورنہ تو میرے اعمال ایسے نہیں کہ آپ کی بارگاہ میں پیش کئے جائیں، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے ایک رات ایک بلی کے بچے کو جو سردی میں مر رہا تھا اپنے لحاف میں سلایا تھا، تو اس بلی کے بچے نے تمہارے حق میں دعا کی تھی جو ہم نے قبول کی، جاؤ! اس بلی کے بچے کی دعا پر تم کو ہم نے بخش دیا.... (پسندیدہ واقعات 201)

سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا کمال ادب

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے تھے ان کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن ان سے کہا کہ آپ میرے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھاتے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس لئے نہیں کھاتا کہ کھاتے وقت میں لقمہ پہلے اٹھالوں یا زیادہ اٹھالوں اور بے فرمانوں میں شمار ہو جاؤں...

حضرت حسن رضی اللہ عنہ والدہ محترمہ کا اس قدر ادب فرماتے پھر ان کو والدہ صاحبہ نے اجازت دیدی تھی کہ لقمہ پہلے اٹھانے اور زیادہ کھانے کی میری طرف سے اجازت ہے...(نیک اولاد کیلئے خوشخبریاں)

ربیعۃ الرائے رحمہ اللہ کو دیہاتی کا برجستہ جواب

امام ابوعثمان ربیعۃ الرائے رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بزرگ تابعین میں ہوتا ہے.....یہ اپنے وقت کے امام تھے.....ان کی علمی و عقلی عظمت پر سب کو اتفاق ہے.....ان کو فقہ وحدیث پر عبور حاصل تھا.....بڑے لسان تھے.....جب تقریر کرنے کھڑے ہو جاتے تھے تو لوگوں پر جادو کا اثر ہو جاتا تھا.....کوئی دوسرا ان کے سامنے تقریر میں نہیں ٹک سکتا تھا.....

ایک دن امام ربیعہ اپنی مجلس میں تقریر کر رہے تھے بڑا مجمع تھا.....لوگ ان کی فصاحت و بلاغت سے مسحور تھے..... ہر طرف ایک سناٹا تھا.....مجلس میں ایک اعرابی (دیہاتی) بھی موجود تھا.....وہ امام صاحب کی تقریر سے بہت متاثر ہوا.....جب جلسہ ختم ہوا تو یہ امام ربیعۃ الرائی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ہو کر بیٹھا آپ کی تقریر کی تعریف کرنے لگا.....

امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ نے خوش ہو کر اس اعرابی سے پوچھا "تم لوگوں کے نزدیک بلاغت کی کیا تعریف ہے؟"

اس نے جواب دیا "مختصر الفاظ میں صحیح صحیح معنیٰ ادا کرنا".....

امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے اس عمدہ جواب سے بہت خوش ہوئے انہوں نے اس سے دوسرا سوال کیا "اور آپ کے نزدیک عجز بیان کیا ہے؟"

اعرابی نے جواب دیا "بس وہ جس میں آپ مبتلا ہیں".....

یہ جواب سن کر امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ بہت شرمندہ ہوئے.....(علامہ خطیب بغدادی)

شاہ وجیہ الدین کے عشق کی قبولیت

حکیم الامت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ علیہ کے دادا شاہ وجیہ الدین رحمہ اللہ بڑے صاحب تقویٰ بزرگ تھے آپ کو قرآن مجید سے خاص شغف تھا..... عالمگیر کی فوج میں ملازم تھے اور فوجی زندگی کے عادی تھے..... اس کے باوجود تہجد میں قرآن پڑھتے..... تہجد کے بعد روزانہ کئی سیپارے سوز و گداز سے پڑھنے کا معمول تھا..... ایک رات تہجد کے بعد تلاوت فرما رہے تھے کہ ڈاکوؤں کا حملہ ہوا اور شہید ہو گئے.....

اللہ پاک کو ان کا اپنے کلام پاک کے ساتھ عشق اور لگاؤ پسند آ گیا اور اس نے کئی نسلوں تک ان کے خاندان کو قرآن کریم کی خدمت کے لئے قبول فرما لیا..... (تحفۂ حفاظ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا واقعہ

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ میں تمام کاتبین وحی میں زیادہ مشہور ترین اور جامعین علم و سیرت میں سب سے ظاہر تر ہستی تھے حتی کہ ایک مرتبہ جب آپ نے سواری پر سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا تو حضرت ابن عباسؓ نے آپ کے لیے رکاب کو روکا تھا اور فرمایا تھا کہ علماء کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے فرزند ایسا نہ کریں بلکہ ایک طرف ہو جایئے..... فرمایا کہ ہم علماء کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا کرتے ہیں پس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑا اور چوم لیا اور فرمایا کہ ہمیں حکم ہے کہ ہم اپنے اشراف کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا کریں سبحان اللہ! اور جب حضرت زید کی وفات ہوئی اور آپ دار الفناء سے دار البقاء کی طرف منتقل ہوئے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تمہیں معلوم بھی ہے کہ علم کیسے رخصت ہوتا ہے خوب جان لو علم انہی جیسے علماء کے رخصت ہو جانے سے رخصت ہوتا ہے..... اور آپ انتہائی ذہین و ذکی و فطین تھے حتی کہ آپ نے اشارہ نبویہ پر سریانی لغت صرف سترہ راتوں میں سیکھ لیا تھا..... و نیز آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پورا قرآن کریم جمع کیا تھا..... و نیز آخری دو عرضوں کے موافق آپ کو سنایا بھی تھا..... (تحفہ حفاظ)

حصولِ صحت کا عجیب نسخہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جلال آباد کے ایک رئیس سنے گئے ہیں کہ حکیم کو بلاتے' گاڑی بھیجتے' فیس دیتے اور حکیم جی سے کہتے کہ آپ بلا تامل جتنے کا چاہے نسخہ لکھئے دس کا بیس کا پچاس کا چنانچہ حکیم جی نسخہ لکھ دیتے ملازم کو دیتے کہ جاؤ بھائی عطار کو دکھاؤ کتنے کا ہے عطار کہتا ہے کہ پچیس روپے کا ہے کہتے لاؤ صندوقچی اسی وقت پچیس روپے گن کر دیتے کہ جاؤ خیرات کردو مساکین کو میری یہی دوا ہے.... چنانچہ جب یہ عمل کرتے فوراً اچھے ہوجاتے....(خطبات حکیم الامت)

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی خدمت خلق کا واقعہ

حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے فرمایا: ایک درویش مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں امتحان درویشی لینے بڑے تزک واحتشام سے آئے بہت سے گھوڑے اور خادم اور بھنگی اور گھسیارے وغیرہ بھی ساتھ تھے.... مولانا نے سب کی دعوت کی اور شاہ صاحب اور ان کے مخصوصین کی خدمت کے لئے مولانا نے اپنے خادم مقرر کئے اور خود شاہ صاحب کے نوکروں کی خدمت میں مصروف ہوگئے.... شاہ صاحب کے نوکروں اور بھنگیوں کو اپنے ہاتھ سے اسی شان کے برتنوں میں کھانا کھلایا جیسے برتنوں میں خود کھاتے تھے.... درویش مولانا کا یہ انکسار اور خلق دیکھ کر مولاناؒ کے کمال کے قائل ہوگئے....(شوق اللقاء)

انسانیت کا تقاضا

شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے یاد ہے کہ ایک رات ایک قافلے کے ساتھ میں تمام رات چلتا رہا تھا اور صبح جنگل کے کنارے سو گیا تھا.... ایک دیوانہ جو اس سفر میں ہمارے ساتھ تھا.... صبح کے وقت ایک نعرہ لگایا اور جنگل کا راستہ لیا اور دم بھر کے لئے آرام نہیں کیا.... جب دن نکلا میں نے اس سے پوچھا وہ کیا حالت تھی؟ کہا: میں نے بلبلوں کو دیکھا وہ درختوں پر شور مچا رہی تھیں اور چکور پہاڑوں پر اور مینڈک پانی میں اور چوپائے جنگل میں' میں نے سوچا کہ یہ مروت نہیں ہے کہ تمام تسبیح پڑھتے رہیں اور میں غفلت میں سوتا رہوں.... یہ کیسے جائز ہوسکتا ہے....(گلستان سعدی)

سخاوت اور خدمت خلق کا واقعہ

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب دیو بندیؒ علامہ انور شاہ صاحب کاشمیریؒ کے زمانے میں دار العلوم دیو بندی میں استاذ حدیث تھے.... بڑے عابد وزاہد تھے قناعت کا حال یہ تھا کہ مدرسہ سے جو تنخواہ وصول فرماتے وہ گھر پہنچنے تک ختم ہو جاتی کسی نے ایک بار پوچھا:.... "حضرت جب آپ پوری تنخواہ تقسیم ہی کر دیتے ہیں تو لیتے کیوں ہیں؟ مدرسہ میں فی سبیل اللہ پڑھا دیا کریں"

حضرت میاں صاحبؒ نے فرمایا:.... "تنخواہ اس لئے لیتا ہوں تو کہ کسی کی احتیاج نہ ہو، کبھی کسی کی طرف دیکھنا نہ پڑے.... اللہ تعالیٰ خرچ چلا دیتے ہیں تو تنخواہ ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتا ہوں، اگر کبھی ضرورت ہوتی ہے تو تنخواہ میں سے بھی کچھ اپنے اوپر خرچ لیتا ہوں" (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

شقِ صدر کا واقعہ

حضرت خالد بن معدان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں اپنے بارے میں بتلائیں.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں میں اپنے ابا ابراہیم علیہ السلام کی دعاء ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں..... جب میری والدہ نے مجھے اپنے پیٹ میں اٹھایا تو اس نے دیکھا کہ اس سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محل نظر آنے لگے..... اور میں نے قبیلہ بنی سعد بن بکر میں دودھ پیا ہے..... ایک دفعہ میں اپنے بھیڑ بکریوں کے گلہ میں کھڑا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے جن کے کپڑے سفید تھے ان کے پاس سونے کا ایک طشت تھا جو برف سے بھرا ہوا تھا انہوں نے مجھے لٹایا اور میرے پیٹ کو چیرا پھر انہوں نے میرے دل کو باہر نکال کر اسے چیرا اور اس میں سے سیاہ لوتھڑا نکال دیا پھر انہوں نے میرے دل اور پیٹ کو اسی برف سے دھویا یہاں تک کہ انہوں نے میرے دل کو واپس پیٹ میں رکھ کر ویسا ہی صحیح کر دیا جیسا کہ پہلے تھا..... پھر ایک نے دوسرے سے کہا اس کی امت کے دس آدمیوں سے اس کا وزن کرو تو اس نے مجھے تولا تو میرا وزن زیادہ ہوا پھر کہا سو سے وزن کر اس نے سو سے مجھے تولا تو میرا وزن زیادہ ہوا پھر کہا ہزار سے وزن کر اس نے ہزار سے میرا وزن کیا تو میں وزنی ہو گیا پھر کہا چھوڑ اگر تو پوری امت کے مقابلہ میں اس کو وزن کرے گا تو بھی اس کا وزن زیادہ ہوگا..... (البدایہ والنہایہ ص: ۲۷۵، ج: ۲)

باکمال لوگ.... باکمال اولاد

جس وقت حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو آپ نے چار کروڑ روپے ترکہ میں چھوڑے تھے.... آپ کے چار صاحبزادے تھے.... حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد بڑے صاحبزادے حضرت صدر الدین مسند پر بیٹھے تو انہوں نے حکم دیا کہ میرے حصہ کے ایک کروڑ روپے فقراء میں تقسیم کر دیئے جائیں.... لوگوں نے عرض کیا.... آپ کے والد نے باوجود یاد خداوندی کے چار کروڑ روپے جمع کیے اور آپ اس طرح اتنی بڑی رقم ختم کیے ڈالتے ہیں؟ فرمایا میرے والد بڑے عالی ظرف تھے.... ان کے پاس چار کروڑ روپے موجود تھے پھر بھی خدا تعالیٰ کی یاد کیا کرتے تھے مگر میرا یہ حال ہے کہ جب سے میں نے سنا ہے کہ میرے حصہ میں ایک کروڑ روپے آئے ہیں طرح طرح کے خیالات آ رہے ہیں.... مجھے اندیشہ ہے کہ ان روپوں کی وجہ سے میں خدا سے غافل نہ ہو جاؤں اس لیے ان کا تقسیم کر دینا ہی بہتر ہے.... (صدقہ کی برکات اور سود کی تباہ کاریاں)

حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

غزوۂ بدر سے پہلے جب لڑائی شروع ہونے کو تھی تو مہاجرین اور انصار کے سرداروں نے مسلمانوں میں جوش اور ہمت بڑھانے کے لئے بڑی پر جوش اور ولولہ انگیز تقریریں کیں..... اس موقع پر حضرت مقدادؓ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محبت وعقیدت ظاہر کرنے کے لئے جو چند الفاظ کہے وہ تمام تقریروں پر بھاری تھے.....

انہوں نے کہا: ''یارسول اللہ! ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح نہیں ہیں جو کہہ دیں کہ دشمن سے تو اور تیرا اللہ لڑے..... ہم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں لڑیں گے اور بائیں لڑیں گے..... آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے (خدا کی قسم! جب تک ہماری جان میں جان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑیں گے.....)

حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے لمبے قد کے اور تندرست شخص تھے..... حوصلہ اور دلیری کی وجہ سے مشہور تھے..... اسلام کے اس جیالے سپاہی سے نصرت کے یہ الفاظ سنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخِ اقدس فرط مسرت سے چمک اٹھا..... (شمع رسالت)

ایک وجد آفریں تلاوت

حافظ قاری سید عبداللہ رحمہ اللہ قرآن کریم کے حافظ اور سبعہ کے قاری تھے ان کی تلاوت بڑی وجد آفریں ہوتی تھی ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ آنکھیں بند کئے ایک درخت کے نیچے تلاوت میں مصروف تھے..... درخت پر جو چڑیاں بیٹھی تھیں وہ نیچے گرنے لگیں..... ماوراء النہر سے کچھ لوگ شیخ آدم بنوری قدس اللہ سرہ سے بیعت ہونے آئے تھے وہ بھی وجد میں آ کر بے ہوش ہو کر گر پڑے فوراً حضرت بنوری رحمہ اللہ کو اطلاع دی گئی آپ یہ حال سن کر اس جگہ تشریف لے گئے اور فرمایا..... حافظا بس کن (حافظ صاحب بس کرو)

اس پر آپ نے آنکھیں کھول دیں اور حضرت شیخ کو دیکھ کر فوراً کھڑے ہو گئے..... (تحفۂ حفاظ)

ایک کتے کو پانی پلانے کا واقعہ

بخاری شریف میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک طوائف اور فاحشہ عورت تھی.... ساری زندگی طوائفی کا کام کیا.... ایک مرتبہ وہ کہیں سے گزر رہی تھی راستے میں اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی شدت کی وجہ سے زمین کی مٹی چاٹ رہا ہے.... قریب میں ایک کنواں تھا.... اس عورت نے اپنے پاؤں سے چمڑے کا موزہ اتارا اور اس موزے میں کنویں سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلا دیا.... اللہ تعالیٰ کو یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس کی مغفرت فرمادی کہ میری مخلوق کے ساتھ تم نے محبت اور رحم کا معاملہ کیا' تو ہم تمہارے ساتھ رحم کا معاملہ کرنے کے زیادہ حق دار ہیں.... لہٰذا اللہ کی مخلوق کے ساتھ رحم کا معاملہ کرنا چاہئے چاہے وہ حیوان ہی کیوں نہ ہو.... (خدمت خلق)

روزگار کا غم

ایک بادشاہ نے ایک عابد سے پوچھا جس کے اہل و عیال زیادہ تھے کہ آپ کا عزیز وقت کس طرح گزرتا ہے..... اس نے کہا: تمام رات مناجات میں' اور صبح خدا سے حاجتیں طلب کرنے میں اور تمام دن اخراجات کی فکر میں..... بادشاہ کو عابد کے اشارے کا مطلب معلوم ہو گیا حکم دیا کہ اس کی تنخواہ مقرر کر دیں تا کہ متعلقین کا بوجھ اس کے سر سے اٹھ جائے..... (گلستان سعدی)

مخلوق خدا کی خدمت کا لطف

حضرت شیخ رکن الدین متوفی 730ھ کا معمول تھا کہ وہ جب بھی سلطان قطب الدین خلجی کے پاس تشریف لے جاتے تو راستے میں اپنی سواری کو آہستہ آہستہ چلاتے تا کہ جو لوگ بادشاہ وقت سے اپنی کچھ درخواستیں منظور کروانا چاہیں تو وہ درخواستیں آپ ان سے لے لیں، اسی طرح چلتے رہتے.... جب سلطان کے دربار میں پہنچتے تو سلطان ان کی تعظیم کے لئے دربار سے باہر آتا اور ان کو احترام سے اپنے دربار میں لے جاتا، پھر شیخ رکن الدین وہ تمام درخواستیں سلطان کی خدمت میں پیش کر دیتے اور بادشاہ ہر درخواست پر حکم نامہ جاری کر دیتا، شیخ جب واپس ہوتے تو وہ تمام درخواستیں واپس ان کے لوگوں تک پہنچا دیا کرتے تھے، پھر شیخ فرماتے کہ مخلوق کی خدمت کرنے سے مجھے جو لطف آتا ہے وہ شاید کسی اور چیز سے نہ حاصل ہو سکے.... (سید العارفین)

شاگرد کی خدمت

اسارت کراچی کے زمانہ میں مشہور لیڈر مولانا محمد علی صاحب حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر قرآن کریم پڑھتے تھے اور حضرتؒ کا بیحد احترام فرماتے تھے.... اس کے باوجود حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں خدمت خلق کا جو بے پناہ جذبہ تھا اس کا اندازہ صرف اس واقعہ سے ہوتا ہے.... مولانا محمد علی صاحب مرحوم کو کثرت بول کا عارضہ تھا جس کی بنا پر آپ نے پیشاب کے لئے برتن اپنے کمرے ہی میں رکھوالیا تھا.... یہ برتن اکثر و بیشتر پیشاب سے بھرا رہتا تھا لیکن مولانا محمد علی صاحب مرحوم جب علی الصباح بیدار ہوتے تو وہ برتن پیشاب سے خالی اور دھلا ہوا صاف ستھرا نظر آتا.... کافی عرصہ تک یہ معمہ ان کی سمجھ میں نہ آیا اتفاق سے ایک رات عین اس وقت آنکھ کھل گئی جب کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس برتن کو صاف کرنے کی غرض سے لئے جا رہے تھے.... اس وقت معلوم ہوا کہ مخدوم جہاں خادم بنے ہوئے ہیں.... (انفاس قدسیہ)

دنیا کا بوجھ

حضرت ابوحازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا اور آخرت کا بوجھ بھاری ہو چکا لوگوں نے کہا: دین کی حد تو ٹھیک ہے کہ بوجھ اور مشقت ہے لیکن دنیا کا بوجھ کیسے ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ جب بھی تم کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہو تو تم سے پہلے کوئی سبقت کر چکا ہوتا ہے.... (دل کی باتیں)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے شفا

مرواح بن مقبل ایک سید حسنی قاہرہ میں رہتے تھے ان کی آنکھوں میں بادشاہ وقت نے سلائی پھروادی تھی۔ جس کے صدمے سے دماغ پک گیا اور پھول گیا۔ اور بدبو دے اٹھا تھا۔ آنکھیں بہہ گئی تھیں اور بے چارے اندھے ہو گئے تھے۔

ایک عرصہ بعد آپ کا جانا مدینہ منورہ ہوا اور روضہ اطہر کے قریب کھڑے ہو کر اپنا حال زار بیان کیا جب سوئے تو خواب میں حضرت محمد رسول اللہ سائیفت آسماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان کی آنکھوں پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ بیدار ہوئے تو آنکھیں بالکل درست تھیں۔ تمام مدینہ طیبہ میں اس بات کا شہرہ ہو گیا۔ جب قاہرہ واپس ہوئے تو بادشاہ ان کی آنکھوں کو درست پا کر بہت ناراض ہوا اور سمجھا کہ جلادوں نے جھوٹ بولا ہے اور ان کی آنکھیں پھوڑی ہی نہیں۔ جب لوگوں نے بتایا کہ مدینہ منورہ تک یہ اندھے تھے اور وہاں پہنچ کر یہ واقعہ ہوا تب بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور وہ نادم بھی ہوا۔ (برکات درود شریف)

امام بخاری رحمہ اللہ کا مقام

حضرت امام بخاریؒ خود بیان فرماتے ہیں کہ ’’صحیح بخاری‘‘ کی تدوین کا محرک ایک خواب ہوا۔ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور میں پنکھے سے ہوا کر رہا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کے قریب جانے والی مکھیاں بھی اڑا رہا ہوں۔

صبح ایک معبر سے میں نے اپنے اس خواب کی تعبیر چاہی تو اس نے کہا کہ تجھے خداوند تعالیٰ توفیق دے گا اور تو کذب وافتراء کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کرے گا۔ اس کے بعد میرے دل میں ’’صحیح بخاری‘‘ کی تدوین وترتیب کا خیال پیدا ہوا اور سولہ سال کی مدت میں اس کی تکمیل کی۔ سب سے پہلے اس کا مسودہ مسجد حرام میں بیٹھ کر لکھا۔ یہ مجموعہ ترتیب دیتے وقت ہمیشہ روزہ رکھا روایت ہے کہ ہر حدیث پر شب کو خواب میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تصدیق کی سند ملتی تھی۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

حضرت رائے پوری رحمہ اللہ کا پُر کیف انداز

حضرت اقدس مولانا عبدالقادر رائپوری قدس سرہ کے حالات میں ہے کہ جب تک ان کی صحت اچھی تھی تو رمضان المبارک میں بعد نماز عصر، مجلس سے الگ تنہائی میں قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ایک صاحب جو وہیں رہا کرتے تھے بتلاتے ہیں کہ میں ادھر سے گزرا تو حضرت رحمہ اللہ علیہ کے قرآن پڑھنے کی کیفیت کچھ کھلی اور بہت ہی بھلی معلوم ہوئی اور دل ہی دل میں بے ساختہ یہ دعا کی کہ اے اللہ اس طرح پر قرآن پڑھنا ہمیں بھی عطا فرما دے..... رمضان المبارک گزرنے کے بعد غالباً حضرت رحمہ اللہ علیہ نے انہیں صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تمہیں بتلائیں قرآن ایسے پڑھا کرو وہ جو قرآن پاک میں آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا سے باتیں کرتے اور اس شجر سے سنتے تھے اپنے کو وہی شجر تصور کرو اور پھر اپنے میں سے قرآن پاک کے نکلتے ہوئے الفاظ کو یوں سمجھو کہ خدائے پاک فرما رہے ہیں اور کانوں سے اسی انداز پر سنو کہ میں اپنے اللہ کا کلام اللہ ہی کی آواز میں سن رہا ہوں اور یہ فرماتے ہوئے یہی کیفیت سراپا اپنے اوپر طاری کر لی اور فرمانے کا یہ اثر ہوا کہ وہی کیفیت دل میں جیسے اتر گئی..... وہی صاحب یوں بتلاتے ہیں کہ مدت تک ایسی ہی کیفیت کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا نصیب ہوا اور بہت ہی لطف آیا اور یہ انداز قرآن پاک کی تلاوت کے سلسلہ کی ترقیوں میں نئے نئے اضافوں کا سبب بنا (سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ ۲۴۳)

حضرت مدنی رحمہ اللہ کا جذبہ اکرام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ایک مہمان آیا جس کے کپڑوں میں بھی بدبو آتی تھی اور بے انتہا جوئیں اس کے کپڑوں میں تھیں جس جگہ بیٹھتا سو پچاس جوئیں جھڑ جاتیں.... مہمان خانہ میں کوئی پاس نہ پھٹکنے دیتا لیکن حضرت مدنیؒ نے اس کو اپنے برابر بٹھا کر کھانا کھلایا اور منہ ہاتھ صاف کرنے کے لئے اپنا تولیہ عنایت فرمایا چنانچہ حضرت کے کپڑوں پر بہت سی جوئیں چڑھ گئیں جن کو آپ نے اندر تشریف لے جا کر صاف کرایا....

فائدہ: سبحان اللہ مہمانوں کی اس قدر دلداری اور ان کا اتنا خیال.... حضرت مدنیؒ کا دسترخوان اتنا وسیع تھا کہ دس بیس ہی نہیں بلکہ دو دو سو اور تین تین سو مہمان ہو جاتے تھے کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ کے در دولت سے کوئی مہمان بھوکا آیا ہو اگر کوئی مہمان کھانے کے وقت دسترخوان پر نہ ہوتا تو تلاش کراتے تھے.... انفاس قدسیہ.... (حکایات اسلاف)

قرآن کریم کا ادب اور اس کا صلہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ ایک بزرگ نے سلطان محمود غزنویؒ کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا' پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا' جواب دیا کہ ایک رات میں کسی قصبہ میں مہمان تھا..... جس مکان میں ٹھہرا تھا وہاں طاق پر قرآن شریف کا ایک ورق رکھا تھا..... میں نے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے' سونا نہ چاہیے..... پھر دل میں خیال آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور رکھوادوں اور خود یہاں آرام کروں پھر سوچا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی کہ اپنے آرام کی خاطر ورق مقدس کی جگہ تبدیل کروں' اس ورق کو دوسری جگہ منتقل نہیں کیا اور تمام رات جاگتا رہا میں نے کلام پاک کے ساتھ جو ادب کیا اس کے بدلے حق تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا..... (دلیل العارفین مجلس پنجم ص ۲۲)

خدا کی قدرت

ابن ابی حاتم کی مرفوع حدیث میں ہے کہ مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں تمہیں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کی نسبت خبر دوں کہ اس کی گردن اور کان کے نیچے تک کی لو کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ اڑنے والا پرندہ سات سو سال تک اڑتا چلا جائے، اس کی اسناد بہت عمدہ ہے اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں..... (تفسیر ابن کثیر جلد ۵ صفحہ..... ۴۴۰)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ معاملہ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں تھے جو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھرا ہوا تھا حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر کھڑے ہوئے انہیں دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں بائیں جانب دیکھا آپ کو بیٹھنے کی جگہ نظر نہ آئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اٹھائی اور اسے لپیٹ کر حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پھینک دی اور فرمایا اس پر بیٹھ جاؤ.....

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چادر لے کر اپنے سینے سے لگالی اور اسے چوم کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ آپ کا ایسے اکرام فرمائے جیسے آپ نے میرا اکرام فرمایا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا قابل احترام آدمی آئے تو تم اس کا اکرام کرو..... (حیاۃ الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۵۶۳)

کونسی مخلوق کون سے دن پیدا کی گئی

صحیح مسلم اور نسائی میں حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا.... مٹی کو اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن پیدا کیا، اور پہاڑوں کو اتوار کے دن، اور درختوں کو پیر کے دن، اور برائیوں کو منگل کے دن، اور نور کو بدھ کے دن، اور جانوروں کو جمعرات کے دن، اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن، عصر کے بعد جمعہ کی آخری ساعت میں عصر کے بعد سے رات تک کے وقت میں.... (تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۰۶)

قرآن شریف پڑھنے والا ایک بچہ

ایک پارسا بی بی حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ کی مرید تھیں، اس عورت کا چھوٹا سا بچہ قرآن مجید کی تعلیم کے لئے بھی استاد کی خدمت میں جاتا تھا، ایک دن استاد نے بچہ کو کسی کام کے لئے دجلہ دریا پر بھیجا وہ بچہ جو پانی میں اترا ڈوب گیا..... بچہ کے استاد ڈر کے مارے حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری سرگزشت آپ کو کہہ سنائی وہاں حضرت جنید بغدادیؒ بھی تشریف رکھتے تھے کہ اچھا چلو بچہ کی ماں کو صبر دلائیں سب کے سب بچے کی ماں کے پاس آئے اور معنوں معنوں میں صبر کی ہدایت کرنے لگے وہ بی بی پارسا حیران ہو کر پوچھنے لگی کہ آج خیر تو ہے خلافِ عادت یہ کیا ارشاد ہو رہا ہے پھر تو حضرت سری علیہ الرحمۃ کو کہنا ہی پڑا فرمایا کہ آج قضا عند اللہ تمہارا بچہ دریا میں ڈوب گیا اسلئے تمہیں صبر کرنا لازم ہے، اس بی بی نے کہا یا حضرت ایسا واقعہ نہیں ہوا اچھا مجھے لے چلو ذرا وہ جگہ میں دیکھ لوں کہ جہاں میرا بچہ ڈوبا ہے سب لوگ اس عورت کو ساتھ لے گئے اور جس جگہ وہ بچہ ڈوب گیا تھا وہاں لے جا کر کھڑا کیا اور اشارہ سے بتایا کہ یہاں تمہارا بچہ غرق ہوا ہے اس بی بی نے محبت کے جوش میں آکر اپنے بچہ کا نام لے کر پکارا، بچے نے پانی کی تہہ میں سے ماں کو جواب دیا وہ عورت جھٹ پانی کے اندر کود پڑی اور خدا کے فضل سے بچہ کو زندہ سلامت باہر نکال لائی..... حضرت سری علیہ الرحمۃ نے حیرت سے جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کی طرف ظاہر میں دیکھا، باطن میں پوچھا کہ یہ کیا بات ہے فرمایا ھٰذَا مِنْ صِدْقِهَا مَعَ اللّٰهِ، یہ اس بی بی کی محبت الٰہی کی صداقت کا نتیجہ ہے فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ..... تم میری الفت محبت کو اپنے دل میں زندہ سلامت رکھو، میں تمہاری پیار محبت کی شے کو دریا کی تہہ میں زندہ سلامت رکھوں..... (اسرار المحبۃ للغزالی، احسن المواعظ ص: ۱۸۲، ۱۸۳ وعظ نمبر ۶)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقویٰ

حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد (حضرت سلمہ) سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار سے گزرے، ان کے ہاتھ میں کوڑا بھی تھا، انہوں نے آہستہ سے وہ کوڑا مجھے مارا جو میرے کپڑے کے کنارے کو لگ گیا اور فرمایا، راستہ سے ہٹ جاؤ.... جب اگلا سال آیا تو آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی مجھ سے کہا اے سلمہ! کیا تمہارا حج کا ارادہ ہے، میں نے کہا جی ہاں....

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور مجھے چھ سو درہم دیئے اور کہا: انہیں اپنے سفر حج میں کام میں لے آنا، اور یہ اس ہلکے سے کوڑے کے بدلہ میں ہیں جو میں نے تم کو مارا تھا، میں نے کہا اے امیر المؤمنین! مجھے تو وہ کوڑا یاد بھی نہیں رہا، فرمایا لیکن میں تو اسے نہیں بھولا.... یعنی میں نے مار تو دیا لیکن سارا سال کھٹکتا رہا.... (حیاۃ الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۵)

شیر کی عیادت اور لومڑی کی ذکاوت

علامہ ابن قیم جوزی اور حافظ ابونعیم امام شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوئی شیر بیمار ہوا تو اس کی عیادت کیلئے لومڑی کے علاوہ سارے ہی جانور پہنچے.... لومڑی کو غائب دیکھ کر ایک بھیڑیئے نے شیر کے سامنے اس کی چغلی کی تو شیر نے کہا کہ جب وہ آئے تو تو ہمیں بتانا.....

جب لومڑی حاضر خدمت ہوئی تو بھیڑیئے نے بتلادیا کہ یہی ہیں حضرت لومڑی صاحبہ جواب تک غائب تھیں) اس پر شیر نے ڈانٹ ڈپٹ کی اور تنبیہ کے ساتھ ساتھ جواب بھی طلب کیا تو لومڑی نے جواب میں عرض کیا کہ حضرت والا میں آپ کے واسطے دوا ڈھونڈ رہی تھی.... شیر نے کہا تو تمہیں کیا ملا؟ اس نے بتایا کہ آپ کے مرض کا علاج بھیڑیئے کی پنڈلی کا گوشت ہے یہ سن کر شیر نے اپنا پنجہ بھیڑیئے کی پنڈلی پر گاڑ دیا اور اسے لہولہان کر دیا..... اتنے میں لومڑی چپکے سے وہاں سے کھسک گئی..... اس کے بعد بھیڑیا اس لومڑی کے پاس سے گزرا..... خون اب بھی اس کی ٹانگ سے بہہ رہا تھا تو لومڑی نے اس سے طنزیہ انداز میں کہا..... اے سرخ موزے والے! بادشاہوں کے پاس جب بیٹھا کرو تو غور کیا کرو کہ تمہارے سر اور دماغ سے کیا چیز نکل رہی ہے؟

ابونعیم کہتے ہیں امام شعبی کا مقصد اس واقعہ کو بیان کرنے سے صرف مثال دینا ہے اور لوگوں کو تنبیہ کرنا ہے نیز زبان پر کنٹرول رکھنے اخلاق کو درست اور آراستہ اور ہر ممکن اس کی تادیب پر تاکید کرنا اور زور دینا ہے..... (کتاب الاذکیا وحلیۃ الاولیاء)

بایزید بسطامی رحمہ اللہ کو شادی کی ترغیب

حضرت بایزید بسطامی جو اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں انہوں نے اب تک شادی نہ کی تھی خواب دیکھا کہ نہایت عالیشان عمارت ہے جس میں اولیاء اللہ آتے جاتے ہیں مگر جب وہ خود اندر جانے کا قصد کرتے ہیں تو دروازہ بند پاتے ہیں۔

تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ دل میں سوچنے لگے کہ اللہ پاک نے مجھے بہت سے انعامات سے نوازا ہے کیا وجہ ہے کہ مجھے اس دربار کو ہر بار جانے کی اجازت نہیں۔ سوچ ہی رہے تھے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمارت کے ایک حصہ سے سر مبارک نکال کر فرمایا ''یہاں صرف اس کو باریابی ہوسکتی ہے جو میری سنت ادا کرے'' آنکھ کھلی تو حضرت بایزید آبدیدہ ہوگئے۔ فرمایا حکم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چارہ نہیں اور ضعیف العمری کے باوجود شادی کی۔ (دینی دستر خوان جلد ۲)

وظیفہ حاجت

حضرت ابو عبداللہ مغربی فرماتے ہیں کہ ایک شب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک حاجت ہے میں کیا پڑھوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ اور ان چار سجدوں میں چالیس چالیس بار آیۃ الکریمہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ'' پڑھ ان شاء اللہ مراد تیری پوری ہوگی۔ چنانچہ پوری ہوئی۔ (برکات درود شریف)

مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

حضرت ابوبکر بن محمد بن علی بن جعفر کتانی معروف بہ ''چراغ حرم'' کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاگرد کہتے تھے۔ اس لیے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکثرت خواب میں دیکھا تھا۔

حضرت شیخ ابوبکر کتانی کو ایک رات میں ایک مرتبہ اکاون مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ یہی نہیں بلکہ آپ افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوالات کیا کرتے تھے اور باقاعدہ جوابات سنتے تھے۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

ایک خوش نصیب صحابی

حضرت ابوخزیمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں.... یہ خواب ابوخزیمہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور فرمایا: لو اپنا خواب پورا کرلو! انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کے اوپر سجدہ کرلیا....

(ترجمان السنہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۸ مشکوۃ صفحہ ۳۹۶)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی اہم نصیحت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو خط میں یہ نصائح لکھیں کہ: میں تجھے تقویٰ کی تاکید کرتا ہوں جس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا، اور اہل تقویٰ کے سوا کسی پر رحم نہیں کیا جاتا، اور اس کے بغیر کسی چیز پر ثواب نہیں ملتا، اس بات کا وعظ کہنے والے تو بہت ہیں مگر عمل کرنیوالے بہت کم ہیں.... اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ تقویٰ کے ساتھ کوئی چھوٹا سا عمل بھی چھوٹا نہیں ہے اور جو عمل مقبول ہو جائے وہ چھوٹا کیسے کہا جاسکتا ہے.... (ابن کثیر، معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۱۴)

ایک صحابیہ کا عشق رسول

ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابرؓ کے مکان پر تشریف لائے.... انہوں نے بیوی سے کہا کہ دیکھو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا خوب اہتمام کرو.... آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے انہیں تمہاری صورت بھی نظر نہ آئے.... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیلولہ فرمایا تو آپ کیلئے بکری کے بچے کا بھنا ہوا گوشت تیار تھا.... جب آپ کھانا کھانے لگے تو بنوسلمیٰ کے لوگ دور سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے رہے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو.....

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رخصت ہونے لگے تو حضرت جابرؓ کی بیوی نے پردے کے پیچھے سے کہا یا رسول اللہ! میرے لئے اور میرے شوہر کیلئے نزول رحمت کی دعا کریں.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کی دعا فرمائی تو حضرت جابرؓ کی بیوی خوشی سے پھولی نہ سمائیں..... (شمع رسالت)

مفتی عزیز الرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ کی پُرسوز تلاوت

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''احاطۂ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن'' میں اپنے اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے ان اساتذہ میں حضرت مفتی عزیز الرحمٰن قدس سرہ بھی شامل ہیں ان کی تلاوت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں.....

یہ وہ زمانہ تھا جب مولانا شبیر احمد (عثمانیؒ) مرحوم پر صوفیانہ مشاغل کا غلبہ تھا' مفتی صاحب کی مسجد کے حجرے میں وہ چلہ کش تھے فقیر بھی تراویح کے وقت حاضر ہو جاتا اور چند ٹوٹے پھوٹے سننے والے مسلمانوں کے ساتھ یہ بھی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا' ایسا کیوں کرتا تھا' نہ قرأت ہی میں کان کو کوئی خاص لذت ملتی تھی نہ کچھ اور تھا' لیکن دل یہی کہتا تھا کہ شاید زندگی میں پھر ایسے سیدھے سادے لہجے میں قرآن سننے کا موقع نہ ملے گا اور دل کا یہ فیصلہ صحیح تھا نمازیوں میں مولانا شبیر احمد بھی شریک رہتے تھے اسی زمانے میں ایک دفعہ جو واقعہ پیش آیا' اب بھی جب اسے سوچتا ہوں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں' دل کانپنے لگتا ہے..... مفتی صاحب قبلہ حسب دستور وہی اپنی نرم نرم سب رو آواز میں قرآن پڑھتے چلے جاتے تھے اسی سلسلہ میں قرآنی آیت.....

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّار

''اور لوگ کھل کر اللہ کے سامنے آ گئے جو اکیلا ہے اور سب پر غالب ہے''.....

پر پہنچے' نہیں کہہ سکتا کہ مفتی صاحب خود کس حال میں تھے' کان میں قرآن کے یہ الفاظ پہنچے اور کچھ ایسا معلوم ہوا کہ کائنات کا سارا حجاب سامنے سے اچانک ہٹ گیا اور انسانیت کھل کر اپنے وجود کے آخری سرچشمے کے سامنے کھڑی ہے' گویا جو کچھ قرآن میں کہا گیا تھا محسوس ہوا کہ وہ آنکھوں کے سامنے ہے اپنے آپ کو اس حال میں پا رہا تھا.....شاید خیال یہی تھا کہ غالباً میرا یہ ذاتی حال ہے' مگر پتہ چلا کہ میرے اغل بغل جو نمازی کھڑے ہوئے تھے ان پر بھی کچھ اسی قسم کی کیفیت طاری تھی' مولانا شبیر احمد کو بے ساختہ چیخ نکل پڑی..... یاد آ رہا ہے کہ چیخ کر غالباً وہ تو گر پڑے دوسرے نمازی بھی لرزہ براندام تھے' چیخ و پکار کا ہنگامہ ان میں بھی برپا تھا

لیکن مفتی صاحب کو وقار بنے ہوئے امام کی جگہ اسی طرح کھڑے تھے جدید کیفیت ان پر جو تھی وہ صرف یہی تھی کہ خلاف دستور بار بار اس آیت کو مسلسل دہراتے چلے جاتے تھے جیسے جیسے دہراتے' نمازیوں کی حالت غیر ہوتی تھی آخر صف درہم برہم ہوگئی' کوئی ادھر گرا ہوا تھا کوئی ادھر پڑا ہوا تھا آہ آہ کی آواز مولانا شبیر احمدؒ کی زبان سے نکل رہی تھی' صف پر ایک طرف وہ بھی پڑے ہوئے تھے..... کچھ دیر کے بعد لوگ اپنے آپ میں واپس ہوئے' تازہ وضو کر کے پھر نئے سرے سے صف میں شریک ہوئے' جہاں تک خیال آتا ہے مفتی صاحب دارو گیر' چیخ و پکار' صیحہ اور نعرہ کے ان تمام ہنگاموں میں اپنی جگہ کھڑے ہوئے اس آیت کریمہ کی تلاوت میں مشغول رہے جب دوبارہ صف بندی ہوئی تب پھر آگے بڑھے..... (احاطہ دارالعلوم ص ۱۹۰)

مایوس ہوکر دعا مانگنا نہ چھوڑو

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلد بازی نہ کرے.... صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دریافت کیا جلد بازی کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ یوں خیال کر بیٹھے کہ میں اتنے عرصہ سے دعا مانگ رہا ہوں اب تک قبول نہیں ہوئی، یہاں تک کہ مایوس ہوکر دعا چھوڑ دے.... (مسلم ترمذی)

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جب دعا مانگو تو اس حالت میں مانگو کہ تمہیں اس کے قبول ہونے میں کوئی شک نہ ہو.... (معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۵۸۴)

خیرات لینے کا حکم

لوگوں نے ایک مستند عالم سے پوچھا' خیرات کی روٹی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں کہا اگر روٹی اطمینان قلب کے لئے لیتا ہے تو حلال ہے اور اگر اطمینان سے (اس لئے) بیٹھے کہ روٹی حاصل ہو تو حرام ہے.....

صاحب دل نے روٹی گوشہ عبادت کے لئے قبول کی نہ کہ گوشہ عبادت روٹی کے لئے..... (گلستان سعدی)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بددعا کا اثر

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ (یونس ۸۸)

ترجمہ "اے میرے پروردگار انکے اموال کی صورت بدل کر مسخ و بیکار کردے"....

حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ اس دعا کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ قوم فرعون کے تمام زر و جواہرات اور نقدی سکے اور باغوں، کھیتوں کی سب پیداوار پتھروں کی شکل میں تبدیل ہوگئی....

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں ایک تھیلا پایا گیا جس میں فرعون کے زمانے کی چیزیں تھیں ان میں انڈے اور بادام بھی دیکھے گئے جو بالکل پتھر تھے، ائمہ تفسیر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام پھلوں، ترکاریوں اور غلہ کو پتھر بنا دیا تھا.... (معارف القرآن جلد ۴ صفحہ ۵۶۲)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبر میں منکر نکیر سے سوال کرنا

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے مجھے حضرت جبرئیل نے بتایا ہے کہ منکر نکیر قبر میں تمہارے پاس آئیں گے اور تم سے سوال کریں گے.... من ربک اے عمر! تیرا رب کون ہے؟ تو تم جواب میں کہو گے میرا رب اللہ ہے! تم بتاؤ تم دونوں کا رب کون ہے؟ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں.... تم دونوں کے نبی کون ہیں؟ اور اسلام میرا دین ہے.... تم دونوں کا دین کیا ہے؟ اس پر وہ دونوں کہیں گے دیکھو کیا عجیب بات ہے ہمیں پتہ نہیں چل رہا ہے کہ ہمیں تمہارے پاس بھیجا گیا ہے یا تمہیں ہمارے پاس بھیجا گیا ہے.... (حیاۃ الصحابہ جلد ۳ صفحہ ۹۹)

دنیا کے ہر انار میں جنت کا ایک دانہ ہوتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انار کے ایک دانہ کو اٹھایا اور اس کو کھالیا ان سے کہا گیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کیوں کیا؟ فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زمین کے ہر انار میں جنت کے دانوں میں سے ایک دانہ ڈالا جاتا ہے شاید کہ یہ وہی ہو.... (طبرانی بسند صحیح) فائدہ: اس ارشاد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے....

(الطب النبوی، کنز العمال، جنت کے حسین مناظر، مولانا امداد اللہ انور صفحہ ۵۵۸)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پانچ نصیحتیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتوں کی وصیت کی ہے....فرمایا: ۱....اے انس! کامل وضو کرو تمہاری عمر بڑھے گی....

۲....جو میرا امتی ملے سلام کرو نیکیاں بڑھیں گی....

۳....گھر میں سلام کر کے جایا کرو گھر کی خیریت بڑھے گی....

۴....چاشت کی نماز پڑھتے رہو تم سے اگلے لوگ جو اللہ والے بن گئے تھے ان کا یہی طریقہ تھا....

۵....اے انس! چھوٹوں پر رحم کرو، بڑوں کی عزت و توقیر کرو، تو قیامت کے دن میرا ساتھی ہوگا....(تفسیر ابن کثیر)

اللہ والوں کی فکر

ایک وزیر حضرت ذوالنون مصریؒ کے پاس گیا اور دعا کی خواہش کی کہ رات دن بادشاہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اس کی بھلائیوں کا امیدوار اور اس کے غضب سے ڈرتا رہتا ہوں.....ذوالنون مصری نے رو دیا اور فرمایا اگر میں خدائے بزرگ و برتر سے ایسا ڈرتا جیسا کہ تو بادشاہ سے (ڈرتا ہے) تو میں (میرا اشمار) بھی صدیقوں میں ہوتا.....

اگر (فقیر کو) آرام کی امید اور تکلیف کا خوف نہ ہوتا

تو فقیر کا پاؤں آسمان کے اوپر ہوتا

اگر وزیر خدا سے ایسا ڈرتا

جیسا کہ بادشاہ سے تو فرشتہ ہو جاتا

(گلستان سعدی)

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کی عادت

سلف کی عادات ختم قرآن میں مختلف رہی ہیں.....بعض حضرات ایک ختم روزانہ کرتے تھے جیسا کہ امام ابوحنیفہؒ نیز امام شافعیؒ کا معمول رمضان کے علاوہ یہی تھا.....اور بعض دو ختم روزانہ کرتے تھے جیسا کہ ان دونوں ائمہ کا معمول رمضان المبارک میں تھا اور یہی معمول اسود و صالح بن کیسان و سعید بن جبیر اور ایک جماعت کا تھا.....(تحفۂ حفاظ)

سیدہ کے احترام پر قاتل کی رہائی

ابراہیم بن اسحٰق کوتوال بغداد کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں۔

کہ قاتل کو قید خانے سے رہا کردے؟ بیدار ہونے پر میں نے دریافت کیا کہ قید خانہ میں کیا کوئی ملزم قتل کا ہے معلوم ہوا ہے کہ ہےاوراس کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔

میں نے اس سے احوال بیان کرنے کو کہا۔اس نے کہا کہ میں اس گروہ سے ہوں جو ہر رات حرام کاری کیا کرتے ہیں۔ایک بڑھیا ہم نے مقرر کررکھی تھی جو حیلے بہانے اور دھوکے سے عورتوں کو ہمارے پاس لے آتی تھی۔

ایک روز ایک نہایت خوبصورت حسینہ کو لائی۔جس نے نہایت عاجزی سے کہا کہ میری عصمت کو داغدار نہ بناؤ میں سیدانی ہوں۔

میرے نانا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ماں حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں۔خدا کے واسطے مجھے پناہ دو۔اس بڑھیا نے مجھے دھوکا دیا ہے۔

میرے دل پر اس کی باتوں کا اثر ہوا مگر میرے ساتھی بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ تو ہم کو فریب دے کر اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔

میں نے انہیں بہت سمجھایا۔مگر جب دیکھا کہ وہ اس حسینہ کی عزت وآبرو لوٹنے پر تلے بیٹھے ہیں تو میں نے ان کا مقابلہ کیا۔چھری میرے ہاتھ میں تھی اور میں زخمی ہوگیا۔

لیکن اس شیطان کو جو اس حسینہ کی عصمت دری پر ادھار کھائے بیٹھا تھا قتل کرڈالا۔میں نے حسینہ کو اشارہ کیا۔وہ ہمیں لڑتا ہوا دیکھ کر چپ چاپ فرار ہوگئی۔

غل غپاڑہ سن کر لوگ جمع ہوگئے۔خون آلود چھری میرے ہاتھ میں اور ایک لاش دیکھ کر سپاہی مجھے گرفتار کرکے لے گئے۔کوتوال نے یہ واقعہ سن کر ملزم سے کہا کہ خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں میں نے تجھ کو رہا کیا۔اس کے بعد وہ ملزم جملہ افعال قبیحہ سے بھی تائب ہوگیا۔ (دینی دسترخوان جلد۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تین نصیحتیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! ابوبکر! تین چیزیں بالکل برحق ہیں....

ا.... جس پر کوئی ظلم کیا جائے اور وہ اس سے چشم پوشی کرے تو ضرور اللہ تعالیٰ اسے عزت دے گا.... اور اس کی مدد کرے گا.... ۲.... جو شخص سلوک اور احسان کا دروازہ کھولے گا اور صلہ رحمی کے ارادے سے لوگوں کو دیتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے برکت دے گا اور زیادہ عطا فرمائے گا.... ۳.... اور جو شخص مال بڑھانے کے لئے سوال کا دروازہ کھول لے گا اس سے مانگنا پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاں بے برکتی کر دے گا اور کمی میں ہی اسے مبتلا رکھے گا.... یہ روایت ابوداؤد میں بھی ہے.... (تفسیر ابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۲۴۳)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

عبداللہ بن مغفل کا ایک نوعمر بھتیجا خذف سے کھیل رہا تھا.... انہوں نے دیکھا اور فرمایا کہ برادر زادہ ایسا نہ کرو.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے فائدہ کچھ نہیں.... نہ شکار ہوسکتا ہے اور نہ دشمن کو نقصان پہنچایا جا سکتا اور اتفاقاً کسی کے لگ جائے تو آنکھ پھوٹ جائے' دانت ٹوٹ جائے.... بھتیجا کم عمر تھا اس نے جب چچا کو غافل دیکھا تو پھر کھیلنے لگا.... انہوں نے دیکھ لیا.... فرمایا کہ میں تجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سناتا ہوں.... تو پھر اسی کام کو کرتا ہے.... خدا کی قسم تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا.... ایک دوسرے قصہ میں اس کے بعد ہے.... خدا کی قسم نہ تیرے جنازہ میں شریک ہوں گا نہ تیری عیادت کروں گا (ابن ماجہ' دارمی)

خذف اس کو کہتے ہیں' کہ انگوٹھے پر چھوٹی سی کنکری رکھ کر اس کو انگلی سے پھینک دیا جائے.....

بچوں میں عام طور سے اس طرح کھیلنے کا مرض ہوتا ہے وہ ایسا تو ہوتا نہیں کہ اس سے شکار ہو سکے.... ہاں آنکھ میں کسی کے اتفاقاً لگ جائے تو اس کو زخمی کر ہی دے.... حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کو اس کا تحمل نہ ہوسکا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنانے کے بعد بھی وہ بچہ اس کام کو کرے.... ہم لوگ صبح سے شام تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے ارشادات سنتے ہیں اور اُن کا کتنا اہتمام کرتے ہیں.... ہر شخص خود ہی اپنے متعلق فیصلہ کرسکتا ہے.... (شمع رسالت)

ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ غالباً سورۂ یوسف میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں میں نے اپنی تمام عمر میں یہ تجربہ کیا ہے کہ انسان اپنے کسی کام میں جب غیر اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور اعتماد کرتا ہے تو یہ اس کے لئے محنت و مشقت اور سختی کا سبب بن جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اور مخلوق کی طرف نگاہ نہیں کرتا تو یہ کام ضرور بالضرور نہایت حسن و خوبی کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے....

یہ تجربہ ابتدائے عمر سے لے کر آج تک (جب کہ میری عمر ستاون سال کی ہے) برابر کرتا رہا اور اب میرے دل میں یہ بات راسخ ہے کہ انسان کے لئے بجز اس کے چارہ نہیں ہے کہ اپنے ہر کام میں حق تعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان پر نگاہ رکھے اور دوسری چیز پر ہرگز بھروسہ نہ کرے....(حیات فخر صفحہ ۳۸)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عمل

بعض اوقات حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایک ہی رکعت میں پورا قرآن شریف پڑھ لیا کرتے تھے (اخرجہ الطحاوی وغیرہ)

ایک مرتبہ سعید بن جبیرؒ نے کعبۃ اللہ کے اندر ایک ہی رکعت میں تمام قرآن شریف پڑھا.....(اخرجہ ابن ابی داؤد والطحاوی)

جو اپنی مصیبت کسی پر ظاہر نہ کرے اس کیلئے بخشش کا وعدہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ کسی جانی یا مالی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ کسی سے اس کا اظہار نہ کرے اور نہ لوگوں سے شکوہ شکایت کرے تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے کہ وہ اس کو بخش دیں گے....(معجم الاوسط للطبرانی)

فائدہ: صبر کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی مصیبت اور تکلیف کا کسی سے اظہار بھی نہ ہو اور ایسے صابروں کے لئے اس حدیث میں مغفرت کا پختہ وعدہ کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بخشش کا ذمہ لیا ہے، اللہ تعالیٰ ان مواعید پر یقین اور ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے....(معارف الحدیث جلد ۲ صفحہ ۳۰۱)

قناعت اختیار کر اور ذلت سے محفوظ رہ

دو بھائی تھے ایک بادشاہ کی نوکری کرتا تھا اور دوسرا قوت بازو سے کھاتا.... ایک مرتبہ اس تونگر نے فقیر سے کہا کیوں نوکری نہیں کرتا.... تاکہ کام کرنے کی تکلیف سے نجات پالیتا..... جواب دیا: تو کیوں کام نہیں کرتا، تاکہ نوکری کی ذلت سے رہائی پالیتا..... عقلمندوں نے کہا ہے جو کی روٹی کھانا اور (عزت سے) بیٹھنا بہتر ہے زریں پیٹی کمر پر باندھنے اور خدمت میں کھڑے رہنے سے.....

ہاتھ سے گرم چونا ملانا
بہتر ہے امیر کے سامنے سینہ پر ہاتھ باندھنے سے
قیمتی عمر اسی میں صرف ہو گئی
کہ گرما میں کیا کھاؤں اور سرما میں کیا پہنوں
اے بے شرم پیٹ! ایک روٹی پر قناعت کر
تاکہ خدمت کے لئے جھکنا نہ پڑے

(گلستان سعدی)

غرباء کیلئے بشارت

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں جنگ احد کے دن پہاڑ میں اس طرح سے پناہ گزین ہو گیا تھا جس طرح کہ پہاڑی بکری پہاڑ میں رہا کرتی ہے..... پھر میں اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ چند صحابہ کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ نازل ہو رہی ہے..... **ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل**..... دوسری روایت میں عمرو بن عوف کے دادا سے مروی ہے.....

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا..... بلاشبہ دین (اسلام) حجاز (مکہ اور مدینہ اور اس کے متعلقات) کی طرف سے اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح جڑ پکڑ لے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر رہنے لگتی ہے اور دین کسمپرسی کی حالت میں دنیا میں آیا اور آخر میں بھی یہ حالت ہو جائے گی..... پس خوش خبری ہو غریبی کو وہی اس چیز (یعنی میری سنت) کو درست کر دیں گے..... جس کو میرے بعد لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا"..... (ترمذی)

ہرنی جانور پر رحم کرنے پر بادشاہی ملی

تاریخ دولت ناصری میں لکھا ہے کہ ابتدائی زمانہ امیر ناصر الدین سبکتگین ایک غلام تھا اور نیشا پور میں اس کا قیام تھا۔ صرف ایک گھوڑا اس کے پاس تھا جس پر سوار ہو کر جنگلوں میں شکار کی تلاش میں گھوما کرتا تھا۔ ایک دن شکار کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ دور سے ایک ہرنی نظر آئی جو بچے کو ساتھ لیے چرنے میں مشغول تھی اسے دیکھ کر اس نے ایڑ لگائی اور بچہ پکڑ کر شہر کی طرف چل پڑا شہر کے قریب پہنچ کر اس نے جنگل کی طرف مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔ بے چاری مامتا کی ماری ہرنی اپنے بچے کے پیچھے چلی آ رہی تھی امیر سبکتگین کو یہ دیکھ کر ترس آ گیا سوچا میرا تو اتنے سے بچے کے گوشت سے گزر نہ ہوگا البتہ اس کی ماں اس کے صدمے سے نڈھال ہو جائے گی اس لیے بہتر یہ ہے کہ بچے کو چھوڑ دوں۔ چنانچہ بچہ کے پاؤں کھول کر اسے آزاد کر دیا۔ بچہ اچھلتا کودتا کلیلین کرتا اپنی ماں کے پاس چلا گیا اور پھر دونوں جنگل کی طرف چلے گئے واپسی پر ہرنی مڑ مڑ کر امیر سبکتگین کی طرف دیکھتی اور آنکھوں میں رحمدل شکاری کا شکریہ ادا کرتی جاتی تھی۔

اس رات سبکتگین نے خواب دیکھا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "سبکتگین اس کمزور ہرنی پر رحم کر کے تو نے ہمارا دل خوش کر دیا تو ایک دن بہت بڑا بادشاہ بنے گا جب بادشاہ بنے تو خدا تعالیٰ کے بندوں پر ایسی ہی شفقت کرنا تا کہ تیری سلطنت کو قیام و دوام حاصل ہو۔" اس دن کے بعد سے سبکتگین اس خواب کو سچا کر دکھانے کی کوشش کرنے لگا اور آخر کار ایک بہت بڑا بادشاہ بن گیا۔ (برکات درود شریف)

جلد آ تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے

محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ وصال سے چند روز قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں۔ "نظام! جلد آ تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے" اس خواب کے بعد سفر آخرت کے لیے بے چین رہ گئے۔ وصال کے چالیس روز قبل کھانا پینا بالکل ترک کر دیا اب آنکھوں سے ہر وقت آنسو جاری رہتے تھے۔ وصال کے روز لنگر اور ملکیت کی تمام چیزیں غرباء و مساکین میں تقسیم کرا دیں تا کہ خدا تعالیٰ کے یہاں کسی چیز کا مواخذہ نہ ہو۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ

بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق ہو وہ جمعہ کی رات میں دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.... اگر کوئی شخص چند مرتبہ یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب فرما دیتے ہیں بشرطیکہ شوق اور طلب کامل ہو اور گناہوں سے بھی بچتا ہو....(اصلاحی خطبات جلد ۶ صفحہ ۱۰۴)

صبر کرنے کا وقت

صبر اپنے وقت پر ہوتا ہے...... مدت گزر جانے کے بعد تو ہر ایک کو صبر آ ہی جاتا ہے وہ باعث اجر نہیں ہوتا، صبر وہی باعث اجر ہوتا ہے جو ارادہ اور اختیار سے مصیبت کو دبانے کیلئے کیا جائے....

حدیث شریف میں ہے کہ ایک بڑھیا کا جوان بیٹا مر گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے بڑھیا واویلا فریاد اور خوبیاں بیان کر کے رو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کرو! وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتی نہ تھی، جواب دیا کہ ہاں! تمہارا جوان بیٹا مر گیا ہوتا تو پتہ چلتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل دیئے کسی نے کہا: اللہ کے رسول تھے، دوڑی دوڑی آئی اور کہا اب میں صبر کروں گی.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الصبر عند الصدمة الاولی" صدمہ اور رنج پہنچتے ہی آدمی صبر کرے تو موجب اجر ہوتا ہے....(خطبات حکیم الاسلام: ۵/۳۸۰)

صالح بن کیسان کا عمل

صالح بن کیسان جب حج کو گئے تو راستہ میں اونٹ پر کجاوہ کی دونوں طرفوں کے درمیان سوار ہونے کی حالت میں بسا اوقات ایک رات میں دو قرآن مجید کا ختم فرما لیتے تھے.....(تحفۂ حفاظ)

دو جھگڑنے والوں کو دیوار کی نصیحت

بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی کا انتقال ہوگیا، اس کے دو بیٹے تھے، ان دونوں کے مابین ایک دیوار کی تقسیم کے سلسلے میں جھگڑا ہوگیا، جب دونوں آپس میں جھگڑ رہے تھے تو انہوں نے دیوار سے ایک غیبی آواز سنی کہ تم دونوں جھگڑا مت کرو کیونکہ میری حقیقت یہ ہے کہ میں ایک مدت تک اس دنیا میں بادشاہ اور صاحب مملکت رہا...... پھر میرا انتقال ہوگیا اور میرے بدن کے اجزا مٹی کے ساتھ مل گئے...... پھر اس مٹی سے کمہار نے مجھے گھڑے کی ٹھیکری بنا دیا، ایک طویل مدت تک ٹھیکری کی صورت میں رہنے کے بعد مجھے توڑ دیا گیا...... پھر ایک لمبی مدت تک ٹکڑوں کی صورت میں رہنے کے بعد، میں مٹی اور ریت کی صورت میں تبدیل ہوگیا...... پھر کچھ مدت کے بعد لوگوں نے میرے اجزائے بدن کی اس مٹی سے اینٹیں بنا ڈالیں.... اور آج تم مجھے اینٹوں کی شکل میں دیکھ رہے ہو، لہٰذا تم ایسی مذموم وقبیح دنیا پر کیوں جھگڑتے ہو.... کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

غرور تھا نمود تھی، ہٹو بچو کی تھی صدا اور آج تم سے کیا کہوں لحد کا بھی پتہ نہیں

آہ! آہ! یہ دنیا بڑی فریب دہندہ ہے فانی ہونے کے باوجود یہ لوگوں کی محبوب بنی ہوئی ہے.... یہ اپنی ظاہری رنگینی اور رعنائی سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہوئے آخرت سے غافل کرتی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دلوں کو جنسی مسرات کے شوق سے ہم آغوش فرمائیں.... (گلستان قناعت ۲۹۲)

یک طرفہ بات سن کر کوئی رائے قائم نہ کی جائے

امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: میں قاضی شُریح کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک عورت اپنے خاوند کے خلاف شکایت لے کر آئی، جب عدالت میں حاضر ہوئی اپنا بیان دیتے وقت زار و قطار رونا شروع کر دیا، مجھ پر اس کی آہ و بکا کا بہت اثر ہوا، اور میں نے قاضی شریح سے کہا: ''ابوامیہ!...... اس عورت کے رونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یقیناً مظلوم اور بے کس ہے اس کی ضرور دادرسی کرنی چاہئے''...... میری یہ بات سن کر قاضی شریح نے کہا... اے شعبی! یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی انہیں کنویں میں ڈالنے کے بعد اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے ہی آئے تھے....

تشریح: یعنی یک طرفہ بات سن کر کبھی رائے قائم نہ کرنی چاہئے، دونوں کی بات سنو، دونوں سے خوب حالات معلوم کرو، پھر فیصلہ کرو.... (تفسیر ابن کثیر)

اندھیری رات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سوئی مل گئی

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کنز العمال میں ایک حدیث مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عاریت پر ایک سوئی لے رکھی تھی، اس سے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا سیا کرتی تھی.... اندھیری رات میں وہ سوئی میرے ہاتھ سے گرگئی.... بہت تلاش کی نہیں ملی، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے نور کی شعاؤں سے سوئی دکھائی دینے لگی.... میں نے ہنس کر سوئی اٹھالی.... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

لنا شمس وللآفاق شمس وشمسی افضل من شمس السماء

ترجمہ: ''ہمارا ایک سورج ہے اور دنیا والوں کا بھی ایک سورج ہے.... اور میرا سورج آسمان کے سورج سے افضل ہے....'' (منتخب کنز العمال علی ہامش مسند احمد: ۲۹/۳)

حضرت یزید بن نُو یرہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو جن شدائد اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، وہ تو بالعموم معلوم ہی ہیں، اس لئے کوئی مسلمان کوئی جرات مندانہ اقدام کرتا تو اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر ہی کچھ کرسکتا تھا.... ایک مرحلہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا:

من جاوز التلّ فله الجنة (جو شخص اس ٹیلے سے آگے نکل گیا، وہ جنتی)

حضرت یزید بن نویرہؓ نے اپنی تلوار ہاتھ میں سنبھالی اور لڑتے لڑتے ٹیلے سے آگے نکل گئے، اتنے میں ان کے چچازاد بھائی نے پوچھا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم! جو خوش خبری میرے بھائی کو ملی ہے، اگر میں یہ کام کرگزروں تو کیا میں بھی اس بشارت کا مستحق ہوں گا؟ فرمایا: ہاں چنانچہ وہ بھی اس سے تجاوز کر گئے..... پھر ایک مشرک کو قتل کر کے لوٹ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **کلا کما قد وجبت له الجنة ولک یا یزید علی صاحبک درجة** (تم دونوں جنت کے حق دار بن گئے ہو اور یزید! تمہارا اپنے بھائی سے ایک درجہ بلند ہے.....) (اصابہ ص ۶۶۴ ج ۳)

گائے کا ایک واقعہ

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بادشاہ محل سے نکل کر سلطنت کی دیکھ بھال کیلئے نکلا..... لیکن وہ رعایا سے خطرہ محسوس کر رہا تھا..... چنانچہ وہ ایک ایسے آدمی کے پاس مقیم ہوا جس کے پاس ایک گائے تھی..... جب گائے شام کو واپس آئی تو اس آدمی نے گائے سے اتنا دودھ دوہا جتنا کہ تیس گائیوں سے نکلتا ہے..... بادشاہ اتنا دودھ دینے والی گائے کو دیکھ کر حیران ہو گیا اور اس نے یہ سوچا کہ یہ گائے تو اس سے ہتھیا لینی چاہئے..... جب دوسرا دن ہوا تو گائے چراگاہ کی طرف چرنے چلی گئی..... پھر جب شام کو واپس آئی تو اس دن پہلے کے مقابلے میں نصف دودھ نکلا..... یہ معاملہ دیکھ کر بادشاہ نے گائے والے کو بلایا اور یہ کہا کہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ کل تو گائے نے کافی دودھ دیا تھا تو آج کیوں کم ہو گیا' کیا گائے آج اسی چراگاہ پر نہیں گئی جس پر کل گئی تھی آخر کیا بات ہے؟ تو اس نے جواب دیا کیوں نہیں؟ اسی چراگاہ میں گئی تھی..... لیکن آج ایسا ہوا کہ کل کی حالت دیکھ کر بادشاہ اپنی رعایا کے ساتھ غلط سلوک کرنے کا عزم ختم کر چکا تھا..... چنانچہ اسی وجہ سے اس کا دودھ آج کم نکلا اس لئے کہ جب بادشاہ ظالم ہو یا رعایا کے ساتھ ظلم کر رہا ہو تو برکت ختم ہو جاتی ہے..... یہ حیرت انگیز واقعہ دیکھ کر بادشاہ نے اس گائے سے یہ عہد کیا کہ وہ اب گائے اس سے ظلم کے طور پر نہیں لے گا چنانچہ پھر دوسرے دن یہ ہوا کہ گائے چرنے کیلئے چلی گئی..... شام کو جب واپس آئی تو دوہنے والے نے اتنا دودھ دوہا جتنا کہ پہلے دن گائے سے دودھ نکلا تھا..... یہ حالت دیکھ کر بادشاہ کو عبرت ہوئی اور انصاف برتنا شروع کر دیا اور کہا کہ واقعی جب بادشاہ ظلم کر رہا ہو یا رعایا ظالم ہو تو برکت جاتی رہتی ہے..... اب میں ضرور انصاف کیا کروں گا اور اب سے اچھے حالات ہی پر غور و خوض کیا کروں گا..... (رواہ البیہقی فی الشعب)

سُلیم بن عتر کا عمل

سُلَیم بن عتر جو بڑے تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں..... حضرت عمر کے زمانہ میں فتح مصر میں شریک تھے..... اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مصر کے قاضی تھے ان کا معمول تھا کہ ہر رات کو تین ختم قرآن شریف کے کرتے تھے، بلکہ منقول ہے کہ بعض اوقات ایک ہی رات میں چار مرتبہ بھی قرآن مجید ختم فرما لیا کرتے تھے..... (اس کو ابو عمر کندی نے اپنی کتاب قضاۃ المصر میں ذکر کیا ہے) (تحفۂ حفاظ)

قیامت کے دن صلحاء کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا جائیگا

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان کو قیامت کے دن نامۂ اعمال دیا جائے گا.... وہ پڑھنا شروع کرے گا تو اس میں اس کی برائیاں درج ہوں گی، جنہیں پڑھ کر یہ کچھ ناامید سا ہونے لگے گا.... اس وقت اس کی نظر نیچے کی طرف پڑے گی تو اپنی نیکیاں لکھی ہوئی پائے گا جس سے کچھ ڈھارس بندھے گی، اب دوبارہ اوپر کی طرف دیکھے گا تو وہاں کی برائیوں کو بھی بھلائیوں سے بدلا ہوا پائے گا....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگ خدا کے سامنے آئیں گے جن کے پاس بہت کچھ گناہ ہوں گے، پوچھا گیا وہ کون سے لوگ ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا.... (تفسیر ابن کثیر ۴۰/۲۱)

پڑوسیوں کی دل شکنی سے بچتے رہو

حضرت امام ابوحامد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے احیاء العلوم میں نقل فرمایا ہے کہ تم اپنے گھر کی عمارت کو اتنی اونچی نہ کرو جس سے پڑوسی کا گھر ڈھک جائے اور اس کے گھر میں ہوا پہنچنے سے رکاوٹ بن جائے البتہ پڑوسی تمہارے گھر کے اونچا کرنے پر راضی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اپنی اونچی اونچی عمارتوں کے ذریعہ غریب پڑوسی کو مت ستایا کرو کہ اس کا گھر بیکار نہ ہو جائے اور اس کے گھر میں دھوپ اور ہوا داخل نہ ہو اور جب تم بازار سے پھل فروٹ خرید کر لاؤ تو پڑوسی کے یہاں بھی اس میں سے بھیج دو ورنہ اس کو اپنے گھر میں خفیہ طور پر داخل کرلو اور تمہارے بچے پھل لے کر باہر نہ نکلیں کہ اس سے پڑوسی کے بچے کبیدہ خاطر ہوں گے اور اپنی پکی ہوئی ہانڈی سے اور اپنے پکوان کی خوشبو سے پڑوسی کو مت ستاؤ.... ہاں البتہ پڑوسی کے یہاں اس میں سے کچھ بھیجنے کا ارادہ ہے تو کوئی حرج نہیں.... (احیاء العلوم ۲/۱۱۹)

دولت ایمان

حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں دنیا اللہ کے نزدیک حقیر چیز ہے اسے بھی عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اسے بھی جس سے محبت نہیں کرتے لیکن ایمان صرف اسی کو عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں.... (دل کی باتیں)

سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ

ایک شخص سلطان محمود غزنوی کے پاس آیا اور کہا مدت سے چاہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھوں اور حال دل بیان کروں۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ پر ہزار دینار قرض ہے۔ قرض ادا نہیں کر سکتا اور ڈرتا ہوں کہ موت آ جائے اور قرض میری گردن پر سوار ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محمود سبکتگین کے پاس جا اور ہزار دینار اس سے لے لے۔ عرض کیا کہ اگر وہ باور نہ کرے۔ اور نشانی طلب کرے تو میں کیا کروں گا۔ فرمایا کہنا اول شب سونے کے وقت تم تیس ہزار مرتبہ اور آخر شب جاگنے کے وقت ۳۰ ہزار مرتبہ دُرود پڑھتے ہو۔ چنانچہ اس نے سلطان محمود غزنوی سے یہ بات جا کہی۔ جس کو سن کر سلطان رونے لگا۔ اور ہزار دینار قرض ادا کر دیا اور ہزار دینار اور دیئے۔ (دینی دستر خوان جلد ۲)

کثرت دُرود شریف پر انعام

حضرت خواجہ حکیم سنائی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے منہ چھپائے ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ سنائی دوڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا میری جان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روئے مبارک کو مجھ سے کیوں چھپائے ہوئے ہیں۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سنائی سے بغلگیر ہوئے اور فرمایا۔ اے خواجہ تم نے میرے لیے اتنی دُرود بھیجی ہے کہ میں تم سے از راہ مروت منہ چھپا رہا تھا کہ کون سی چیز سے عذر کروں۔ اور اس کے عوض تمہیں کیا دلواؤں۔ (برکات دُرود شریف)

دعا حزب البحر کا مقام و مرتبہ

حضرت شاذلی فرماتے ہیں کہ اس دعا کے الفاظ میں نے نہیں تراشے بلکہ ایک ایک حرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذہن مبارک سے لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے۔ یہ سمندر کے مصائب سے نجات دلانے کے لیے مجرب ہے۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

ریاست بھوپال کا ایک قابل تقلید دستور

بھوپال میں ایک عام دستور تھا کہ اگر کسی غریب آدمی نے اپنے بچے کو مکتب میں بٹھا دیا تو آج مثلاً اس نے "الٓمٓ" کا پارہ شروع کیا تو ریاست کی طرف سے ایک روپیہ ماہوار اس کا وظیفہ مقرر ہو گیا.... جب دوسرا پارہ لگا تو دو روپے ماہوار ہو گئے.... تیسرا پارہ لگا تو تین روپے ماہوار ہو گئے یہاں تک کہ جب تیس پارے ہوتے تو تیس روپے ماہوار بچے کا وظیفہ ہوتا اور اس زمانے میں ساٹھ (۶۰) برس پہلے تیس (۳۰) روپے ماہوار ایسے تھے جیسے تین سو (۳۰۰) روپے ماہوار' بہت بڑی آمدنی تھی.... سستا زمانہ تھا' ارزانی تھی.... اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جتنے غریب لوگ تھے جنہیں کھانے کو نہیں ملتا تھا وہ بچوں کو مدرسہ میں داخل کرا دیتے تھے کہ قرآن کریم حفظ کرے گا تو اسی دن سے وظیفہ جاری' ہزاروں ایسے گھرانے تھے اور ہزاروں حافظ پیدا ہو گئے' ساری مسجدیں حافظوں سے آباد ہو گئیں.... (بکھرے موتی جلد ۱)

امام مالک رحمہ اللہ کا واقعہ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بعض حاسدوں نے سخت مار پیٹ کی..... خلیفۂ وقت سزا دینا چاہتا تھا..... آپ نے سواری پر سوار ہو کر شہر میں اعلان کیا میں نے ان سب کو معاف کیا، کسی کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں..... (انمول موتی جلد ۳)

ارشاد خداوندی

حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ انجیل میں باری تعالیٰ کا ارشاد لکھا ہوا ہے اے ابن آدم، غصے کے وقت مجھے یاد کیا کرو، میں بھی غصے کے وقت تمہیں یاد کیا کروں گا اور میں جن لوگوں کو بے برکتی کی بناء پر گھٹا گھٹا کر کم کرتا ہوں تمہیں ان سے علیحدہ رکھوں گا اور جب تم پر ظلم کیا جائے تو صبر کرو.....

کیونکہ تمہارا ایک ایسا مددگار موجود ہے، جو تمہارے اپنی ذات کے لئے مددگار بننے سے بہت بہتر ہے..... (دل کی باتیں)

ایک دعا جس کا ثواب اللہ نے چھپا رکھا ہے

ابن ماجہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے ایک مرتبہ کہا: "یَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ" فرشتے گھبرا گئے کہ ہم اس کا کتنا اجر لکھیں آخر اللہ تعالیٰ سے انہوں نے عرض کی کہ تیرے ایک بندے نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ اسے کس طرح لکھیں؟ پروردگار نے باوجود جاننے کے ان سے پوچھا کہ اس نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ اس نے یہ کلمہ کہا ہے فرمایا: تم یونہی اسے لکھ لو میں آپ اسے اپنی ملاقات کے وقت اس کا اجر دے دوں گا.... (تفسیر ابن کثیر: جلد ا صفحہ ۴۶)

حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ام سلیمؓ جو حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی دوپہر کو ان کے گھر سوتے..... بستر چمڑے کا تھا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ بہت آیا کرتا تھا..... حضرت ام سلیمؓ پسینے کی بوندوں کو جمع کر لیتیں اور شیشی میں بہ احتیاط رکھ لیتی تھیں..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرتے دیکھا تو پوچھا یہ کیا......؟

انہوں نے کہا: **عرقک نجعله فی طیبنا وھو من اطیب الطیب** "یہ حضور کا پسینہ ہے ہم اسے عطر میں ملا لیں گی اور یہ تو سب سے بڑھ کر عطر ہے"......

(بحوالہ بخاری، مسلم)

مسلم کی روایت ہے کہ جب ان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اس کا کیا کرتی ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا ہم اسے اپنے بچوں کیلئے باعث برکت اور تبرک سمجھتے ہیں..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصبت "تم نے ٹھیک کیا"......

بعض صحیح روایات سے تو معلوم ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے مبارک بالوں کو صحابہ کرامؓ میں تقسیم فرمایا کرتے تھے..... (شمع رسالت)

ابن مبارک رحمہ اللہ کے استقبال کیلئے پورا شہر ٹوٹ پڑا

ایک بار عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ رقہ (خلفائے عباسیہ عموماً میں گرمی گزارتے تھے یہ مقام نہایت ہی سرسبز وشاداب ہے) آئے اس کا علم ہوا تو پورا شہر استقبال کے لیے ٹوٹ پڑا.... ہارون رشید کی ایک لونڈی محل سے یہ تماشا دیکھ رہی تھی اس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے اسے بتایا کہ خراسان کے ایک عالم عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ یہاں آئے ہیں انہی کے استقبال کے لیے یہ مجمع اُمڈ آیا ہے اس نے بے ساختہ کہا کہ: "حقیقت میں خلیفۂ وقت یہ ہیں، ہارون نہیں، اس لیے کہ اس کے گرد کوئی مجمع بغیر پولیس، فوج اور اعوان وانصار اکٹھا نہیں ہوتا...." (سیر صحابہ: جلد ۸ صفحہ ۲۲۹)

ابن الکاتب کا عمل

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ابو عثمان مغربی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ابن الکاتب چار قرآن دن کو اور چار رات کو پڑھتے تھے..... (نووی کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ مقدار جو تلاوت کے باب میں ہم کو پہنچی ہے وہ یہی ہے) (تحفۂ حفاظ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے ساتھ عجیب معاملہ

بارہا ایسا ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عباس، عبیداللہ بن عباس اور کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اور ان سے فرمایا بچو! تم میں سے جو دوڑ کر مجھ کو سب سے پہلے ہاتھ لگائے گا میں اس کو فلاں چیز دوں گا تینوں بھائی دوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے چمٹ جاتا کوئی پشت مبارک پر چڑھ جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کو سینہ سے لگاتے اور خوب پیار کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دعا دیتے تھے "اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ" اے اللہ اس کو کتاب اللہ کا علم اور دین کی سمجھ عطا فرما.... (تذکرہ پچاس صحابہ)

ماں کی شان میں گستاخی کرنے والے کی سزا

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب المفرد میں لکھا ہے کہ ایک قبرستان میں مغرب کے بعد ایک قبر پھٹتی تھی اس میں سے ایک شخص نکلتا جس کا سر گدھے کے مانند تھا گدھے کی آواز نکال کر چند لمحے بعد قبر میں چلا جاتا تھا کسی نے لوگوں سے پوچھا کہ آخر اس قبر والے کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہو رہا ہے؟ کیا وجہ ہے؟ بتانے والے نے بتایا کہ یہ آدمی شراب پیتا تھا جب اس کی ماں اسے ڈانٹتی تو کہتا کہ کیوں گدھے کی طرح چلاتی ہے؟ فائدہ: ماں کا ادب بہت ضروری ہے حدیث میں ہے کہ ماں کے پیروں کے نیچے جنت ہے، اور باپ جنت کا دروازہ ہے....(بکھرے موتی جلد ۱)

بے جا گفتگو کرنا بے وقوفی ہے

عقلمندوں کی ایک جماعت نوشیروان کے دربار میں کسی مصلحت ملکی میں گفتگو کر رہی تھی اور بزرجمہر جوان کا سردار تھا خاموش تھا..... عقلمندوں نے اس سے پوچھا اس بحث میں ہمارے ساتھ کیوں شریک نہیں ہوتے..... اس نے کہا..... وزیر طبیبوں کے مانند ہوتے ہیں اور طبیب دوا نہیں دیتا مگر بیمار کو، پس جب میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری رائے درست ہے تو میرا اس میں گفتگو کرنا عقلمندی نہیں ہے.....

جب کام میری زیادتی کے بغیر نکل جاتا ہے
تو مجھ کو اس میں گفتگو نہیں کرنا چاہئے
اور اگر میں دیکھوں کہ نابینا ہے اور سامنے کنواں ہے
(ایسی صورت میں) اگر میں خاموش بیٹھوں تو گناہ ہے

(گلستان سعدی)

اہم نصیحت

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو حازم کو دنیا کی مذمت کرتے ہوئے سنا: دنیا کا کچھ حصہ جو ہمیں پہنچا اگر ہم اس کے شر سے نجات پالیں جو حصہ ہمیں نہ ملا ہو وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں دے گا اس کے باوجود ہم اس کے کیچڑ میں پھنس گئے ہیں تو جو شخص باقی کو بھی طلب کرے گا وہ احمق ترین ہے.....(دل کی باتیں)

سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کا نبوی نسخہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حضور! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں میرا جی خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں آپ ہمیں تمام چیزوں کی اصلیت سے خبردار کردیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ہریرہ! تمام چیزیں پانی سے پیدا کی گئی ہیں.... پھر میں نے کہا یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(۱) لوگوں کو سلام کیا کرو (۲) کھانا کھلایا کرو (۳) صلہ رحمی کرتے رہو (۴) اور رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تم تہجد کی نماز پڑھا کرو تا کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ...." (تفسیر ابن کثیر: جلد ۳ صفحہ ۴۷۴)

حضرت مجاہد کا عمل

امام ابوداؤد نے صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت مجاہد بعض اوقات مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآن پاک پورا پڑھ لیا کرتے تھے..... (تحفۂ حفاظ)

ماں کی ممتا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو (چھوٹی بڑی) عورتیں اپنے اپنے بچے کو لے کر جا رہی تھیں کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اُن میں سے ایک کے بچے کو اُچک کر لے گیا..... دونوں میں جھگڑا ہو گیا..... بڑی کہنے لگی کہ تیرے بچے کو لے گیا ہے چھوٹی کہنے لگی تیرے بچے کو لے گیا ہے، دونوں نے یہ طے کیا کہ حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیصلہ کرواتے ہیں، چنانچہ وہ اُن کے پاس گئیں، آپ نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا، یہ دونوں یہاں سے چلیں تو راستے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے ان کا گزر ہوا انہوں نے ان سے پوچھا کہ تمہارے درمیان کیا فیصلہ ہوا؟ ان میں سے ایک (چھوٹی) بولی کہ بڑی کے حق میں فیصلہ صادر ہو گیا ہے، (آپ معاملہ کو بھانپ گئے اور) فرمایا چھری لاؤ میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر دیتا ہوں چھوٹی بولی خدا کے لیئے ایسا نہ کیجئے یہ بچہ بڑی کو ہی دے دیجئے، (حضرت سلیمان علیہ السلام چھوٹی عورت کی یہ حالت دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ بچہ اسی کا ہے) چنانچہ آپ نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ دے دیا اور بچہ اسے دلوا دیا...." (نسائی عربی ج ۸ ص ۲۶۱، جواہر پارے)

جہالت کی نحوست

ایک شخص کے دو بیٹے تھے، والد نے اپنی حیات ہی میں اپنی جائیداد تقسیم کر دی والد کے انتقال کے بعد دونوں بھائیوں کے کھیت کے درمیان ایک درخت اگا بدقسمتی سے وہ درخت ببول کا تھا دونوں بھائیوں کے درمیان جھگڑا شروع ہوا ایک نے کہا یہ میرا دوسرے نے کہا یہ میرا، بالآخر یہ جھگڑا عدالت میں پہنچا تیس سال تک مقدمہ چلتا رہا دونوں کی جائیدادیں بک گئیں، مقدمہ میں یہ فیصلہ طے ہوا کہ درخت کو کاٹو اور آدھا اس کے گھر اور آدھا اس کے گھر بھیج دو اللہ تعالیٰ جہالت سے ہم سب کی حفاظت فرمائے.... (بکھرے موتی جلد ۱)

ابن آدم! غصے کے وقت مجھے یاد کر لیا کر

ابن ابی حاتم میں حضرت وہیب بن ورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے ابن آدم! اپنے غصے کے وقت تو مجھے یاد کر لیا کر میں بھی اپنے غضب کے وقت تجھے معافی عطا فرمادیا کروں گا اور جن پر میرا عذاب نازل ہوگا میں تجھے ان سے بچالوں گا' برباد ہونے والوں کے ساتھ تجھے برباد نہ کروں گا.... اے ابن آدم! جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو صبر و سہار کے ساتھ کام لے مجھ پر نگاہ رکھ' میری مدد پر بھروسہ رکھ' میری امداد پر راضی رہ' یاد رکھ! میں تیری مدد کروں' یہ اس سے بہت' بہتر ہے کہ تو آپ اپنی مدد کرے...." اللہ تعالیٰ ہمیں بھلائیوں کی توفیق دے' اپنی امداد نصیب فرمائے.... آمین (تفسیر ابن کثیر: جلد ۳ صفحہ ۴۴۴)

معمولی نیکی بھی مغفرت کا سبب بنتی ہے

اللہ تعالیٰ شکور ہے اور شکور کی تعریف مرقاۃ میں یہ ہے کہ "اَلَّذِیْ یُعْطِی الْاَجْرَ الْجَزِیْلَ عَلَی الْاَمْرِ الْقَلِیْلِ" جو قلیل عمل پر عظیم جزاء عطا فرمائے، اس کو شکور کہتے ہیں....

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک شخص کو خواب میں دیکھا گیا.... دریافت کیا گیا کہ حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا میرا حساب ہوا پس میں ڈر گیا کہ نیکیوں کا پلہ ہلکا تھا.... اچانک اس میں مٹی کی تھیلی آگری اور وزن نیکیوں کا بڑھ گیا' میں نے عرض کیا کہ یہ تھیلی کہاں سے آگئی؟ ارشاد ہوا کہ یہ وہ مٹی ہے جو تو نے کسی مسلمان کی قبر میں ڈالی تھی.... (کشکول معرفت: صفحہ ۶۰' ۶۱)

حفظ قرآن کیلئے وظیفہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو ابتداء میں قرآن مجید یاد نہ ہوتا تھا۔ اس لیے متردد تھا۔ ایک رات میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اپنی آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک پر رکھ دیں اور رونا شروع کر دیا۔ اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو حافظہ عطاء فرماویں۔ تا کہ میں قرآن مجید یاد کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری گریہ وزاری پر شفقت فرمائی اور فرمایا۔ سر اٹھا۔ میں نے سر اٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ یوسف کی تلاوت کیا کر کہ خدا تعالیٰ چاہے تجھے قرآن یاد ہو جائے گا۔ جب میں بیدار ہوا اور سورۂ یوسف کی تلاوت اختیار کی تو خداوند قدوس نے اس آخری عمر میں مجھ کو قرآن پاک کا حافظ کرا دیا۔ پھر فرمایا جو کوئی قرآن مجید یاد کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ روزانہ پابندی سے سورۂ یوسف پڑھا کرے۔ (دینی دسترخوان جلد۲)

حوض شمسی کیلئے جگہ مقرر فرمادی

سلطان التمش قبائے سلطان میں ایک درویش باصفا تھا۔ سلطان کو حوض بنانے کی ضرورت تھی۔ اراکین سلطنت کو لے کر تلاش کرتے کرتے اس جگہ پہنچ گیا جہاں اب حوض شمسی ہے۔ اور اس جگہ کو پسند کیا۔ رات تصدیق کی نیت سے مصلے پر سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ اس حوض کے چبوترے کے پاس ایک بے حد حسین شخص گھوڑے پر سوار ہیں اور ہمراہ چند آدمی ہیں۔ انہوں نے سلطان کو روبرو بلایا اور کہا کیا چاہتا ہے۔'' سلطان نے عرض کیا کہ ایک بڑا حوض تیار کرانا چاہتا ہوں۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ کسی نے کہا اے التمش آپ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی مراد مانگ لے۔ سلطان نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر سر رکھ دیا۔

جس جگہ اب حوض شمسی ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھوڑے نے وہاں لات ماری جس سے پانی نکل آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے شمس اس جگہ حوض بناؤ۔ کہ یہاں سے ایسا پانی نکلے گا کہ کسی بھی جگہ ایسا لذیذ پانی نہ ہوگا۔ اس کے بعد سلطان کی آنکھ کھل گئی۔ اس جگہ جا کر دیکھا تو واقعی وہاں پانی نکل رہا تھا۔ (برکات درود شریف)

منصور بن زاذان کا عمل

السید الجلیل احمد الدروقی نے اپنی سند کے ذریعہ روایت کیا ہے کہ منصور بن زاذان جو بڑے عبادت گذار تابعین میں سے ہیں رمضان المبارک میں ایک قرآن شریف ظہر اور عصر کے درمیان دوسرا مغرب اور عشاء کے درمیان چوتھائی رات تک پورا کرتے تھے.....(رواہ ایضاً فی الحلیۃ) اور غیر رمضان میں صلوٰۃ الضحیٰ میں ایک کلام مجید دوسرا ظہر سے عصر تک پورا کرتے تھے اور تمام رات نوافل میں گذارتے تھے.....اور اتنا روتے تھے کہ عمامہ کا شملہ تر ہو جاتا تھا.....(تحفہ حفاظ)

"ہر بیماری سے شفا اس ڈبہ میں ہے"

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ بنی اُمیہ کے بعض مکانات میں چاندی کا ایک ڈبہ ملا جس پر سونے کا تالا لگا ہوا تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا "ہر بیماری سے شفا اس ڈبہ میں ہے" ......اس میں یہ دُعا لکھی ہوئی تھی:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجْعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِىْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجْعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِىْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا...."

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی طبیب کا محتاج نہیں ہوا.... یہ دعا درد سر کے لیے مفید و مجرب ہے....(حیاۃ الحیوان: جلد ا صفحہ ۴۰)

ہمسایہ

میں ایک مکان خریدنے کی فکر میں تھا ایک یہودی نے کہا خرید لو کہ میں بھی اس محلے کا ایک مالک ہوں.....اس گھر کی حقیقی تعریف مجھ سے پوچھو اس میں کوئی عیب نہیں ہے..... میں نے کہا: بجز اس کے کہ تو میرا ہمسایہ ہے.....(گلستان سعدی)

مومنین کے دلوں سے تمام غموں کو نکال دینے والا عجیب فرشتہ

حضرت عروہ بن رویم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور چاہتے تھے کہ انہیں موت آ جائے اس لیے یہ دعا کیا کرتے تھے.... اے اللہ! میری عمر بڑی ہو گئی اور میری ہڈیاں پتلی اور کمزور ہو گئیں لہٰذا مجھے اپنے پاس اٹھا لے.... حضرت عرباض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں دمشق کی مسجد میں تھا وہاں مجھے ایک نوجوان نظر آیا جو بہت حسین و جمیل تھا اس نے سبز جوڑا پہنا ہوا تھا اس نے کہا آپ یہ کیا دعا کرتے ہیں؟ میں نے اس سے کہا اے میرے بھتیجے! پھر میں کیا دعا کروں؟ اس نے کہا یہ دعا کریں اے اللہ عمل اچھے کر دے اور مجھے موت تک پہنچا دے.... میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ربائیل (وہ فرشتہ) ہوں جو مومنوں کے دلوں سے تمام غم نکالتا ہوں.... (حیاۃ الصحابہ: جلد ۳ صفحہ ۶۰۸)

شکر کا طریقہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اللہ رب العزت سے عرض کیا کہ اے اللہ! "کَیْفَ اَشْکُرُکَ" میں آپ کا شکر کیسے ادا کروں؟ کیوں کہ آپ کی ایک نعمت ایسی ہے کہ میں ساری زندگی بھی عبادت میں لگا رہوں تو میں صرف ایک نعمت کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا اور آپ کی تو بے انتہا نعمتیں ہیں.... میں ان سب نعمتوں کا شکر کیسے ادا کر سکتا ہوں؟ جب انہوں نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان پر وحی نازل فرمائی اور فرمایا کہ "اے موسیٰ! اگر آپ کے دل میں یہ بات ہے کہ آپ ساری زندگی شکر ادا کریں تو پھر بھی شکر ادا نہیں کر سکتے تو سن لیں کہ "اَلْاٰنَ شَکَرْتَنِیْ" اب تو آپ نے میرا شکر ادا کرنے کا حق ادا کر دیا ہے...." سبحان اللہ (بکھرے موتی جلد ۱)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا عمل

عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی امام احمد بن حنبلؒ ہر ہفتہ میں دو قرآن ختم فرماتے تھے..... ایک رات کو دوسرا دن کو، قاضی ابویعلیٰؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبلؒ نے مکۃ المکرّمہ میں بحالت امامت نماز کی ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم ختم فرمایا..... (تلاوۃ القرآن المجید)

سلف صالحین کا معمول اپنی کنواری بیٹیوں کے بارے میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی ایک پوری سورت جسے ''سورۃ النساء'' کہتے ہیں اس میں مرد اور عورت کی ازدواجی زندگی کے احکام بتلائے ہیں.... سلف صالحین کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنی بیٹیوں کو نکاح سے پہلے سورۃ النساء اور سورۃ النور ترجمہ کے ساتھ پڑھا دیا کرتے تھے.... ہمیں بھی چاہیے کہ جن کے ہاں بیٹی ہو وہ اس کو اگر پورا قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھا سکتے تو کم از کم سورۃ النساء اور سورۃ النور کو ترجمہ کے ساتھ پڑھا دیا کریں تاکہ لڑکی اچھی ازدواجی زندگی گزار سکے.... بعض سلف صالحین کا تو عجیب معمول تھا کہ جب بچی پڑھ لکھ جاتی اور ابھی شادی کا کوئی انتظام نہیں ہوتا تھا (اس وقت پرنٹنگ پریس نہیں ہوتے تھے) تو یہ بیٹی کے ذمہ لگا دیتے کہ بیٹی اپنے لیے ایک قرآن پاک لکھ لو تو یہ بچی روزانہ باوضو ہو کر خوش نویسی سے قرآن پاک لکھتی تھی اور جب قرآن پاک مکمل ہو جاتا تو سنہری جلد باندھ کر باپ اپنی بیٹی کو جہیز میں دیا کرتا تھا.... یہ پہلے وقتوں کا جہیز ہوا کرتا تھا.... گویا اس کے خاوند کو پیغام مل رہا ہوتا تھا کہ میری بیوی نے گھر میں جو زندگی گزاری ہے اس کا فارغ وقت اس قرآن پاک کو لکھنے میں گزرا ہے.... (بکھرے موتی جلد ا)

وہ قوم جس کے گھر قبر میں بدل گئے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے' اے دمشق والو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ اتنا مال جمع کر رہے ہو' جسے تم کھا نہیں سکتے اور اتنے گھر بنا رہے ہو جن میں تم رہ نہیں سکتے اور اتنی بڑی اُمیدیں لگا رہے ہو جن تک تم پہنچ نہیں سکتے اور تم سے پہلے کی قومیں مال جمع کر کے محفوظ کر لیتی تھیں اور انہوں نے بڑی لمبی اُمیدیں لگا رکھی تھیں اور بڑی مضبوط عمارتیں بنائی تھیں لیکن اب وہ سب ہلاک ہو چکی ہیں اور ان کی اُمیدیں دھوکہ ثابت ہوئیں اور ان کے گھر قبر بن چکے ہیں.... یہ ''قوم عاد'' ہے جن کے مال اور اولاد سے عدن سے عمان تک کا سارا علاقہ بھرا ہوا تھا لیکن اب مجھ سے ''عاد'' کا سارا ترکہ دو درہم میں خریدنے کے لیے کون تیار ہے؟ (حیاۃ الصحابہ جلد ۳ صفحہ ۵۷۷)

کھانا بھی ذکر کرتا ہے

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ کھانا کھانے میں کھانے کی تسبیح ہم سنتے رہتے ہیں.... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مٹھی میں چند کنکریاں لیں.... میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح تسبیح خدا کر رہی تھیں' اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں بھی.... یہ حدیث صحیح میں اور مسندوں میں مشہور ہے کچھ لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنیوں اور جانوروں پر سوار کھڑے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ سواری سلامتی کے ساتھ لو اور پھر اچھائی سے چھوڑ دیا کرو' راستوں اور بازاروں میں لوگوں سے باتیں کرنے کی کرسیاں اپنی سواریوں کو نہ بنالیا کرو' سنو! بہت سی سواریاں اپنے سواروں سے بھی زیادہ ذکر اللہ کرنے والی اور ان سے افضل ہوتی ہیں.... (مسند احمد) سنن نسائی میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کے مار ڈالنے کو منع فرمایا اور فرمایا اس کا بولنا تسبیح خدا ہے.... (تفسیر ابن کثیر' جلد ۳ صفحہ ۲۰۴)

عصر سے مغرب تک مکمل قرآن کی تلاوت

حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ عصر سے مغرب تک قرآن شریف ختم کر لیتے تھے.... لوگوں نے آپ سے اصرار کیا اور کہا کہ حضرت ہم کو بھی اس کرامت کا مشاہدہ کرا دیجیے..... چنانچہ گومتی کے پل پر لوگ اکٹھے ہوئے..... مولانا نے ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں عصر سے مغرب تک قرآن شریف ختم کر دیا..... ممکن ہے کہ اس وقت آپ اظہار کرامت میں ماذون ہوں..... اور اس کی وجہ یہ ہے کہ طئی ارض کی طرح بسط زمانہ بھی ایک کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے اوقات میں درازی و برکت عطا فرما دیتے ہیں..... اور جو کام کئی روز میں نہیں ہو سکتا وہ اس کو چند گھنٹوں میں کر لیتے ہیں..... (ارواح ثلاثہ)

والدین کا ادب اور نقوش اسلاف

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی والدہ کا بہت ادب واحترام کیا کرتے تھے.... جب کبھی ان کی والدہ صاحبہ کو مسئلہ معلوم کرنا ہوتا تو وہ سن رسیدہ فقیہ سے دریافت کرتیں.... ایسے موقع پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی والدہ کو اونٹ پر سوار کرتے اور خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر پیدل چلتے.... جب لوگ دیکھتے.... تو ادب واحترام کی وجہ سے راستے کے دونوں طرف کھڑے ہو کر سلام کرتے.... امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ ان سے مسئلہ دریافت کرتیں.... کئی مرتبہ ایسا ہوتا کہ معمر فقیہ کو مسئلہ کا صحیح حل معلوم نہ ہوتا تو وہ زیر لب امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھ لیتے پھر اونچی آواز سے آپ کی والدہ کو بتا دیتے.... امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تواضع اور ان کے ادب کا یہ عالم تھا کہ ساری زندگی اپنی والدہ پر یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ جو مسائل آپ ان سے پوچھتی ہیں وہ میں ہی تو بتاتا ہوں.... یہ سب اس لئے تھا کہ والدہ صاحبہ کی طبیعت جس طرح مطمئن ہوتی ہے ہونی چاہئے.... اس ادب واحترام کے صدقے ہی امام اعظم بنے.... (بکھرے موتی جلد ا)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عجیب نصیحت

ابن ابی حاتم میں ہے کہ جب مسلمانوں نے غوطہ میں محلات اور باغات کی تعمیر اعلیٰ پیمانے پر ضرورت سے زیادہ شروع کر دی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ اے دمشق کے رہنے والو سنو! لوگ سب جمع ہو گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ "تمہیں شرم نہیں آتی تم خیال نہیں کرتے کہ تم نے وہ جمع کرنا شروع کر دیا جسے تم نہیں کھا سکتے، تم نے وہ مکانات بنانے شروع کر دیئے جو تمہارے رہنے سہنے کے کام نہیں آتے، تم نے وہ دور دراز کی آرزوئیں کرنا شروع کر دیں جو پوری ہونی محال ہیں.... کیا تم بھول گئے، تم سے اگلے لوگوں نے بھی دولتیں جمع جتھا کر کے سنبھال سنبھال کر رکھی تھیں، بڑے اونچے اونچے پختہ اور مضبوط محلات تعمیر کیے تھے، بڑی بڑی آرزوئیں باندھی تھیں لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دھوکہ میں رہ گئے ان کی پونجی برباد ہو گئی، اُن کے مکانات اور بستیاں اُجڑ گئیں، عادیوں کو دیکھوں کہ عدن سے لے کر عمان تک اُن کے گھوڑے اور اُونٹ تھے لیکن آج وہ کہاں ہیں؟ (تفسیر ابن کثیر، جلد ۴، صفحہ ۴، صفحہ ۴۱)

دعوت وبشارت

حضرت قاضی حمیدالدین ناگوری کے تبحر علمی اور لیاقت خداداد کی بناء پر بادشاہ وقت نے آپ کو ناگور کا قاضی مقرر کر دیا۔ جو اس عہد کا ایک مشہور شہر تھا۔ مسلسل تین سال اس عہدہ پر مامور رہے۔ آپ کے عدیم النظیر، عدل وانصاف، خلق اور حسن ارتقاء سے خوش ہو کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں آپ کو دعوت وبشارت دی اور فرمایا حمیدالدین چھوڑ اس قصے کو اور میری طرف آ۔ کہ تیرے لیے دوسرا میدان خالی ہے۔ صبح جب اٹھے تو دل دنیا کی طرف سے سرد ہو چکا تھا۔ اسی وقت استعفیٰ دے دیا۔ اور ترک علائق کر کے عازم حرمین شریف ہوئے۔ بغداد شریف پہنچے تو وہاں پہلے ہی حضرت شہاب الدین سہروردی کو حکم ہو چکا تھا۔ حلقہء ارادت میں داخل ہو کر ذکر وشغل میں مشغول ہو گئے۔ اور حضرت کی توجہ سے صرف ایک سال میں ولایت کو پہنچ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ (سیرۃ النبی بعداز وصال النبی)

مشارق الانوار کی تصدیق

حضرت شیخ رضی الدین حسن بن حسن ضعانی کا وطن چغانہ تھا۔ عہد سلطنت قطب الدین ایبک یا شروع عہد سلطان شمس الدین التمش میں بدایوں میں آ کر سکونت اختیار کی۔ کتاب مشارق الانوار آپ کی مشہور تالیف ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی حدیث میں آپ کو مشکل پیش آتی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھتے اور اس حدیث کی صحت فرماتے۔

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر فرماتے ہیں۔ کہ جو احادیث مشارق الانوار میں تحریر ہیں سب صحیح ہیں۔ ۲۲۴۶ احادیث زبان مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت شدہ مشارق الانوار میں تحریر ہیں۔ اور یہ بھی خود حضرت شیخ رضی الدین نے فرمایا کہ اگر کسی حدیث میں مشکل پیش آتی اور خلق خدا آپس میں نزع کرتی تو اسی رات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھتے اور اس حدیث کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سامنے اس کی تصحیح فرما دیتے۔ (دینی دستر خوان جلد۲)

وعدہ کے پاس ولحاظ کا نادر ترین واقعہ

حضرت عبداللہ بن ابی حمساء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے پہلے (ایک مرتبہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز خریدی اور کچھ قیمت کی ادائیگی مجھ پر باقی رہ گئی، میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں بقیہ قیمت لے کر اسی جگہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں.....لیکن میں اس وعدہ کو بھول گیا اور تین دن کے بعد یہ بات یاد آئی (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا) تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے اور (مجھے دیکھ کر) فرمایا: کہ تم نے مجھے زحمت میں مبتلا کر دیا، میں تین دن سے اسی جگہ بیٹھا ہوا تمہارا انتظار کر رہا ہوں.....(ابوداؤ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ختم قرآن

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک رکاب میں قدم مبارک رکھتے تھے اور دوسری تک پیر جاتے جاتے قرآن ختم کر دیتے تھے.....(عالم خلق وامر سب خدا کے دست قدرت میں ہے..... جس سے چاہے اس سے متعلق فرمادے) (امداد المشتاق ص ۸۹)

جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں رہنے کا نبوی نسخہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محض خدا کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کیلئے کسی یتیم بچے (لڑکے یا لڑکی) کے سر پر (پیار ومحبت اور شفقت کے ساتھ) ہاتھ پھیرتا ہے اس کیلئے ہر بال کے عوض میں جس پر اس کا ہاتھ لگا ہے، نیکیاں لکھی جاتی ہیں.....نیز جو شخص اس یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ جو اس کی پرورش وتربیت میں ہو، اچھا سلوک کرتا ہے، وہ شخص اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے..... یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا (یعنی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر دکھایا کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں اسی طرح میں اور وہ شخص جنت میں ایک دوسرے کے قریب ہوں گے.....(احمد، ترمذی)

دو مبارک خواب

سلیمان بن سحیمؒ کہتے ہیں میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی.... میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب دیتا ہوں.... ابراہیم بن شیبانؒ کہتے ہیں کہ جب میں نے حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضۂ اطہر سے وعلیک السلام کی آواز سُنی.... (برکات درود شریف)

ایک کاتب کی دُرود شریف لکھنے کی وجہ سے بخشش

بعض رسائل میں عبید اللہ بن قمر قواریریؒ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا.... میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا مجھے بخشدیا.... میں نے سبب پوچھا کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بڑھاتا.... خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل پر گذرا (گلشنِ جنت)

دُرود شریف پڑھنے والی لڑکی کی کرامت

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے.... ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنویں کے اندر تھوک دیا.... پانی کنارے تک اُبل آیا....

مؤلف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی.... اُس نے کہا یہ برکت ہے دُرود شریف کی.... جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی.... (برکات دُرود شریف)

مصیبت بھی بڑی نعمت ہے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مصیبت بھی بڑی نعمت ہے ایک حکایت یاد آئی حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہ کے یہاں ایک مرتبہ اسی کا ذکر تھا کہ بلا بھی نعمت ہوتی ہے ایک شخص آہ آہ کرتا حاضر ہوا کہ حضرت بڑی تکلیف ہے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو دور کر دیں مجھے خیال ہوا کہ حضرت دعا کریں گے یا نہیں، اگر کریں گے تو ابھی بیان فرما رہے تھے کہ بلا بھی نعمت ہے اس کے خلاف ہوگا اور اگر نہیں کریں گے تو اس کی دل شکنی ہوگی..... حضرت نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے..... سبحان اللہ کیا دعا فرمائی مضمون یہ تھا کہ اے اللہ ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ بلا بھی ایک نعمت ہے لیکن ہم ضعیف ہیں ناتواں ہیں اپنے ضعف کی وجہ سے اس نعمت کے متحمل نہیں ہو سکتے..... اے اللہ اس نعمت کو نعمت صحت کے ساتھ مبدل فرما دیجئے..... (مصائب اور اُن کا علاج)

شیطان کی ناکامی

امام احمد بن حنبل کے صاحبزادگان عبداللہ اور صالح کہتے ہیں کہ جب ہمارے والد گرامی کا آخری وقت آیا تو بہت کثرت سے یوں کہنے لگے **لاَ بَعْدُ لاَ بَعْدُ** یعنی ابھی نہیں ابھی نہیں ہم نے عرض کیا ابا جان! ایسے وقت میں یہ آپ کیا لفظ بول رہے ہیں؟ فرمایا میرے بچو! اس وقت ابلیس گھر کے کونے میں دانتوں میں انگلی دبائے کھڑا ہوا کہہ رہا ہے اے احمدؒ! تم مجھ سے بچ کر جا رہے ہو، میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ اے ملعون! ابھی نہیں ابھی نہیں، یعنی جب تک قفس عنصری سے روح کلمہ توحید پر پرواز نہیں کر جاتی کچھ نہیں کہا جا سکتا..... جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ابلیس نے کہا..... اے پروردگار! تیری عزت اور تیری جلالت کی قسم! جب تک آپ کے بندوں کی روحیں ان کے جسموں میں باقی ہیں میں برابر ان کو گمراہ کرتا رہوں گا..... اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میری عزت اور میری جلالت کی قسم! جب تک میرے بندے مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے میں بھی برابر ان کو بخشتا رہوں گا..... (انمول موتی جلد۳)

کاتب کی درُود شریف والی بیاض مقبول ہوگئی

ایک خوشنویس لکھنؤ کی حکایت ہے کہ....ان کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اوّل ایک بار درُود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے جب اُنکے انتقال کا وقت آیا تو غلبۂ فکر آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھیے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے....ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے' بابا کیوں گھبراتا ہے' وہ بیاض سرکارؐ میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں....(برکات درود شریف)

لومڑی کی چالاکی اور تدبیر

علامہ دمیری رحمہ اللہ نے ایک صاحبِ علم کا واقعہ لکھا ہے کہ: ایک مرتبہ ہم یمن کا سفر کر رہے تھے تو ہم نے توشہ دان کھانا کھانے کیلئے رکھا....اتنے میں مغرب کا وقت قریب آگیا تو ہم نے سوچا کہ نماز سے فراغت کے بعد کھانا کھائیں گے....تو ہم نے دسترخوان اسی حالت میں چھوڑ دیا اور نماز ادا کرنے لگے....دسترخوان پر پکی ہوئی دو مرغیاں تھیں....اتنے میں ایک لومڑی آئی اور ایک مرغی لے کر چلی گئی....جب ہم نماز سے فارغ ہو گئے تو افسوس کرتے ہوئے ہم نے سوچا کہ بس کھا چکے مرغیاں اس حالت میں تھے کہ اچانک لومڑی مرغی جیسی کوئی چیز منہ میں دبائے ہوئے آئی اور رکھ دیا....چنانچہ ہم مرغی سمجھ کر لینے کیلئے دوڑے کہ شاید لومڑی واپس کر رہی ہو....جیسے ہی لینے کیلئے گئے تو وہ لومڑی دسترخوان کے پاس جا کر دوسری مرغی بھی لے گئی اور ہم جس کو مرغی سمجھ کر لینے کیلئے گئے تھے تو معلوم ہوا کہ وہ مرغی جیسی کھجور کی چھال بنا کر لائی تھی....(حیاۃ الحیوان)

فقہاء کی تین نصیحتیں

حضرت عون رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرمایا کہ فقہاء آپس میں تین باتوں کی وصیت کرتے تھے اور بعض اوقات ایک دوسرے کو لکھ بھی بھیجتے....(۱) جو اپنی آخرت کے لئے عمل کرے، اللہ اسکی دنیا کیلئے کافی ہو جاتا ہے....(۲) جو اپنے پوشیدہ حالات کی اصلاح کرے، اللہ تعالیٰ اسکے اعلانیہ حالت کی اصلاح کرتے ہیں....(۳) جو اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق کی اصلاح کرے، اللہ تعالیٰ لوگوں کیساتھ اسکے تعلقات کی اصلاح کرتے ہیں....(دل کی باتیں)

شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ

حضرت شیخ الکل محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں مجھے ایک شخص سے اس لیے عداوت ہوگئی کہ وہ شیخ ابومدین کو ناگوار طعن آمیز باتوں سے یاد کرتا تھا۔ایک روز میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔

گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں۔محی الدین تم فلاں شخص سے کیوں عداوت رکھتے ہو۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ابومدین جیسے معزز و مقتدر شخص کو برا کہتا ہے اور میں ان کا معتقد ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔کیا وہ شخص خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست نہیں رکھتا۔

میں نے عرض کیا جی ہاں۔خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو دوست رکھتا ہے۔اس پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو تم اس وجہ سے کہ وہ ابو مدین سے دشمنی رکھتا ہے اس سے عداوت رکھتے ہو۔

اور خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے اسے دوست نہیں رکھتے۔چنانچہ صبح میں نے اپنے برے خیالات سے توبہ کی اور اس کے مکان پر گیا اور اپنے ساتھ ایک قیمتی چادر لیتا گیا جو اس کو پیش کی اور راضی کیا۔(برکات درود شریف)

طویل عمر کی بشارت

احمد بن حسن بن احمد حسن انقروی ۶۵۱ھ میں روم کے شہر انقرہ میں پیدا ہوئے۔ ۷۳۰ھ میں مصر تشریف لائے جب بیمار ہوئے تو فرمایا مجھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں بشارت دی ہے کہ تو بڑی عمر کا ہوگا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ بڑھاپے کی وجہ سے کوزہ پشت ہوگئے۔

۷۹۳ھ میں ایک سو بیالیس سال کی عمر پاکر وصال فرمایا۔سترہ برس کی عمر میں دمشق کی قضاء آپ کے سپرد کی گئی جہاں آپ نے سلسلہ درس وتدریس بھی جاری رکھا۔(سیرۃ النبی بعداز وصال النبی)

آزاد درویش

ایک پیدل چلنے والا ننگے سر' ننگے پاؤں' حجاز کے قافلے کے ساتھ کوفہ سے نکلا اور ہمارے ساتھ ہو گیا..... میں نے دیکھا کہ وہ نقدی نہیں رکھتا تھا خوشی خوشی سے چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا.....

نہ میں اونٹ پر سوار ہوں اور نہ اونٹ کی طرح بوجھ اٹھایا ہوا ہوں
نہ رعیت کا بادشاہ ہوں اور نہ بادشاہ کا غلام ہوں
مجھے نہ موجود (کے چوری جانے) کا غم ہے اور نہ معدوم کی پریشانی
میں آرام سے سانس لیتا ہوں اور عمر گزارتا ہوں

ایک شتر سوار نے اس سے کہا: اے فقیر! تو کہاں جا رہا ہے واپس ہو جا کیونکہ تو سختی سے مر جائے گا..... اس نے نہیں سنا اور بیابان میں قدم رکھا اور چلا گیا جب ہم مقام نخلہ محمود میں پہنچے تو مالدار کو موت آ گئی فقیر اس کے سرہانے آیا اور کہا: ہم سختی کی وجہ سے نہیں مرے اور تو اونٹ پر مر گیا..... (گلستان سعدی)

جسے اللہ رکھے

حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے میں جب میدان احد میں زیر زمین نہر کھودی گئی تو حضرت عبداللہ بن عمر اور عمرو جموح کی نعش بالکل سلامت اس طرح نکلی کہ زخم پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور جب ہاتھ ہٹایا گیا تو خون بہہ نکلا اور تھوڑی دیر کے بعد ہاتھ وہیں جا کر چپک گیا.....

جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ جب امیر معاویہؓ نے نہر کھودنے کا ارادہ کیا تو لوگوں سے کہا کہ وہ اپنے اپنے شہداء کو ہٹالیں تو جن لوگوں نے اپنے اپنے رشتہ داروں کی قبروں کو کھود کر وہاں سے نکالا تو وہ سارے ایسے تھے جیسا کہ ابھی غسل دیا گیا ہو..... ان کے بدن سے پانی نچڑ رہا تھا..... ایک شہید کے پاؤں پر غلطی سے کدال لگ گئی تو تازہ خون بہہ نکلا..... (مصنف جزم ص ۵۳۷ وفات الوقایہ ج ۲ ص ۱۱۷) مشہور محدث و مفسر علامہ ابن الجوزی نے اپنی مقبول کتاب ''المنتظم'' میں کئی نادر واقعات کا ذکر کیا ہے جن میں سے دو واقعات یہ ہیں:..... (حیاۃ الحیوان)

مادرزاد حافظہ لڑکی

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی فرماتے ہیں کہ ایک واقعہ میرا خود دیکھا ہوا ہے جس زمانہ میں میرا قیام مدرسہ راندیر یہ رنگون میں تھا تو ہندوستان سے ایک شخص رنگون آیا اس کے ساتھ اس کی لڑکی بھی تھی جس کی عمر چار سال سے زیادہ نہیں تھی اس نے کہا یہ لڑکی حافظ قرآن ہے اور بغیر پڑھے پڑھائے پیدائشی حافظہ ہے آپ جہاں سے چاہیں ایک آیت اس کے سامنے پڑھ دیں یہ اس سے آگے دس بارہ آیتیں پڑھ دے گی چنانچہ رنگون میں بہت مقامات پر اس کا امتحان لیا گیا تو جیسا کہا تھا ویسا ہی دیکھا گیا رنگون کے لوگوں نے اس لڑکی کو بہت سا انعام دیا اس کے باپ کی آمدنی اسی لڑکی کے اس کمال ہی سے تھی میں نے اس سے کہا اسکو آمدنی کا ذریعہ مت بناؤ مجھے اندیشہ ہے کہ اسطرح یہ لڑکی زیادہ نہ جئے گی چنانچہ میرا خیال صحیح نکلا.....اگلے سال میں نے سن لیا کہ اس بچی کا انتقال ہو گیا ہے..... (بحوالہ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد۳ص ۴۲۸)

فال والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا ظاہر ہونا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ قبیلۂ لھب کا ایک آدمی فال نکالنے والا تھا جب وہ مکہ آتا تو قریشی اپنے لڑکوں کو اس کے پاس لے جاتے وہ ان کو دیکھ کر ان لڑکوں کے بارے میں انہیں فال دیتا تھا زبیر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ابو طالب کے ہمراہ باقی لڑکوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے جبکہ آپ ابھی لڑکے تھے.....اس فال والے نے ایک نظر آپ کو دیکھا پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا جب فارغ ہوا تو کہنے لگا اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ جب ابو طالب نے اس کے حرص کو دیکھا تو آپ کو غائب کر دیا اور وہ فال والا پکارنے لگا تم ہلاک ہو جاؤ! اس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ جسے میں نے ابھی دیکھا تھا.....اللہ کی قسم ضرور اس لڑکے کی عظیم شان ہو گی اور ابو طالب آپ کو لے کر چلے گئے.....(البدایہ والنہایہ ص:۲۸۳، ج:۲)

فائدہ: یہ فال وشگون وغیرہ مشرکین کی رسم اور توہم تھا.....اسلام میں اس کی کوئی حقیقت واہمیت نہیں ہے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے.....

ایک مہینہ تک کمرہ سے خوشبو آنا

مولانا فیض الحسنؒ صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک خوشبو عطر کی آتی رہی.... حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا... فرمایا یہ برکت دُرُود شریف کی ہے.... مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر دُرُود شریف کا شغل فرماتے.... (برکات درود شریف)

اول طعام بعد کلام

ایک فقیر ایک ایسے مکان میں آیا کہ اس مکان کا مالک نہایت سخی تھا..... اہل فضل کی ایک جماعت اس کی صحبت میں تھی..... اور ہر ایک خوش طبعی کی باتیں اور لطیفے کہہ رہا تھا..... فقیر نے جنگل کا راستہ طے کیا تھا.... تھکا ہوا تھا اور کچھ کھایا نہیں تھا..... ان میں سے ایک نے بطور خوش طبعی کہا: آپ کو بھی کچھ کہنا چاہئے..... کہا مجھے آپ حضرات کی سی لیاقت و قابلیت نہیں ہے..... اور میں نے کچھ پڑھا نہیں ہے..... مجھ سے ایک بیت (سن کر) قناعت کرو..... سب نے اشتیاق سے کہا کہیے..... کہا: میں بھوکا روٹی کے دستر خوان پر ایسا ہی ہوں جیسے کہ عورتوں کے حمام کے دروازے پر مجرد آدمی

دوستوں نے اس کی انتہائی عاجزی کو جان لیا اور اس کے سامنے دستر خوان بچھا دیا..... صاحب دعوت نے کہا: اے یار تھوڑی دیر ٹھہر جا کہ میری مامائیں کوفتے تل رہی ہیں..... فقیر نے سر اٹھایا اور ہنس کر بولا:

میرے دستر خوان پر کوفتے نہ ہوں تو نہ ہوں　　　محنت کشیدہ کیلئے روکھی روٹی ہی کوفتہ ہے

(گلستان سعدی)

ایمان کا کمرہ

حضرت طلق ابن حبیب رحمہ اللہ نے بیان فرمایا: بندہ مؤمن کا انتقال دو نیکیوں کے درمیان میں ہوتا ہے ان میں ایک کو وہ ادا کر چکا ہے اور ایک کا انتظار کر رہا ہوتا ہے..... راوی کا بیان ہے کہ آپ کی مراد ان دو نیکیوں سے نماز تھی..... (دل کی باتیں)

ایک بچہ کی ذہانت کا قصہ

ابن الجوزی کی کتاب الاذکیا میں جاحظ سے روایت منقول ہے کہ ثمامہ بن اشرس نے بیان کیا کہ میں اپنے ایک دوست کی عیادت کیلئے اس کے گھر گیا اور اپنا گدھا دروازہ پر چھوڑ کر اندر داخل ہو گیا..... میرے ساتھ کوئی خادم نہیں تھا جو باہر گدھے کی حفاظت کرتا..... جب میں اپنے دوست کی عیادت سے فارغ ہونے کے بعد گھر سے نکلا تو دیکھا کہ میرے گدھے پر ایک بچہ بیٹھا ہوا ہے..... میں نے اس سے کہا کہ میری اجازت کے بغیر تم کیسے گدھے پر سوار ہوئے؟ بچہ نے جواب دیا کہ اس پر اس وجہ سے سوار ہو گیا کہ یہ کہیں بھاگ نہ جائے اور آپ کو پریشانی ہو..... میں نے کہا کہ نزدیک اس کا چلا جانا یہاں کھڑا رہنے سے بہتر تھا..... یہ سن کر بچہ بولا کہ اگر آپ کو خیال ہے تو اس گدھے کو مجھے ہبہ فرما دیجئے اور سمجھ لیجئے کہ کھو یا گیا اور میرے شکریہ کے مستحق ہو جائیے..... ثمامہ کہتے ہیں کہ بچے نے مجھے لاجواب کر دیا اور میری سمجھ میں نہ آیا کہ بچہ کو کیا جواب دوں..... (حیاۃ الحیوان)

حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا واقعہ

حضرت مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک بار میرٹھ تشریف لائے ان کے پاس ایک خان صاحب آیا کرتے تھے، وہ ڈاڑھی چڑھاتے تھے (سکھوں کی طرح) اور ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہنتے تھے.....لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت یہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور اس کا یہ حال ہے.....اس کو نصیحت کر دیجئے.....

اب مولانا کا طرز نصیحت دیکھئے..... فرماتے ہیں کہ بھائی میں تو کہہ دیتا مگر خان صاحب بڑے پکے آدمی معلوم ہوتے ہیں، یہ اپنی وضع قطع کے بہت پابند ہیں..... جب تک اس فعل کی برائی سمجھ میں نہ آئے گی اس وقت تک چھوڑیں گے نہیں اور جب سمجھ لیں گے تو خود ہی چھوڑ دیں گے کسی کے کہنے کی ضرورت نہ ہوگی..... ان سے جب یہ واقعہ نقل کیا گیا تو وہ پگھل ہی تو گئے..... اسی وقت توبہ کی..... اور کہا کہ کہاں میں اور کہاں مولانا..... مگر پھر بھی مولانا نے میری کتنی بڑی رعایت کی..... (الاتمام لنعمۃ الاسلام ۱۱۱)

بخیل باپ

ایک شخص کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی، اس شخص کے پاس ایک ہزار دینار کی خطیر رقم تھی جو اس نے کہیں دفن کی تھی، ایک مرتبہ وہ سخت بیمار ہوا، تو اپنے ایک لڑکے سے کہنے لگا "بیٹا! تیرا دوسرا بھائی تو بالکل فضول و آوارہ ہے، بہن کی شادی ہو گئی ہے، وہ تو شوہر کے گھر بیاہ گئی ہے، فلاں جگہ ایک ہزار دینار میں نے رکھے ہیں، میں صرف تجھے اس مال کا حقدار سمجھتا ہوں، لہٰذا میرے مرنے کے بعد تم وہ اپنے لئے نکال لینا"

بیٹے کو جب معلوم ہوا تو اس نے باپ کے مرنے کا انتظار نہیں کیا اور جا کر وہ ایک ہزار دینار نکال لایا، کچھ دنوں کے بعد وہ شخص ٹھیک ہو گیا، بیٹے سے دینار لوٹانے کے لئے کہا تو اس نے انکار کر دیا، اتفاقاً وہ لڑکا بیمار ہوا، باپ نے بڑے اصرار اور لجاجت کے ساتھ اس سے کہا کہ "بیٹا وہ رقم بتا دے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تو بھی دنیا سے چلا جائے اور مال کا بھی کسی کو پتہ نہ ہو جبکہ میں نے اپنے تین بچوں میں سے صرف تجھے اس کا حقدار سمجھ کر بتایا تھا"

بالآخر بیٹے نے وہ جگہ بتا دی، جہاں وہ دینار اس نے دفن کئے تھے، کچھ دنوں کے بعد باپ پھر بیمار ہوا، اب بیٹے نے اصرار شروع کیا لیکن اس بار باپ بتانے کے موڈ میں نہ تھا، یہاں تک کہ وہ مر گیا اور مال کسی گمنام جگہ میں دفن کا دفن ہی رہا..... (صید الخاطر ص ۳۰۴-۳۰۵، کتابوں کی درس گاہ میں)

درُود کی کثرت کی وجہ سے بخشش

شیخ ابنِ حجرؒ مکی نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا، اس سے حال پوچھا.... اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخشدیا اور جنت میں داخل کیا.... سبب پوچھا گیا تو اُس نے کہا.... فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درُود کو شمار کیا.... سو ۱۰۰ درُود کا شمار زیادہ نکلا.... حق تعالیٰ نے فرمایا.... اتنا بس ہے، اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ (فض) یہ قصہ نمبر ۱۹ پر قولِ بدیع سے بھی آ رہا ہے.... (برکات درود شریف)

دنیا کی مذمت

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ ہرگز اس سے کافر کو ایک گھونٹ تک نہ پلاتے..... (تفسیر القرطبی ۶/۴۱۵..... ۸۸/۱۶)

ذہین بچہ

ایک ریاست کا ہندو راجہ کا انتقال ہو گیا اس کی اولاد میں ایک نابالغ بچہ تھا جو اس کا جانشین ہونا چاہئے تھا مرنے والے کے بھائی کو طمع ہوئی کہ ریاست مجھے ملنی چاہئے..... بچہ اس کو نہیں چلا سکتا، وزراء ریاست کی خواہش تھی کہ یہ بچہ ہی اپنے باپ کی ریاست کا وارث بنے..... معاملہ بادشاہ وقت عالمگیرؒ کی خدمت میں پیش ہونا تھا، وزراء اس بچہ کو لے کر دہلی پہنچے اور راستہ میں بچہ کو ممکنہ سوالات کے جوابات سکھاتے رہے کہ بادشاہ تم سے یہ سوالات کریں تو تم یوں کہنا، جب وہ سب اپنی تعلیم ختم کر چکے اور دہلی پہنچے تو بچے نے وزراء سے کہا کہ یہ سوالات و جوابات تو آپ نے مجھے بتلا دیئے اور میں نے یاد کر لئے لیکن اگر بادشاہ نے ان کے علاوہ کوئی اور سوال کر لیا تو کیا ہوگا.....

وزراء نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ آپ اتنے عقل مند ہیں ورنہ راستہ میں ہم آپ سے کچھ بھی نہ کہتے..... بس اب ہمیں فکر نہیں جس کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے اس کو جواب بھی اللہ ہی سکھلائے گا..... پھر ہوا یہ کہ جب یہ لوگ دربار میں پہنچے تو دربار برخواست ہو چکا تھا، عالمگیرؒ اپنے زنانہ مکان میں چلے گئے تھے..... اس بچہ کے آنے کی اطلاع ملی تو اس کو اندر مکان ہی میں بلا لیا..... اس وقت عالمگیرؒ گھر کے ایک حوض کے کنارہ پر تہبند باندھے ہوئے نہانے کے لئے تیار تھے..... یہ بچہ حاضر ہوا تو ہنسی کے طور پر عالمگیرؒ نے بچہ کے دونوں بازو پکڑ کر حوض کی طرف اٹھایا اور کہا کہ ڈال دوں، بچہ یہ سن کر ہنس پڑا..... بادشاہ نے ان کو نظرِ تادیب سے دیکھا تو بچہ بولا کہ مجھے ہنسی اس پر آ گئی کہ آپ کی ذات تو ایسی ہے کہ جس کی ایک انگلی پکڑ لیں اس کو کوئی دریا غرق نہیں کر سکتا، میرے تو آپ دونوں بازو تھامے ہوئے ہیں میں کیسے ڈوب سکتا ہوں.....

عالمگیرؒ نے اس کو گود میں اُٹھا لیا اور ریاست اس کے نام لکھ دی..... (انمول موتی جلد ۳)

دُرود شریف پڑھنے والے منہ کا بوسہ

شیخ ابنِ حجر مکیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت دُرود بعدد معین پڑھا کرتا تھا.... ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا.....

آپؐ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو دُرود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں.... اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار سامنے کر دیا.... آپؐ نے اس رخسارہ پر بوسہ دیا.... بعد اس کے وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی (فض) یہ واقعہ آگے تفصیل سے آ رہا ہے.... (برکات درود شریف)

حصن حصین کی مقبولیت

اس کتاب کے مؤلف کے ایک جانی دشمن نے جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا۔ اسی زمانہ میں ان کو طلب کیا یہ چھپ کر بھاگ گئے اور اس مضبوط و مستحکم قلعہ سے اپنی حفاظت کی (یعنی وظیفہ کے طور پر اپنی کتاب ''حصن حصین'' پڑھنی شروع کی) خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں جانب قلب مبارک کے قریب بیٹھا ہوں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اور تمام مسلمانوں کے واسطے دعا فرمائیں۔

میری درخواست پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً اپنے دست مبارک اٹھائے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اور اپنے دست مبارک اپنے روئے مبارک پر پھیرے۔

جمعرات کو میں نے خواب میں دیکھا۔ اتوار کی رات کو دشمن خود بخود بھاگ گیا۔ اور ان احادیث نبویہ کی برکت سے جو اس کتاب میں جمع کی گئی ہیں۔ (دینی دستر خوان جلد ۲)

مدینہ منورہ میں سخت قحط اور پھر کشادگی

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا تو حضرت خواجہ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خواب میں فرمایا کہ حجرے کی چھت میں سوراخ کر دو۔ پس آرام گاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (علی صاحبہا الف الف صلوت والف الف سلام) کے محاذ میں ایک سوراخ اس طرح بنایا گیا کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ رہا۔

ایسا کرتے ہی خوب بارش ہوئی۔ چارہ خوب اگا۔ یہاں تک کہ اونٹنیاں اتنی موٹی ہو گئیں کہ چربی سے بدن پھٹنے لگے اور اس سال کا نام ہی ''الفتق'' (سرسبزی والا سال) پڑ گیا۔ گنبد خضرا کے کلس کی جڑ میں غربی پہلو میں قبر شریف کے محاذ میں آج بھی جالی لگا ہوا سوراخ موجود ہے۔ (برکات دُرود شریف)

اکابر کا رمضان میں عمل

امام بخاریؒ جو امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد در شاگرد ہیں ماہ رمضان میں ایک دن رات میں قرآن کے دو ختم کرتے تھے..... ایک قرآن رات کو تراویح میں اور ایک دن میں ختم کرتے تھے، حافظ ابن حجرؒ نے "توالی التاسیس" میں حضرت امام شافعیؒ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ حضرت امام شافعیؒ ہر مہینہ میں تیس قرآن ختم کرتے تھے..... اور رمضان المبارک میں ۶۰ ساٹھ ختم کرتے تھے اور یہ تلاوت اس قراءت کے علاوہ تھی جو نماز (پنجگانہ و تراویح) میں ہوتی تھی..... (توالی التاسیس صفحہ ۹۸)

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ کا معمول عام دنوں میں ایک دن رات میں ختم قرآن کا تھا اور رمضان المبارک میں (عید الفطر کی رات اور دن کو شامل کر کے) باسٹھ ختم کرتے تھے (عقود الجمان صفحہ ۲۱۳) (اور ایک مستقل قرآن پاک پورا مہینہ نماز تراویح میں ان باسٹھ کے علاوہ ختم فرماتے تھے.....) (تحفۂ حفاظ)

کثرت درُود کی وجہ سے اکرام واعزاز

ابوالعباس احمد بن منصورؒ کا جب انتقال ہو گیا تو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سَر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے.... خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا.... انہوں نے کہا.... اللہ جل شانہٗ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا.... اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرتِ درُود کی وجہ سے ہے (قولِ بدیع)

حکمت کی انمول بات

حضرت ابو حازم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے دنیا کو دو چیزوں میں پایا کہ کوئی بھی چیز میری ہو گی یا دوسرے کی اگر دوسرے کی ہو تو میں زمین آسمان کے حیلوں سے نہیں لے سکتا اور جس طرح میرا رزق دوسرے کو نہیں مل سکتا اسی طرح دوسرے کا رزق بھی مجھے نہیں مل سکتا..... (دل کی باتیں)

حُسن تدبیر کے ساتھ تبلیغ کا نمونہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ بنی ثقیف کا ایک وفد آیا تھا اور یہ کہا کہ ہم دو شرطوں کے ساتھ اسلام لاتے ہیں..... ایک تو یہ کہ زکوٰۃ نہیں دیں گے..... دوسرے یہ کہ جہاد نہیں کریں گے یعنی نہ مال خرچ کریں گے، نہ جان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں شرطوں کو منظور فرمالیا..... عرض کیا گیا، یارسول اللہ یہ شرطیں کیسے تسلیم کرلیں؟ باوجود یہ کہ جہاد اور زکوٰۃ دونوں فرض ہیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کو مسلمان تو ہونے دو..... جب اسلام ان کے دل میں گھر کرلے گا (رچ بس جائے گا) اس وقت سب کچھ خود ہی کریں گے..... کہنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی..... اس کی ایسی مثال ہے کہ تم کسی کو شراب پلاؤ، اور وہ کہے کہ اس شرط سے پیتا ہوں کہ شراب پی کر جھوموں گا نہیں تو آپ کو اس شرط کے مان لینے سے انکار کی ضرورت ہے..... وہ تو خود ہی شراب جھما دے گی، تمہارے جھمانے کی ضرورت نہیں..... اسی طرح اسلام خود ہی زکوٰۃ دلوادے گا اور جہاد بھی کرادے گا..... اس کے بغیر چین نہیں ہوگا..... (الاتمام لنعمۃ الاسلام)

حضرت عتاب بن اسید، معاذ بن جبل اور کعب بن میور سے زیادہ عمر والا قاضی

قاضی یحییٰ بن اکثم کو ہارون الرشید نے بیس برس کی عمر میں بصرہ کا قاضی بنا کر بھیج دیا تو وہاں کے عوام نے ان کو کم عمر قاضی کہنا شروع کردیا..... چنانچہ کسی منہ پھٹ نے بھرے مجمع میں ان سے سوال کردیا کہ قاضی صاحب! آپ کی عمر کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کی حضرت عتاب بن اسید سے بڑا ہوں جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ کا قاضی بنادیا تھا..... اور میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی عمر دراز ہوں جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیج دیا تھا اور حضرت کعب بن میور رضی اللہ عنہ سے بھی میری عمر کچھ زیادہ ہی ہے جن کو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی بصرہ کا قاضی بنایا تھا..... اسی طرح مامون نے بھی خط لکھ کر آپ سے عمر دریافت کی تھی..... قاضی یحییٰ بن اکثم کا یہ جواب سن کر لوگوں نے آپ کو کم عمر قاضی کہنا چھوڑ دیا اور آپ اہل بصرہ کی نظروں میں معزز و مکرم ہوگئے..... (مبسوط ج:۱ص:۶۷)

فرعون کی بیٹی کی خاص خادمہ

روضۃ الصفاء ایک کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ فرعون کی بیٹی کی خاص خادمہ تھی جو اس کا سارا کام کرتی تھی اور اسکی کنگھی چوٹی بھی وہی کرتی تھی وہ خادمہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتی تھی مگر فرعون کے خوف سے ظاہر نہ کرتی تھی..... ایک بار وہ خادمہ شہزادی کے بال سنوار رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی چھوٹ گئی اس نے بسم اللہ کہہ کر اٹھالی شہزادی نے پوچھا یہ تو نے کیا کہا یہ کس کا نام ہے..... خادمہ نے کہا یہ اسی کا نام ہے جس نے تیرے باپ کو پیدا کیا اور اس کو بادشاہی دی شہزادی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرے باپ سے بھی کوئی بڑا ہے؟ فوراً دوڑی ہوئی فرعون کے پاس گئی اور سارا قصہ بیان کیا..... فرعون نہایت غصہ میں آیا اور اس خادمہ کو بلا کر ڈرایا دھمکایا..... مگر اس نے صاف کہہ دیا کہ جو چاہو کر لو میں ایمان نہیں چھوڑوں گی..... اوّل اس کے ہاتھ پاؤں میں کیلیں جڑ کر اس پر انگارے اور بھوبل ڈالی..... جب اس سے بھی کچھ نہ ہوا تو اس کی گود میں ایک لڑکا تھا اس کو آگ میں ڈال دیا لڑکا آگ میں بولا کہ اماں صبر کرنا خبردار ایمان نہ چھوڑنا..... غرض وہ اپنے ایمان پر جمی رہی..... یہاں تک کہ اس بے چاری کو بھی پکڑ کر جلتے تنور میں جھونک دیا..... (مثالی خواتین)

ایک عبرتناک واقعہ

ابن کثیرؒ نے ابن خلکانؒ کے حوالہ سے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''البدایہ والنہایہ'' میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص ابوسلامہ نامی جو ''بُصریٰ'' مقام کا باشندہ اور نہایت بیباک و بے غیرت تھا اس کے سامنے مسواک کے فضائل ومناقب اور محاسن کا ذکر آیا تو اس نے ازراہ غیظ وغضب قسم کھا کر کہا میں مسواک کو اپنے سرین میں استعمال کروں گا..... چنانچہ اس نے اپنی سرین میں مسواک گھما کر اپنی قسم پوری کر دکھائی اور اس طرح مسواک کے ساتھ سخت بے حرمتی اور بے ادبی کا معاملہ کیا جس کی پاداش میں قدرتی طور پر ٹھیک نو مہینہ بعد اس کے پیٹ میں تکلیف شروع ہوئی اور پھر ایک (بدشکل) جانور جنگلی چوہے جیسا اس کے پیٹ سے پیدا ہوا..... جس کے ایک بالشت چار انگل کی دم، چار پیر، مچھلی جیسا سر، اور چار دانت باہر کی جانب نکلے ہوئے تھے..... پیدا ہوتے ہی یہ جانور تین بار چلایا جس پر اس کی بچی آگے بڑھی اور سر کچل کر اس نے جانور کو ہلاک کر دیا..... اور تیسرے دن یہ شخص بھی مر گیا..... اس کا کہنا تھا کہ اس جانور نے مجھ کو اور میری آنتوں کو کاٹ دیا ہے ۶۶۵ھ میں یہ واقعہ پیش آیا اور ان اطراف کی ایک بڑی جماعت نے جس میں وہاں کے خطباء بھی تھے اس کا مشاہدہ کیا..... (انمول موتی جلد ۳)

درُ ود شریف سے ایک بنی اسرائیلی کی بخشش

علامہ سخاویؒ بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گنہگار تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا.... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں، میں نے اس شخص کی مغفرت کر دی.... حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہو گیا؟ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا کہ اُس نے ایک دفعہ توراۃ کو کھولا تھا اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام دیکھا تھا تو اُس نے اُن پر درُود پڑھا تھا تو میں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی (بدیع)

ایک عقلمند دیندار خاتون

محمد بن کعب کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عالم اور بڑا عبادت گذار تھا..... اسے اپنی بیوی کے ساتھ بہت محبت تھی..... اتفاق سے وہ مر گئی تو اس عالم پر ایسا غم سوار ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا..... بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی اس نے یہ قصہ سنا اور اس کے پاس گئی اور گھر میں آنے جانے والوں سے کہا کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے..... اور وہ زبانی ہی پوچھ سکتی ہوں..... دروازہ پر جم کر بیٹھ گئی..... آخر اس کو خبر ہوئی اور اندر آنے کی اجازت دی..... آ کر کہنے لگی کہ میں نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا ہے..... وہ بولے بتاؤ کیا مسئلہ ہے..... تو وہ بیان کرنے لگی کہ میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زیور عارضی طور پر لیا تھا اور مدت تک اس کو پہنتی رہی..... اب اس نے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دیدو! تو کیا مجھے اس کا وہ زیور دے دینا چاہئے؟ عالم نے کہا بے شک دے دینا چاہئے..... وہ عورت بولی کہ وہ تو میرے پاس بہت مدت تک رہا ہے اب میں اپنے کیسے دے دوں؟ عالم نے کہا یہ تو اور بھی خوشی سے دے دینا چاہئے کیونکہ ایک مدت تک اس نے نہیں مانگا..... یہ اس کا احسان ہے..... عورت نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے..... اگر مسئلہ اس طرح ہے تو پھر تم کیوں غم میں پڑے ہوئے ہو اللہ تعالیٰ نے ایک چیز عارضی دی تھی پھر جب چاہا لے لی..... اسی کی چیز تھی اس نے لے لی تو غم کیسا؟ یہ سن کر اس عالم کی آنکھیں کھل گئیں اور اس بات سے اس کو بڑا فائدہ پہنچا..... (مثالی خواتین)

دُرودتنجینا کی تعلیم

ایک بزرگ شیخ صالح موصی ضریر تھے انہوں نے اپنا قصہ مجھ سے ذکر کیا کہ ایک جہاز جس میں میں موجود تھا ڈوبنے لگا۔ تمام مسافر مضطرب ہو گئے۔ کہ دفعۃً مجھ کو غنودگی سی آئی اور میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو دُرودتنجینا تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز کے مسافروں سے کہو کہ ایک ہزار بار اس کو پڑھیں میں نے بیدار ہو کر سب کو اس دُرود شریف کو پڑھنے کا حکم دیا۔ ہنوز تین سو بار پڑھا کہ ہوائے تند موافق ہو گئی اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محدثین کے کھانے کا انتظام کر دیا

محمد بن نصر مروزی، محمد بن جریر اور محمد بن منذر تینوں حدیث شریف لکھنے بیٹھے کھانے کو کچھ نہ تھا۔ قرعہ ڈالا کہ جس کا نام نکلے وہ سب کے لیے کھانے کا انتظام کرے۔ جن کے نام قرعہ نکلا انہوں نے نماز پڑھنی شروع کر دی اور دعا کی۔ نائب مصر سو رہا تھا کیونکہ قیلولہ کا وقت تھا۔ اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''محمد یا مین'' کے پاس کچھ کھانے کو نہیں ہے۔ وہ بیدار ہوا اور ان تینوں کا پتہ چلا کر ایک ہزار اشرفیاں خدمت میں پیش کیں۔ (دینی دستر خوان جلد۲)

شہادت حسین رضی اللہ عنہ

سبط ابن جوزی نے روایت کیا ہے کہ ایک بوڑھا آدمی جو حضرت سیدنا حسین رض اللہ عنہ کی شہادت میں شریک تھا دفعۃً نابینا ہو گیا لوگوں نے سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آستینیں چڑھائے ہوئے ہیں۔ ہاتھ میں تلوار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چمڑے کا وہ فرش ہے جس پر کسی کو قتل کیا جاتا ہے۔ اور اس پر قاتلان حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ میں سے دس آدمیوں کی لاشیں ذبح کی ہوئی پڑیں ہیں۔ اس کے بدلے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ڈانٹا اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے خون کی ایک سلائی میری آنکھوں میں پھیر دی۔ میں صبح اٹھا تو اندھا تھا۔ (برکات دُرود شریف)

حضرت مولانا محمد یحییٰ رحمہ اللہ کا عمل

حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلویؒ والد گرامی شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ کا قرآن شریف سے بڑا شغف تھا..... مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی تذکرۃ الخلیل میں لکھتے ہیں ''ایک مرتبہ میری درخواست پر آپ رمضان میں قرآن شریف سنانے کے لیے میرٹھ تشریف لائے تو دیکھا..... دن بھر میں چلتے پھرتے پورا قرآن مجید ختم فرمالیتے تھے اور افطار کا وقت ہوتا تو ان کی زبان پر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہوتی تھی ..... ریل سے اترے تو عشاء کا وقت ہو گیا تھا ہمیشہ باوضو رہنے کی عادت تھی، اس لیے مسجد میں قدم رکھتے ہی مصلے پر آ گئے اور تین گھنٹے میں دس پارے ایسے صاف اور رواں پڑھے کہ کہیں لکنت تھی نہ تشابہ..... گویا قرآن شریف سامنے کھلا رکھا ہے اور باطمینان پڑھ رہے ہیں..... تیسرے دن ختم فرما کر روانہ ہو گئے..... کہ دور کی ضرورت تھی نہ سامع کی حاجت.....'' (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی ۴۷،۴۷)

دُرود شریف کی برکت سے حساب معاف

ایک صاحب نے ابوحفص کاغذیؒ کو اُن کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا..... اُن سے پوچھا کہ کیا معاملہ گذرا..... انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مجھ پر رحم فرمایا' میری مغفرت فرمادی..... مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دیدیا..... انہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا..... انہوں نے میرے گناہ اور میرے دُرود شریف کو شمار کیا تو میرا دُرود شریف گناہوں پر بڑھ گیا' تو میرے مولیٰ جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ (بدیع)

سلیمانی نصائح

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! ہلاک ہونے والے کی ہلاکت پر تعجب نہ کر کہ وہ کیسے ہلاک ہوا، بلکہ نجات پانے والے کی نجات پر تعجب کر کہ اس نے کیسے نجات پائی..... اے میرے بیٹے! جسمانی صحت سے بڑھ کر کوئی مالداری اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں..... (دل کی باتیں)

ریاکاری کا مقتول

ایک عابد کو ایک بادشاہ نے بلایا..... اس نے سوچا کہ ایسی دوا کھاؤں کہ کمزور ہو جاؤں..... شاید اس اعتقاد میں جو مجھ سے رکھتا ہے زیادتی کرے..... بیان کیا ہے کہ وہ دوا قاتل تھی..... اس نے کھائی اور مر گیا.....

وہ شخص جس کو میں پستے کی طرح مغز ہی مغز خیال کیا تھا
وہ پیاز کی طرح چھلکے پر چھلکا
وہ پرہیزگار جن کا رخ مخلوق کی طرف ہے
وہ گویا قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز پڑھتے ہیں
جب بندہ اپنے خدا کو پکارتا ہے
تو چاہیے کہ خدا کے سوا کسی اور کوئی نہ جانے

(گلستان سعدی)

امیر المومنین منصور کو نصیحت کا انداز

روایت ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ مجھے آپ کچھ نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے بوقت وفات گیارہ لڑکے چھوڑے اور ترکہ میں سترہ دینار، جن میں سے پانچ دینار کا کپڑا کفن کیلئے خریدا گیا اور دو دینار سے قبر کیلئے زمین خریدی گئی اور جو دینار باقی بچے وہ لڑکوں میں تقسیم کر دیئے گئے..... ہر ایک لڑکے کے حصہ میں انیس درہم آئے..... جب ہشام بن عبدالملک کا انتقال ہوا تو اس نے بھی گیارہ لڑکے ہی چھوڑے اور ہر لڑکے کو باپ کے ترکہ میں سے دس دس لاکھ درہم ملے..... میں نے اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز کی اولاد میں سے ایک کو دیکھا کہ اس نے جہاد فی سبیل اللہ کیلئے سو گھوڑے بھیجے جب کہ ہشام کی اولاد میں سے ایک کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا.....

علامہ دمیریؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ کوئی تعجب خیز نہیں ہے کیونکہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا تھا..... لہٰذا اللہ تعالیٰ ان کیلئے کافی ہو گئے اور ان کو غنی کر دیا اور ہشام نے اس کے برخلاف اپنے بیٹوں کو دنیا کے سپرد کر دیا تھا..... لہٰذا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انکو فقیر بنا دیا..... (حیاۃ الحیوان)

دُرودشریف مکمل لکھنے کی ترغیب

حمزہ کنانی رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حدیث لکھتا تھا....اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر ''صلی اللہ علیہ'' لکھتا تھا، میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی....فرمایا تم مجھ پر کامل دُرود کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ اس کے بعد سے میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا ہوں....(القول البدیع ص ۲۵۷)

برائی پر نہ روکنے کا عبرتناک واقعہ

حدیث شریف میں واقعہ آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کسی بستی کے الٹ دینے کا حکم دیا.....حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ اس میں ایک ایسا آدمی بھی ہے جس نے کبھی گناہ نہیں کیا، جس نے عمر بھر میں کبھی آپ کی نافرمانی نہیں کی، کیا اس کے سمیت الٹ دوں؟ فرمایا کہ ہاں اس کے سمیت الٹ دو اگرچہ اس نے گناہ نہیں کیا لیکن.....

لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيْ وَجْهِهِ قَطُّ..... یعنی وہ ہماری نافرمانی دیکھتا تھا، اور کبھی اس کی پیشانی پر بل نہیں پڑا.....یہ وبال ہے منکر پر سکوت کرنے کا.....(حقوق القرآن)

اس نے بظاہر کوئی گناہ نہیں کیا مگر گنہگاروں کو دیکھ کر اس کے چہرہ پر بل نہیں پڑا، وہ ہمارے دشمنوں سے ویسی دوستی ومحبت کے ساتھ ملتا رہا جیسا دوستوں سے (ملا جاتا ہے) تو یہ کیسی محبت ہے کہ ہمارے دشمنوں پر بھی غصہ نہ آئے اس لئے وہ بھی انہیں کے مثل ہے.....(تجدید تعلیم وتبلیغ ۲۳۹)

اس کی مثال تو دنیا میں موجود ہے جو شخص حکومت اور سلطنت کے باغیوں سے میل جول رکھتا ہے یا ان کو امداد دیتا ہے وہ شخص بھی باغیوں میں شمار کیا جاتا ہے.....ہم جس کے وفادار ہیں وفاداری اسی وقت تک ہے کہ ہم اس کے دشمنوں سے نہ ملیں ورنہ ایسے شخص کو وفادار ہی نہ کہیں گے جو دشمنوں سے ملے یہ تو اجتماع ضدین ہے.....(الافاضات الیومیہ)

یاد رکھو کہ باوجود قدرت کے منکر کی تغییر (اصلاح) نہ کرنا اور سکوت کرنا اس میں شامل ہونا ہے بعض پڑھے لکھے لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ سکوت میں مصلحت ہے (یہ سخت غلطی ہے).....(حقوق وفرائض)

حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب رحمہ اللہ

مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی حالات مشائخ کاندھلہ میں لکھتے ہیں ''حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کا معمول تھا کہ رمضان المبارک میں اپنی والدہ صاحبہ اور نانی صاحبہ کو قرآن شریف سنانے کے لیے کاندھلہ تشریف لاتے اور ہمیشہ تین شب میں پورا قرآن شریف سنا کر واپس تشریف لے جاتے جس سال ذی قعدہ میں آپ کا وصال ہوا اس میں ایک ہی شب میں پورا قرآن مجید سنایا تھا اور اگلے ہی دن واپس تشریف لے گئے'' (سوانح یوسفی)

ایک ایمان افروز بات

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے کہا کہ حضرت! ایک شخص نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں حج کے لئے بھیجوں گا اب وہ انکار کرتا ہے سنتے ہی خفا ہو کر فرمایا کہ شرک کی باتیں مت کرو، مطلب یہ تھا کہ بھلا اس آدمی سے کیا ہو سکتا ہے اس کا دل حق تعالیٰ کے اختیار میں ہے اسی لئے بزرگوں نے لکھا ہے کہ تکلیف وخوشی کے سارے ڈورے حق تعالیٰ کے اختیار میں ہیں لہٰذا مخلوق سے جس نے نظر ہٹائی وہ عافیت میں ہے اور جس نے مخلوق پر نظر جمائی وہ پریشانی کا شکار ہے، تو جس کی نظر اس پر جم گئی وہ بہت اطمینان میں ہے، ایک شعر یاد آیا بہت سادہ، بہت چھوٹا مگر اتنا جاندار شعر ہے کہ اگر اللہ نے سمجھ سے کچھ حصہ دیا ہو تو آدمی جھوم جائے، شاعر توحید کی ترجمانی کر رہا ہے، عموماً آدمی کہتا ہے یہ میرا بیٹا ہے، یہ میری ماں ہے، یہ میری دکان ہے، یہ میرا بنک بیلنس ہے، یہ میری کار ہے، یہ میری پوزیشن ہے، یہ میرے ساتھی ہیں تو شاعر کہتا ہے۔

جو نظر آتے ہیں وہ نہیں اپنے　　　جو ہے اپنا وہ نظر نہیں آتا

اس لئے کہ حقیقت میں وہی اپنا ہے جو آنکھوں سے نظر نہیں آتا، جو نظر آتے ہیں وہ اپنے نہیں ہیں، اسی لئے جنہوں نے ایک غم اپنا لیا ان کے لئے کوئی پریشانی اور حیرانی نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ دلوں کی دنیا حضرت حق کے ہاتھ میں ہے.... (فیض ابرار شمارہ نمبر 52)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام بھجوایا

ایک شخص نے حضرت خواجہ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور ایک صحیح نشان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہاتھ حضرت امام شعرانی کو سلام بھیجا اس شخص نے یہ بھی کہا کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مسئلہ دریافت کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا جواب بھی مرحمت فرمایا تھا مگر اس کی سمجھ میں نہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا مصر جاؤ اور شعرانی سے دریافت کرلو۔ وہ مفصل طور پر سمجھا دے گا۔ اس نے خواب دیکھتے ہی مصر کا قصد کیا مصر پہنچ کر امام شعرانی کے پاس گیا اور کہا مصر میں آپ کی ملاقات کے علاوہ مجھے کوئی کام نہ تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں آپ سے ملنا مقصود تھا۔ (برکات درود شریف)

تمہاری عمر بہت باقی ہے غم نہ کرو

خواجہ سید اشرف جہانگیر سمنانی مدینہ منورہ جب حاضر ہوئے تو سخت بیمار ہو گئے۔ ہمراہی مایوس ہو گئے۔ بیس روز تکلیف رہی۔ اکیسویں شب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ بشارت سے سرفراز فرمایا آخر میں فرمایا "فرزند اشرف ابھی تمہاری عمر بہت باقی ہے غم نہ کرو بہت سے مسلمان تمہارے وسیلے سے دروازہ وصول تک پہنچیں گے اور بہت سے عوام تمہارے ذریعے خواص کی منازل میں جگہ پائیں گے"۔ بشارت کے بعد صبح ہوتے ہی صحت کے آثار نمودار ہوئے اور چند روز میں صحت کلی حاصل ہو گئی۔ ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ جس میں سے آپ نے بیس سال احیاء موتی کے لیے ایثار کر دیئے۔ (دینی دسترخوان جلد ۲)

تو مجھے دیکھنے کا اہل نہیں

شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے خواب میں آنا بند کر دیا اس کے بعد میں نے دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا کیا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو مجھے دیکھنے کا اہل نہیں ہے۔ کیونکہ لوگوں کو ہمارے اسرار سے آگاہ کر دیتا ہے۔ اور وقعہ یہ تھا کہ میں نے اپنے ایک بھائی سے اپنا کچھ خواب بیان کیا تھا۔ پھر میں نے توبہ کی اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں جان و مال قربان

صحابہ کرام کا حال یہ تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیلئے اپنی جان و مال اور جذبات وخواہشات کو ہر آن قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے، اپنی ہر ہر نشست و برخاست کو آپ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کی فکر میں رہتے تھے اور اس معاملہ میں ان کے جذبہ اطاعت کا عالم یہ تھا کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دینے کیلئے تشریف لائے اور جب منبر پر بیٹھ گئے تو کھڑے ہوئے لوگوں سے فرمایا ''بیٹھ جاؤ'' اتفاق سے حضرت عبداللہ بن مسعود مسجد کی طرف تشریف لا رہے تھے اور ابھی دروازے تک ہی پہنچے تھے کہ آپ کی یہ آواز کان میں پڑی، حضرت ابن مسعودؓ نے یہ حکم سن کر ایک قدم آگے بڑھانا گوارا نہ کیا اور وہیں دروازے کے پاس بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا یہ جان نثارانہ جذبہ اطاعت دیکھا تو اس کی تعریف فرمائی اور پھر اندر بلالیا.... (کنز العمال ص ۲۲۸ ج ۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرچشمہ خوشبو تھے: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عنبر اور یا مشک اور کوئی خوشبودار چیز جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے مصافحہ فرماتے تو اس شخص کو سارا دن مصافحہ کی خوشبو آتی رہتی جب کسی کے بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو وہ خوشبو کی وجہ سے دوسرے لڑکوں میں پہچانا جاتا تھا امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ ذکر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے میں گذرتے اور کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں جاتا تو وہ خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں.... (دین و دانش جلد ۱)

صدقہ کی ترغیب

حضرت ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امر فرمایا کہ سات یا نو دینار صدقہ کر دوں لیکن آپ کے مرض نے مجھے ان سے غافل کر دیا جب افاقہ ہوا تو استفسار فرمایا:

کیا کر لیا؟ میں نے کہا: آپ کی حالت نے مجھے ان سے غافل کر دیا، آپ نے فرمایا: انہیں صدقہ کر دو محمد یہ نہیں چاہتا کہ اللہ سے ملاقات ہو اور یہ اسکے پاس ہوں..... (دل کی باتیں)

معاشرت میں مثالی اسوۂ حسنہ

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں نکلی، میں (ان دنوں) ہلکے بدن کی تھی، جب ایک جگہ ٹھہراؤ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کے دوڑ کے مقابلے کے لئے) آگے بڑھو، پھر مجھ سے فرمایا: ''اے عائشہؓ آؤ تا کہ میں تم سے دوڑ میں بازی لگاؤں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائی تو میں آگے نکل گئی''، پھر دوسرے سفر میں نکلی، جبکہ میرا بدن بھاری ہو گیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ ٹھہراؤ کیا تو صحابہؓ سے فرمایا آگے بڑھو! پھر مجھ سے فرمایا: ''عائشہ آؤ میں تم سے دوڑ میں بازی لگاؤں'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیت گئے اور آگے نکل گئے، آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''یہ پہلے کا بدلہ ہے''....(دین ودانش جلداوّل)

ایک عجیب نصیحت

ایک شخص حسن بصریؒ کے پاس حاضر ہوا، کہنے لگا، حضرت! ہمارے دل سو گئے ہیں، فرمایا وہ کیسے! عرض کیا کہ حضرت! آپ دُرس دیتے ہیں، وعظ نصیحت کرتے ہیں لیکن دل پر اثر نہیں ہوتا، حضرت نے فرمایا، اگر یہ معاملہ ہے تو یہ نہ کہو کہ دل سو گئے ہیں، یوں کہو کہ دل مو گئے (مر گئے)، وہ بڑا حیران ہوا، کہنے لگا، حضرت! یہ دل مر کیسے گئے! حضرت نے فرمایا، دیکھو جو انسان سویا ہوا ہو اسے جھنجھوڑا جائے تو وہ جاگ اٹھتا ہے اور جو جھنجھوڑنے سے بھی نہ جاگے وہ سویا ہوا نہیں، وہ مویا ہوا ہوتا ہے، جو انسان اللہ کا کلام سنے، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان سنے اور پھر دل اثر قبول نہ کرے، یہ دل کی موت کی علامت ہوتی ہے تو ہم اس دل کو مرنے سے پہلے پہلے روحانی اعتبار سے زندہ کرلیں، جب یہ دل سنور جائے پھر اس میں اللہ رب العزت کی محبت بھر جاتی ہے پھر اس کی کیفیت ہی کچھ اور ہوتی ہے؟

دل گلستاں تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار ۔۔۔ یہ بیاباں جب ہوا عالم بیاباں ہو گیا

(دین ودانش جلد ۱)

مشائخ واکابر کا معمولِ تلاوت

شیخ الحدیث قطب العالم برکت العصر حضرت اقدس مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کا معمول مبارک آدھی صدی سے زیادہ عرصہ تک رمضان المبارک میں یومیہ ایک قرآن ختم کرنے کا رہا..... حضرت شیخ المشائخ مولانا قاری ابو محمد محیی الاسلام عثمانی پانی پتیؒ اور آپ کے تلمیذ حضرت شیخ الوقت حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب پانی پتیؒ پوری رات ماہ رمضان میں سحری کے وقت تک تلاوت قرآن پاک فرماتے رہتے تھے..... ہمارے شیخ مجدد القراآت حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی یومیہ دوثلث (تقریباً بیس بائیس پارے) تلاوت فرماتے تھے..... اللہ تعالیٰ ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ تلاوت کی توفیق عطا فرمائیں..... آمین ثم آمین..... یحییٰ یزیدیؒ نے ابو عمرو بصریؒ کو ایک ہی مجلس میں کھڑے کھڑے پورا قرآن پاک سنادیا..... (تحفۂ حفاظ)

شوہر کی اطاعت کا انعام

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سفر پر جاتے ہوئے اپنی اہلیہ سے یہ کہہ گیا کہ میری واپسی تک مکان کے بالائی حصے سے نیچے مت آنا اور اس عورت کے والدین نیچے کے مکان میں رہتے تھے، شوہر کی واپسی سے قبل عورت کا والد بیمار ہوگیا تو اس عورت نے کسی کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کرایا کہ میں والد کی تیمارداری کیلئے نیچے اتروں یا شوہر کے حکم کو پورا کروں؟ آپؐ نے اس کو شوہر کے حکم کی تعمیل کا فرمایا چنانچہ عورت کا والد اسی مرض میں انتقال کر گیا مگر وہ عورت شوہر کے حکم پر کاربند رہی نیچے نہیں اتری مگر اس کو طبعی طور پر بہت دکھ اور صدمہ ہوا ادھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے ذریعے اس عورت کو یہ خوشخبری سنائی کہ شوہر کی اطاعت پر یہ اجر ملا ہے کہ تیرے والد کی مغفرت ہوگئی ہے..... (طبرانی اوسط، احیاء العلوم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو شوہر کے حکم کی تعمیل سے اگر بہت زیادہ تکلیف اور صدمہ بھی ہو تو جب بھی وہ تعمیل کرنے کی پوری کوشش کرے کہ اسمیں اس کو اجر بھی بہت بڑا ملے گا جیسا کہ مذکورہ حدیث سے صاف ظاہر ہے (یعنی والد کی مغفرت)

ایک بیوہ کی نصیحت

عظیم آباد میں ایک عورت بہت چھوٹی عمر (نو عمری) میں بیوہ ہوگئی اس نے ہمیشہ روزہ رکھنا اور ہر وقت عبادت کرنا اپنا معمول بنالیا گویا صحیح معنی میں قائم اللیل اور صائم النھار بن گئی.... روزافطار کرنے کے وقت سوکھی روٹی یا گیہوں کا چوکر بھگو کر کھانا اختیار کیا.... شب وروز تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہتی حتیٰ کہ وہ بوڑھی ہوگئی سینکڑوں عورتیں اس کی اس سچی پارسائی کو دیکھ کر مرید ہوگئیں مرتے وقت اس نے سب کو بلا کر پوچھا کہ میں نے کیسی پاکدامنی پارسائی اور عزت وحرمت سے اپنی زندگی کاٹی، سبھوں نے کہا ایسا بہت مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے کہ کبھی کسی مرد کا منہ تک نہ دیکھا ساری عمر روزہ رکھا سوکھی چوکر پی کر گذارا کیا اور شب وروز مصروف تلاوت ومشغول عبادت رہی، وہ پارسا اور نیک بی بی بولی اب میرے دل کا حال سنو، کہ جوانی سے بڑھاپے تک رات کو قرآن پاک کی تلاوت کرتے وقت کبھی میرے کان میں چوکیدار کی آواز آتی تو دل یہی چاہتا کہ کسی طرح اس کے پاس چلی جاؤں لیکن خدا کے خوف اور دنیا کی شرم سے بچتی رہی اب میرا آخری وقت ہے میں سبھوں کو نصیحت کرتی ہوں کہ کبھی جوان بیوہ کو بے نکاح نہ رکھنا....

دینی ودنیاوی تعلیم میں فرق

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ کے والد صاحب وکیل تھے اور ان کے دو بیٹے تھے ایک کو انہوں نے وکیل اور ایک کو عالم دین بنایا.... کسی نے پوچھا کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ کہا کہ جب میں کچہری سے کام کر کے شام کو تھکا ہارا گھر واپس آتا ہوں تو جو بیٹا عالم دین ہے وہ خود خدمت کیلئے آتا ہے حتیٰ کہ میرے پاؤں سے جوتے خود اتارتا ہے اور دوسرا بیٹا اپنے نوکر کو بھیج دیتا ہے بس یہی فرق ہے....

سر سید احمد خان مرحوم برصغیر میں تعلیم جدید کے گویا مجدد تھے لیکن یہ افسوسناک حقیقت بھی سنئے کہ اپنے بچوں کی تربیت دینی خطوط پر نہ کرنے کا انجام کیا ہوا؟ کہ ان کے صاحبزادے سید محمود نے سر سید صاحب کو بڑھاپے کے عالم میں گھر سے نکال دیا حتیٰ کہ سر سید جب فوت ہوئے تو سید محمود اپنے بنگلے میں بیٹھا شراب سے لطف اندوز ہو رہا تھا.... اور باپ کی تجہیز وتکفین کے لئے شہر میں چندہ ہو رہا تھا نواب محسن الملک کے عطیہ سے تجہیز وتکفین ہوئی.... (دین ودانش جلد ۲)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن عطا فرمایا

شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے میرے منہ میں اپنے لعاب دہن ڈال دیا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لعاب دہن کا کیا فائدہ؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب مرحمت فرمایا کہ اس کے بعد تو جس مریض کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالے گا وہ ضرور تندرست ہو جائے گا۔ (سیرۃ النبی بعداز وصال النبی)

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ کا مقام

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نے اپنی ایک مشہور نعت کہی پھر حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے تو ارادہ تھا کہ روضہ اطہر (علی صاحبہا صلوۃ وسلاماً) کے پاس کھڑے ہو کر اس کو پڑھیں گے۔ حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ معظمہ نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ان کو ہدایت کی کہ جامی کو مدینہ منورہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کرا دی۔ مگر حضرت جامی پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ چھپ کر مدینہ طیبہ کی طرف چل دیئے۔

امیر مکہ نے دوبارہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر مکہ مکرمہ نے آدمی دوڑائے جو مولانا جامی کو راستہ سے پکڑ لائے اور جیل میں ڈال دیا۔ امیر مکہ مکرمہ نے اس پر تیسری مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں ہے۔ بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لیے میرا ہاتھ نکلے گا جس سے فتنہ ہوگا۔ اس پر شیفتہ رسول حضرت مولانا جامی کو جیل خانہ سے نکالا اور بے حد اعزاز و اکرام کیا گیا۔ (دینی دسترخوان جلد۲)

غیرت ایمانی کا واقعہ

ایک مرتبہ موسیٰ بن اسحاق قاضی کی عدالت میں ایک (برقعہ پوش) خاتون نے اپنے شوہر پر پانچ سو اشرفی مہر کا دعویٰ کیا، شوہر مہر کی اس مقدار کا منکر تھا، عورت کے وکیل نے دعویٰ کے ثبوت پر دو گواہ پیش کئے.... دونوں گواہوں میں سے ایک نے مطالبہ کیا کہ میں عورت کا چہرہ دیکھ کر گواہی دوں گا، چنانچہ گواہ (چہرہ دیکھنے کے لئے) اور عورت (چہرہ دکھانے کے لئے) کھڑے ہوگئے یہ دیکھ کر شوہر کی غیرت کو جوش آ گیا اور اس نے کہا کہ آخر کس وجہ سے میری بیوی پر اجنبی مرد کی نظر ڈلوائی جارہی ہے؟ میں قاضی کے سامنے خود گواہی دیتا ہوں کہ میرے ذمے میری بیوی کے مہر کے پانچ سو دینار خالص سونے کے واجب ہیں، مگر میری بیوی اپنا چہرہ ہرگز نہ دکھائے.... (شوہر کی اس غیرت وحمیت کا عورت پر اس قدر اثر ہوا کہ اس نے اس وقت وہ سارا مہر معاف کر دیا، یہ عجیب واقعہ دیکھ کر قاضی صاحب نے حکم دیا کہ اس واقعہ کو مکارمِ اخلاق کے یادگار واقعات میں درج کیا جائے.... (محاسن اسلام شمارہ نمبر 18)

دو سالہ بچہ کا حافظہ

حضرت علامہ انور شاہ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں دو سال کی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ مسجد میں جایا کرتا تھا ایک دن دیکھا کہ دو اَن پڑھ نمازیوں میں مناظرہ ہو رہا ہے ایک کہتا تھا کہ عذاب روح اور بدن دونوں کو ہوگا..... دوسرا کہتا تھا کہ عذاب روح ہی کو ہوگا..... جو کہتا تھا کہ عذاب روح اور بدن دونوں کو ہوگا اس نے مثال دی کہ ایک باغ میں ایک نابینا اور دوسرا لنگڑا چوری کے خیال سے گئے..... لنگڑا کہنے لگا کہ میں ٹانگ سے چل نہیں سکتا، نابینا کہتا ہے کہ میں پھلوں کو دیکھ نہیں سکتا..... آخر یہ فیصلہ ہوا کہ نابینا لنگڑے کو اپنے کندھے پر اٹھالے اور لنگڑا پھل توڑے، اتنے میں اگر باغبان آ گیا تو وہ دونوں کو ہی گرفتار کرے گا.....

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص کی یہ بات سن لی، پھر ایک زمانہ دراز گزرا میں تذکرۃ القرطبی دیکھ رہا تھا کہ اس میں یہی مثال حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول تھی..... میں اس کو پڑھ کر اُس اَن پڑھ کی فطرتِ سلیمہ پر حیران رہ گیا کہ کیا صحیح جواب دیا! (انوار انوری: ص ۳۴، تراشے)

معمولی کام پر بخشش

پہلا واقعہ: امام غزالی رحمہ اللہ جنھوں نے کیمیائے سعادت احیاء العلوم اور تبلیغ دین وغیرہ کتب لکھیں ان کی وفات کے بعد کسی اللہ والے کو انکی زیارت ہوئی.... پوچھا کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا جب پیشی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا غزالی اپنے ساتھ کیا لائے ہو میں نے عرض کیا اے الہ العٰلمین میں نے دنیا میں جگہ جگہ تیرے دین کی تبلیغ کی لوگوں کو درس وتدریس کے ذریعہ احکام سنائے بڑی بڑی کتابیں لکھیں.... اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ ہمارے ہاں کچھ حقیقت نہیں رکھتا... بس یہ سننا تھا کہ میرے پاؤں لرزنے کانپنے لگے اور میں پسینے میں ڈوبنے لگا اسپر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فکر نہ کرو تمہارے پاس ایک عمل ہے جس پر تمہاری بخشش کر دی جاتی ہے.... وہ یہ کہ ایک مرتبہ تم لکھ رہے تھے تمہارا قلم دوات میں تھا اس پر جو سیاہی لگی ہوئی تھی اسپر ایک مکھی آبیٹھی تم نے ہماری مخلوق پر رحم کر کے قلم کو روکے رکھا اور مکھی نے سیاہی کا پانی پی کر پیاس بجھالی آج اس عمل کی بناء پر ہمارے فضل کا لطف اٹھاؤ اور جنت کے مزے لوٹو....

معلوم ہوا کہ بڑی نیکی کر کے تکبر نہ کرنا چاہیے اور چھوٹی نیکی کو محض معمولی سمجھ کر چھوڑ نہ دینا چاہیے اور چھوٹی نیکیاں زیادہ سے زیادہ ذخیرہ کر لینی چاہئیں....

دوسرا واقعہ: اسی سال عبادت کرنے والے منصور بن ذکین رحمہ اللہ روتے رہتے تھے وفات کے بعد بیٹے کو خواب میں ملے پوچھا کیا حال گزرا؟ فرمایا پوچھیئے مت بڑا نازک مقام ہے.... حساب کے وقت مجھ سے کہا گیا کہ کیا نیک کمائی لایا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (ایک ہونے) پر ستر دلیلیں لایا ہوں.... فرمایا کہ ایک بھی قبول نہیں.... یہ سنتے ہی میں تھرا (کانپ) گیا پھر پوچھا گیا کہ اور بھی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے میں نے سو ہزار یعنی ایک لاکھ درہم دیئے تھے.... حکم ہوا یہ بھی قبول نہیں.... پھر تو میں بہت ہی گھبرا گیا کہ جن چیزوں پر بخشش کا بھروسہ تھا انکا یہ حال ہوا اتنے میں حکم ہوا کہ کیا تجھ کو یاد نہیں ہے کہ تو نے راستے سے ایک کانٹا اٹھا کر ایک طرف پھینک دیا تھا کہ کسی کو لگ نہ جائے سو اس وجہ سے ہم نے تجھے بخش دیا.... معلوم ہوا کہ خلق خدا کی خدمت معمولی بھی ہو تو اس کا ثواب بہت ہے اس لئے جب کسی کو پریشان دیکھیں تو اس کی مدد کرنی چاہیے مالی نہ کر سکیں تو بدنی کر لیں بدنی بھی نہ کر سکیں تو وہیں پر اسکے لئے نقد دعا کر دیں.... چاہے آپ اسکو جانتے ہیں یا نہیں.... اس کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے.... (کلید بہشت ص ۲۹۸)

قاضی مقری حمید الدین

مولانا بدر الدین غزنوی..... خواجہ بختیار کا کی اور قاضی مقری حمید الدین نا گوری موصوف میں دوستانہ مراسم تھے..... ایک دفعہ یہ تینوں بزرگ جامع مسجد دہلی میں معتکف تھے..... طے یہ ہوا کہ ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر قرآن مجید ختم کریں..... آپ کو امام کیا گیا باقی دو دوست مقتدی ہوئے..... آپ نے پہلی رکعت میں پورا قرآن شریف ختم کر کے دوسری رکعت میں مزید چار سیپارے سنائے..... پھر تینوں نے حصول رضائے الٰہی کے لیے دعا کی..... معمولاً آپ شب و روز میں دو دفعہ قرآن مجید ختم کرتے تھے..... مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی نے اپنی تصنیف ''ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت'' میں لکھا ہے کہ آپ کا سلوک بالقرآن تھا..... جملہ مدارج علویہ اسی سے حاصل فرمائے تھے..... ۶۴۴ھ میں وفات پائی قطب صاحب دہلی میں مزار ہے..... (تذکرہ قاریان ہند ج ۲ صفحہ ۶۹، ۷۰)

ایک علمی واقعہ

ابن العربی مالکی المذہب نے لکھا ہے کہ موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی اپنی اہلیہ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے..... ایک مرتبہ آپ نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ اگر تو چاند سے زیادہ حسین اور خوبصورت نہیں ہے تو تجھے تین طلاق ہیں..... ان کی بیوی یہ سن کر ان سے پردہ کرنے لگی اور کہا کہ مجھے طلاق ہوگئی..... چنانچہ جب ان کی بیوی ان سے پردہ کرنے لگی تو آپ کی راتیں کتنا دشوار ہوگئیں..... جب صبح ہوگئی تو خلیفہ منصور تشریف لائے تو ابن العربی نے منصور کو اس بات سے آگاہ کیا..... یہ سن کر منصور نے تمام فقہائے کرام کو طلب کر کے ان کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا تو سوائے ایک فقیہ کے تمام فقہاء نے طلاق پڑ جانے پر اتفاق کیا..... اختلاف کرنے والے فقیہ نے یہ کہا کہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوگی اس لئے کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے.....

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

''ہم نے انسان کو سب اچھے سانچے میں ڈھالا ہے''.....

تو منصور نے کہا کہ ہاں آپ کی بات تو درست معلوم ہوتی ہے..... چنانچہ منصور نے اس کی بیوی کو اس انکشاف سے مطلع کیا..... یہی جواب امام شافعیؒ سے بھی منقول ہے..... (حیاۃ الحیوان)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو ستانا

''ایک مرتبہ خلیفہ منصور بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ صادق رضی اللہ عنہ کو لاؤ کہ قتل کریں..... وزیر نے کہا کہ انہوں نے گوشۂ عبادت اختیار کر رکھی ہے..... ملک سے ہاتھ کوتاہ کر لیا ہے اب ان کے قتل سے کیا فائدہ..... خلیفہ نے کہا نہیں ان کو ضرور لاؤ..... وزیر نے ہر چند ٹالا مگر خلیفہ نے نہ سنا..... آخر کار وزیر آپ کے بلانے کو گیا..... اس کے جانے کے بعد خلیفہ نے غلاموں سے کہہ دیا کہ جس وقت امام صادق آویں اور میں ٹوپی سر سے اتاروں تم ان کو قتل کر ڈالنا..... اسی اثناء میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے ان کو دیکھتے ہی منصور تعظیم کو اٹھ کھڑا ہوا اور مسند پر ان کو بٹھایا اور آپ باادب تمام آگے بیٹھا اور عرض کیا کہ کیا حاجت ہے آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے اپنے پاس نہ بلانا..... اور آپ تشریف لے گئے فی الفور خلیفہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور کئی وقت یا کئی روز تک ہوش نہ آیا..... جب افاقہ ہوا تو وزیر نے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہوا ہے..... خلیفہ نے جواب دیا کہ جس وقت حضرت امام اندر آئے ایک اژدہا ان کے ساتھ منہ پھیلائے ہوئے تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر میں نے ان کو کچھ بھی تکلیف دی تو وہ مجھ کو کھا جائے گا..... اس خوف سے میں نے عذر کیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا.....'' (خزینۂ معرفت ص ۲۴۴ طبع انجمن ارشاد المسلمین)

قرآن مجید کی توہین پر نقد سزا

حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارا پانی نیچے ہی غائب ہو جائے تو وہ کون ہے جو تمہارے پاس صاف پانی لے آئے گا..... اس آیت سے متعلق بعض تفاسیر میں یہ حکایت منقول ہے کہ کسی متکبر نے یہ آیت سن کر کہا کہ اگر ایسا اتفاق ہووے تو ہم پھاوڑے اور کدال کے زور سے پانی زمین سے کھود کر نکال لاویں گے..... یہ بات اس کے منہ سے نکلتے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں کا پانی خشک کر دیا اور اس کی دونوں آنکھیں اندھی ہو گئیں اور روشنی جاتی رہی اور غیب سے ایک آواز آئی کہ پہلے یہ پانی اپنی آنکھ میں تو لے آ پھر زمین سے کنواں یا چشمہ کھود کر پانی نکالنا..... اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی سے ڈرنا چاہئے..... (درس قرآن پارہ ۲۹)

مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا ایک واقعہ

حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہم اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں: میں اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سناتا ہوں انتقال سے چند روز پہلے کی بات ہے فرمانے لگے دیکھو وہ ایک تار لٹکا ہوا ہے اس کے اندر بہت سارے کاغذ پروئے ہوئے ہیں، وہ تار اٹھالاؤ، میں اٹھالایا تو اس میں بہت سارے کیش میمو تھے دارالعلوم کے مطبخ سے آٹا کھانا خریدا اتنے پیسے، اور ذاتی کال ٹیلی فون پر کی اس کا معاوضہ اتنے پیسے، دارالعلوم کی گاڑی ذاتی کام میں استعمال ہوئی اس کے پیسے جمع کرائے گئے اس کا کیش میمو، غرض رسیدوں اور کیش میموں کا ایک موٹا گڈا تھا، فرمایا کہ اگرچہ اس کا حساب مکمل ہو چکا، میں ادائیگی بھی کر چکا، اب ان کو محفوظ رکھنے کی کوئی اور ضرورت نہیں، لیکن میں اس واسطے رکھتا ہوں کہ بعض لوگ اہل مدارس پر تہمت لگایا کرتے ہیں کہ یہ لوگ چندہ کھاتے ہیں، مدرسہ کا پیسہ کھاتے ہیں، یہ میں نے اس واسطے رکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے تو اس کے منہ پر مار سکوں کہ لو اس کو دیکھ لو.....(رسالہ البلاغ شمارہ ۶۵)

سعادت مند بیٹا

حضرت مولانا محمد یاسین صاحب رحمہ اللہ نے طالب علمی کا پورا زمانہ عسرت اور تنگدستی میں بسر کیا.....ایک روز آپ گرمی کی دوپہر میں دارالعلوم کے اسباق سے تھک تھکا کر چھٹی کے وقت گھر پہنچے تو والدہ نے آبدیدہ ہو کر اپنے لائق فرزند سے کہا: ''بیٹا آج تو گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے البتہ ہماری زمین میں گندم کی فصل تیار کھڑی ہے اگر تم اس گندم کو کاٹ لاؤ تو میں اس کو صاف کر کے آٹا پیس کر روٹی پکا دوں گی''.....سعادت مند بیٹا محنت اور بھوک سے درماندہ اسی گرمی کی دوپہر میں اپنی زمین کی طرف چل دیا اور وہاں سے جس قدر بوجھ اٹھا سکتا تھا اتنی گندم کاٹ کر لے آیا والدہ نے اسے کوٹ چھان پیس کر آٹا بنایا اور روٹی پکائی اس طرح ظہر کے وقت تک بھوک کا کچھ سامان ہوا ظہر کے بعد اپنے اسباق کے لئے چلے گئے.....ماں باپ اور بیٹے نے اسی فقر و فاقہ میں وقت گذارا مگر تعلیم میں فرق نہ آنے دیا.....(بڑوں کا بچپن)

غیبت سے چارہ نہ ہو تو یہ عمل کرو

سیدی شیخ المواہب شاذلی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ۸۲۵ھ میں جامعہ ازہر کی چھت پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارت میرے قلب پر رکھا اور فرمایا اے میرے بیٹے غیبت حرام ہے۔ کیا تو نے اللہ کا قول ولا یغتب بعضکم بعضا (نہ غیبت کریں بعض تمہارے بعض کی) نہیں سنا۔ میرے پاس اس وقت ایک جماعت بیٹھی تھی اس نے بعض لوگوں کی غیبت کی تھی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم کو غیبت سے چارہ نہ ہو تو سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ شریف) اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس) پڑھو اور ان کا ثواب اس شخص کی نذر کردو جس کی غیبت ہوئی۔ کیونکہ غیبت و ثواب متوارث و متوافق ہو جائے گا۔ (برکات درود شریف)

بے خود ہونا آسان ہے باخدا ہونا مشکل ہے

حضرت مخدوم قاری امیر نظام الدین المعروف بہ مخدوم شیخ بھیکہ شاہ بھکاری علوی قادری رزاقی ۸۹۰ھ میں کاکوری (یوپی بھارت) میں پیدا ہوئے۔ فرمایا ایک روز لڑکپن میں میں نے کہا کہ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہے جو حرمین شریف جاتے اور واپس آ جاتے ہیں۔ اگر مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی تو میں مدت العمر واپس نہ آوں گا۔ اس کا جواب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں یہ دیا کہ تم جو زیارت کعبہ شریف کر کے واپس جانا نہیں چاہتے تو ایسا نہ کرو تم کو ہندوستان میں رہنا ہے تا کہ تم سے لوگوں کو فائدہ ہو اور تم جو عقد کرو گے اس سے اولاد صالح و باخدا پیدا ہوگی۔ اور یہ فرما کر میرے سر پر ہاتھ رکھا جس سے میرا دماغ ایسا معطر ہوا کہ میں بے خود ہو گیا۔ پھر دست مبارک سے سر کو حرکت دے کر فرمایا کہ بے خود ہونا آسان ہے اور باخود اور باخدا ہونا مشکل ہے۔ بندہ ساقط الخدمت سے معبود کا کام ٹھیک نہیں ہوتا خدا کا شکر ادا کرو جس نے تم کو اسقدر قوی استعداد عطاء فرمائی۔ سات کاملین سے تمہاری تکمیل ہوگی اور اسی وقت مرتبہ احسان کی حقیقت تم پر مکشوف ہوگی۔ پھر دست مبارک سینے پر رکھ کر فرمایا اس کی تفصیل دوسرے وقت پر موقوف ہے اس کے بعد سینے پر سے ہاتھ دائیں جانب اور پھر بائیں جانب پھیر کر کلمہء سابقہ مقرر فرمایا۔ اس کے بعد دست مبارک اٹھا کر یہ آیت پڑھی: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

ماں کی بددعا کا ستر سال بعد اثر

ایک صاحب بوڑھے تھے ایک دن گر گئے تو ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی.... فرمانے لگے آج ستر سال کے بعد ماں کی بددعا اپنا کام کرگئی.... فرمانے لگے کہ بچپن میں چڑیاں پکڑتا تھا تو ماں مجھے منع کرتی تھی اور میں رکتا نہیں تھا.... بچہ تھا تو ماں نے مجھے ایک دن کہا اللہ کرے تو گرے اور تیری ٹانگ ٹوٹ جائے وہ بات آئی گئی ہوگئی.... آج ستر سال کے بعد وہ بددعا لگ گئی اور ٹانگ ٹوٹ گئی تو جس طرح ماں باپ کی دعا اثر رکھتی ہے اسی طرح ان کی بددعا بھی بڑا اثر رکھتی ہے....

اس لئے بچوں کو والدین کی نیک دعائیں لینی چاہیئے اور والدین بھی کبھی بچوں کو بددعا نہ دیں۔ (محاسن اسلام شمارہ ۵۸)

ایک روز میں ختم قرآن کرنے والے بارہ ہزار آدمی:

بلبنی عہد کے ایک امیر فخر الدین تھے..... جن کے یہاں بارہ ہزار وظیفہ خوار قرآن پاک پڑھنے کے لیے مقرر تھے، ہر روز ایک ہزار بار قرآن شریف ختم کرتے..... یہ امیر ہر سال ایک ہزار غریب لڑکیوں کے لیے جہیز کا سامان بھی فراہم کرتے..... قرآن مجید سے والہانہ لگاؤ کے عجیب عجیب نمونے ملتے ہیں..... (تذکرہ قاریان ہند ج اصفحہ ۹۸)

جوانوں کو نصیحت

ابن ابی عدی رحمہ اللہ نے فرمایا داؤد بن ابی ہند ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے اے نوجوانوں کی جماعت! میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں شاید اس سے تم میں سے کسی کو نفع ہو جائے، جب میں لڑکا تھا۔

تو اس وقت بازار کی طرف کثرت سے آیا جایا کرتا تھا..... جب میں ایک جگہ پہنچتا تو اپنے اوپر یہ لازم کر لیتا کہ فلاں جگہ تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوا جاؤں گا اور جب اس جگہ تک پہنچ جاتا تو پھر اپنے اوپر لازم کر لیتا اور اسی طرح کرتے کرتے گھر تک پہنچ جاتا..... (دل کی باتیں)

عملی تعلیم کا ایک واقعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے قول وعمل ہی سے اس کی تعلیم نہیں دی بلکہ اپنے ساتھیوں کی کم توجہی پر ان کو آداب کے مطابق عمل کرنے پر مجبور بھی فرمایا ہے اور ان سے کام لے کر بتلایا..... مثلاً ایک صحابی ایک ہدیہ لے کر بغیر سلام کئے اور بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لئے ہوئے داخل ہو گئے..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

باہر واپس جاؤ اور "السلام علیکم" کیا میں حاضر ہو جاؤں؟ یہ کہہ کر پھر آؤ..... (آداب معاشرت)

احترام قرآن کی وجہ سے بادشاہ کی مغفرت

ایک بادشاہ سیر وشکار میں تنہا رہ کر کسی قریہ میں ایک دیہاتی کا مہمان ہوا..... شب کو جس دالان میں وہ مقیم ہوا دیکھا کہ اس کے ایک طاق میں قرآن مجید رکھا ہوا ہے..... یہ دیکھ کر اس کی عظمت وجلالت اس کے دل ودماغ پر چھا گئی اور ساری رات ایک گوشہ میں بیٹھ کر جاگتے ہوئے صبح کر دی..... اس بادشاہ کے مرنے کے بعد سلطان اولیاء حضرت خواجہ نظام الدین نے خواب میں دیکھا..... پوچھا خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ بادشاہ نے جواب دیا کہ بخش دیا..... کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس رات کا میرا جاگنا اور قرآن مجید کا اس قدر احترام کرنا پسند آ گیا تھا..... (انوار الباری)

غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت

محمد بن المنکدر کہتے ہیں کہ مجھ سے خود حضرت سفینہؓ نے بیان کیا ہے کہ میں ایک مرتبہ کشتی سے دریا کا سفر کر رہا تھا کہ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں ایک تختہ پر بیٹھ گیا..... وہ تختہ بہتا ہوا ایک شیر کی جھاڑی کے قریب لگ گیا..... اتنے میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شیر میری طرف لپکا (جھپٹا) تو میں نے اس سے یہ کہا کہ میں سفینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں..... اس وقت میں راستہ سے بھٹک گیا ہوں (یہ سنتے ہی) شیر مونڈھے سے اشارہ کرنے لگا..... یہاں تک کہ اس نے مجھے سیدھے راستہ پر لا کھڑا کیا..... اس کے بعد شیر گرجنے لگا تو میں سمجھ گیا کہ اب یہ رخصت ہو رہا ہے میں مامون ہو گیا..... (حیاۃ الحیوان)

خلیفہ مستنصر باللہ اور وجیہ قیروانی

عباسی خلیفہ مستنصر باللہ (۶۲۳ھ تا ۶۴۰ھ) شعروشاعری کا اچھا ذوق رکھتا تھا..... وہ شعراء کا بڑا قدردان تھا..... اکثر شاعر اس کو اچھے قصائد لکھ کر سناتے تھے اور انعام واکرام حاصل کرتے تھے..... اس کے دربار میں ایک شاعر وجیہ قیروانی بھی تھا ایک دن وہ بادشاہ کی شان میں ایک قصیدہ لکھ کر لایا..... بادشاہ نے بڑی توجہ سے یہ قصیدہ سنا اس کا ایک شعر یہ تھا.....

لو کنت یوما لسقیفة حاضراً　　کنت المقدم والامام الادعاً

"یعنی اے امیر المومنین اگر آپ سقیفہ کے دن موجود ہوتے تو آپ ہی امام (خلیفہ) مقرر کیے جاتے".....

مستنصر نے یہ شعر سنا تو بہت پسند کیا' وجیہ قیروانی کو اس شعر پر خوب داد ملی لیکن اس وقت دربار میں ایک حق گو اور حق پرست بھی موجود تھا' اس نے کہا "نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے..... یہ شعر ہمارے عقیدے اور ایمان کے بھی خلاف ہے..... وجیہ کیا تجھ کو نہیں معلوم کہ اس وقت امیر المومنین کے جد امجد حضرت عباس رضی اللہ عنہ موجود تھے وہ صحابی رسول بھی تھے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں ان کو امام نہیں بنایا گیا..... پھر امیر المومنین کو کیسے امام بنایا جاسکتا تھا.....

یہ حق بات سن کر مستنصر بہت متاثر ہوا..... اس نے اس شخص کو خلعت عطا کیا اور وجیہ کو شہر بدر کرادیا..... (تاریخ الخلفاء' سیوطی بحوالہ ذہبی)

چوروں کے سردار کا انعام

ایک شاعر چوروں کے ایک امیر کے پاس گیا اور تعریف کی..... حکم دیا اس کے کپڑے اتارلو اور اس کو گاؤں سے نکال دو..... غریب ننگا' سرما میں جارہا تھا..... کتوں نے اس کا پیچھا کیا..... چاہا کہ کوئی پتھر اٹھائے اور کتوں کو بھگائے..... زمین پر برف جمی ہوئی تھی..... عاجز ہوگیا اور کہا: یہ کیسے حرام زادے آدمی ہیں کتوں کو کھول دیتے ہیں اور کو باندھے ہوئے ہیں..... چوروں کے امیر نے بالا خانہ سے دیکھا' سنا' ہنسا' اور کہا: اے حکیم! مجھ سے کچھ طلب کر' کہا: میں اپنے کپڑے مانگتا ہوں اگر بطور انعام عطا کرے.....

چوروں کے سردار کو اس پر رحم آیا اس کے کپڑے واپس دے دیئے اور ایک چمڑے کی قبا اور چند درہم اس پر اضافہ کردیا..... (گلستان سعدی)

عبادت کی لذت

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئیؒ صاحب قدس سرہٗ نے ایک مرتبہ فرمایا انسان کے اس نفس کو لذت اور مزہ چاہئے.... اس کی خوراک لذت اور مزہ ہے لیکن لذت اور مزہ کی کوئی خاص شکل اس کو مطلوب نہیں کہ فلاں قسم کا مزہ چاہئے اور فلاں قسم کا نہیں چاہئے.... بس اس کو تو مزہ چاہئے.... اب تم نے اسکو خراب قسم کے مزے کا عادی بنا دیا ہے.... خراب قسم کی لذتوں کا عادی بنا دیا ہے ایک مرتبہ اس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کی لذت سے آشنا کر دو اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے کی لذت سے آشنا کر دو.... پھر یہ نفس اسی میں لذت اور مزہ لینے لگے گا.... (محاسن اسلام شمارہ ۶۵)

دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامان موت

حضرت عفان بن مسلم کے متعلق جب خلیفہ مامون رشید کو یہ پتہ چلا کہ وہ خلق قرآن میں یقین نہیں رکھتے ہیں تو اس نے اپنے نائب اسحاق بن ابراہیم کے پاس کوفہ یہ فرمان بھیجا کہ ان سے عقیدۂ خلق قرآن کا اقرار لیا جائے اسحاق نے عفان بن مسلم کو طلب کر کے مامون کا خط پڑھ کر سنایا جس میں تحریر تھا: "امام عفان کی آزمائش کروان کو عقیدۂ خلق قرآن کا اقرار کرنے کی دعوت دو اگر وہ اس کے قائل ہو جائیں تو ٹھیک لیکن اگر وہ عقیدہ خلق قرآن کو قبول نہ کریں تو پھر ان کا وظیفہ بند کر دو".....

خط سنا کر اسحاق نے ان سے کہا کہ "اب تمہارا کیا خیال ہے؟ خلق قرآن کا اقرار کرتے ہو یا وظیفہ بند کیا جائے..... انہوں نے اس کے جواب میں پوری سورۂ اخلاص پڑھی..... **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○** (کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کی برابری کر سکتا ہے")

کہا کیا یہ مخلوق ہے؟ خدا کی قسم یہ اللہ کا کلام ہے اس سے کوئی احمق ہی انکار کر سکتا ہے".....

اسحاق بن ابراہیم نے بڑے غصہ سے کہا کہ جناب امیر المومنین کے حکم کے مطابق تمہارا وظیفہ بند کیا جاتا ہے عفانؒ بن مسلم نے انتہائی صبر و استقلال سے جواب دیا..... واللہ خیر الرازقین یعنی اللہ رزق کا بہتر بندوبست کرنے والا ہے..... یہ کہہ کر وہ اپنے گھر واپس چلے آئے.....

دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامان موت فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

(اقبالؒ)

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے حفظ قرآن کا واقعہ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے جب پہلا حج کیا تو کراچی کے راستے سے کیا تھا.... اس زمانے میں اسٹیمر نہیں تھی.... بادبانی جہاز تھے.... تو حضرت بھی بادبانی جہاز میں سوار ہوئے اور رمضان شریف آ گیا.... گویا شعبان میں چلے تھے کشتی کے اندر رمضان آ گیا اور اتفاق سے کوئی حافظ نہیں.... تراویح سورۂ فیل سے ہوئی.... تو حضرت کو بڑی غیرت آئی.... کہ اڈھائی تین سو آدمی جہاز میں موجود اور تراویح میں قرآن کریم نہ سنایا جائے.... ایک بھی حافظ نہیں.... اسی دن قرآن یاد کرنے بیٹھے.... روز ایک سپارہ حفظ کرتے اور رات کو تراویح میں سنا دیتے.... (دین ودانش جلد ۳)

نوافل کی ترغیب

شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی مدظلہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ اپنے مکان سے دارالعلوم کے ایک اجلاس میں شرکت کیلئے تشریف لائے.... اجلاس مغرب کے متصل بعد ہونا تھا مغرب کا وقت راستے ہی میں ہو گیا اور ہم نے راستے کی ایک مسجد میں مغرب کی نماز پڑھ لی چونکہ اجلاس میں شرکت کی جلدی تھی اس لیے صرف سنت مؤکدہ پر اکتفا کر لیا.... اور صلاۃ الاوابین پڑھے بغیر روانہ ہو گئے.... (اوابین ان چھ رکعات پر مشتمل نوافل کو کہتے ہیں جو مغرب کے بعد پڑھے جاتے ہیں اور ان کی بڑی فضیلت آئی ہے) اجلاس کے اختتام پر وہیں عشا کی نماز پڑھی نماز کے بعد حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ نے پوچھا کہ تقی میاں آج اوابین کا کیا ہوا؟ احقر نے عرض کیا کہ حضرت آج جلدی کی وجہ سے رہ گئیں.... فرمایا کہ کیوں رہ گئیں اس وقت نہ پڑھ سکتے تھے تو عشاء کے بعد پڑھ لیتے.... آج مجھ سے بھی اپنے وقت کی اوابین ادا نہ ہو سکی تھیں لیکن الحمدللہ میں نے عشاء کے بعد چھ رکعات مزید بطور تلافی ادا کیں اور معمولاً ایسا ہی کرتا ہوں.... (مآثر عارفی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قناعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سیر ہو کر نہیں کھائے خشک ٹکڑے تک اور تم ہو کہ دنیا اڑائے جا رہے ہو.... (دل کی باتیں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے دو عمل

حضرت مولانا شمس الدین محمد رومی حضرت مولانا جامی کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا بیان ہے کہ میری آرزو تھی کہ مجھے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو۔ میری والدہ نے ایک دعا شب جمعہ کو چند بار بالالتزام پڑھنے کو بتائی۔ میں نے یہ بھی سنا تھا کہ جو شخص شب جمعہ تین ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا اس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ غرض یہ دونوں عمل کر کے میں سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ میں گھر سے باہر ہوں اور والدہ میرے انتظار میں ہیں اور فرمارہی ہیں کہ میں تمہاری منتظر ہوں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں رونق افروز ہیں آؤ تمہیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے چلوں۔ والدہ میرا ہاتھ پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد ایک اچھا خاصہ مجمع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ تحریر املاء کرار ہے ہیں۔ اور لوگ یہ تحریریں اطراف عالم میں بھیج رہے ہیں۔ حضرت مولانا اشرف الدین عثمان زیارت گاہی جن کا شمار علماء ربانی میں ہوتا ہے لکھ رہے ہیں۔ میری والدہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ لڑکا جس کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی وہ عمر دراز دولت مند اور بزرگ صفات ہوگا کیا یہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری جانب نظر ڈالی اور تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ وہی لڑکا ہے۔ (دینی دسترخوان جلد۲)

چند دراہم کا عطیہ

احمد بن محمد صوفی فرماتے ہیں کہ میں تین مہینوں تک جنگلوں میں پھرتا رہا یہاں تک کہ میرے جسم کی کھال گل گئی۔ بعدہ میں مدینہ شریف آیا اور سلام عرض کیا اور روضہء اقدس کے پاس سو گیا۔ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احمد تو آ گیا دیکھ تیرا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا میں بھوکا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاتھ کھول۔ جب میں نے ہاتھ کھولا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں چند درہم رکھ دیئے۔ جب میں بیدار ہوا تو وہ درہم میرے ہاتھ میں موجود تھے۔ بازار گیا اور کھانا خرید کر کھایا اور واپس بستی چلا گیا۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

پچاس دن میں پورا قرآن مجید پڑھنا

جب ورشؒ نافعؒ کے پاس پڑھنے کے لیے آئے اور آپ سے پڑھنے کی اجازت چاہی تو نافعؒ نے فرمایا..... بِتْ فِی الْمَسْجِدِ (رات کو مسجد نبوی میں ٹھہرو) سو جب تہجد کے وقت آپ کے سب تلامذہ جمع ہو گئے تو آپ نے ورشؒ سے پوچھا اَبِتَّ فِی الْمَسْجِد (کیا تم نے رات مسجد میں گذاری ہے) انہوں نے جواب دیا جی ہاں اس پر فرمایا..... اَنْتَ اَوْلٰی بِالْقِرَاءَ ۃِ (تم پڑھنے کے زیادہ حقدار ہو پڑھو) سو ورشؒ نے آپ سے پچاس دن میں تقریباً ایک سو پچیس آیتیں روزانہ کے حساب سے پورا قرآن مجید پڑھا پھر بعض اہل اقراء کی عادت اس کے مطابق چل پڑی..... (تحفۂ حفاظ)

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی

بخاری نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید سیکھتے اور سکھلاتے ہیں.....

طبرانی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خَیْرُکُمْ مَّنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَاَقْرَاَہٗ تم میں بہترین اشخاص وہ ہیں جو قرآن پڑھتے اور پڑھاتے رہتے ہیں..... چنانچہ رئیس القراء حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی کوفی پہلی حدیث کو روایت کر کے فرماتے تھے کہ مجھے اسی حدیث نے یہاں لا بٹھایا ہے.....

حضرت بڑے کثیر العلم جلیل القدر تابعی تھے لوگ آپ سے مختلف علوم حاصل کرنے کی تمنا کرتے تھے..... مگر آپ چالیس سال سے زیادہ عرصے تک کوفہ کی جامع مسجد میں صرف قرآن کی تعلیم دیتے رہے اور جب کوئی پوچھتا تو وہی حدیث اول سنا دیا کرتے..... امام عاصم رضی اللہ عنہ کوفی آپ ہی کے شاگردوں میں سے ہیں..... (تذکرہ قاریان ہند جلد اول صفحہ ۲۳،۲۴)

نیز حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بھی آپ ہی سے قرآن پڑھا ہے..... (نشر کبیر)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی سود پر گرفت

جس زمانہ میں سود کے جائز اور ناجائز ہونے کی بحث زور وشور پر تھی.... حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کو پنجاب کے سفر میں لاہور قیام کرنا ہوا.... لاہور کے علماء وزعماء آپ کی خدمت میں جمع ہوگئے جن میں مولانا ظفر علی خان بھی تھے.... موصوف بھی اسی گروہ سے تعلق رکھتے جو سودخوری کو مسلمانوں کیلئے سودمند سمجھتا.... انہوں نے اس نیت سے کہ حضرت شاہ صاحب سے کوئی جواز حاصل کرلیا جائے سوال کیا تو حضرت نے ڈیڑھ دو گھنٹہ سود کی حرمت اسکی ہلاکت و بلاء انگیزیوں پر سیر حاصل گفتگو کی.... جو ظفر علی خان کے مقصد کے بالکل خلاف پڑی انہوں نے اسلوب بدل کر پھر سوال کیا تو حضرت شاہ صاحب نے اپنے خصوصی انداز میں فرمایا کہ ''بھائی ہم مسئلہ کشف (واضح) کر چکے اب جس کو جہنم میں جانا ہو چلا جائے لیکن ہماری گردنوں کو پل نہ بنائے''.... یہ مختصر جملہ سود کی ان مضرتوں پر خوب پھیلا ہوا ہے جس کا سلسلہ دنیائے دوں سے چل کر جہنم تک دراز ہے.... (حیاتِ کشمیری)

دور حاضر کی ایک مثال

ہمارے شہر کے ایک بزرگ ہیں.... جن کے ہاں ایک کھاتی پیتی فیملی رشتے کی درخواست لے کر آئی.... بزرگ فرمانے لگے، مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر اس شرط پر کہ شادی سے پہلے اور شادی کے بعد کوئی غیر شرعی رسم نہیں ہوگی اور میری بیٹی لڑکے کے دوسرے بھائیوں سے پردہ کرے گی.... بہن! لڑکے کے والدین نے سن کر یہ نہیں کہا ''کیا ہمارے بیٹے اتنے بُرے ہیں کہ آپ کی بیٹی ان سے پردہ کرے گی یا ایسی نیک پروین کو آپ اپنے گھر ہی رکھیں تو بہتر ہے''.... بلکہ انہوں نے بخوشی قبول کیا اور منگنی ہوگئی.... لڑکے کے والد نے کہا محترم اگر آپ اجازت دیں تو اندر جا کر اپنی بیٹی کو پیار دے آؤں.... بزرگ فرمانے لگے، یہ آپ کی بیٹی نکاح کے بعد بنے گی.... ابھی وہ آپ کیلئے غیر محرم ہے لہٰذا آپ بھی گناہ گار ہوں گے اور وہ بھی.... لڑکے کے باپ نے یہ جواب سُن کر منگنی توڑنے کا اعلان نہیں کیا بلکہ نہایت عاجزی سے کہا ''میرے لیے یہی سعادت اور خوشی کی بات ہے کہ آپ جیسے نیک آدمی کی بیٹی میرے گھر بہو بن کر رہے''.... (ملخص از سلیم رؤف)

حضرت مدنی رحمہ اللہ کے حفظ قرآن کا واقعہ

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کو انگریزوں نے ۱۳۶۲ھ میں گرفتار کیا تو جیل میں کوئی اور مشغلہ نہیں تھا قرآن کریم یاد کرنا شروع کردیا اور تقریباً دو ثلث یاد کیا اور روزا سے تراویح میں پڑھا کرتے تھے.....تو مولانا کی عمر ۵۶،۵۷ سال کی تھی.....جبکہ اس عمر میں یادداشت کمزور ہوجاتی ہے.....مگر یہ بھی قرآن کا اعجاز ہے کہ جو اس کی طرف متوجہ ہووہ خود اس کے قلب کے اندر آجاتا ہے خود بے اعتنائی کرے تو وہ ایک طرف ہوجاتا ہے.....(تحفۂ حفاظ)

اسلام سے وفاداری کا انوکھا واقعہ

ابن شوذب سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح بھی شریک تھے اور انکے والد بھی، مگر والد مشرکین مکہ کے ساتھ مل کر جنگ کررہے تھے اس بناء پر انہوں نے کئی مرتبہ تاک تاک کر حضرت ابوعبیدہ کو قتل کرنا چاہا مگر یہ بچ جاتے، لیکن اپنے والد پر حملہ نہیں کرتے تھے، بالآخر جب انہوں نے دیکھا کہ باپ بار بار مجھ پر حملہ کررہا ہے تو پھر انہوں نے بھی حملہ کرکے اپنے ہاتھوں باپ کو ہلاک کرکے اسلام سے وفاداری کی انوکھی مثال قائم کردی چنانچہ پھر حضرت ابوعبیدہ کی تعریف میں عرش سے طویل آیت نازل ہوئی لاتجد قوماً یؤمنون باللہ الخ (سورۃ المجادلۃ) یعنی تم نہ پاؤ گے اس قوم کو جو خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لائی ہو کہ وہ خدا اور اسکے رسول کے مخالفین سے محبت رکھتے ہونگے گو وہ انکے باپ، بیٹے، بھائی، یا انکے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں، یہی وہ مسلمان ہیں جنکے دلوں کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش کردیا ہے اور اپنے فیضانِ غیبی سے انکی مدد کی ہے.....(حلیہ ص ۱۴۵ ج ۱)

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ

شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ تراویح کے بعد صبح تک نوافل میں مشغول رہتے تھے اور یکے بعد دیگرے متعدد حفاظ سے قرآن مجید سنتے رہتے تھے.....حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس سرہٗ کے ہاں تو رمضان المبارک کا مہینہ تو دن رات تلاوت ہی کا ہوتا تھا.....ڈاک بھی بند اور ملاقات بھی گوارا نہیں ہوتی تھی.....(ماہنامہ بینات رمضان ۱۴۰۹ھ)

ایک مکھی پر شفقت کا واقعہ

مولانا محمد تقی عثمانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ حضرت ڈاکٹر عبدالحیؒ صاحب قدس اللہ سرہ سے بارہا یہ واقعہ سنا کہ ایک بزرگ تھے جو بہت بڑے عالم، فاضل، محدث اور مفسر تھے..... ساری عمر درس وتدریس اور تالیف وتصنیف میں گزری، اور علوم کے دریا بہا دیئے.... جب ان کا انتقال ہو گیا تو خواب میں کسی نے ان کو دیکھا تو ان سے پوچھا کہ حضرت! آپ کے ساتھ کیسا معاملہ ہوا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ مجھ پر اپنا فضل فرمایا لیکن معاملہ بڑا عجیب ہوا وہ یہ کہ ہمارے ذہن میں یہ تھا کہ ہم نے الحمدللہ زندگی میں دین کی بڑی خدمت کی ہے درس وتدریس کی خدمت انجام دی وعظ اور تقریریں کیں.... تالیفات اور تصنیفات کیں.... دین کی تبلیغ کی.... حساب وکتاب کے وقت ان خدمات کا ذکر سامنے آئے گا.... اور ان خدمات کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم فرمائیں گے.... لیکن ہوا یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تمہیں بخشتے ہیں لیکن معلوم بھی ہے کہ کس وجہ سے بخش رہے ہیں؟ ذہن میں یہ آیا کہ ہم نے دین کی جو خدمات انجام دی تھیں ان کی بدولت اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے.... اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں.... ہم تمہیں ایک اور وجہ سے بخشتے ہیں وہ یہ کہ ایک دن تم کچھ لکھ رہے تھے.... اس زمانے میں لکڑی کے قلم ہوتے تھے اس قلم کو روشنائی میں ڈبو کر پھر لکھا جاتا تھا.... تم نے لکھنے کے لئے اپنا قلم روشنائی میں ڈبویا.... اس وقت ایک مکھی اس قلم پر بیٹھ گئی اور وہ مکھی قلم کی سیاہی چوسنے لگی تم اس مکھی کو دیکھ کر کچھ دیر کے لئے رک گئے اور یہ سوچا کہ یہ مکھی پیاسی ہے اس کو روشنائی پی لینے دو.... میں بعد میں لکھ لوں گا تم نے یہ اس وقت قلم کو روکا تھا وہ خالصۃً میری محبت اور میری مخلوق کی محبت میں اخلاص کے ساتھ روکا تھا.... اس وقت تمہارے دل میں کوئی اور جذبہ نہیں تھا.... جاؤ اس عمل کے بدلے میں آج ہم نے تمہاری مغفرت کردی.... (دین ودانش جلد۳)

آنکھ کی تکلیف کے لیے نسخہ

ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ میں سفیدی پڑ گئی تھی.... میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی.... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہد میں مشک ملا کر آنکھ میں سرمہ کی طرح لگا.... (برکات درود شریف)

''امین الامّۃ کا زھد''

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت ابو عبیدہ کے گھر آیا دیکھا تو آپ زاروقطار رو رہے ہیں آنے والے نے تعجب سے رونے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی فتوحات کا ذکر فرمایا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اے ابو عبیدہ اگر اس وقت تک تمہاری عمر وفا کرے تمہارے لیے صرف تین خادم کافی ہونگے ایک خاص تمہاری خدمت کیلئے دوسرا تمہارے اہل وعیال کیلئے تیسرا سفر میں ساتھ جانے کیلئے، اسی طرح سواری کیلئے بھی تین جانور کافی ہیں ایک تمہارے لیے ایک غلام کیلئے ایک سازوسامان اٹھانے کیلئے....لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ میرا گھر غلاموں سے اور اصطبل گھوڑوں سے بھرا ہوا ہے، آہ! میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوگا جو اسی حال میں ملے گا جس حال میں میں اسکو چھوڑ کر جاؤنگا....(سیر الصحابہ)

پانچ اور سات دن میں قراءت مکمل

حضرت ابن الجزریؒ فرماتے ہیں کہ میرے پاس حلب سے ایک شخص دمشق میں آیا تو اس نے مجھ سے پورا قرآن مجید قراءت ابن کثیر کے مطابق صرف پانچ دن میں اور قراءت کسائی کے مطابق صرف سات دن میں پڑھ لیا اور یہ دن پے در پے تھے.....(تحفۂ حفاظ)

نفرت گناہ گار سے نہیں گناہ سے

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ

جتنے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ گزرے ہیں ان سب کا حال یہ تھا کہ وہ اگر مخلوق کو برے حال میں دیکھتے' یا فسق وفجور میں اور گناہوں کے اندر مبتلا دیکھتے تو وہ ان گناہوں سے تو نفرت کرتے تھے اسلئے کہ گناہوں سے نفرت کرنا واجب ہے....انکے فسق وفجور سے اور انکے اعمال سے نفرت کرنا واجب ہے لیکن دل میں اس آدمی سے نفرت نہیں ہوتی تھی اسکی حقارت دل میں نہیں ہوتی تھی....(دین ودانش جلد۳)

جسے اللہ رکھے

شیخ ابوالحسن علی بن محمد المزین الصغیر الصوفی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں تبوک کے کسی دیہات میں گیا ہوا تھا تو مجھے پیاس محسوس ہوئی اتنے میں میں ایک کنوئیں میں پانی پینے کیلئے آیا تو اچانک میرا پیر پھسل گیا..... میں کنوئیں میں گر گیا..... کیا دیکھتا ہوں کہ کنوئیں کے اندر اچھی خاصی جگہ ہے تو میں اس جگہ کو درست کر کے وہاں بیٹھ گیا..... اتنے میں اچانک میں نے ایک جھنکار جیسی آواز سنی تو میں مند ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کالے رنگ کا سانپ میرے اوپر گر کر ادھر ادھر چکر لگانے لگا..... میں خاموش سہما ہوا بیٹھا تھا اتنے میں اس نے مجھے اپنی دم میں لپیٹ کر کنوئیں سے باہر کر دیا..... پھر اپنی دم کھول کر رخصت ہو گیا..... (حیاۃ الحیوان)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی گستاخی

مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "ایک روز والد بزرگوار (مولانا عبدالجبار غزنویؒ) کے درسِ بخاری میں ایک طالب علم نے کہہ دیا کہ امام ابوحنیفہؒ کو پندرہ حدیثیں یاد تھیں مجھے ان سے زیادہ حدیثیں یاد ہیں، والد صاحب کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا، اس کو حلقۂ درس سے نکال دیا اور مدرسہ سے بھی خارج کر دیا اور بمجوائے اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله (مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے) فرمایا کہ اس شخص کا خاتمہ دینِ حق پر نہیں ہوگا..... ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ معلوم ہوا کہ وہ طالب مرتد ہو گیا ہے..... اعاذنا اللہ من سوء الخاتمة"..... (سوانح مولانا داؤد غزنوی مرتبہ سید ابوبکر غزنوی ص ۳۸۴)

سلطان مظفر کا رونا

سلطان مظفر تلاوت بہت کیا کرتا تھا، ایک روز احوال قیامت کی آیت پر بہت رویا، شیخ جیوندیم سلطان جو قطب عالم کے فرزند تھے انہوں نے تسلی دی کہ آپ زاہد و عابد ہیں..... آپ کو ہراساں نہ ہونا چاہیے تو کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ نَجَا الْمُخِفُّوْنَ وَ هَلَکَ الْمُثْقِلُوْنَ (سبک بار نجات پا گئے اور گراں بار ہلاک ہو گئے) اس لئے روتا ہوں..... یہ بادشاہ راتوں کو رعایا کے حالات دریافت کرنے نکل جاتا اور اہل حاجت پاتا تو حاجت روائی کرتا..... (تذکرۂ قاریان ہند)

اُستاد کا احترام

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کی ذات سے بڑی عقیدت اور محبت تھی اور وہ ان کا ہمیشہ بڑا احترام کرتے تھے.... امام شافعی رحمہ اللہ سوار ہوتے تو یہ ان کے پیچھے پیچھے پیدل ان سے سوالات کرتے جاتے تھے' ان کا خود اپنا بیان ہے کہ میں نے تیس برس سے کوئی ایسی نماز نہیں پڑھی جس میں امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے دعا نہ کی ہو....

ہمارے استاد و شیخ حضرت مولانا محمد اکبر خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ارشاد فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے فقہی مسلک کی بنیادی کتاب ''الام'' جب امام نے مرتب کر لی تو اپنے شاگردوں کو احتیاطاً دی کہ ذرا دیکھیں اس میں کوئی غلطی تو نہیں رہ گئی.... شاگردوں نے کتاب پڑھنے کے بعد بتایا کہ اس میں پچاس غلطیاں ہیں.... آپ نے پھر ایک جماعت کے حوالہ کی کہ اس کی تصحیح کریں.... اس طرح چار دفعہ تصحیح کرا کر مکمل اطمینان کر لیا کہ اب اس کی تصحیح تا حد امکان مکمل ہو گئی ہے' لیکن پھر بھی پڑھنے والوں نے بتایا کہ اس میں دس مقامات پر غلطیاں پائی گئی ہیں' تو حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا یہ معجزہ و خصوصیت قرآن کریم ہی کا ہے کہ وہ غلطیوں سے پاک ہے.... (محاسن اسلام شمارہ ۶۸،۶۷)

نجات کا طریقہ

ایک شخص مسجد میں بڑے شوق سے اذان دیتا ایسے لہجے میں کہ سننے والوں کو اس سے نفرت ہوتی..... صاحب مسجد ایک امیر تھا..... عادل' نیک خصلت' وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کو رنجیدہ دل کرے..... کہا: اے جوانمرد! اس مسجد کے قدیم موذن بھی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے میں نے پانچ دینار مقرر کئے ہیں..... تجھ کو دس دینار دیتا ہوں' تم کسی دوسرے مقام پر چلے جاؤ' وہ اس بات پر راضی ہو گیا اور چلا گیا..... چند دن کے بعد کسی راستے میں امیر کے پاس آ کر کہا: اے مالک! آپ نے مجھ پر ظلم کیا کہ دس دینار دے کر آپ نے مجھے مسجد سے نکال دیا جس مقام پر میں گیا ہوں بیس دینار دے رہے ہیں کہ دوسری جگہ چلا جاؤں..... میں قبول نہیں کر رہا ہوں امیر ہنسا اور کہا ہرگز نہ لو وہ پچاس دینار دینے پر راضی ہو جائیں گے..... (گلستان سعدی)

محقق ابن الجزری رحمہ اللہ

حضرت محققؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے جب شیخ علامہ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن کی طرف مصر کا سفر کیا..... اور ان سے شاطبیہ وعنوان وتیسیر کے طرق کے موافق قراآت سبعہ کی جمع الجموع پڑھنی شروع کی اور اسی اثنا میں مجھے دوسرے سفر کی نوبت آئی..... اور میں سورۂ حجر کے آخر تک پہنچ چکا تھا..... تو میں نے بقیہ حصہ قرآن (یعنی سورۂ نحل سے آخر قرآن تک کے پونے سترہ پاروں) کو شب جمعہ سے شب پنجشنبہ تک صرف ایک ہفتہ میں پورا کر لیا..... اور میری قراءت کی سب سے آخری مجلس سورۂ واقعہ کے شروع سے اخیر قرآن عظیم تک تھی..... جس کو ایک ہی رات میں پورا کر لیا..... وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ..... (تحفۂ حفاظ)

ایک پاکدامنہ عورت پر الزام تراشی کا انجام

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۹/۱۸۲۲)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے حالات لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''سترہ سال کی عمر میں آپ نے مجلسِ افادہ تعلیم کی ابتدا فرمائی تھی..... لوگ یہ نقل کرتے ہیں کہ اسی زمانہ میں مدینہ کی ایک نیک بی بی کی وفات ہوئی جب غسل دینے والی عورت نے اس کو غسل دیا تو اس نیک بخت مردہ عورت کی شرمگاہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہا کہ یہ فرج کس قدر زنا کار تھی فوراً اس کا ہاتھ فرج پر ایسا چسپاں ہوا کہ اس کے جدا کرنے کی سب نے کوشش وتدبیر کی مگر فرج سے اس کا ہاتھ جدا نہ ہوا..... انجام کار اس مشکل کو علماء اور فقہاء کی خدمت میں پیش کر کے اس کا علاج اور تدبیر دریافت کی سب کے سب اس سے عاجز ہوئے لیکن امام صاحب نے اس راز کی حقیقت کو اپنے ذہن رسا اور کامل فہم سے دریافت کر کے یہ فرمایا کہ اس غسل دینے والی کو حد قذف (یعنی جو سزا شریعت نے زنا کی تہمت لگانے والے کے لئے مقرر فرمائی ہے) لگائی جائے آپ کے ارشاد کے مطابق اس کے اسی درے لگائے تو ہاتھ فرج سے فوراً جدا ہو گیا سب کے دلوں میں امام صاحب کی امامت وفراست اسی دن سے راسخ طور سے جاگزیں ہو گئی.....'' (بستان المحدثین)

فکر آخرت

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی عبادت گذار اور پرہیزگار تھیں.... فکر آخرت کا اس سے اندازہ ہوگا کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بلا کر کہا کہ زندگی میں ہم میں آپس میں سوکنوں والی رنجش رہی ہے لہٰذا تم میرا کہا سنا سب کچھ معاف کردو.... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے معاف کردیا اور ان کی مغفرت کی دعا کی.... اس کے بعد ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ خدا تمہیں خوش کرے جیسے تم نے مجھے ابھی خوش کیا ہے....

اس کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بلا کر یہی گفتگو کی جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی.... (الاصابہ ۱۲)

خوراک ولباس بھی بیت المال سے نہ لیتے

حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ صبح وشام کی گذران اس حال میں کرتے کہ اسی چیز سے کھاتے جو آپ کے لیے مدینہ سے آتی تھی....

ہارون بن عنترہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ایک پوشیدہ چادر لپیٹ کر کانپ رہے تھے، میں نے کہا اے امیر المومنین بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اور آپ کے گھر والوں کے لئے اس مال میں حق رکھا ہے اور آپ اپنے سے جو کر رہے ہیں سو کر رہے ہیں؟ تو فرمایا اللہ کی قسم میں تمہارے مال سے کچھ بھی نہیں لیتا اور میری یہ وہ چادر ہے جسے میں اپنے گھر سے لیکر آیا تھا.... یا آپ نے فرمایا جسے میں مدینہ سے لایا تھا.... (دین ودانش جلد ۴)

ابراہیم علیہ السلام کا اکرام

حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حشر کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنے کے اٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اپنے خلیل کو عریاں نہیں دیکھنا چاہتا.... تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے..... وہ سب سے پہلے شخص ہوں گے جن کو کپڑے پہنائے جائیں گے..... (دل کی باتیں)

برودت معدہ کے لیے نسخہ

ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو برودت معدہ کا یہ نسخہ تعلیم فرمایا۔

شہد ڈیڑھ اوقیہ، کلونجی دو درم، انیسون دو درم، سبز پودینہ ڈیڑھ اوقیہ، خرفہ آدھا درم، لونگ آدھا درم، تھوڑے سے لیموں کے چھلکے اور تھوڑا سا سرکہ۔ سب کو ایک جگہ کر کے آگ پر پکائے اور پھر تھوڑا تھوڑا کر کے کھائے۔ (دینی دستر خوان جلد ۲)

طاعون سے حفاظت کے لیے دُرود شریف

مولانا شمس الدین کیشی کے زمانہ میں جب وبائے طاعون پھیلی تو آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھ کو کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کی برکت سے طاعونکی وبا سے محفوظ رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی یہ دُرُود مجھ پر بھیجے گا طاعون اور دیگر وباؤں سے محفوظ رہے گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بَعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَدَوَآءٍ۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ

صوفی بزرگ، منصور حلاج کے دوست اور حضرت جنید بغدادیؒ کے رشتہ دار، موت کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے کہا لا اِلٰهَ اللّٰه پڑھیے، فرمایا جب غیر اللہ ہے ہی نہیں تو میں نفی کس کی کروں حاضرین نے کہا کلمہ پڑھنے کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں۔ پھر ایک شخص نے با آواز بلند کلمہ شہادت کی تلقین کی تو فرمایا، ایک مُردہ شخص زندہ کو تلقین و نصیحت کرنے آیا ہے ذرا دیر بعد لوگوں نے پوچھا کہ حضرتؒ آپ کا کیا حال ہے فرمایا، ''میں اپنے محبوب حقیقی تک پہنچ چکا ہوں'' یہ کہتے ہوئے رُوح پرواز کر گئی۔

حقیقی دانا

حضرت جعفر بن سلیمان کہتے ہیں میں نے حضرت شمیط رحمہ اللہ سے ایک دفعہ سنا: جو شخص موت کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھے وہ دنیا کی تنگی یا وسعت کی پرواہ نہیں کرتا'' (دل کی باتیں)

چار لاکھ کا صدقہ

حضرت سعدیؒ بنت عوف المریہ کہتی ہیں ایک دن حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آئے تو مغموم تھے، میں نے کہا کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو غمزدہ دیکھ رہی ہوں اور میں نے کہا آپ کا کیا مسئلہ ہے؟ اگر آپ کو مجھ سے کوئی تکلیف ہے تو میں اس میں آپ کا تعاون کروں گی؟ فرمایا نہیں تم ایک مسلمان مرد کی بہت اچھی رفیقۂ حیات ہو، میں نے کہا پھر آپ کو کیا ہے؟ فرمایا میرے پاس مال بہت زیادہ ہو گیا ہے اور اس نے مجھے تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے.... میں نے کہا کوئی بات نہیں آپ اسے تقسیم کر دیں.... چنانچہ آپ نے اس مال کو تقسیم کر دیا حتیٰ کہ اس میں سے ایک درہم بھی باقی نہیں رہا.... حضرت طلحہ بن یحییٰ کہتے ہیں میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن سے پوچھا وہ کتنا مال تھا؟ اس نے بتایا چار لاکھ.... (دین و دانش جلد ۵)

تاجر اور درویش کا فرق

ایک فقیر گدڑی پہنا ہوا حجاز کے قافلے میں ہمارے ساتھ تھا.... عرب کے ایک امیر نے اس کو ایک سو دینار قربانی کے لئے دیئے.... خفاجہ کے چوروں نے یکا یک قافلے پر حملہ کر دیا اور سارا مال لوٹ کر لے گئے.... سوداگر آہ وزاری کرنے لگے اور بے فائدہ فریاد کرنے لگے.... مگر وہ نیک فقیر اپنے حال پر تھا اور اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا تھا.... میں نے کہا: شاید تمہاری اشرفیاں چور نہیں لے گیا.... اس نے کہا ہاں لے گیا.... لیکن مجھ کو ان سے ایسی محبت نہیں تھی کہ جدائی کے وقت میں دل شکستہ ہو جاؤں..... (گلستان سعدی)

خلل دماغ کے لیے نسخہ

ایک بزرگ کے سر میں دوخہ (بیماری جسے خلل دماغ کہتے ہیں) پیدا ہو گیا.... انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر اپنا مرض بیان کیا.... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا.... خرفہ، سونٹھ، لونگ، بالچھڑ اور جائفل ہر ایک ڈیڑھ درم، ارکلونجی دو درم لے کر سب کو ملا کر پیس لے اور تھوڑے پانی میں جوش دے جب خوب پک جائے تو شہد ڈال کر قوام بنا لے.... پھر اس قوام میں تھوڑا لیموں نچوڑ کر پی لے.... اس بزرگ نے ایسا ہی کر کے استعمال کیا اور شفا پائی.... (برکات درود شریف)

قاری عبدالعلیم انصاریؒ

مولانا قاری حکیم عبدالعلیم انصاریؒ مہاجر ومدفون مدنی صاحبزادہ خورد حضرت مولانا محدث پانی پتی کو حدر وروانی کے ساتھ قرآن پڑھنے میں کمال حاصل تھا..... شبینوں میں بلاتکلف اصول تجوید کی پابندی کے ساتھ دس پندرہ پارے ایک گھنٹے میں چار پارے کی رفتار سے پڑھ دیتے تھے..... دس سال کی عمر میں قران مجید مع تجوید حفظ کرلیا تھا..... آپ کا شباب ہی تھا کہ پینتیس سال کی عمر میں مدینہ منورہ ہجرت فرما گئے..... ۱۳۳۷ھ میں جب شریف حسین والیءمکہ نے ترکوں سے بغاوت کی تو حرمین شریفین کے متبرک علاقوں میں بھی لوگوں کو امن نہ ملا اور وقت آیا کہ ساکنین بلد امین کو بھی خارج البلد ہونا پڑا..... آپ پہاڑوں اور جنگلوں میں نکل گئے اور اسی غریب الوطنی اور دشت نوردی کے زمانے میں ینبوع البحر اور رابغ کے متصل کسی گاؤں میں یکایک انتقال فرمایا..... (تحفۂ حفاظ)

ایک انوکھا تعویذ

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک دیہاتی آدمی آیا، اس کے دماغ میں یہی بسا ہوا تھا کہ مولوی اگر تعویذ گنڈا نہیں جانتا تو وہ بالکل جاہل ہے، اس کو کچھ نہیں آتا، چنانچہ آپ کو بڑا عالم سمجھ کر آپ کے پاس آیا، اور کہا کہ مجھے تعویذ دیدو، مولانا نے فرمایا کہ مجھے تو تعویذ آتا نہیں، اس نے کہا کہ اجی نہیں مجھے دیدو، حضرت نے فرمایا کہ مجھے آتا نہیں تو کیا دیدوں؟ لیکن وہ پیچھے پڑ گیا کہ مجھے تعویذ دیدو، حضرت فرماتے ہیں کہ مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا لکھوں، تو میں نے اس تعویذ میں لکھ دیا کہ ''یا اللہ یہ مانتا نہیں، میں جانتا نہیں، آپ اپنے فضل وکرم سے اس کا کام کر دیجئے'' یہ لکھ کر میں نے اس کو دیدیا کہ یہ لٹکا لے، اس نے لٹکا لیا، اللہ تعالیٰ نے اسی کے ذریعہ اس کا کام بنا دیا.... (دین ودانش جلد ۵)

اہل قرآن کا مقام ومرتبہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اپنے بھی ہیں'' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قرآن اللہ کے اپنے اور خاص لوگ ہیں....'' (مسند الامام أحمد ۳/۱۲۷)

بادشاہ بھی عدالت میں جانے کیلئے مجبور

خلیفہ معتضد باللہ ۲۷۹ھ ۸۹۲ء تا ۲۸۹ھ ۹۰۲ء) کا زمانہ عباسی خلافت کی تجدید کا زمانہ تھا..... اس نے ڈیڑھ سو سال پرانے عباسی خلافت میں آئے ہوئے زوال کی روک تھام کی ..... وہ اپنے جاہ و جلال کے لئے مشہور ہے مگر مردان حق گو اس کے جاہ و جلال کو بھی چیلنج کرتے نظر آتے ہیں.....

خلیفہ نے جب ابو حازم کو قضا کے منصب پر تعینات کرنا چاہا تو انہوں نے اس کو آسانی سے قبول نہیں کیا..... لیکن جب خلیفہ معتضد نے بہت اصرار کیا تو ابو حازم نے اس کو قبول کر لیا..... اس سے خلیفہ بہت خوش ہوا اور کہا "قضا (Justice) کی تمام ذمہ داری میری تھی میں نے یہ عہدہ اپنی گردن سے نکال کر تمہاری گردن میں ڈال دیا ہے"..... ابو حازم نے بغیر کسی رورعایت کے قاضی کے فرائض انجام دیئے.....

ایک مرتبہ ایک مقدمہ ابو حازم کی عدالت میں پیش ہوا..... ایک امیر نے بہت سے لوگوں سے قرض لے رکھا تھا..... اس پر خلیفہ کا بھی کچھ قرض تھا..... ان لوگوں نے اس امیر پر قرض کی ادائیگی کا دعویٰ کیا..... خلیفہ کو معلوم ہوا تو اس نے اپنا ایک آدمی قاضی ابو حازم کے پاس بھیج کر کہلوایا "میرا بھی کچھ قرض اس پر واجب ہے وہ بھی وصول کر لیا جائے"..... قاضی ابو حازم نے کہلوایا "امیر المومنین! کیا اپنا وہ قول یاد ہے جو آپ نے مجھے قاضی بناتے وقت فرمایا تھا..... یعنی میں نے قضا کے عہدے کا قلادہ اپنی گردن سے نکال کر تمہاری گردن میں ڈال دیا ہے..... چنانچہ آپ باقاعدہ دعویٰ پیش کریں اور بغیر ثبوت کے میں اس کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں دوں گا".....

معتضد باللہ نے پھر کہلوایا "دو معتبر آدمی میرے گواہ ہیں".....

قاضی ابو حازم نے پھر جواب میں کہلوایا "گواہوں کو عدالت میں پیش کیا جائے میں ان سے جرح کروں گا اگر گواہی معتبر ہوگی قبول کی جائے گی"..... (تاریخ الخلفاء)

آنکھ کی تکلیف کے لیے نسخہ

ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ میں سفیدی پڑ گئی تھی۔ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہد میں مشک ملا کر آنکھ میں سرمہ کی طرح لگا۔ (دینی دستر خوان جلد ۲)

ایک بیمار عورت کا واقعہ

سکندریہ کی ایک بی بی حج کے قصد سے مدینہ منورہ تک آئیں۔ مدینہ منورہ سے جب قافلہ کوچ کرنے کا وقت آیا تو ان کا پاؤں اس قدر ورم کر آیا کہ جنبش محال ہوگئی۔ قافلے والے انہیں مدینہ منورہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آہ وزاری شروع کر دی۔ اسی حالت میں کیا دیکھتی ہے کہ تین نوجوان آئے اور آواز دی کہ کون شخص مکہ مکرمہ کا ارادہ رکھتا ہے۔ بی بی نے کہا میرا ارادہ ہے۔ انہوں نے کہا اٹھ چل۔ بی بی نے کہا ورم کی وجہ سے تو پاؤں کو جنبش بھی نہیں دے سکتی۔ انہوں نے میرا پاؤں دیکھ کر شغدف پر سوار کرا لیا اور مکہ مکرمہ کی راہ لی۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ کوئی مکہ مکرمہ کا قصد رکھتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ مسجد میں جا کر اس عورت کو ہمراہ لے لو جو جنبش نہیں کر سکتی۔ اس نے میری پناہ لی ہے۔ بعد میں با آرام مکہ مکرمہ پہنچ گئی۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

تیری کثرت درُود نے مجھے گھبرا دیا

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں سخت چوٹ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم آ گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی سے گزاری۔ تو میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔

اور اتنا عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری کثرت درُود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو ورم زائل ہو کر تکلیف رفع ہو چکی تھی۔ (برکات دُرود شریف)

ایک عامل کا وحشت ناک واقعہ

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں: میں نے خود اپنی آنکھوں سے ایک وحشت ناک منظر دیکھا، وہ یہ کہ ایک مسجد میں جانا ہوا، معلوم ہوا کہ یہاں ایک عامل صاحب آئے ہوئے ہیں، نماز اور سنتیں وغیرہ پڑھ کر باہر نکلا تو دیکھا کہ باہر لوگوں کی دو رویہ لمبی قطار لگی ہوئی ہے، اور عامل صاحب مسجد سے باہر نکلے، تو لوگ قطار میں کھڑے ہوئے تھے، انہوں نے اپنے منہ کھول دیئے، اور پھر پیر صاحب نے ایک ایک شخص کے منہ کے اندر تھوکنا شروع کر دیا، ایک شخص داہنی طرف، پھر بائیں طرف کے منہ میں تھوکتے، اس طرح ہر شخص کے منہ میں اپنا بلغم اور تھوک ڈالتے جا رہے تھے، اور پھر آخر میں کچھ لوگ بالٹیاں، ڈونگے اور جگ لیے کھڑے تھے، اور ہر ایک اس انتظار میں تھا کہ پیر صاحب اس کے اندر تھوک دیں، تاکہ اس کی برکتیں اس کو حاصل ہو جائیں....

یہ بات اس حد تک اس لئے پہنچی کہ اس کے تعویذ گنڈے کارآمد ہوتے تھے...(دین ودانش جلد ۵)

دانا استاد

ایک فاضل استاد ایک شہزادے کو تعلیم دے رہا تھا اور بے دھڑک مارتا تھا.....اور بے حد جھڑکتا تھا.....ایک دن لڑکے نے تاب نہ لا کر باپ کے سامنے شکایت کی اور اپنے دردمند جسم سے کپڑے اتارے..... باپ کا دل بھر آیا.....استاد کو بلایا اور کہا رعایا کے لڑکوں پر اتنی سختی نہیں کرتے جتنی کہ میرے بچوں پر' اس کا سبب کیا ہے کہا اس کا سبب یہ ہے کہ سنجیدہ گفتگو کرنی اور پسندیدہ حرکات عام طور پر لوگوں کے لئے ضروری ہیں اور بادشاہوں کے لئے خاص طور پر اس وجہ سے کہ جو کچھ ان کے ہاتھ سے ہوگا اور زبان سے نکلے گا وہ یقیناً لوگوں میں مشہور ہو جائے گا اور عام لوگوں کے قول و فعل کا اتنا اعتبار نہیں ہے.....

پس بادشاہزادے کے استاد پر فرض ہے کہ شہزادوں کے اخلاق کی آراستگی میں (اللہ ان کو اچھی ترقی عطا فرمائے) اس سے زیادہ کوشش کریں جتنی کہ عام لوگوں کے حق میں کی جاتی ہے.....

بادشاہ کو عالم کی اچھی تدبیر اور اس کا خوبی سے جواب دینا پسند آیا.....خلعت اور نعمت عطا کیا اور اس کے عہدے درجہ کو بلند کر دیا..... (گلستان سعدی)

ماں کی بد دعا

عطاء بن یسارؒ سے منقول ہے کہ ایک جماعت نے سفر کیا اور ایک میدان میں اتری پس یہاں اس جماعت کے لوگوں نے متواتر گدھے کی آواز سنی جس سے وہ بیدار ہو گئے اور تحقیق کے لئے چلے تا کہ اس کو دیکھیں ناگاہ انہیں ایک ایسا گھر نظر آیا جس میں ایک بڑھیا موجود تھی.....پس ان لوگوں نے اس سے کہا کہ ہم نے گدھے کی آواز سنی جس نے ہم کو بیدار کیا..... لیکن ہم تیرے یہاں گدھا نہیں دیکھتے ہیں اس بڑھیا نے ان سے کہا کہ میرا لڑکا تھا.....اس کی یہ حالت تھی کہ مجھ سے کہتا تھا کہ یا حمارۃ (گدھیا) آ اور یا گدھیا جا.....اور یہ اس کی عادت تھی میں نے اس کے حق میں بد دعا کی کہ یا اللہ اس کو گدھا کر دے چنانچہ اب ہمیشہ ہر رات میں صبح تک گدھے کی بولی بولتا ہے.....اس کے بعد ان مسافروں نے اس سے کہا کہ ہم کو اس کے پاس لے چلو تا کہ ہم اس کو دیکھیں پس یہ لوگ اس کے پاس گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ قبر میں ہے اور اس کی گردن گدھے کی گردن کی طرح ہے.....**لا حول و لا قوۃ الا باللہ**

سلطان محمود کا بے مثال انصاف

سلطان محمود کا ایک بھانجا تھا اس کا ایک شادی شدہ عورت کے ساتھ ناجائز تعلق تھا.....اس کے خاوند نے بہت داد فریاد کی لیکن کسی نے نہ سنی.....قاضی، وزیر اور امیر کوئی بھی شہزاد کے مقابلے میں اس غریب کی نہ سنتا تھا.....آخر وہ شخص جرأت و ہمت کر کے خود سلطان تک پہنچا اور نہایت دلیری سے اپنے دکھ درد کی تمام داستان بیان کی.....سلطان نے اس کو اطمینان دلایا اور کہا:

میں تمہارا انصاف کروں گا مگر اس راز سے کسی کو آگاہ نہ کرو اور وہ پھر تمہارے مکان پر آئے تو سیدھے میرے پاس پہنچو.....بادشاہ نے دربانوں کو بھی تاکید کر دی کہ جب یہ شخص آئے تو فوراً مجھے خبر کر دو خواہ میں کسی حال میں ہوں.....غرض جب شہزادہ حسب عادت گیا اور اس شخص کو اس کے مکان سے باہر نکال کر اس کی بیوی کے پاس جا بیٹھا تو اس نے سلطان کو خبر دی.....سلطان خود آیا اور سارا ماجرا اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اپنے بھانجے کا سر تلوار کے ایک ہی وار سے الگ کر دیا اور تھوڑے وقفے کے بعد پانی مانگا اور دو نفل ادا کئے.....

خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق عالیہ

آپ میں حلم وعفو اور درگزر کرنے کا جذبہ بہت زیادہ پایا جاتا تھا...ایک مرتبہ ایک شخص ان کو قتل کرنے کے ارادے سے ان کے پاس آیا...انہوں نے اس کو اپنے پاس بٹھالیا اور بہت ہی خوش اخلاقی سے پیش آئے....پھر اس کی ظاہری حالت سے اندازہ لگالیا کہ یہ قتل کے ارادے سے آیا ہے تو اس سے فرمایا: جس ارادے سے آئے ہو اس کو پورا کر دو یہ جملہ سن کر وہ شخص کانپنے لگا اور عاجزی کے ساتھ کہنے لگا کہ مجھ کو لالچ دے کر آپ کو قتل کرنے بھیجا گیا ہے....

یہ کہہ کر بغل سے چھری نکالی اور سامنے رکھ دی، پھر قدموں میں گر کر کہنے لگا کہ آپ مجھے اس کی سزا دیجئے بلکہ مجھے قتل کر دیجئے....حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ ہمارا یہ شیوہ نہیں ہے کہ ہم سے کوئی بدی کرے تو ہم بھی اس کے ساتھ بدی کریں بلکہ ایسے شخص کے ساتھ بھی ہم اچھائی ہی کرتے ہیں، اس کے بعد بہت ساری دعاؤں کے ساتھ اس شخص کو رخصت کر دیا، آپؒ کے کریمانہ اخلاق کو دیکھ کر پھر یہ ہمیشہ آپ کی مجالس میں بیٹھنے لگا اور پھر اسے حج کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی اور وہیں اس کا انتقال ہوا....(ناقابل فراموش واقعات)

اللہ کی پکڑ کا عبرتناک واقعہ

ایک مسافر بس میں ایک خاتون نے شور کیا کہ میرے کپڑوں میں کچھ ہے گاڑی روکی جائے....بس کو روکا گیا....مسافروں نے اس کے اردگرد اپنے کپڑوں سے پردہ کیا....اس عورت کے کپڑوں سے اُڑنے والا سانپ نکلا اس دوران وہاں سے ایک شخص موٹر سائیکل پر گزرا....اس نے مجمع دیکھا...ٹھہر گیا....خدا کی قدرت کہ وہ سانپ اُڑا اور موٹر سائیکل والے کے ماتھے پر ڈس لیا اور وہ شخص وہیں ڈھیر ہو گیا....اب خدا کی قدرت دیکھئے کہ اس عورت کو اس نے کچھ نہیں کہا اور نہ اس مجمع کے کسی شخص کو...آخر کیوں! اس لئے کہ حکم ربی چلتا ہے سانپ کا کوئی اختیار نہیں....بہر حال موٹر سائیکل والے کی جیب دیکھی گئی کہ اس کا شناختی کارڈ مل جائے اور میت کو اپنی منزل پر پہنچایا جائے اس کی جیب سے کچھ نہ نکلا....موٹر سائیکل پر دیکھا تو ایک کپڑے کا تھیلا تھا....اس کو دیکھا گیا تو ایک عورت کا کٹا ہوا بازو تھا.... جس میں سونے کی چوڑیاں تھیں جس کو پورے مجمع نے دیکھا اور عبرت حاصل کرنے والوں نے عبرت حاصل کی....(یہ واقعہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے)(دین و دانش جلد ۵)

بیٹے کے قاتل کو پناہ

ایک نیک دل شخص نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ایک سو اشرفیاں دے کر بسلسلہ تجارت سفر پر روانہ کیا، قضائے کار پہلی ہی منزل میں ایک ڈاکو نے اسے قتل کر کے تمام مال لوٹ لیا، چند راہروؤں نے ہر چند کہ قاتل کا تعاقب کیا لیکن وہ بھاگ کر جان بچانے میں کامیاب ہو گیا، اور رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھا کر وہ مقتول کے گاؤں میں اس کے باپ ہی کے گھر پہنچ گیا اور تمام واردات قتل وغارت سنا کر اس سے چند روز کے لیے پناہ مانگی، تاکہ خطرے کا وقت گزر جائے اور اسے خدمت کے طور پر نصف مال کا لالچ بھی دے دیا....

نیک دل باپ نے تھیلی اور مقدار سے صحیح اندازہ کر لیا کہ میرا ہی بیٹا قتل کیا گیا ہے اور یہ مال بھی میرا دیا ہوا ہے، مقتول کے باپ نے تین روز تک اس قاتل کی نہایت خاطر تواضع کی، چوتھے روز اس نے بہتی آنکھوں کے ساتھ عرض کیا کہ جس نوجوان کو تم نے قتل کیا ہے وہ میرا ہی اکلوتا بیٹا تھا.... بہتر ہے کہ تم اب یہاں سے چلے جاؤ کیوں کہ خطرے کا وقت گزر چکا ہے....

لیکن اب مجھے یہ خطرہ ہے کہ کہیں شفقت پدری وفطرت انسانی سے مجبور ہو کر کسی وقت میرے جذبات انتقام جوش میں آ جائیں اور میں مغلوب ہو کر تمہیں قتل کر ڈالوں اور صبر کے ثواب سے محروم رہ جاؤں....

حافظ قاری اللہ دیا صاحبؒ

حافظ صاحب موصوف ابتداءً جلد پڑھنے والوں اور غلط خوانوں میں مشہور تھے..... جوانی میں صحیح کرنے اور تجوید سیکھنے کا شوق پیدا ہوا چنانچہ حضرت قاری عبدالرحمٰن اعمیٰ سے مشق کی اور ممدوح کو پے در پے سنایا.....اور پھر حضرت شیخ الشیوخ مولانا محدث کو تمام قرآن سنایا اور بہترین مشاق بن گئے..... آواز پست تھی.....حدر کے ساتھ قرآن پڑھنے میں اس قدر کمال تھا کہ جب تک جسم میں قوت رہی تمام قرآن دو رکعتوں میں برعایت اصول تجوید پڑھ لیتے تھے..... کمزوری اور امراض کے زمانہ میں بھی ایک دو منزلیں پڑھنے سے باک نہ تھا.....(تحفۂ حفاظ)

ایک درویش کی رہائی کا حکم

ابومسلم صاحب دعوت کے عہد میں ایک بے قصور درویش کو چوری کے الزام میں گرفتار کر کے جیل خانہ میں ڈال دیا۔ رات ہوئی تو ابومسلم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابومسلم! مجھے اللہ تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے کیونکہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست بغیر قصور تیری قید میں ہے۔ اٹھ اور اس کو اسی وقت قید سے رہا کر۔ ابومسلم اسی وقت اپنے بستر سے کودا اور ننگے سر ننگے پاؤں جیل خانہ کے دروازے کے پاس پہنچا اور داروغہ کو حکم دیا دروازہ جلدی کھولو اور اس درویش کو باہر لاؤ۔ جب وہ باہر آیا تو ابومسلم نے اس سے معافی چاہی اور کہا کہ اگر کوئی حاجت ہو تو بلا تکلف فرمایئے۔ تعمیل کے لیے حاضر ہوں۔

درویش نے جواب دیا اے امیر جو شخص ایسا مالک رکھے جو ابومسلم کو آدمی رات کے وقت بستر سے اٹھالائے تاکہ وہ مجھے اس بلا سے نجات دے۔ تو اس شخص کے لیے کب جائز ہے کہ وہ اپنے ایسے مالک کو چھوڑ کر دوسروں سے سوال کرتا پھرے۔ اور اپنی ضروریات طلب کرے۔ یہ سن کر ابومسلم نے رونا شروع کر دیا اور درویش اس کے سامنے سے چلا گیا۔ (دینی دسترخوان جلد ۲)

اللہ اس وقت بھی وہی کر رہا ہے جو ازل سے کر چکا ہے

علامہ ابن جوزی دو برس تک آیت کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ کے معنی بیان کرتے کرتے ایک دن اپنی معنی آفرینی پر ناز کرنے لگے۔ ایک شخص نے کہا ہمارا خدا اس وقت کس شان میں ہے کیا کر رہا ہے؟ علامہ لاجواب ہو گئے۔ متواتر تین روز تک یہ شخص یہی سوال کرتا رہا اور ابن جوزی کو سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ چوتھی شب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابن جوزی یہ سائل خضر ہیں تم ان کو یہ جواب دے دینا کہ ہمارا خدا اپنی اصلی اور قدیمی شانوں کو وقتاً فوقتاً ظاہر کرتا ہے۔ کسی جدید شان کی ابتداء نہیں کرتا۔ اسلیے اس وقت بھی وہی کر رہا ہے جو ازل میں کر چکا ہے۔

حضرت خضر نے یہ سن کر فرمایا اے ابن جوزی ان پر دُرود بھیجیے جنہوں نے خواب میں آپ کو تعلیم دی۔ (برکات دُرود شریف)

گناہوں کا علاج

حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک حکیم سے کہا کہ مجھے گناہوں کا مرض ہے، علاج بتایئے؟ سامنے ایک غریب آدمی لکڑیاں اکٹھی کررہا تھا، اس نے آواز دی اور کہا آؤ میں تم کو دوا بتاتا ہوں پھر اس نے کہا: حیا کے پھول، خیر کا پھل، عجز وانکساری کی جڑ، غم کی کونپل، سچ کے پتے، ادب کا چھلکا، حسن اخلاق کے بیج، یہ سب چیزیں بے بسی اور ریاضت کے کٹورے میں پیستے رہیں، اشک پشیمانی ساتھ ملاتے رہیں.... پھر ان سب کو دل کی دیگچی میں ڈال دیں اور شوق کے چولہے پر رکھ دیں، جب پک جائیں تو صفائی قلب کی چھاننی سے چھانیں، مٹھاس کے لیے شیریں زبان بھی شامل کردیں اور پھر محبت کی تیز گرمی دیں، جب تیار ہوجائیں تو نیچے اتار کر خوفِ خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کریں اور روزانہ استعمال کریں ان شاء اللہ گناہوں سے شفا ہوگی.... (مخزن اخلاق)

شیخ الوقت حضرت قاری فتح محمد رحمہ اللہ کی کرامت

بسا اوقات یہ عجیب چیز خارق عادت دیکھنے میں آئی کہ حضرت والا نوافل میں کھڑے ہوکر باآواز بلند قرآن کریم کی مسلسل تلاوت فرمارہے ہیں اور اس دوران غلبۂ نیند کی وجہ سے کافی حد تک اونگھ آگئی..... دیر تک کھڑے کھڑے سر جھکائے اونگھتے رہے اور پھر بیدار ہونے کے بعد جس لفظ پر تلاوت کو چھوڑا ہوتا اسی سے شروع فرمادیتے..... کبھی بھی اس کے خلاف نہیں دیکھا گیا پھر تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ اس دوران پاؤں مبارک بھی ذرا نہ لڑکھڑاتے بلکہ زمین پر خوب حالت بیداری وہوشیاری ہی کی طرح جمے رہتے..... اس کو سوائے کرامت وخرق عادت کے کیا کہا جاسکتا ہے..... (تحفۂ حفاظ)

خدمت خلق کا اجر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اندھے کو چالیس قدم تک رہنمائی کرے اس کیلئے جنت واجب ہوگئی....“ (دل کی باتیں)

اس برکت کو کہیں اور منتقل کر دیں

ایک شہر کے لوگوں نے مامون کے سامنے شہر کے والی کی شکایت کی.... مامون نے انہیں جھٹلایا اور کہا کہ مجھے اس کے متعلق یہ بات تحقیق سے معلوم ہوئی ہے کہ وہ بہت عادل ہے اور اپنی رعیت پر احسان کرتا ہے.... شکایت کرنے والے لوگوں کو شرم آئی کہ مامون کی بات رد کریں چنانچہ ان میں سے ایک بوڑھا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا.... اے امیر المومنین اس عادل والی نے پانچ سال تک خوب عدل وانصاف کر لیا ہے اب آپ اسے کسی اور شہر بھیجیں تا کہ دوسرے لوگ بھی اس کے عدل وانصاف سے مستفید ہوسکیں اور آپ کو زیادہ سے زیادہ دعائیں ملیں.... مامون ہنس پڑے اور شرمندہ ہوئے اور والی کو اس شہر سے ہٹانے کا حکم دیا.... (لطائف وظرائف)

عبدالرحیم خاں اور اس کی بخششیں

خانخاناں عبدالرحیم خاں ایک روز دسترخوان پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا اور ایک خدمت گار مکھیاں ہانک رہا تھا کہ یکا یک اس پر گریہ طاری ہوگیا.... خانخاناں نے پوچھا: ''کیوں روتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''انقلاب زمانہ پہ روتا ہوں''..... یہ سن کر خانخاناں نے دریافت کیا: ''تم کون ہو؟'' ''کس کے لڑکے ہو؟''..... اس نے جواب دیا: ''فلاں بن فلاں خاں ہوں''..... خان خاناں نے اس صداقت کو جانچنے کیلئے کہا: ''اگر تم رئیس زادہ ہو تو بتاؤ کہ مرغ کے گوشت میں کون کون سی چیز سب سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے''..... اس نے فوراً جواب دیا ''مرغ کی کھال''..... خانخاناں نے اس وقت حکم دیا کہ اس کا ہاتھ دھلایا جائے اور پھر اپنے برابر دسترخوان پر بٹھالیا اور پھر کچھ دنوں میں اس کو مالا مال کر دیا.....

کچھ دنوں کے بعد خانخاناں کا ایک اور نوکر دسترخوان پر کھڑا ہو کر اسی طرح رونے لگا..... خانخاناں نے اس سے بھی اس کا حال پوچھا..... اس نے بھی وہی ساری باتیں کہیں..... خانخاناں نے کہا: ''اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ گائے کے گوشت میں کون کون سی چیز سب سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے؟''..... وہ بول اٹھا: ''گائے کی کھال''..... خانخاناں بے ساختہ ہنس پڑا لیکن احمق عنایتوں سے محروم نہیں رہا..... (حاصل مطالعہ)

ایک گھر کے گیارہ افراد کا انتقال

قندھار میں ایک حاجی صاحب امیر کبیر تھے' شہر سے باہر بڑا حویلی نما ان کا مکان تھا..... ایک دن صبح کے وقت حاجی صاحب کے سارے آٹھ بیٹے جو شادی شدہ تھے' بچوں سمیت ناشتہ کر رہے تھے..... حاجی صاحب نے بڑے بیٹے سے کہا کہ باہر کھیتوں میں ہمارے اونٹ چر رہے ہیں..... ذرا دیکھ کر آئیں' اس نے کافی دیر لگائی..... دوسرے بیٹے کو بھیجا' پھر تیسرے بیٹے کو بھیجا' آٹھ بچوں میں سے کوئی بھی واپس نہیں آیا..... حاجی صاحب پیچھے سے گئے وہ بھی غائب ہو گئے..... حاجی صاحب کی بیوی نے بندوق اٹھائی اور کہا کہ باہر یقیناً کوئی بلا کھڑی ہے جو جاتا ہے واپس نہیں آتا ہے..... اونٹوں کے گلے (ریوڑ) میں ایک آدم خور (پاگل) اونٹ تھا اس نے سب بچوں کو حاجی صاحب سمیت ہلاک کر دیا تھا..... حاجی صاحب کی بیوی پر بھی اونٹ نے حملہ کیا مگر اس نے اونٹ پر گولی چلائی' اونٹ مر گیا..... کل نو بندوں کو اونٹ نے قتل کیا..... اب حاجی صاحب کی بیوی گھر کی طرف دوڑ گئی کہ وہاں گھر میں اس اچانک حادثے کی اطلاع دی گئی..... جب گھر کے گیٹ (ڈیوڑی) میں داخل ہو گئی تو ان کے دو پوتے آپس میں کھیل رہے تھے' ایک کے ہاتھ میں چھری تھی' اپنے چھوٹے بھائی سے کہا کہ تم لیٹ جاؤ' میں تجھے ذبح کرتا ہوں' یہ بات چیت مذاق میں ہو رہی تھی اور یوں بڑے نے اپنے سے چھوٹے بھائی کی گردن پر چھری چلائی اور وہ مر گیا' بچہ خوف سے بھاگنے لگا' چھری ہاتھ میں تھی' سامنے پتھر پر ٹھوکر لگ گئی اور وہی چھری اس بچے کے پیٹ میں گھس گئی..... اس طرح یہ دونوں بچے بھی ختم ہو گئے اور یوں حاجی صاحب کے گھر سے ایک ہی دن میں گیارہ جنازے نکلے..... اللہ اکبر انا للہ وانا الیہ راجعون ..... (ملفوظات حکیم الامت)

اچھی عورت

کسی نے ایک اعرابی یعنی دیہاتی سے سوال کیا کہ عورتوں میں سب سے افضل کون ہے؟ اُس نے جواب دیا جو کھڑی ہو تو عورتوں میں دراز قد ہو..... بیٹھے تو ان میں بڑی لگے..... بولنے میں سچی ہو..... اور غصے کے وقت بردبار ہو..... جب ہنسے تو صرف مسکرائے..... جب کوئی چیز بنائے تو خوب بنائے وہ اپنے خاوند کی فرمانبردار اور اپنے گھر میں زیادہ رہنے والی ہو..... اپنی قوم میں معزز ہو مگر خود کو کم تر سمجھے..... محبت کرنے والی اور اولاد دینے والی ہو..... اور اس کا ہر معاملہ قابل ستائش ہو..... (لطائف وظرائف)

فتح ہماری تلوار سے ہوئی بادشاہ کے اقبال سے نہیں

مغل بادشاہوں کے دور میں سنبھل پرگنہ کے بارہ گاؤں سادات بارہہ کی جاگیر میں تھے..... اس خاندان کا پہلا شخص سید محمود خاں بارہہ تھا یہ بڑا بہادر اور حوصلہ مند شخص تھا..... اپنی جرات اور جانبازی کی وجہ سے مشہور تھا..... اکبر کی فوج میں اس کو بڑا مرتبہ حاصل تھا..... اس نے اپنی سرداری میں بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے.....

ایک مرتبہ اکبر نے اس کو بدھ کر بندیلہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا تو اس نے وہاں بڑی کارگزاری دکھائی..... اس کی وجہ سے بڑی فوجی کامیابی حاصل ہوئی..... اس نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر دشمن کو شکست دی..... جب سید محمود خاں اس مہم سے واپس آیا تو اکبر کی خدمت میں حاضر ہوا..... اس نے دربار میں اکبر کو اپنی بہادری کے حیرت انگیز کارنامے سنائے اور وہ فتوحات پر خوش ہو رہا تھا.....

ایک درباری نے بیچ میں لقمہ دیتے ہوئے کہا "ارے صاحب! یہ فتح تو جہاں پناہ کے اقبال کی وجہ سے ہوئی ہے".....

محمود خاں نے جھلا کر اس درباری کو جواب دیا "کیوں غلط بیانی کرتے ہو اقبال تو وہاں دور دور تک موجود نہیں تھا' وہاں تو میں تھا اور میرا بھائی تھا..... ہم نے دو دستی تلوار چلائی تو یہ فتح میسر ہوئی..... تم کہتے ہو کہ اقبال کی وجہ سے ہوئی".....

اکبر محمود خاں کی اس بات پر مسکرایا اور اس کو بہت سا انعام دے کر رخصت کیا..... (مآثر الامراء جلد دوم)

جس کا باپ تو ہے، وہ یتیم ہی ہے

منصور نے زیاد بن عبداللہ کو لکھا کہ وہ خزانے کا تمام مال بیواؤں، نابیناؤں اور یتیموں میں تقسیم کردے..... یہ تقسیم شروع ہوئی تو ایک غافل شخص جس کا نام ابوزیاد المنہی تھا اس نے آ کر کہا کہ اللہ تیرا بھلا کرے..... میرا نام قواعد میں لکھ دیں تو زیاد نے کہا اللہ تجھے معاف کردے قواعد تو ان عورتوں کو کہتے ہیں جو خاوندوں سے الگ گھروں میں بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں..... تو اس آدمی نے کہا پھر میرا نام نابیناؤں میں لکھ دیں..... زیاد نے حکم دیا کہ اس کا نام نابیناؤں میں لکھ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دل کے اندھوں کو بھی نابینا کہا ہے..... (لطائف وظرائف)

بخیل

ایک بخیل آدمی نے گھر خریدا اور اس میں منتقل ہوگیا.... پہلے ہی دن ایک فقیر نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اس نے کہا.... یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیْکَ (اللہ تمہیں کشادگی دے) تھوڑی دیر بعد دوسرا فقیر آ گیا تو بخیل نے کہا.... "اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ" (بے شک اللہ تعالیٰ روزی دینے والا اور مضبوط قوت والا ہے) تھوڑی دیر بعد تیسرا فقیر آ گیا تو بخیل نے اس سے کہا کہ "وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَاب".... (اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے)

پھر بخیل اپنی بیٹی کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اس محلہ میں مانگنے والے کس قدر زیادہ ہیں؟ بیٹی نے جواب دیا کہ اے میرے والد اگر آپ کے عطاء کرنے کا یہی انداز رہا تو پھر ہمیں اس کی پرواہ نہیں.... (محاسن اسلام شمارہ ۹۲)

مؤذن کا عشق میں مبتلا ہونا

مصر میں ایک مؤذن تھا..... اس نے مسجد کے منارہ سے ایک عورت کو دیکھا..... بدبختی سے وہ اس عورت پر عاشق ہوگیا..... بے چین ہوکر اس عورت کے پاس گناہ کی نیت سے گیا مگر اس عورت نے اسے قبول نہ کیا اور ناکام و نامراد اس سے واپس کردیا..... مؤذن نے اس سے واپسی پر یہ کہا کہ پھر میرے ساتھ نکاح کرلو کہ اب تو تمہارے بغیر مجھے کوئی چین نہیں آتا..... وہ کہنے لگی کہ تم مسلمان ہو اور میں عیسائی اس لیے میرے والد تم سے نکاح کرنے پر ہرگز راضی نہیں ہوں گے..... وہ مؤذن بولا! کہ میں عیسائیت کو تمہاری خاطر اختیار کرتا ہوں..... وہ عورت کہنے لگی کہ پھر اس صورت میں تمہاری بات والد صاحب مان ہی لیں گے..... چنانچہ وہ مؤذن اس عورت کی خاطر عیسائی بن گیا..... اس عورت کے گھر والوں نے مؤذن سے وعدہ کرلیا کہ وہ اب لڑکی کو تمہارے نکاح میں دیدیں گے..... خدا تعالیٰ کی شان دیکھیں' اسی دن کی بات ہے کہ وہ کسی کام سے چھت پر چڑھا تو بدبختی سے اس کا پاؤں پھسل گیا اور نیچے گر کر مر گیا' ہاتھ سے دین بھی گیا اور لڑکی بھی نہ ملی..... (الزواجر)

ہم تم سے ملنے آئے ہیں

شیخ ابن ثابت ایک بزرگ تھے جو مکہ مکرمہ میں رہتے تھے ساٹھ سال تک مدینہ شریف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے تشریف لاتے رہے۔ زیارت مبارک کے بعد ہر سال واپس چلے جاتے۔ ایک سال کسی مجبوری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ کچھ غنودگی کی حالت میں اپنے حجرے میں بیٹھے تھے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ابن ثابت تم ہماری ملاقات کو نہ آئے اس لیے ہم تم سے ملنے آئے ہیں" (برکات درود شریف)

یہ دعا پڑھا کرو

ایک نیک اور صالح مرد نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حق میں دعا فرمایئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک کھول دیئے اور دعا فرمائی اور بعدہ ارشاد فرمایا کہ اکثر یہ دعا پڑھا کرو۔ "اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ" (القاصد الحسنہ)

تیرے منہ سے حقے کی بو آتی ہے

ایک شخص جنگل میں تنہا چلا جا رہا تھا اتفاقاً اس کی سواری کے جانور کا پیر ٹوٹ گیا۔ پریشانی کے عالم میں اس نے دُرود شریف کا ورد شروع کیا۔ دیکھتا کیا ہے تھوڑی دیر بعد تین بزرگ تشریف لائے ان میں اس ایک دور کھڑے رہے اور دو صاحبان نزدیک تشریف لائے اور اس کے جانور کا پیر درست کر دیا۔

اس شخص نے دریافت کیا کہ آپ حضرات کون ہیں۔ ان دونوں صاحبان نے فرمایا کہ ہم حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہما ہیں اور وہ جو دور کھڑے ہیں وہ ہمارے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس شخص نے فریاد کی کہ یارسول اللہ مجھ کو قدم بوسی سے کیوں محروم فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے منہ سے حقے کی بو آتی ہے۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

ہارون رشید کی شفقت کا ایک واقعہ

خلیفہ ہارون رشید اگرچہ ایک زبردست سلطنت کے مالک تھے لیکن اس کے باوجود خدائے پاک کا خوف دل سے نہ جاتا تھا..... چنانچہ ایک واقعہ امام محمد بن ظفر لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہارون سے ایک خارجی نے خروج اختیار کیا..... تو ہارون رشید کے چاہنے والے نوجوانوں نے اس سے جنگ کر کے مال اسباب لوٹ لیا..... اس کے بعد اس خارجی نے کئی مرتبہ فوج کشی کی..... جنگ بھی ہوئی آخر کار شکست کھا گیا تو اسے گرفتار کر کے ہارون رشید کے دربار میں لایا گیا..... جب اسے سامنے کھڑا کر کے ہارون نے پوچھا..... اچھا بتاؤ میں تیرے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ تو اس نے جواب دیا کہ آپ میرے ساتھ وہ معاملہ کریں کہ جب خدائے پاک کے دربار میں کھڑے ہوں اور آپ یہ چاہتے ہوں کہ میرے ساتھ یہ معاملہ کیا جائے..... یہ معاملہ دیکھ کر ہارون نے اسے معاف کر دیا اور اسے آزاد کرنے کا حکم دیا.....

جب وہ دربار سے نکلنے لگا تو ہم نشینوں نے گزارش کی کہ حضور عالی جاہ! ایک شخص آپ کے نوجوانوں سے جنگ کرتا ہے..... مال واسباب کو لوٹنے لگتا ہے اور آپ کا یہ حال ہے کہ آپ نے ایسے شخص کو ایک جملہ میں معاف کر دیا اس لئے آپ پھر بھی نظر ثانی فرمائیں..... ورنہ اس قسم کے واقعات سے بدمعاش لوگوں کو موقع مل سکتا ہے..... تو ہارون نے کہا کہ اچھا اسے واپس کرو..... خارجی سمجھ گیا کہ سب لوگ میرے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں..... اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ ان لوگوں کی بات نہ مانئے اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں لوگوں کی باتوں کو مانتا تو آپ چشم زدن کیلئے بھی خلیفہ نہ بنتے..... ہارون رشید نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو..... اس کے بعد مزید انعام سے نوازا..... (حیاۃ الحیوان)

قاری عبداللہ بن قاری محمدی انصاریؒ

آپ قاری حضرت عبدالرحمٰن محدثؒ کے بڑے بھائی ہیں..... قران مجید کی یادداشت کا یہ عالم تھا کہ ایک روز سوتے سوتے تلاوت میں متشابہ لگا تو حضرت محدث نے بتایا اسی وقت جاگے اور پوچھا..... افوہ! میں تو سو رہا تھا..... حضرت محدث نے فرمایا..... میں نے تو جاگتے ہوئے آپ کے کئی سپارے سنے..... (تحفۂ حفاظ)

قرآن پاک کی برکات

حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے والد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے بزرگ تھے ایک مرتبہ ان کی گھڑی خراب ہوگئی کسی نے کہا کہ دھلی میں فلاں انگریز رہتا ہے وہ گھڑیاں صحیح کرتا ہے آپ اس کے پاس تشریف لے جائیں.... مولانا اسماعیل صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اللہ کی قسم کھا رکھی ہے کہ میں کسی انگریز کا منہ نہیں دیکھوں گا مجھے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ دے رکھی ہے یہ کہہ کر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھی اور گھڑی پر دم کر کے فرمایا کہ میں خدا سے دعا کرتا ہوں جس طرح میں خدا کی مخلوق ہوں اسی طرح یہ گھڑی بھی خدا کی مخلوق ہے اے اللہ اس گھڑی کو چلا دے بس اتنا کہنا تھا کہ وہ گھڑی چل پڑی اور ایسی چلی کہ پھر کبھی خراب نہ ہوئی....

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے کسی نے کہا کہ ہسپتال لے جائیں وہاں سول سرجن انگریز ہے اس سے معائنہ کرا لیتے ہیں، فرمایا میں انگریز کا منہ نہیں دیکھوں گا اسی وقت سورۃ فاتحہ و دیگر قرآنی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا، اللہ نے فضل فرمایا کہ طبیعت اسی وقت اچھی ہوگئی.... یہ تھے ہمارے اکابر اور ان کا اللہ پر یقین....(بروایت مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ) (محاسن اسلام شمارہ ۹۳)

حکیم الامت رحمہ اللہ کا ایک واقعہ

فرمایا: مجھ سے میرے قصبہ والوں نے ایک بار جمعہ کی مستقل امامت قبول کرنے کے لئے کہا تھا تو میں نے چند شرطوں کے بعد قبول کیا تھا... ایک یہ کہ امامت میرا حق نہ ہوگی دوسرے میں پابند نہ ہوں گا.... جب چاہوں گا چھوڑ دوں گا.... اس کے بعد میں نے اعلان کر دیا کہ میں لوگوں کے اصرار سے امامت کرتا ہوں اور صاف کہتا ہوں کہ یہ میرا حق نہ ہوگا.... نہ اس میں وراثت چلے گی.... جس وقت کسی ایک شخص کو بھی میری امامت ناگوار ہو.... چاہے وہ جولاہا یا قصائی ہی کیوں نہ ہو.... وہ ڈاک میں ایک کارڈ پر اتنا لکھ کر میرے نام ڈال دے کہ ہم کو تیری امامت ناگوار ہے پس قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک جولاہا بھی منع کر دے گا تو میں اسی روز سے امامت چھوڑ دوں گا....

توکل کا واقعہ

ابووائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ "ایک مرتبہ ہم ایک خوفناک اور اندھیری رات میں سفر میں نکلے.... اچانک ہم نے درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں دیکھا کہ ایک شخص بڑے مزے سے نیند کر رہا ہے اور قریب میں اس کا گھوڑا بندھا چر رہا ہے.... ہم نے اسے جگایا اور پوچھا کہ "بندہ خدا! ایسی ڈراؤنی جگہ میں بے خوف آرام کر رہے ہو، تمہیں ڈر نہیں لگتا؟" اس نے اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ "میں اپنے اللہ پر توکل کرتا ہوں، مجھے وسیع عرش والے رحمٰن سے حیا آتی ہے کہ میں اس کے سوا کسی اور سے خوف کھاؤں اور ڈر جاؤں".... (احیاء العلوم)

اللہ کا در ہر وقت کھلا ہوا ہے

احمد بن ابی غالب چھٹی صدی ہجری کے بزرگ گزرے ہیں.... لوگ ان کے پاس عموماً دعا کے لئے حاضر ہوتے تھے.... ایک مرتبہ کوئی صاحب ان کی خدمت میں آئے.... اور کسی چیز کے متعلق کہا کہ آپ فلاں صاحب سے میرے لئے وہ چیز مانگ لیجئے.... احمد فرمانے لگے میرے بھائی! میرے ساتھ کھڑے ہو جایئے دونوں دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ پاک ہی سے کیوں نہ مانگ لیں.... کھلا در چھوڑ کر بند دروازے کا رخ کیوں کیا جائے.... (ذیل طبقات الحنابلۃ)

فائدہ: یقیناً اللہ پاک کا در ہر وقت کھلا ہے.... یہ یقین اور ایمان کی کمزوری ہوتی ہے کہ اسے چھوڑ کر مخلوق کے بند دروازوں پر کھڑے ہو کر ذلت اٹھائی جائے.... اس کھلے در کی طرف رجوع کی عادت تو ڈالئے.... اور آزما کر تو دیکھئے.... (محاسن سلام شمارہ ۹۳)

تیری کثرت دُرود نے مجھے گھبرا دیا

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی.... اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا.... میں نے رات بہت بے چینی سے گذاری.... میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی.... میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرتِ دُرود نے مجھے گھبرا دیا.... میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی اور ورم بھی جاتا رہا.... (بدیع)

رمضان میں حضرت قاری فتح محمد رحمہ اللہ کے معمولات تلاوت

ہمارے حضرت والا کو قرآن مجید سے بہت عشق تھا، پاکستان کے قیام میں بھی جبکہ آپ کی عمر بڑھاپے کی طرف جا رہی تھی تراویح کے بعد سے لے کر صبح صادق تک ۱۰ پارے پڑھنے کا عموماً آپ کا معمول تھا خوب تجوید تحقیق کے ساتھ تلاوت فرماتے لیکن جس وقت آخری عشرہ آتا اس وقت شبینوں میں آپ کو محبین پنجاب دعوت دیتے تو اکثر و بیشتر آپ حضرت قاری رحیم بخش کے ہمراہ شکار پور، سکھر، ملتان، گوجرنوالہ، اوکاڑہ، راولپنڈی، کوہ مری، ان سب جگہوں میں پڑھتے اسی طرح حضرت والا دوسرے تمام پڑھنے والوں کا کھڑے ہو کر سنتے، اور شبینوں میں آپ کئی چیزوں کی رعایت فرماتے ایک تو یہ کہ تجوید کے ساتھ پڑھا جائے دوسرے سب ادب سے سنیں تیسرے نوافل کی جماعت میں تین سے زیادہ مقتدی نہ ہوں یا پھر شبینہ نماز تراویح میں پڑھایا جائے، غرض یہ کہ آپ کے شبینوں میں ایک سرور و کیف ہوتا تھا..... (تحفۂ حفاظ)

ایک ایمان افروز واقعہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا... ''بنی اسرائیل کی قوم میں کفل نامی ایک شخص تھا جو گناہوں کے کرنے میں بڑا بے باک تھا.... ایک مرتبہ ایک عورت آئی جو غربت کی وجہ سے بہت مجبور تھی.... اس نے اس کو ساٹھ دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اسے اپنے ساتھ گناہ کرنے دے.... عورت راضی ہوگئی.... پھر جب وہ اس کے قریب گیا تو عورت کی چیخ نکل گئی اور رونے لگی.... اس جوان نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو کیا میں نے تمہیں اس کے لئے مجبور کیا تھا.... اس نے کہا نہیں یہ بات نہیں بلکہ یہ گناہ ایسا ہے جو میں نے آج تک نہیں کیا لیکن آج میں اپنی مجبوری کی وجہ سے مجبور ہوگئی.... یہ سن کر وہ نوجوان اس سے ہٹ گیا اور اسے کہا جاؤ چلی جاؤ اور یہ دینار تمہیں بخش دیئے.... پھر اس شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم کفل کبھی آج کے بعد یہ گناہ نہیں کرے گا.... پھر یہ شخص اسی رات فوت ہوگیا.... صبح ہوئی تو اس کے گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا قد غفر اللہ الکفل (اللہ نے کفل کی مغفرت کردی) اللہ پاک ہمیں بھی تقویٰ سے آراستہ فرمادیں آمین....

سات حافظ بھائیوں کا ایک رات میں انتقال

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں..... ایک عالم دین کے سات حافظ بچے دہلی کی مساجد میں ختم قرآن میں مصروف تھے..... جب ہر ایک بچہ ختم قرآن مجید سے فارغ ہوا تو ایک مسجد میں سات بھائیوں نے شبینہ شروع کر دیا..... نمبر کے ساتھ ہر ایک بھائی قرآن مجید سنا رہا تھا..... پیچھے بڑی تعداد میں دہلی کے مسلمان کھڑے تھے تو اس کے دوران ساتوں بھائیوں کو ہیضے کی تکلیف شروع ہوگئی..... تراویح درمیان میں چھوٹ گئی اور یوں ایک ہی رات میں سات حافظ بھائی انتقال کر گئے..... ان کے والد صاحب نے سات بچوں کے جنازے اٹھائے..... فرمایا اللہ پاک کے اس فیصلے پر میں راضی ہوں اور وہی میرا مولیٰ ہے اور دوسرے دن اس حادثے کے دُکھ میں والد بھی چل بسے..... بڑے لوگوں کے امتحانات بھی بڑے ہوتے ہیں..... اللہ پاک بغیر حساب کے اور بغیر امتحان کے کامیاب فرمائیں..... (الافاضات الیومیہ)

معاملات میں انصاف کرنا

حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب عارفی رحمہ اللہ اپنی گاڑی میں بیٹھے تھے..... بیٹا ڈرائیونگ کر رہا تھا..... سامنے سے ایک دوسری گاڑی آپ کی گاڑی سے ٹکرائی، پولیس والے آ گئے کہا کہ حضرت! آپ صرف اتنا کہیں کہ سامنے والی گاڑی کی غلطی ہے تو ہم آپ کو اس سے نقصان دلواتے ہیں آپ نے بڑا پیارا جواب دیا کہ "غلطی میرے بیٹے کی تھی، میں اپنا تاوان برداشت کروں گا اور دوسرے کو بھی نقصان کا تاوان دوں گا..... آخر خدا تعالیٰ تو دیکھ رہے ہیں" لوگ آپ کے اس تقویٰ کو دیکھ کر حیران ہو گئے اور رپورٹ لکھنے والے سپاہی سے کہا کہ غلطی میرے بیٹے کی لکھو..... (یہ ہے اصل دین)

بعض وحشی جانوروں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک جنگلی جانور تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر جاتے تو ادھر ادھر دوڑتا اور کھلاڑیاں کرتا اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی آہٹ محسوس کرتا بس فوراً ایک گوشہ میں دبک کر بیٹھ جاتا اور ذرا آواز نہ نکالتا اس خیال سے کہ مبادا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہو..... (مسند احمد، ترجمان السنۃ: جلد ۴ ص ۱۵۰)

صحت کے لیے دعا کی تعلیم

ایک بزرگ تین ماہ سے اسقدر سخت بیمار تھے کہ لوگ بس ان کے سانس گنتے تھے اسی حالت میں ان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ دعا پڑھو "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ" انہوں نے خواب کے اندر ہی اس دعا کو پڑھا اور جب بیدار ہوئے تو بالکل تندرست تھے۔ (دینی دستر خوان جلد۲)

عید کے کپڑوں کا انتظام کرا دیا

ابوالحسن تمیمی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خرچ سے بہت تنگ تھا۔ عیدالفطر کو سخت اضطراب میں تھا کہ کل عید کا خرچہ کہاں سے کروں۔ بچوں کے لیے کپڑوں وغیرہ کا انتظام کیسے ہوگا۔ ناگاہ دروازے سے کسی نے آواز دی۔ میں باہر آیا تو ابن ابی عمر تھے۔ انہوں نے کہا میں نے خواب میں ابھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ ابوالحسن تمیمی اور ان کی اولاد بڑی تنگی میں ہے اسی وقت ان کی کچھ مدد کر کہ ان کی بھی عید ہو جائے۔ میں نے بیدار ہو کر فوراً کپڑے وغیرہ خریدے اور وہ لیکر اب آپ کے پاس آیا ہوں اور اس طرح ابوالحسن تمیمی اور ان کے گھر والوں کا پورا انتظام ہو گیا۔ (برکات دُرود شریف)

شیر شاہ سوری کے سر پر تاج شاہی رکھا

ایک بار شیر شاہ سوری نے خواب میں دیکھا کہ دربار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود ہیں۔ نصیر الدین ہمایوں بھی موجود ہیں۔ جس نے تاج پہنا ہوا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمایوں کے سر سے تاج شاہی اتار کر شیر شاہ سوری کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا "عدل وانصاف سے حکومت کرنا"۔

پھر شیر شاہ سوری کی آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کے تھوڑے عرصہ بعد شیر شاہ سوری کی قلیل اور ہمایوں کی کثیر فوج کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا جس میں شیر شاہ سوری کامیاب رہا اور ہمایوں شکست کھا کر بمشکل جان بچا کر ایران چلا گیا۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ

صوفی بزرگ، منصور حلاج کے دوست اور حضرت جنید بغدادیؒ کے رشتہ دار ،موت کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے کہا لا اِلٰہ اللہ پڑھیے ،فرمایا جب غیر اللہ ہے ہی نہیں تو میں نفی کس کی کروں حاضرین نے کہا کلمہ پڑھنے کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں .... پھر ایک شخص نے با آواز بلند کلمہ شہادت کی تلقین کی تو فرمایا، ایک مُردہ شخص زندہ کو تلقین ونصیحت کرنے آیا ہے ذرا دیر بعد لوگوں نے پوچھا کہ حضرتؒ آپ کا کیا حال ہے فرمایا، ''میں اپنے محبوب حقیقی تک پہنچ چکا ہوں'' یہ کہتے ہوئے رُوح پرواز کرگئی....(ایک ہزار انمول موتی جلد ا)

حافظ گل محمد قصاب

حافظ گل محمد قصاب کا معمول تھا کہ سال کے ۱۲ مہینے اور مہینہ کے تیسوں دن ایک قرآن کریم روزانہ بلاناغہ ختم کیا کرتے ،صبح سویرے اپنے بیل لے کر کھیت کی طرف جاتے اور گھر ہی سے قرآن پڑھنا شروع کرتے اور سارا دن کام کرتے ہوئے قرآن کریم کی تلاوت جاری رکھتے آخر قرآن کریم ختم کر کے ہی کسی سے بات کرتے اس سے پہلے کسی سے بات نہ کرتے.....(تحفۂ حفاظ)

خلافت فاروقی کا ایک واقعہ

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوپہر کے وقت گرمی میں چلے جارہے تھے .... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا.... پوچھا کہ یا امیر المؤمنین کہاں چلے.... آپ نے فرمایا کہ بیت المال کا ایک اونٹ غائب ہوگیا ہے اس کی تلاش کو جارہا ہوں .... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت آپ نے ایسی گرمی میں کیوں تکلیف کی کسی کو حکم دیا ہوتا کہ تلاش کرلیتا....آپ نے فرمایا کہ اے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان قیامت کی گرمی اس گرمی سے اشد ہے....(یادگار ملاقاتیں)

بغدادی ابوالعباس المبرد

تاریخ بغداد کے مشہور مصنف خطیب بغدادی ابوالعباس المبرد کے حوالے سے اپنی کتاب تقیید العلم (ص ۱۳۹) میں لکھتے ہیں کہ میں نے تین آدمیوں سے زیادہ کسی کو علم کا حریص نہیں پایا اور وہ امام ادب جاحظ (۱۶۳ تا ۲۵۵ھ)....مشہور ادیب اور شاعر فتح بن خاقان (وفات: ۲۴۷ھ) اور فقہ مالکی کے امام اسماعیل بن اسحاق تھے.... جاحظ کتاب فروشوں کی دکانیں کرایہ پر لے کر ساری رات کتابیں پڑھتا رہتا تھا....فتح بن خاقان خلیفہ عباسی المتوکل کا وزیر تھا....وہ اپنی آستین میں کوئی نہ کوئی کتاب رکھتا تھا اور جب بھی اسے سرکاری کاموں سے ذرا فرصت ملتی تو کتاب آستین سے نکال کر پڑھنے لگ جاتا تھا....

رہا اسماعیل بن اسحاق القاضی تو جب بھی ہم اس کے گھر جاتے تو اس کو لکھنے پڑھنے میں مصروف پاتے....(تذکرہ اسلاف)

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا واقعہ

عبدہ بن سلیمان فرماتے ہیں کہ ہم بلاد روم میں عبداللہ بن مبارک کے لشکر کے ساتھ تھے کہ ہماری ملاقات دشمن سے ہوگئی جب دونوں صفیں آمنے سامنے ہوگئیں تو دشمنوں کی صفوں میں سے ایک آدمی نکلا اور اس نے للکارا ادھر سے ایک مسلمان صف سے نکلا مسلمان نے یکدم حملہ کر کے اس پر تیر مارا وہ مر گیا پھر دوسرا دشمن لڑائی کیلئے آگے بڑھا اس کو بھی مسلمان نے قتل کر دیا پھر تیسرا دشمن حملہ کیلئے آیا اس کو بھی قتل کر دیا تو لوگوں نے اس شخص کو گھیرے میں لے لیا تاکہ وہ پہچانیں کہ یہ کون شخص ہے (جس نے تین دشمنوں کو مار ڈالا) (نہ پہچاننے کی وجہ) اس مسلمان نے اپنے چہرے پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا....

عبدہ بن سلیمان فرماتے ہیں کہ ہم سب انکے پاس جمع ہوگئے تاکہ ان کو پہچانیں ہم نے انکے کپڑے کو ایک طرف سے پکڑ کر کھینچا جس سے انکا چہرہ ظاہر ہوگیا تو وہ عبداللہ بن مبارک تھے....(اعمال القلوب)

حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ

شہید بالاکوٹ سید احمد شہیدؒ کے مرید باصفا، اور حضرت شاہ عبدالعزیز کے بھتیجے تھے اُن کے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ مسلمانانِ ہند دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے بہت پیچھے ہیں اس سے ان کے جوشِ ملّی کو انگیخت ہوئی اور انہوں نے ہندوستان بھر کا دورہ کیا اور انہیں یکجہتی کا پیغام دیا، جس کے نتیجے میں دو سال کے قلیل عرصہ میں معزز مسلمانوں کی اکثریت ان کے ساتھ ہوگئی، ۱۸۲۶ء میں انہوں نے سکھوں کے خلاف اعلان جنگ کیا، جنگ کے آخری ایام میں وہ گھوڑے پر سوار تھے اور اُن کا جسم گولیوں سے چھلنی تھا انہیں ناس سُونگھنے کی عادت تھی شہادت سے تھوڑی دیر پہلے ناس سونگھ کر ڈبیا پھینک دی اور کہا کہ بس یہ آخری سونگھنا ہے...اس کے بعد شہید ہوگئے....(ایک ہزار انمول موتی جلد ۱)

قابل رشک ازدواجی زندگی

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئیؒ صاحب قدس سرہ کبھی کبھی نصیحت کے طور پر فرمایا کرتے تھے کہ ”آج میرے نکاح کو ۵۵ سال ہوگئے....لیکن الحمد للہ کبھی اس عرصہ میں لہجہ بدل کر بات نہیں کی“ میں کہتا ہوں کہ لوگ پانی پر تیرنے اور ہوا میں اڑنے کو کرامت سمجھتے ہیں...... اصل کرامت تو یہ ہے کہ پچپن سال بیوی کے ساتھ زندگی گزاری اور یہ تعلق ایسا ہوتا ہے کہ جس میں یقیناً ناگواریاں پیدا ہوتی ہیں.... یہ بات ناممکن ہے کہ ناگواری نہ ہوتی ہو لیکن فرماتے ہیں کہ ”میں نے لہجہ بدل کر بات نہ کی“ اور اس سے آگے بڑھ کر ان کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ ساری عمر مجھ سے یہ نہیں کہا ”مجھے پانی پلادو“ یعنی اپنی طرف سے کسی کام کا حکم نہیں دیا کہ یہ کام کردو...... میں خود اپنے شوق اور جذبے سے سعادت سمجھ کر ان کا خیال رکھتی اور ان کا کام کرتی تھی لیکن ساری عمر زبان سے انہوں نے مجھے کسی چیز کا حکم نہیں دیا....(اصلاحی خطبات)

چڑیوں کی تسبیح

حضرت ابوحمزہ ثمالی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن علی نے کہا:

چڑیاں چہچہا رہی تھیں انہوں نے کہا: ابوحمزہ! جانتے ہو کہ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کی تسبیح بیان کر رہی ہیں اور آج کے دن کی روزی طلب کر رہی ہیں.....(دل کی باتیں)

حفاظ کرام کے ادب کا خاص انعام

حضرت مولانا بدر عالم صاحب رحمہ اللہ کے بیٹے نے ان کے حالات میں بیان کیا کہ میرے والد کی قبر کو حکومت سعودیہ نے اپنے قانون کے مطابق چھ چھ ماہ کے بعد تین مرتبہ کھودا، تاکہ اس کی جگہ دوسرا مردہ دفن کیا جائے لیکن ہر مرتبہ دیکھا کہ بڑے میاں صحیح سلامت موجود ہیں، جسم میں ذرا بھی تغیر نہیں ہوا تھا جیسے ابھی کا ہے....

ان کو یہ مقام کیسے ملا؟ ان کے صاحبزادے مولانا آفتاب عالم صاحب نے اپنا گمان ظاہر کیا کہ میرے والد کا ایک خاص عمل یہ تھا کہ وہ حافظ قرآن بچوں کی طرف پیر نہیں کرتے تھے اگرچہ معمر تھے بڑے عالم تھے اور اس عمل کی وجہ وہ یہ بیان کرتے تھے کہ جس طرف قرآن شریف رکھا جاتا ہے ادھر پاؤں نہیں کرنے چاہئیں تو جس کے سینہ میں قرآن پاک ہے جو سینہ حامل قرآن ہے اس کی طرف پاؤں کرنا بھلا خلاف ادب نہ ہوگا؟

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ادب کی برکت سے مولانا پر یہ فضل عظیم ہوگیا کہ ان کا جسم بھی محفوظ کردیا گیا.... (دین ودانش جلد ا)

اعجاز قرآنی کے دو پہلو

جس کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے دنیا کی کوئی کتاب اس کثرت کیساتھ نہیں پڑھی جاتی، اس کا یاد کرنا جتنا آسان ہے اور جتنی جلد یہ یاد ہوجاتا ہے دنیا کی کسی کتاب کا یاد کرنا اتنا آسان نہیں اور نہ ہی کوئی دوسری کتاب اتنی جلدی یاد ہوجاتی ہے....

حضرت عثمان غنیؓ ہر رات ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے....

''حضرت مولانا (الیاس صاحبؒ) کی والدہ محترمہ ''بی صفیہ'' بڑی جید حافظہ تھیں انہوں نے قرآن مجید شادی کے بعد مولانا یحییٰ صاحب کی شیرخوارگی کے زمانے میں حفظ کیا تھا اور ایسا اچھا یاد تھا کہ معمولی حافظ ان کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا تھا، معمول تھا کہ رمضان میں پورے قرآن مجید اور دس پارے مزید پڑھ لیا کرتی تھیں، اس طرح ہر رمضان میں چالیس قرآن مجید ختم کرتی تھیں.... (جواہر پارے شمارہ نمبر 2)

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ کے آخری لمحات

۷ محرم ۱۱۹۵ھ کو چند اشخاص آپ کے گھر آئے اور دستک دی خادم نے بتایا کہ چند آدمی آپ سے ملنا چاہتے ہیں فرمایا، بُلا لو تین اشخاص اندر چلے آئے ایک نے پوچھا مرزا جانجانان کون سے ہیں دونوں نے اشارہ کیا وہ جو سامنے بیٹھے ہیں یہ سنتے ہی اُس نے گولی ماردی گولی قلب میں لگی لیکن پھر بھی تین دن تک زندہ رہے جمعہ کی نماز کے بعد دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر سُورۃ فاتحہ پڑھی اور الحمد الحمد کہتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کی....(ایک ہزار انمول موتی جلد ا)

فاتح سومنات سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ

تاریخ فرشتہ کے مصنف نے "طبقات ناصری" کے حوالے سے لکھا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کو مشہور حدیث "العلماء ورثة الانبیاء" کی صحت پر پورا یقین نہ تھا اسے قیامت کے آنے کے بارے میں بھی شبہ تھا....اس کے علاوہ اسے سبکتگین کا بیٹا ہونے پر بھی شک تھا....ایک رات کا واقعہ ہے کہ سلطان محمود اپنی قیام گاہ سے نکل کر پیدل ہی کسی طرف چل رہا تھا فراش سونے کی شمع دان لے کر اس کے آگے آگے چل رہا تھا راستے میں اسے ایک ایسا طالب علم ملا جو مدرسے میں بیٹھا ہوا اپنا سبق یاد کر رہا تھا مگر اس کے پاس جلانے کے لئے تیل نہ تھا....اس لئے وہ پڑھتے پڑھتے جب کچھ بھول جاتا تو ایک بنئے کے چراغ کے پاس آ کر اپنی کتاب میں سے دیکھ کر تصحیح کر لیتا.... محمود کو اس نادار طالب علم کی حالت پر بڑا رحم آیا اور اس نے وہ شمع دان جو فراش نے اٹھا رکھا تھا....اس طالب علم کو دے دیا....جس رات یہ واقعہ پیش آیا اسی رات کو خواب میں محمود کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی....آپؐ نے محمود سے فرمایا...."اے ناصر الدین سبکتگین کے بیٹے فرزندار جمند خداوند تعالیٰ تجھ کو ویسی ہی عزت دے جیسی تو نے میرے ایک وارث کی قدر کی ہے"....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے سلطان محمود کے دل میں متذکرہ بالا تینوں شکوک دور ہو گئے....(تاریخ فرشتہ جلد اول)

حافظ مشیت اللہ صاحبؒ

حافظ مشیت اللہ پانی پتی چل پھر کر جوتی کا کاروبار کرتے اور روزانہ ختم قرآن کر کے شہر میں داخل ہوتے ورنہ فصیل پر بیٹھ کر پورا کرتے تھے....(تحفۂ حفاظ)

لفظ ''اَللّٰہُ'' کا ذکر نفسیاتی امراض کیلئے بہترین علاج

ہالینڈ کے ماہر نفسیات نے انکشاف کیا ہے کہ لفظ ''اَللّٰہُ'' کا ذکر افسردگی اور ذہنی تناؤ کے شکار مریضوں کے لئے بہترین علاج ہے بلکہ اُنہیں دیگر نفسیاتی بیماریوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے.... ڈچ ماہر نفسیات وینڈر ہاون نے اپنی نئی دریافت میں اعلان کیا ہے کہ قرآن مجید کا مطالعہ اور لفظ ''اَللّٰہُ'' کا بار بار دہرایا جانا مریض یا عام شخص ہر دو پر اثر کرتا ہے.... ڈچ پروفیسر اپنے مطالعہ اور تحقیق سے گزشتہ 3 سال سے مریضوں پر تجربے کر رہے ہیں.... ان میں بیشتر مریض غیر مسلم تھے جو عربی نہیں بول سکتے تھے.... انہیں لفظ ''اَللّٰہُ'' صاف طور پر بولنے کی تربیت دی گئی.... اس کا غیر معمولی نتیجہ برآمد ہوا.... خاص طور اُن مریضوں پر جو افسردگی اور تناؤں کا شکار تھے....

سعودی روزنامہ ''الوطن'' نے لکھا ہے کہ مسلمان جو کہ عربی پڑھ سکتے ہیں اور قرآن مجید کا مطالعہ بلاناغہ کرتے ہیں وہ خود کو نفسیاتی بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں.... ماہر نفسیات کے مطابق ''اَللّٰہُ'' کا ہر حرف نفسیاتی امراض کے سدباب میں مؤثر ہے.... اپنی تحقیق کی مزید وضاحت کرتے ہوئے وینڈر ہاون نے بتایا کہ لفظ ''اَللّٰہُ'' کا پہلا حرف ''الف'' نظام تنفس سے خارج ہوتا ہے اور سانس کو کنٹرول میں رکھتا ہے.... حرف ''ل'' کی ادائیگی کے لئے زبان کو معمولی سا تالو سے لگا کر تھوڑا توقف کرنے کے بعد اس عمل کو صحیح ادائیگی سے دہرانے اور سانس لینے کا عمل توقف سے جاری رکھنے سے تناؤ کو عافیت حاصل ہوگی انہوں نے مزید کہا کہ لفظ ''اَللّٰہُ'' کا آخری حرف ''ہ'' کی ادائیگی سے پھیپھڑے اور دل کا رابطہ ہوتا ہے اور بدلے میں یہ رابطہ دل کی دھڑکن کو کنٹرول کرتا ہے.... (ضرب مومن شمارہ ۴۰)

دعا کا طریقہ

حضرت ابوغسان رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ کو یہ کہتے سنا: ضرور ایسا وقت آنے والا ہے جس میں کوئی چھٹکارا نہیں پا سکے گا سوائے اس شخص کے جو دعا کرے ایسی جیسے غرق آب ہونے والا کرتا ہے....'' (دل کی باتیں)

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے آخری لمحات

"دنیا امتحان کی جگہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لیتے ہیں جن پر نعمتوں کی بارش ہوتی ہے ان پر مصیبتیں بھی آتی ہیں بندہ کا کام ہے صبر وشکر سے کام لے، ہر حالت میں راضی برضا رہے یہی امتحان کی کامیابی ہے...." اہلیہ محترمہ یہ الفاظ سنتی ہیں تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے ہیں، فوراً انہیں تسلی دی اور فرمایا "فکر کی کوئی بات نہیں میرا مرض بہت جلد جاتا رہے گا، ان شاء اللہ صحت ہو جائے گی، گھبرانے کی کوئی بات نہیں یہ نصیحت تو اس لیے ہے کہ اسلام کی تعلیم ہے جو ہمیشہ یاد رہنی چاہئے...." اس کے بعد چادر تان کر آرام فرمانے لگے تھوڑی دیر بعد نماز ظہر کا وقت ہو گیا، دیکھا گیا تو حالت نیند ہی میں رُوح پرواز کر چکی تھی....(ایک ہزار انمول موتی جلد ا)

نیک رفیق سفر کا اکرام

حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ہر تین آدمیوں کو ایک اونٹ سواری کے لئے دیا صحرا اور جنگل میں تو ہم میں سے دو سوار ہو جاتے ہیں....ایک پیچھے سے اونٹ کو چلاتا اور پہاڑوں میں ہم سب ہی اتر جاتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اسوقت پیدل چل رہا تھا....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے رباح! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پیدل چل رہے ہو؟ (کیا بات ہے؟) میں نے کہا میں تو ابھی اترا ہوں اس وقت میرے دونوں ساتھی سوار ہیں....اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم (آگے چلے گئے اور آپ) کا گزر میرے دونوں ساتھیوں کے پاس سے ہوا جس پر انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور دونوں اس سے اتر گئے....جب میں ان دونوں کے پاس پہنچا تو دونوں نے کہا تم اس اونٹ پر آگئے بیٹھ جاؤ اور (مدینہ) واپسی تک تم یوں ہی بیٹھے رہو....ہم دونوں باری باری سوار ہوتے رہیں گے (تم نے اب پیدل نہیں چلنا) میں نے کہا کیوں؟ ان دونوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ابھی فرما کر گئے ہیں کہ تمہارا ساتھی بہت نیک آدمی ہے تم اس کے ساتھ اچھی طرح رہو....(اخرجہ الطبرانی)

حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ کے آخری لمحات

وفات مبارک سے قبل اپنے بیٹے سے فرمایا: ''اے فرزند پانچ اشخاص کو ہرگز دوست نہ بنانا، (۱) فاسق کو کیونکہ وہ تمہیں بڑی بڑی چیزوں کا لالچ دے گا اور پھر ایک لقمہ پر تمہیں فروخت کردے گا.... (۲) بخیل کو کیوں کہ وہ اسی مال کو اپنے پاس دبائے گا جس کی تم کو زیادہ ضرورت ہوگی اور پھر تم کو ذلیل ورسوا کرے گا.... (۳) جھوٹے کو کیوں کہ اس کی مثال ریت کی ہے.... (۴) بے وقوف کو کیوں کہ تم کو نفع پہنچانے کی کوشش کرے گا مگر اس کی بے وقوفی سے نقصان پہنچے گا.... (۵) اس شخص کو جو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کرتا ہے کیوں کہ ایسا انسان خدا کی کتاب میں ملعون ہے.... (ایک ہزار انمول موتی جلد۱)

دارالعلوم دیوبند ایک الہامی مدرسہ

مدرسہ دارالعلوم دیوبند (بھارت) ایک الہامی مدرسہ ہے.....۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء کو اس ادارے کا آغاز کیا گیا.....زمین مل جانے کے بعد عمارت مدرسہ کے لیے بنیاد رکھ دی گئی.....جب وقت آیا کہ اسے بھرا جائے اور اس پر عمارت تعمیر کی جائے تو مولانا رفیع الدین مہتمم ثانی دارالعلوم دیوبند نے خواب دیکھا کہ اس زمین پر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں..... ہاتھ میں عصا ہے.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مولانا سے فرمایا..... ''شمالی جانب جو بنیاد کھودی گئی ہے اس سے صحن مدرسہ چھوٹا اور تنگ رہے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصائے مبارک سے دس بیس گز شمال کی جانب ہٹ کر نشان لگایا کہ بنیاد یہاں ہونی چاہیئے.....تا کہ مدرسہ کا صحن وسیع رہے..... (جہاں تک اب صحن کی لمبائی ہے) خواب دیکھنے کے بعد مولانا علی الصبح بنیادوں کے معاینہ کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لگایا ہوا نشان بدستور موجود تھا اسی نشان پر بنیاد کھدوائی اور مدرسے کی تعمیر شروع ہوگئی.....

۲.....حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری ثم مدنی کو حضرت نبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''آپ میرے پاس مدینہ تشریف لے آیئے'' .....حضرت مولانا دوسرے ہی دن مدینہ طیبہ کے لیے روانہ ہوگئے..... (دینی دستر خوان جلد اوّل)

شیخ الوقت مولانا فتح محمد صاحب رحمہ اللہ کا عشق قرآن

حضرت موصوف روزانہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے بلکہ ایک قرآن مجید تہجد میں شروع فرماتے روزانہ کچھ پارے پڑھتے..... ایک قرآن مجید آپ نمازوں میں روزانہ تھوڑا تھوڑا پڑھتے..... ایک، دن بھر میں بطور منزل شروع رکھتے تمام دن ویسے بھی قرآن مجید کا مشغلہ رہتا، کسی کا سن رہے ہیں اور کسی کا امتحان لے رہے ہیں، اسی طرح اپنے سے اصلاحی تعلق رکھنے والوں کو بھی روزانہ تلاوت قرآن کا حکم فرماتے..... الغرض آپ کو تلاوت قرآن مجید سے بہت عشق تھا..... صحت میں جس وقت کوئی قرآن مجید سننے کی خواہش کا اظہار کرتا آپ فوراً شروع فرمادیتے..... اسی طرح اگر کوئی اپنا سنانے کے لئے عرض کرتا تو آپ فوراً سننے کے لئے آمادہ ہو جاتے، غرض یہ کہ آپ کی زندگی کا اہم مشغلہ قرآن مجید کا سننا اور سنانا تھا..... (تحفۂ حفاظ)

سلطان صلاح الدین ایوبی کے آخری لمحات

فاتح بیت المقدس، تعلق کرد قبیلے سے تھا، اصلی نام یوسف تھا، بہادری اور جواں مردی کی وجہ سے عالمی شہرت حاصل کی، کئی صلیبی جنگیں لڑیں اور دشمنانِ اسلام کو عبرت ناک شکستیں دیں، اپنی اعلیٰ جنگی حکمت عملی کے سبب مصر اور شام اور عرب کی حکومتیں حاصل کیں.... ستائیسویں صفر ۵۸۹ھ (۱۱۹۳ء) صبح جس وقت قاری صاحب قرآن کریمہ کی آیہ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھو علیہ توکلت پر پہنچے تو سلطان صلاح الدین ایوبی نے بھی ان کلمات کا ورد شروع کر دیا اور اسی حالت میں انتقال کیا.... (ایک ہزار انمول موتی جلد ا)

فتنہ تین آدمیوں کے ذریعہ سے آتا ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' فتنہ تین آدمیوں کے ذریعہ سے آتا ہے.....

ایک تو اس ماہر اور طاقت ور عالم کے ملحد ہو جانے کے ذریعہ سے جو اُٹھنے والی ہر چیز کا تلوار کے ذریعے سے قلع قمع کر دیتا ہے' دوسرے اس بیان والے کے ذریعہ سے جو فتنہ کی دعوت دیتا ہے..... تیسرے سردار اور حاکم کے ذریعہ سے..... عالم اور بیان کرنے والے کو تو فتنہ منہ کے بل گرا دیتا ہے..... البتہ سردار کو فتنہ خوب کریدتا ہے اور پھر جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے اس سب کو فتنہ میں مبتلا کر دیتا ہے..... (حیاۃ الصحابہ' جلد ۳ صفحہ ۵۸۵)

صفت شکر پر ایک واقعہ

حضرت احمد حربؒ کے پڑوس میں ایک شخص کے ہاں چوری ہوگئی' آپ اپنے دوستوں کے ساتھ اس کی غم خواری کو تشریف لے گئے.... پڑوسی نے بڑی خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا.... حضرت احمد حربؒ نے بتایا کہ ہم تمہاری چوری ہو جانے کا افسوس کرنے آئے ہیں' پڑوسی بولا کہ میں تو اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں اور مجھ پر اس کے تین شکر واجب ہو گئے ہیں.... ایک یہ کہ دوسروں نے میرا مال چرایا ہے میں نے نہیں.... دوسرے یہ کہ ابھی آدھا مال میرے پاس موجود ہے' تیسرے یہ کہ میری دنیا کو ضرر پہنچا ہے اور دین میرے پاس ہے' یعنی اللہ کا بندہ وہی ہے جو پریشانی میں بھی شکر کرے....

واقعہ: کہتے ہیں کہ ایک شخص سہل بن عبداللہ کے پاس آیا اور عرض کیا.... چور میرے گھر میں گھس کر سارا سامان لے گیا.... آپ نے فرمایا' اللہ کا شکر ادا کرو.... اگر چور (یعنی شیطان) تمہارے دل میں گھس کر توحید کو خراب کر دیتا تو کیا کر سکتا تھا؟

کہتے ہیں کہ آنکھوں کا شکریہ ہے کہ تو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالے اور کان کا شکریہ ہے کہ جو عیب کی بات سنے اس پر پردہ ڈالے.... (رسالہ قشیریہ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پانچ نصیحتیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتوں کی وصیت کی ہے.... فرمایا: ا.... اے انس! کامل وضو کرو تمہاری عمر بڑھے گی....

۲.... جو میرا امتی ملے سلام کرو نیکیاں بڑھیں گی.... ۳.... گھر میں سلام کر کے جایا کرو گھر کی خیریت بڑھے گی.... ۴.... چاشت کی نماز پڑھتے رہو تم سے اگلے لوگ جو اللہ والے بن گئے تھے ان کا یہی طریقہ تھا....

۵.... اے انس! چھوٹوں پر رحم کرو، بڑوں کی عزت وتوقیر کرو، تو قیامت کے دن میرا ساتھی ہوگا.... (تفسیر ابن کثیر)

قبر میں تلاوتِ قرآن

ابوالنصر نیشاپوری سے جو بڑے متقی اور پرہیز گار تھے اور قبر کھودا کرتے تھے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار قبر کھودی اتفاقاً ایک قبر نکل آئی میں نے دیکھا کہ اس میں ایک نوجوان عمدہ لباس پہنے بیٹھا ہے اور اس سے نہایت اچھی خوشبو آتی ہے اس کے ہاتھ میں قرآن شریف ہے اور سبز حرفوں سے لکھا ہے کل حروف نہایت خوبصورت ہیں وہ نوجوان تلاوت میں مصروف ہے..... اس نے مجھ کو دیکھا تو پوچھا کیا قیامت آ گئی میں نے کہا نہیں کہا اس سوراخ کو بند کر دو..... میں نے بند کر دیا..... اس واقعہ کو ابن نجار نے تاریخ بغداد میں بھی روایت کیا ہے..... (شرح الصدور)

ہرنی جانور پر رحم کرنے پر بادشاہی

تاریخ دولت ناصری میں لکھا ہے کہ ابتدائی زمانہ امیر ناصر الدین سبکتگین ایک غلام تھا اور نیشاپور میں اس کا قیام تھا..... صرف ایک گھوڑا اس کے پاس تھا جس پر سوار ہو کر جنگلوں میں شکار کی تلاش میں گھوما کرتا تھا..... ایک دن شکار کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ دور سے ایک ہرنی نظر آئی جو بچے کو ساتھ لیے چرنے میں مشغول تھی اسے دیکھ کر اس نے ایڑ لگائی اور بچہ پکڑ کر شہر کی طرف چل پڑا شہر کے قریب پہنچ کر اس نے جنگل کیطرف مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گیا..... بے چاری مامتا کی ماری ہرنی اپنے بچے کے پیچھے چلی آ رہی تھی امیر سبکتگین کو یہ دیکھ کر ترس آ گیا سوچا میرا تو اتنے سے بچے کے گوشت سے گزر نہ ہو گا البتہ اس کی ماں اس کے صدمے سے نڈھال ہو جائے گی اس لیے بہتر یہ ہے کہ بچے کو چھوڑ دوں..... چنانچہ بچہ کے پاؤں کھول کر اسے آزاد کر دیا..... بچہ اچھلتا کودتا کللیلین کرتا اپنی ماں کے پاس چلا گیا اور پھر دونوں جنگل کی طرف چلے گئے واپسی پر ہرنی مڑ مڑ کر امیر سبکتگین کی طرف دیکھتی اور آنکھوں میں رحمدل شکاری کا شکریہ ادا کرتی جاتی تھی..... اس رات سبکتگین نے خواب دیکھا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''سبکتگین اس کمزور ہرنی پر رحم کر کے تو نے ہمارا دل خوش کر دیا تو ایک دن بہت بڑا بادشاہ بنے گا جب بادشاہ بنے تو خدا تعالیٰ کے بندوں پر ایسی ہی شفقت کرنا تا کہ تیری سلطنت کو قیام و دوام حاصل ہو.....'' اس دن کے بعد سے سبکتگین اس خواب کو سچا کر دکھانے کی کوشش کرنے لگا اور آخر کار ایک بہت بڑا بادشاہ بن گیا..... (دینی دسترخوان جلد اول)

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحتیں

حضرت نمران بن مخمر ابوالحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ لشکر میں چلے جارہے تھے فرمانے لگے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے کپڑوں کو تو خوب اجلا اور سفید کررہے ہیں لیکن اپنے دین کو میلا کررہے ہیں یعنی دین کا نقصان کر کے دنیا اور ظاہری شان وشوکت حاصل کررہے ہیں.... غور سے سنو! بہت سے لوگ دیکھنے میں تو اپنے نفس کا اکرام کرنے والے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اپنے نفس کی بے عزتی کرنے والے ہوتے ہیں.... پرانے گناہوں کو نئی نیکیوں کے ذریعے سے ختم کرو.... اگر تم میں سے کوئی اتنے گناہ کرلے جس سے زمین آسمان کے درمیان کا خلا بھر جائے اور پھر وہ ایک نیکی کرلے تو یہ نیکی ان سب گناہوں پر غالب آجائے گی.... (عند ابن السمعانی کذا فی الکنز ۸/۲۳۶)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مومن کے دل کی مثال چڑیا جیسی ہے جو ہر دن نہ معلوم کتنی مرتبہ ادھر ادھر پلٹتا رہتا ہے.... (اس لئے آدمی مشورہ کے تابع ہو کر چلے) (حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

بیان کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں میں بیان فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرخ ہوجاتیں اور آواز بلند ہوجاتی اور غصہ تیز ہوجاتا جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دشمن کے لشکر سے ڈرا رہے ہوں اور فرما رہے ہوں کہ دشمن کا لشکر تم پر صبح حملہ کرنے والا ہے شام کو حملہ کرنے والا ہے پھر شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر ارشاد فرماتے مجھے اور قیامت کو اس طرح ملا کر بھیجا گیا ہے پھر فرماتے سب سے بہترین سیرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت ہے اور سب سے برے کام وہ ہیں جو نئے ایجاد کئے گئے ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور جو مر جائے اور مال چھوڑ کر جائے تو وہ مال اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرضہ یا چھوٹے بچے چھوڑ کر جائے جنہیں سنبھالنے والا کوئی نہ ہو تو وہ میرے ذمہ ہیں وہ قرضہ میں ادا کروں گا اور ان بچوں کو میں سنبھالوں گا.... (حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

دست مبارک سے مفلوج آدمی کو شفا

حضرت سید حسن رسول نما دہلوی کی اولاد میں سے ایک خاندان آباد تھا۔اس گھرانے کے ایک نامور بزرگ حکیم فضل محمد جالندھری تھے۔جن کا ۹۵ برس کی عمر میں انتقال ہوا ۔پیشہ کے اعتبار سے حکیم تھے وہ بھی شاہی اور بافراغت زندگی گزارتے تھے۔حکیم اجمل خاں کے ہم درس تھے۔دینی تعلیم دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی۔اس شہرہ آفاق درس گاہ کے اولین تلامذہ میں سے تھے۔مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ہم سبق اور حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کے شاگرد رشید تھے اور محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہی رقت طاری ہو جاتی۔اور زاروقطار رونے لگتے تھے۔

تقریباً ۶۵ برس کی عمر میں فالج کا حملہ ہوا اور اطباء زندگی سے مایوس ہو گئے۔غشی کی کیفیت طاری تھی اور تیمارداروں کو یقین ہو گیا تھا کہ آپ کے چل چلاؤ کا وقت قریب آن پہنچا ہے کہ اچانک رات کے تیسرے پہر بے ہوش وجود میں حرکت پیدا ہوئی اور اسی عالم میں آپ چلائے یا حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ میرا پاؤں ہے۔

آپ کے اعزہ لواحقین جو آپ کے گرد جمع تھے اس جملہ پر حیرت زدہ تھے۔کہ حکیم صاحب نے اپنی مفلوج ٹانگوں کو بڑی تیزی سے سمیٹا اور فوراً ہی یوں بھلے چنگے ہو کر اٹھ بیٹھے جیسے کبھی بیمار ہی نہ تھے۔

اور بتایا ابھی خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک میرے جسم پر پھیرا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک میرے پاؤں کے قریب پہنچا تو میں نے فرط ادب سے پاؤں سکیڑ لیا چنانچہ پاؤں میں خفیف سا لنگ باقی عمر موجود رہا۔

اور حکیم صاحب اس واقعے کے تقریباً تیس برس بعد تک کامل تندرستی کے ساتھ زندہ سلامت رہے۔اس واقعہ کے چشم دید گواہ آج بھی زندہ ہیں اور حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس تصرف باطنی کے عینی شاہد ہیں۔(سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

ایک واقعہ

حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کوفے کے علاقے میں تھا، ایک باغ کے اندر چلا گیا کہ دو رکعت پڑھ لوں... میں نے نماز سے پہلے حٰم المؤمن کی آیتیں الیہ المصیر تک پڑھیں، اچانک دیکھا کہ ایک شخص میرے پیچھے ایک سفید خچر پر سوار کھڑا ہے.... جس کے بدن پر یمنی کپڑے ہیں.... اس شخص نے مجھ سے کہا کہ جب تم غَافِرُ الذَّنْبِ کہو تو اس کے ساتھ یہ دعا کرو: یَاغَافِرُ الذَّنْبِ اِغْفِرْلِیْ" یعنی اے گناہوں کے معاف کرنے والے مجھے معاف کردے، اور جب تم پڑھو: قَابِلُ التَّوْبِ" تو یہ دعا کرو: "یَاقَابِلُ التَّوْبِ اَقْبِلْ تَوْبَتِیْ" یعنی اے توبہ قبول کرنے والے میری توبہ قبول فرما.... پھر جب پڑھو: "شَدِیْدُ الْعِقَابِ" تو یہ دعا کرو: "یَاشَدِیْدُ الْعِقَابِ لَا تُعَاقِبْنِیْ" یعنی اے سخت عقاب والے مجھے عذاب نہ دیجئے.... اور جب "ذِی الطَّوْلِ" پڑھو تو یہ دعا کرو: "یَاذَاالطَّوْلِ طُلْ عَلَیَّ بِخَیْرٍ" یعنی اے انعام واحسان کرنے والے مجھ پر انعام فرما....

ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں یہ نصیحت اس سے سننے کے بعد جو ادھر دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا.... میں اس کی تلاش میں باغ کے دروازے پر آیا.... لوگوں سے پوچھا کہ ایک ایسا شخص یمنی لباس میں یہاں سے گزرا ہے؟ سب نے کہا کہ ہم نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا....

ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ الیاس علیہ السلام تھے، دوسری روایت میں اس کا ذکر نہیں.... (معارف القرآن جلد ۷ صفحہ ۵۸۲)

دکھ پریشانی کے وقت درود شریف پڑھیں

حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جب آدمی کو کوئی دکھ اور پریشانی ہو.... یا کوئی بیماری ہو یا کوئی ضرورت اور حاجت ہو تو اللہ تعالیٰ سے دعا تو کرنی چاہئے یا اللہ! میری اس حاجت کو پورا فرما دیجئے.... میری اس بیماری اور پریشانی کو دور فرما دیجئے لیکن ایک طریقہ ایسا بتاتا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو ضرور ہی پورا فرما دیں گے.... وہ یہ ہے کہ کوئی پریشانی ہو اس وقت درود شریف کثرت سے پڑھیں.... اس درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس پریشانی کو دور فرما دیں گے.... (ایک ہزار انمول موتی جلد ۱)

انگریز افسر کی صورت دیکھنے سے انکار

۱۸۵۷ء ۱۲۷۴ھ میں ہندوستان کے مسلمانوں نے ملک گیر پیمانے پر انقلاب برپا کر کے ملک سے انگریزوں کو کھدیڑنے کا پروگرام بنایا.... کچھ مجبوریوں کی وجہ سے ہندوستان کے غیر مسلموں پر بھی بھروسہ کرنا پڑا.... اپنی فطرت کے مطابق ان میں سے اکثر نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جس کے نتیجہ میں یہ تحریک ناکام ہوگئی.... اس کا ردعمل یہ ہوا کہ مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑی.... کوئی ظلم ایسا نہ تھا جو ان پر نہ توڑا گیا ہو بس مسلمان ہونے کے جرم میں ہزاروں لوگ موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے.... گھوڑوں کے پیچھے زندہ باندھ کر گھسیٹے گئے .... ہاتھیوں کے پیروں میں کچلے گئے اقتصادی اور معاشی اعتبار سے مفلس کر دیئے گئے اور جبراً عیسائی بنائے گئے....

ان تمام مظالم کے باوجود بھی ہندوستان میں ایسے مسلمانوں کی کمی نہ تھی جنہوں نے حق گوئی، بیباکی اور بے خوفی کو اپنا شعار بنائے رکھا.... مولانا محمد اسماعیل کاندھلویؒ ایسے ہی بزرگ تھے.... ۱۸۵۷ء کے غدر کے چند دن بعد کاندھلہ میں ایک اراضی پر کچھ ہندوؤں اور مسلمانوں میں تنازعہ اٹھ کھڑا ہوا اس کے نتیجہ میں دونوں فرقوں میں لڑائی ٹھن گئی.... اس تنازعہ میں مصالحت کرانے کے لئے ضلع کے صدر مقام سہارنپور سے ایک انگریز افسر آیا اس نے کہا ”مولانا جو فیصلہ کریں گے وہی قابل قبول ہوگا“.... چنانچہ ان کو بلانے کے لئے آدمی بھی بھیجا گیا تو انہوں نے کہا ”میں اس شرط پر وہاں آسکتا ہوں کہ انگریز افسر کی صورت نہیں دیکھوں گا“.... غرض ایسا ہی ہوا....

موقع پر پہنچ کر وہ انگریز افسر کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہو گئے اور یہ فیصلہ دیا کہ ”متنازعہ اراضی ہندوؤں کی ہے اور اس پر مسلمانوں کا دعویٰ غلط ہے“....

اس فیصلے سے علاقہ کے ہندو اتنے متاثر ہوئے کہ اسی شام تک چوبیس خاندانوں نے اسلام قبول کرلیا.... (احسان دانش نے بیان کیا)

قاری نور الہدیٰ پانی پاتی

حافظ قاری نور الہدیٰ بن حافظ مرید حسین عثمانی بہت خوش الحان تھے کہ سننے والے بے خود ہو جاتے تھے..... بڑھاپے تک آواز ایسی صاف، بلند، باریک، لوچدار اور نازک تھی ..... کہ معصوم بچوں میں بھی نہیں دکھائی دیتی، آواز میں خداداد دلکشی تھی ..... رمضان المبارک کی تراویح میں آپ کے پیچھے پانچ سو نمازی ہوتے تھے..... اور سب پر عجب محویت کا عالم طاری ہوتا تھا..... ایک مرتبہ آخر شعبان میں آپ اپنے آلات جلد سازی درست کرانے کے لیے دہلی تشریف لے گئے اور ارادہ کے خلاف زیادہ ٹھہرنا پڑا..... رمضان کا چاند دیکھ کر آپ جامع مسجد دہلی میں پہنچے..... وہاں متعدد حفاظ مختلف مقامات پر تراویح میں قرآن سنا رہے تھے..... آپ نے بھی حوض کے قریب کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا شروع کر دیا..... وضو کرنے والے صاحبان نے جو وہ مقدس آواز سنی تو ہر جگہ جا کر مقتدیوں کے کان میں کہہ دیا ..... ''میاں حوض کے قریب ایک آسمانی قاری قرآن پڑھ رہے ہیں'' ہر شخص نیت توڑ کر آپ کے ساتھ شریک ہو گیا اور جب حفاظ نے سلام پھیر کر دیکھا کہ ان کے پیچھے کوئی نمازی باقی نہیں اور تمام لوگ حوض کے قریب قرآن سن رہے ہیں..... تو وہ سب بھی وہیں آ گئے اور آپ کا سننے لگے..... اس واقعہ سے آپ کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے..... (تحفۂ حفاظ)

راستے میں چلتے ہوئے قرآن مجید پڑھنا

شیخ علم الدین سخاویؒ راستہ میں بھی پڑھاتے تھے، ابن ابی داؤد نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ راستہ میں بھی پڑھاتے تھے..... محقق ابن الجزریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شمس الدین صائغ سے کئی بار راستے میں پڑھا ہے..... کبھی تو وہ اور میں دونوں پیدل ہوتے تھے ..... اور کبھی وہ خچر پر سوار اور میں پیدل ہوتا تھا..... اور مجھے متعدد شیوخ نے جن میں امام علامہ قاضی محب الدین بن یوسف حلبیؒ نگران افواج بھی شامل ہیں..... یہ بتایا کہ اگر کسی جنازہ میں شیخ تقی الدین صائغ تشریف لاتے تو لوگ اس سے بہت خوش ہوتے قاضی محب الدین فرماتے ہیں کہ شیخ موصوفؒ مجھے بسا اوقات اپنی خدمت میں رکھتے تھے سو میں راستہ میں آپ سے قرآن مجید اس حالت میں پڑھتا تھا کہ میں پیدل اور آپ اپنی حمارہ (سواری) پر سوار ہوتے تھے..... (تحفۂ حفاظ)

بے نمازی کی نحوست

ایک بزرگ صاحب کشف تھے ایک بار کسی اکرام کرنے والے نے ان کی دعوت کی دستر خوان پر کھانا رکھا گیا جس میں روٹیاں بھی تھیں اور روٹیاں دو عورتوں نے بنائی تھیں جب بزرگ دستر خوان پر تشریف فرما ہوئے تو روٹی کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہاتھ روک لیے اور روٹیوں کو دو حصوں میں الگ کیا ایک حصہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ روٹی جس نے بھی بنائی ہے وہ بے نمازی ہے.... (ایک ہزار انمول موتی جلد ا)

پہلوان امام بخش کا قصہ

ایک بزرگ کا پڑوس میں ایک قبرستان میں جانا ہوا جہاں انہیں فاتحہ پڑھنی تھی وہ فاتحہ پڑھ کر آگے بڑھنے لگے اچانک ایک بوسیدہ قبر کو دیکھا گویا وہ کہہ رہی ہے حضرت ہمیں بھی کچھ عطیہ اور تحفہ دیتے جایئے ہم بھی محتاج ہیں وہ بزرگ اس قبر پر آئے اور جو اللہ نے توفیق دی آپ نے پڑھا اچانک ان کی نظر کتبہ پر پڑی جو قبر کے قریب پڑا ہوا تھا اس کتبہ کو اٹھا کر انہوں نے صاف کیا جس پر لکھا ہوا تھا رستم ہند امام بخش.... یہ وہ پہلوان تھے جنہیں راجہ مہاراجہ ہاتھی بھیج کر گھر بلاتے تھے اور قالین پر بٹھاتے تھے آج ایک سبحان اللہ کے محتاج ہیں.... (ایک ہزار انمول موتی جلد ا)

میں وہی بچہ ہوں

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ایک عالم نے دریافت کیا کہ آپ کو کبھی اپنے کسی اجتہاد پر افسوس اور پشیمانی بھی ہوئی ہے فرمایا کہ ہاں ایک مرتبہ لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ ایک حاملہ عورت مر گئی ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے کیا کرنا چاہئے؟

میں نے ان سے کہا.... عورت کا شکم چاک کر کے بچہ کو نکال دیا جائے لیکن بعد میں مجھے اپنے اجتہاد پر افسوس ہوا کیونکہ بچے کے زندہ نکلنے کا تو مجھے علم نہیں.... تاہم ایک مردہ عورت کو تکلیف دینے کے فتوی پر مجھے افسوس رہا.... پوچھنے والے عالم نے کہا کہ یہ اجتہاد تو قابل افسوس نہیں بلکہ اس میں تو اللہ کا فضل شامل رہا.... کیونکہ آپ کے اس اجتہاد کی برکت سے زندہ نکل کر اس مرتبہ کو پہنچنے والا وہ بچہ میں ہی ہوں.... (حدائق الحنفیہ)

بعض صحابہ اور اولیاء کا رونا

ابو رجاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری تھیں..... ابو صالح کہتے ہیں کہ یمن کے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے اور وہ قرآن پڑھ پڑھ کر روتے تھے..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہماری بھی یہی حالت تھی..... ہشام کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین جب نماز پڑھتے تو بعض وقت میں ان کے رونے کی آواز سنتا..... (تحفۂ حفاظ)

چنگیز خان اور سکندر اعظم کی قبریں کہاں ہیں؟

تاریخ اسلام میں ہے جب چنگیز خاں کا انتقال ہونے لگا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو فلاں درخت کے نیچے مجھے دفنا دینا انتقال ہوا درخت کے نیچے دفنایا گیا اتفاق سے دوسرے روز بارش شروع ہوئی اور چھ ماہ تک بارش ہوتی رہی وہ جگہ جنگل میں تبدیل ہوگئی اور وہ درخت اس جنگل میں مل گیا لوگوں کو پتہ نہ رہا کہ چنگیز خاں کو کس درخت کے نیچے دفنایا گیا تھا وہ ظالم قوم جنہوں نے بیک وقت بیس بیس لاکھ انسانوں کو قتل کیا جو گھوڑے کی پشت سے تین تین روز تک اترتے نہیں تھے پیاس لگتی تو گھوڑے کی پشت پر خنجر مارتے کٹورا ساتھ ہوتا کٹورے کو خون سے بھرتے اور اسے پی جاتے یہ ان کا پانی تھا آج ان کے سردار کی قبر کا ٹھکانہ نہیں.....

خطبات حکیم الاسلام میں مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ سکندر اعظم کی قبر عراق کے بابل کے کھنڈرات میں ہے لیکن قبرستان میں کوئی صحیح قبر نہیں بتا سکتا..... جب کوئی سیاح سیر کو یا تفریح کو جاتا ہے تو وہاں کے گائیڈ کچھ قبروں کی طرف اشارہ کر کے بتاتے ہیں کہ انہیں قبروں میں ایک قبر سکندر اعظم کی ہے.....

فائدہ: جس انسان نے دنیا فتح کی آج اس کی قبر کی نشاندہی مشکل ہے اس لیے انسان اپنے ایمان اور اعمال بنانے کی فکر کرے اور اللہ کی بارگاہ میں اتنا مقبول ہو جائے کہ لوگ اس کے لیے دعا کریں..... (ایک ہزار انمول موتی جلد ۱)

جسے اللہ رکھے

ایک گھر میں رات کے وقت چور داخل ہوئے....اس گھر میں ایک چھوٹا سا خاندان رہتا تھا....میاں بیوی اور ایک شیر خوار بچہ....تینوں اس وقت سو رہے تھے....انہوں نے میاں بیوی اور بچے کو اٹھایا اور باہر لا کر ایک طرف گلی میں رکھ دیا....اب انہوں نے گھر سے سامان لانا شروع کیا....جب وہ سارا سامان باہر لے آئے تو آخری مرتبہ یہ دیکھنے کے لئے مکان کے اندر گئے کہ کوئی قیمتی چیز تو نہیں رہ گئی....اس وقت سوئی ہوئی ماں کی آنکھ کھل گئی....ماں نے جب بچے کو وہاں نہ پایا تو فوراً اپنے شوہر کو جگایا....دونوں گھبرا کر اٹھے اور باہر کی طرف دوڑے....

چور دوسرے کمرے میں تھے....عین اس وقت پورا مکان دھڑام سے چوروں کے اوپر گرا....گھر کے تینوں رہنے والے باہر گلی میں تھے....ان کا سامان بھی باہر رکھا تھا' ور چور ہلاک ہو چکے تھے....وہ حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے اور حیران ہو رہے تھے کہ ان کے بچے کو اور اس سارے سامان کو باہر لا کر کس نے رکھا ہے....صبح جب ملبہ اٹھایا گیا تو چوروں کی لاشیں ملیں....تب انہیں معلوم ہوا کہ ان تینوں لی جان اور ان کا مال بچانے کا یہ سارا بندوبست کس نے کیا تھا....(ایک ہزار انمول موتی جلد۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ مجھے قرآن سناؤ، میں نے عرض کیا آپ کو سناؤں اور آپ پر ہی تو اتارا گیا ہے؟ فرمایا گیا مجھے یہ بات محبوب ہے کہ قرآن پاک اپنے علاوہ اور کسی سے سنوں تو میں نے سورۂ نساء شروع کر دی حتیٰ کہ اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (سو اس وقت بھی کیا حال ہوگا جبکہ ہم ہر ہر امت میں سے ایک ایک گواہ کو حاضر کریں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر لائیں گے) تو آپ نے فرمایا بس کرو، میں نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو جاری تھے....(صحیح بخاری ومسلم)

ایک لاکھ نوافل

قطب الارشاد حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ (مسترشد خاص حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ) کے متعلق حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے:
ایک دفعہ آپ کو بہت اہم حاجت پیش آئی تو حق تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ میری یہ حاجت پوری فرمادیں میں ایک لاکھ نفل پڑھوں گا غالباً یہ مقصد ہوگا کہ جب سنت پوری ہونے سے نفل واجب ہو جائیں گے تو ادا کرنا بھی ضروری ہوگا چنانچہ آپ کی حاجت پوری ہوگئی اور آپ نے ایک لاکھ نوافل ادا کئے.... (اصلاحی مضامین)

نیکی کا عجیب انعام

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے لکھنو بازار میں ایک غریب درزی کی دکان تھی جو ہر جنازے کے لئے دکان بند کرتے تھے....لوگوں نے کہا کہ اس سے آپ کے کاروبار کو نقصان ہوگا کہنے لگا کہ علماء سے سنا ہے کہ جو کسی مسلمان کے جنازے پر جاتا ہے کل اس کے جنازے پر ان شاء اللہ لوگوں کا ہجوم ہوگا.... میں غریب ہوں میرے جنازے پر کون آئے گا....ایک تو مسلمان کا حق بھی ہے اور دوسرا یہ کہ اللہ پاک بھی راضی ہو جائیں گے....اللہ پاک کی شان دیکھیں کہ ۱۹۰۲ء میں مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی کا انتقال ہوا....ریڈیو پر بتلایا گیا اخبارات میں جنازے کے اشتہارات آ گئے....لاکھوں کا مجمع تھا....جب جنازہ گاہ میں اُن کا جنازہ ختم ہوا تو جنازہ گاہ میں ایک دوسرا جنازہ داخل ہوا....اعلان ہوا کہ ایک اور عاجز مسلمان کا جنازہ بھی پڑھ کر جائیں.... یہ دوسرا جنازہ اس درزی کا تھا....جو مولانا کے جنازہ سے بڑھ کر نکلا....دونوں جنازوں کے لوگ اس میں شامل ہو گئے....اور پہلے جنازے سے جو لوگ رہ گئے تھے وہ بھی شامل ہو گئے....اللہ پاک نے اس درزی کی بات پوری کر کے اس کی لاج رکھی....سچ کہا ہے کہ اخلاص بہت بڑی نعمت ہے....(کاروان زندگی)

بہار ہو کہ خزاں مجھے ہے حکم اذاں

عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں.... زہد و عبادت میں بڑے مشہور تھے....ان کی خدا خوفی اور فکر آخرت کا یہ عالم تھا کہ بکیر بن عامر کے بقول ''اگر ان سے کہا جائے کہ موت کا فرشتہ آپ کی روح قبض کرنے آیا ہے تو اس خبر سے ان کی حالت میں ذرہ بھی فرق نہیں آئے گا....ایک دن وعظ و نصیحت کی غرض سے وہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے، حجاج کے ظلم سے کون ناواقف ہوگا....نصیحت فرمائی اور ظلم کے انجام کی طرف توجہ دلائی تو حجاج نے اس کا نقد صلہ دیا، حکم دیا کہ اُسے تنگ و تاریک کوٹھری میں بند کردو اس حالت میں پندرہ دن گزر گئے جہاں نہ کھانا، نہ پینا، نہ روشنی اور نہ زندگی کا کوئی سامان، حجاج نے کہا اب اس کی لاش نکال کر دفن کردو.... چنانچہ ان کی لاش نکالنے کیلئے حجاج کے کارندوں نے جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہ کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہیں کہ

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند　　　بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

حجاج کو ان کی یہ کیفیت معلوم ہوئی تو انہیں آزاد کردیا....(تہذیب التہذیب)

علامہ عبدالرحمٰن بن جوزیؒ

چھٹی صدی ہجری میں عبدالرحمٰن بن جوزی رحمہ اللہ ایک بہت بڑے محدث، مورخ، مصنف اور خطیب گزرے ہیں.... **508**ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے، بچپن میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور جب پڑھنے کے قابل ہوئے تو ماں نے مشہور محدث ابن ناصر کے حوالہ کردیا اور آپ نے بڑی محنت اور شوق کے ساتھ اپنا تعلیمی سفر شروع کیا....وہ خود فرماتے ہیں کہ میں چھ سال کی عمر میں مکتب میں داخل ہوا بڑی عمر کے طلبہ میرے ہم سبق تھے....مجھے یاد نہیں کہ میں کبھی راستہ میں بچوں کے ساتھ کھیلا ہوں یا زور سے ہنسا ہوں....آپ کو مطالعہ کا بڑا گہرا شوق تھا وہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب کسی نئی کتاب پر میری نظر پڑ جاتی تو ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی خزانہ ہاتھ آگیا....میں نے صرف طالب علمی کے زمانہ میں بیس ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا....نوعمری سے ہی آپ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوگئے اور تقریباً ایک ہزار کتابیں لکھیں، آپ کی تصنیفات میں کتاب الموضوعات، صفۃ الصفوۃ اور صید الخاطر بہت بلند پایا حیثیت رکھتی ہیں....آپ کی وفات ۵۹۷ھ میں بغداد میں ہوئی....(پانچ منٹ کا مدرسہ)

عبداللہ بن یزید مقریؒ

محمد بن عاصم کا یہ بیان ہے کہ میں نے مقری موصوف کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میری عمر نوے سے سو سال کے درمیان ہے جس میں سے میں نے بصرہ میں چھتیس سال اور یہاں مکہ معظمہ میں پینتیس برس قرآن کی تعلیم دی ہے اور اسکو پڑھایا ہے.....(حاشیہ اخلاق حملۃ القرآن)

حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما کا عمل

عبادہ بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو وہ پڑھ رہی تھیں..... فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ (سو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچالیا) میں پاس کھڑا ہو گیا اور وہ اسی کو دہراتی رہیں اور دعا مانگتی رہیں اور اسی پر بہت دیر لگ گئی پھر میں بازار چلا گیا اور اپنا ایک کام انجام دیا.....واپس آیا تو دیکھا کہ اسماء رضی اللہ عنہا اسی طرح آیت کو پڑھ رہی تھیں اور دعا کر رہی تھیں.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی قصہ ایسا ہی مروی ہے.....(تحفۂ حفاظ)

حضرت معین الدین چشتی رحمہ اللہ

حضرت معین الدین چشتی رحمہ اللہ افغانستان کے ایک گاؤں سجستان میں سن ۵۳۷ھ میں پیدا ہوئے....اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے سنجری کہا جاتا ہے....آپ سلسلہ چشتیہ کے بانی ہیں، بیس سال تک اپنے پیر و مرشد حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے....پھر خلافت ملنے کے بعد ہندوستان کا رخ کیا، اس وقت پورے ہندوستان میں کفر و شرک کا بول بالا تھا، لوگ خدائے واحد کو چھوڑ کر اینٹ، پتھر، درخت، جانور، گائے اور گوبر کی پوجا کرتے تھے....ایسے تاریک ماحول میں ایک خدا کی آواز لگائی....وعظ و نصیحت کے ساتھ ساتھ دعوت و تبلیغ کیلئے دور دراز کا سفر کیا اور پورے ہندوستان میں اسلام کے پیغام کو عام کیا جس کے نتیجے میں آپ کے دست مبارک پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے....ملک کے گوشہ گوشہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگی اور لوگ بھی اس دعوتی تحریک کو پورے ہندوستان میں پہنچانے لگے....تقریباً آدھی صدی تک دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے بعد ۹۰ سال کی عمر میں ۶۲۷ھ میں وفات پائی اور اجمیر میں ہی دفن ہوئے....(پانچ منٹ کا مدرسہ)

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

سلطان نورالدین زنگی ۱۷ شوال ۵۱۱ھ میں پیدا ہوئے' بڑے ہی نیک اور عبادت گزار تھے....اپنے والد عمادالدین زنگی کے بعد ملک شام کے بادشاہ بنے....اپنی حکومت میں انہوں نے شام کے تمام بڑے بڑے شہروں میں مدرسے بنوائے....علماء اور اہل دین کی بہت تعظیم کرتے تھے....صدقات وخیرات بھی خوب کرتے تھے....بڑے امانت دار اور قناعت شعار تھے....ایک مرتبہ ان کی اہلیہ نے تنگی کی شکایت کی تو انہوں نے اپنی تین دکانیں جن کی سالانہ آمدنی بیس دینار تھی ان کو خرچ کیلئے دے دیں....جب بیوی نے اس کو کم سمجھا تو انہوں نے کہا کہ اس کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے اور جو کچھ تم میرے پاس دیکھتی ہو وہ سب مسلمانوں کا ہے' میں تو محض خزانچی ہوں میں تمہاری خاطر اس امانت میں خیانت کر کے جہنم میں جانا نہیں چاہتا....ان کی سب سے بڑی آرزو بیت المقدس کو فتح کرنا تھا مگر ان کی تمنا پوری نہیں ہو سکی اور ۵۶۹ھ میں ان کا انتقال ہو گیا لیکن بیت المقدس کو ان کے سپہ سالار صلاح الدین ایوبی نے ۵۸۳ھ میں فتح کر لیا....ابن اثیر لکھتے ہیں کہ خلفاء راشدین اور عمر بن العزیز کے بعد نورالدین سے بہتر سیرت اور ان سے زیادہ عادل انسان میری نظر سے نہیں گزرا....(پانچ منٹ کا مدرسہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خوف

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سورۂ تکویر کی تلاوت کر رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ.....(پ: ۳۰ تکویر: ۱۰) (جب اعمال نامے کھولے جائیں گے) تو بیہوش ہو کر گر پڑے اور کئی دن تک ایسی حالت رہی کہ لوگ عیادت کو آتے تھے.....

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کسی گھر کی طرف سے گزر ہوا اور وہ شخص نماز میں سورۂ والطور پڑھ رہا تھا.....جب وہ اس آیت پر پہنچا اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ تو سواری سے اترے اور دیوار سے ٹیک لگا کر دیر تک بیٹھے رہے.....اس کے بعد اپنے گھر آئے تو ایک مہینے تک بیمار رہے.....لوگ دیکھنے آتے تھے اور بیماری کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھی.....

(تاریخ مشائخ چشت ص ۱۰۰)

دعا کی قبولیت

ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے آ کر کہا میرے لڑکے کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے آپ ان کے پاس اپنے کسی آدمی کو بھیج دیں کہ وہ اس پر سختی نہ کریں یہ سن کر حضرت سری سقطی نے نماز شروع کردی اور دیر تک اسی میں مشغول رہے یہ دیکھ کر عورت کو بڑا غصہ آیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو عورت کہنے لگی کہ میرے بیٹے کے متعلق کچھ کریں انہوں نے جواب دیا کہ اسی وقت سے میں آپ کے لڑکے کو چھڑانے کی فکر میں لگا ہوا ہوں.... چنانچہ اسی وقت ایک عورت نے آ کر اس عورت کو خوشخبری سنائی کہ تیرے بیٹے کو پولیس نے چھوڑ دیا ہے اور وہ گھر پہنچ گیا یہ سن کر وہ عورت واپس چلی گئی.... (تاریخ ابن کثیر)

بیٹا مارا گیا تو کیا حیا بھی کھو دوں؟

''ایک انصاری خاتون اُم خلاد رضی اللہ عنہا چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اپنے فرزند کے حالات دریافت کرنے لگیں جو آپؐ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک ہو کر وہیں شہید ہو گیا تھا.... حاضرین مجلس میں سے کوئی صاحب کہنے لگے کہ تمہارا بیٹا قتل ہو گیا ہے تعجب ہے کہ ایسی مصیبت کے وقت بھی تمہیں نقاب اور پردہ پوشی کی سوجھ رہی ہے؟ اُم خلادؓ بولیں کہ: اگر میں اپنا بیٹا کھو چکی ہوں تو کیا اب شرم وحیا سے بھی عاری ہو جاؤں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بیٹے کو دو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا.... اُم خلادؓ نے عرض کیا کہ وہ کیسے؟ فرمایا: اسے اہل کتاب یہودیوں نے قتل کیا ہے....'' (ابوداؤد)

اس واقعہ میں ان خواتین وحضرات کے لئے مقام عبرت ہے جو آزادی نسواں اور بے حجابی کے دلدادہ ہیں.... اللہ تعالیٰ ہماری ماؤں بہنوں اور بچیوں کو اپنے اسلاف جیسی شرم وحیا اور غیرت نصیب فرمائے اور پردہ کی توفیق دے.... (عالمی تاریخ جلد ۱)

شہادت کی ایک قسم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: آدمی کا اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانا شہادت ہے.... (دل کی باتیں)

اہل دنیا کے ساز وسامان کی حقیقت

ایک سرحدی فارسی ہندوستان میں آیا تھا کسی حلوائی کی دکان پر حلوا رکھا دیکھا.... قیمت پاس تھی نہیں آپ اس میں سے بہت سا اٹھا کر کھا گئے.... حلوائی نے حاکم شہر کو اطلاع دی.... حاکم نے یہ سزا مقرر کی کہ ان کا منہ کالا کر کے جوتیوں کا ہار گلے میں ڈالا جائے اور گدھے پر سوار کر کے تمام شہر میں تشہیر کیا جائے اور بہت سے لڑکے ساتھ کر دیئے جائیں کہ وہ ڈھول بجاتے پیچھے پیچھے چلیں.... چنانچہ ایسا کیا گیا جب یہ حلوا خور صاحب اپنے گھر واپس گئے تو وہاں کے لوگوں نے پوچھا کہ ''آغا ہندوستان چگونہ ملک است'' کہنے لگے کہ ''ہندوستان خوب ملک است.... حلوا خوردن مفت ست فوج طفلاں مفت است.... سواری خر مفت ست.... ڈم ڈم مفت ست'' پس دنیاداروں کا خوب ملک ست کہنا ایسا ہے جیسے اس آغا نے ہندوستان کو خوب ملک ست کہا اور دنیا کے حشم وخدم پر ناز کرنا ایسا ہی ہے جیسے اس نے سواری خر اور فوج طفلاں پر ناز کیا تھا....(مواعظ اشرفیہ)

جنت میں محبوب کا قرب ملنا

حدیث میں ایک صحابی حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ آیا ہے کہ وہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! اگر ہم جنت میں گئے بھی تو ہم کو وہ درجہ تو نصیب نہیں ہوسکتا جو درجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا اور جب ہم اس درجہ میں نہ پہنچ سکیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے محروم رہیں گے اور جب آپ کا دیدار نصیب نہ ہوگا تو ہم جنت کو لے کر کیا کریں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر سکوت فرمایا: آخر وحی نازل ہوئی کہ

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (الآیہ)

ترجمہ: ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو یہی لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے....'' (انبیاء وصدیقین وشہداء) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تسلی فرمائی.... (ایضاً ص ۱۳ اس ۱۱)

جتنا زیادہ دُرود بھیجا جاتا ہے اتنا زیادہ پہچانتا ہوں

ایک شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنے میں سستی کرتا تھا۔ ایک رات بخت بیدار سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جانب التفات نہیں فرمایا۔ جس جانب سے وہ آتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ پھیر لیتے۔ اس نے وجہ دریافت کی اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے خفا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں۔ اس نے کہا پھر کیوں میری جانب التفات نہیں فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تجھے نہیں پہچانتا کیونکر التفات کروں۔ اس نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہوں اور میں نے عالموں سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے امتیوں کو باپ سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ سچ ہے مگر تو مجھ کو دُرود کے ساتھ یاد نہیں کرتا اور جس قدر زیادہ میرا کوئی امتی مجھ پر دُرود بھیجتا ہے اسی قدر زیادہ میں اسے پہچانتا ہوں۔ خواب سے بیدار ہونے کے بعد اس نے پابندی سے ہر روز ۱۰۰ بار دُرود شریف پڑھنی شروع کر دی۔ اس کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے پھر مشرف ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اب میں تجھے خوب پہچانتا ہوں اور قیامت میں تیری شفاعت کروں گا۔ (برکات درود شریف)

دیدار کا سوال کرتا ہے اور ظالموں کی مسند پر بیٹھتا ہے

قطب ربانی امام شعرانی ''میزان'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ سید محمد بن زین ایک مداح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور اکثر بحالت بیداری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے۔ ایک بار ایک شخص نے ان سے اپنے لیے حاکم کی سفارش چاہی۔ یہ گئے اور حاکم نے ان کو اپنی مسند پر بٹھایا۔ اس دن سے زیارت منقطع ہوگئی۔ پھر وہ ہمیشہ مدح میں سوال کرتے رہے کہ مجھے اپنے جلوے سے مشرف فرمایئے مگر کامیاب نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ ایک خاص شعر پڑھا تب آپ کو دور سے کچھ دکھائی دیئے اور فرمایا کہ تو دیدار کا سوال کرتا ہے اور بیٹھتا ہے ظالموں کی مسند پر۔ ہمیں خبر نہیں کہ پھر ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آئے ہوں یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

ہندوستان آنے والے صحابہ

کتب تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پچیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف لائے ہیں.... بارہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں، پانچ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں، تین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں، چار حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں اور ایک یزید بن معاویہ کے زمانہ میں....ان میں مخفرمین بھی ہیں اور مدرکین بھی... مخفرمین سے مراد وہ صحابہ جنہوں نے زمانہ جاہلیت بھی پایا اور زمانہ اسلام بھی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرسکے اور مدرکین وہ ہیں جنہوں نے صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہو، لیکن زیارت نہ کی ہو....(ماخوذ از: فقہائے ہند)

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور قرآن کریم

حضرت قاضی مجاہد الحسینی رحمہ اللہ نے لکھا ہے

"آپ خطاب عام کے لئے کھڑے ہوئے، مجمع گوش برآواز، فضا میں لحن حجازی رقص کرنے لگا سامعین نے دل تھام لئے، شجر و حجر نے سرگوشیاں چھوڑ دیں اور کائنات دم بخود ہوگئی.....مکہ کے پہاڑوں، مدینہ کی گلیوں اور طائف کے بازاروں کا منظر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتا! پندرہ منٹ اور بعض دفعہ نصف گھنٹہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد شاہ جی جب "صدق اللہ" کہہ کر سحر طرازیوں کا سلسلہ ختم کرتے تو سامعین کے دل و دماغ پر کیف و مستی چھاگئی ہوتی اور یوں محسوس ہوتا کہ آسمان سے حور و ملائک مجمع پر رحمتوں کے پھول برسا کر جلسہ گاہ کو مشام جان بناگئے ہیں اور آپ کوثر سے ہر آنکھ پرنم کرگئے ہیں، سامعین کا جی چاہتا کہ شاہ جی آج صرف قرآن پڑھ کر ہی سناتے رہیں..... یہ اشتیاق اور تقاضا صرف مسلم سامعین کا نہ ہوتا بلکہ غیر مسلموں کی بھی یہی کیفیت ہوتی.....ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندو کا بیان ہے کہ میں دور دراز کا سفر کر کے صرف شاہ جی کی تلاوت قرآن سننے کے لئے مختلف جلسوں میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کیا کرتا تھا.....

قرآن حکیم کے بارے میں بھی کفار کہا کرتے تھے کہ یہ کسی بڑے جادوگر کی سحر طرازی ہے، نعوذ باللہ بیسویں صدی میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تلاوت قرآن سن کر کہا جاسکتا ہے.....

ان هذا الا ساحر عظیم یہ ایک بہت بڑا جادوگر ہے (امیر شریعت نمبر ماہنامہ نقیب ختم نبوت ص ۱۸۳)

لفظ اللہ کا کرشمہ

خواجہ غلام حسن سواک رحمہ اللہ بڑے معروف بزرگ گزرے ہیں، ان کا بڑا مشہور واقعہ ہے.... اس واقعہ کے سینکڑوں لوگ گواہ موجود تھے.... ایک جگہ ہندو مسلمان اکٹھے رہتے تھے.... ہندوؤں نے مقدمہ کر دیا اور جج نے ان کو عدالت میں بلوالیا.... حضرت عدالت میں پہنچے جج سے پوچھا کہ مجھے کیوں بلایا.... اس نے کہا کہ جی آپ پر مقدمہ یہ ہے کہ آپ نوجوان ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بناتے ہیں.... وہ بڑے حیران ہوئے، فرمانے لگے کہ میں زبردستی مسلمان بناتا ہوں؟ کہا ہاں: تو یہ کہہ کر وہ ہندوؤں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان میں سے جو آدمی قریب تھا اس کی طرف دیکھ کر کہا "اللہ" ان کا "اللہ" کہنا تھا کہ اس ہندو نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا.... پھر دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے پھر تیسرے کی طرف پانچ بندوں کی طرف اشارہ کر کے "اللہ" کا لفظ کہا اور پانچوں بندوں نے کلمہ پڑھا.... جج نے یہ دیکھ کر ان کا مقدمہ ہی خارج کر دیا.... سینکڑوں لوگوں نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا.... اس "اللہ" کے نام کی عجیب برکات ہیں.... ہاں! ہمیں یہ نام لینا نہیں آتا.... ذرا لیکر تو دیکھیں تب پتہ چلے گا، جب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہہ دیا "تبارک اسم ربک" برکت والا نام ہے تیرے رب کا" ہم پہلے یہ نام پکارنا تو سیکھیں پھر اسکی برکتیں دیکھیں گے، اللہ والے یہ "اللہ" کہنا سکھاتے ہیں.... اس کو پہلے دل میں اتارنا پڑتا ہے پھر یہ دل سے نکلتا ہے تو اسکی ایک تاثیر ہوتی ہے.... "دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے...." (مختصر پر اثر)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تین نصیحتیں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹو! میں تمہیں تین باتوں سے روکتا ہوں انہیں اچھی طرح یاد رکھنا.....

ا..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حدیث صرف معتبر اور قابل اعتماد آدمی ہی سے لینا کسی اور سے نہ لینا..... ۲..... قرضہ کی عادت نہ بنالینا چاہئے چوغہ پہن کر گزارہ کرنا پڑے..... ۳..... اشعار لکھنے میں نہ لگ جانا ورنہ ان میں تمہارے دل ایسے مشغول ہو جائیں گے کہ قرآن سے رہ جاؤ گے..... (حیاۃ الصحابہ: ۳/۲۳۱)

اتباع سنت کا تاریخی واقعہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانہ خلافت میں جب مسلمانوں نے سمرقند فتح کرلیا اور مسلمان وہاں بس گئے اور اپنے گھر بنا لئے اور ایک عرصہ گزر گیا تو سمرقند والوں کو معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے خلاف ہمارے ملک کو فتح کرلیا ہے.... یعنی یہ کہ سب سے پہلے اسلام کی دعوت دیں پھر جزیہ کی پیشکش کریں اور اگر وہ بھی منظور نہ ہو تو پھر مقابلہ کریں.... لہٰذا انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند لوگوں کو روانہ کیا اور انہیں یہ بتایا کہ آپ کی فوج نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت پر عمل کئے بغیر سمرقند کو فتح کرلیا ہے.... حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے سمرقند کے قاضی کو حکم دیا کہ عدالت قائم کرو پھر اگر یہ بات صحیح ثابت ہو جائے تو مسلمان فوجوں کو حکم دیں کہ سمرقند چھوڑ کر باہر کھڑی ہو جائیں پھر اس سنت پر عمل کریں.... چنانچہ قاضی نے ایسا ہی کیا وہ بات صحیح ثابت ہوئی تو مسلمانوں نے سمرقند خالی کردیا اور شہر سے باہر جا کر کھڑے ہو گئے.... جب وہاں کے بت پرستوں نے مسلمانوں کا یہ عدل وانصاف دیکھا جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی تو انہوں نے کہا کہ اب لڑائی کی ضرورت نہیں.... ہم سب مسلمان ہوتے ہیں.... چنانچہ سارا کا سارے سمرقند مسلمان ہو گیا.... (پانچ منٹ کا مدرسہ)

امراء سے استغفار

حضرت ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے محمد بن علی سے سنا: جب تم قاری کو دیکھو کہ وہ مالداروں سے محبت رکھتا ہے تو وہ دنیا دار ہے اور جب تم دیکھو کہ بادشاہ کو لازم پکڑے ہوئے ہے تو وہ چور ہے..... (دل کی باتیں)

قبولیت دعا کا ایک وقت

حضرت عون رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ اپنی اہم ضروریات کو فرض نمازوں کے بعد مانگو کیونکہ فرض نماز کے بعد مانگی ہوئی دعا باقی دعاؤں پر ایسی ہی فضیلت رکھتی ہے جیسی فرض نماز نفل نمازوں پر..... (دل کی باتیں)

قسم پوری کرنے کا واقعہ

امام شعرانیؒ نے نقل فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے یہ قسم کھالی کہ وہ کوئی ایسی عبادت کرے گا کہ روئے زمین کا کوئی شخص اس وقت وہ عبادت نہ کر رہا ہو، اور اگر یہ قسم پوری نہ کر سکا تو اس کی بیوی کو تین طلاق.... یہ سوال بغداد کے بہت سے علماء کے پاس گیا.... عام طور سے علماء یہ سوال سن کر اسی نتیجے پر پہنچے کہ بظاہر اس شخص کے پاس طلاق سے بچنے کی کوئی صورت نہیں، کیونکہ ایسی عبادت کونسی ہو سکتی ہے جس کے بارے میں یقین ہو جائے کہ روئے زمین کا کوئی شخص وہ عبادت نہیں کر رہا ہے.... آخر میں سوال حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے برجستہ جواب دیا کہ اس شخص کے لئے حرم مکہ میں مطاف خالی کرادیا جائے، اور وہ اس حالت میں طواف کرے کہ کوئی اور شخص اس کے ساتھ شریک نہ ہو....(عالمی تاریخ جلد ۱)

حضرت مُحدِّث پانی پتی کی تلاوت

حضرت مُحدِّث کی تلاوت کی اثر انگیزی کا ایک واقعہ آپ کے نواسے حافظ شریف الدین صاحب نے سنایا.... "نماز تراویح میں سورۂ مرسلات تلاوت کی، خلاف معمول مقتدیوں اور دیگر سامعین پر (جو اپنا پڑھ کر حضرت کا سننے آجایا کرتے تھے) کیفیت وجد طاری ہوگئی، عالم ہوں یا جاہل، بچے ہوں یا بوڑھے .... سب کا بے اختیار جی چاہتا تھا کہ اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کردیں، سلام کے بعد دربھنگے کے ایک عالم نے بیان کیا کہ "جب حضرت کی زبان سے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ نکلتا تو یوں جی چاہتا کہ چھری سے اپنی گردن کاٹ ڈالوں" بعض سامعین وُرودِ کیفیت سے ٹہلنے اور گھومنے لگے، عورتوں اور معصوم بچوں نے بیان کیا کہ آج جو اثر محسوس ہوا.... وہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا" (تحفہ حفاظ)

ایک تاریخی واقعہ

ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان اس دارالامارۃ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے، کسی نے ان سے کہا کہ میں نے اس امارت میں سب سے پہلے حضرت حسینؓ کا سر عبیداللہ بن زیاد کے سامنے ایک ڈھال پر رکھا ہوا دیکھا، پھر اسی قصر میں عبیداللہ بن زیاد کا کٹا ہوا سر مختار بن عبید ثقفی کے سامنے دیکھا، پھر اسی قصر میں مختار کا کٹا ہوا سر مصعب بن عمیر کے سامنے دیکھا، پھر اسی جگہ مصعب بن عمیر کا کٹا ہوا سر آپ کے سامنے دیکھا.... عبدالملک پر یہ سن کر خوف سا طاری ہو گیا، اور وہ یہاں سے منتقل ہو گئے.... (تاریخ الخلفاء للسیوطی)

عبرت کی جا ہے

سلطان نصیر الدین اپنے مزاج کی گرمی دور کرنے کے لئے بسا اوقات پانی میں بیٹھا رہتا تھا.... ایک دن وہ ایک گہرے حوض میں ڈوبنے لگا.... چند خادموں نے اسے بچالیا.... جب وہ ہوش میں آیا تو اس نے اس خادم کے ہاتھ قطع کرا دیے، جس نے اسے بمشکل سر کے بالوں سے پکڑ کے پانی سے نکالا تھا.... سلطان نے اسے گستاخی سمجھا.... کرنا خدا کا یہ کہ چند دنوں کے بعد ہی وہ دوبارہ حوض میں بیٹھا تھا کہ پہلے کی طرح اس کا پاؤں پھسلا اور وہ دوبارہ ڈوبنے لگا.... اس بار کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ اسے پانی سے باہر نکالے.... وہ وہیں ڈوب کے مر گیا.... اس سلطان کے کئی شرمناک واقعات تاریخ کی کتابوں میں بدنما داغ کی طرح محفوظ ہیں.... یہی ہے وہ جس نے نہایت بہیمانہ طور پر شرفاء کی بچیوں کو پکڑوا کر طوائفوں کا پورا ایک شہر آباد کیا.... مغل بادشاہ جہانگیر اپنی کتاب میں رقم طراز ہے کہ ''اس کی موت کے ایک سو دس برس بعد ہم نے اس کی گلی سڑی نعش قبر سے نکلوا کر دریائے نربدا میں پھینکوادی.... پہلے ہم نے اس کی نعش کو جلا دینے کا حکم دیا.... پھر سوچا کہ اس کی ناپاک نعش جلا کر آگ کی لطافت کیوں کم کی جائے؟'' (عالمی تاریخ جلد ۱)

امام بخاری رحمہ اللہ کی کمال احتیاط

امام بخاری رحمہ اللہ ایک مرتبہ تیر اندازی کر رہے تھے، اسی دوران ان کا ایک تیر سامنے کے پل کی میخ پر جا لگا اور پل کو نقصان پہنچا، امام بخاری رحمہ اللہ سواری سے اترے اور میخ سے تیر نکلا اور لوٹ گئے.... اپنے ایک ساتھی سے فرمایا: ''میرا ایک کام کر دو، پل والے کے پاس جا کر کہو کہ ہمیں یا تو نقصان کا ازالہ کرنے دو یا قیمت لے لو اور معاف کر دو....'' کہتے ہیں کہ پل کے مالک حمید بن الاخضر کو جب یہ بات پہنچی تو انہوں نے کہا کہ ابو عبداللہ کو میری طرف سے سلام کہو اور کہو کہ جو کچھ ہوا وہ معاف ہے اور یہ کہ میں اپنی تمام دولت اور جائیداد آپ پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوں، امام بخاری رحمہ اللہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور بطور شکر اس دن پانچ سو حدیثیں سنائیں اور تین سو درہم صدقہ کیے.... (عالمی تاریخ جلد ۱)

گویے کی زندگی میں انقلاب

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی کتاب غنیۃ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کوفہ کے نواح میں جارہے تھے کہ ایک جگہ فُسّاق کا مجمع ایک ہی گھر میں جمع تھا، ایک گویا جس کا نام زاذان تھا گارہا تھا اور سارنگی بجارہا تھا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز سن کر ارشاد فرمایا ''کیا ہی اچھی آواز تھی اگر قرآن شریف کی تلاوت میں ہوتی'' اور اپنے سر پر کپڑا ڈال کر گزرتے ہوئے چلے گئے، زاذان نے ان کو بولتے ہوئے دیکھا لوگوں سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ ارشاد فرماگئے ہیں، اس پر اس مقولہ کی ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ حد نہیں اور قصہ مختصر کہ وہ اپنے سب آلات توڑ کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے لگ گئے اور علامہ ءوقت ہوئے.....(تحفۂ حفاظ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد دعا کی اب یہ آنکھیں کسی اور کو نہ دیکھیں.....صبح اٹھے تو نابینا تھے

حضرت بحرالعلوم حافظ محمد عظیم المتخلص بہ واعظ (۱۲۰۵ھ تا ۱۲۷۵ھ) آپ حافظ جی صاحب گنج والے کے نام سے بھی مشہور تھے..... جامع مسجد گنج کے امام خطیب و مدرس تھے..... پشاور کا یہ محلہ ''حافظ محمد عظیم'' کے نام سے مشہور ہوگیا ہے..... حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی محبت کا جو عالم تھا وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے..... ایک بار آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار جمال سے شرف ہونے کے بعد یہ آنکھیں اب اور کسی کو دیکھنا نہیں چاہتیں..... جب بیدار ہوئے تو نابینا ہوچکے تھے..... آپ کی نہایت خوبصورت اور موٹی موٹی آنکھیں اب بے نور ہوچکی تھیں..... سبحان اللہ! کیا عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا..... اسی عشق ومحبت کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم لدنی سے نواز دیا تھا..... بغیر بینائی کے تمام عمر درس وتدریس میں گذری..... صحاح ستہ کی تمام اسانید زبانی یاد تھیں..... ۱۲۷۵ھ بمطابق ۱۹۵۸-۵۹ میں وصال فرمایا..... جنازے پر لوگوں کا اس کثرت سے ہجوم تھا کہ شہر کے لوگ متعجب تھے کہ اس قدر خلقت کہاں سے آ گئی ہے.....(دینی دسترخوان جلد اوّل)

دل کی پاکیزگی

حضرت سری سقطیؒ نے ایک شرابی کو دیکھا جو مدہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور اپنے شراب آلودہ منہ سے اللہ اللہ کہہ رہا تھا.... حضرت سری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہیں بیٹھ کر اس کا منہ پانی سے دھویا اور فرمایا ''اس بے خبر کو کیا خبر؟ کہ ناپاک منہ سے کس پاک ذات کا نام لے رہا ہے....'' منہ دھو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ چلے گئے....

جب شرابی کو ہوش آیا تو لوگوں نے اسے بتایا کہ ''تمہاری بے ہوشی کے عالم میں حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ یہاں آئے تھے اور تمہارا منہ دھو کر گئے ہیں....'' شرابی یہ سن کر بڑا پشیمان اور نادم ہوا اور رونے لگا اور نفس کو مخاطب کر کے بولا.... بے شرم! اب تو سری (رحمۃ اللہ علیہ) بھی تجھے اس حال میں دیکھ گئے ہیں، خدا عزوجل سے ڈر اور آئندہ کیلئے توبہ کر....

رات کو حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا.... ''اے سری رحمۃ اللہ علیہ! تم نے شرابی کا ہماری خاطر منہ دھویا.... ہم نے تمہاری خاطر اس کا دل دھویا....''

حضرت سری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تہجد کے وقت مسجد میں گئے تو اس شرابی کو تہجد پڑھتے ہوئے پایا.... آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا تم میں یہ انقلاب کیسے آ گیا....؟ تو وہ بولا.... ''آپ رحمۃ اللہ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں جب کہ اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ کو بتا دیا ہے....'' (مخزن اخلاق)

شیخ کامل کا طریقہ اصلاح

حضرت شبلیؒ کے ایک مرید میں عجب کی بیماری پیدا ہو گئی..... شیخ نے فراست سے محسوس کر لیا..... علاج یہ تجویز کیا کہ اخروٹ کی ٹوکری سر پر رکھا..... اور فرمایا کہ کسی محلے میں جا کر یہ کہو کہ جو بچہ میرے سر پر ایک دھپ لگائے گا..... اس کو ایک اخروٹ دوں گا..... بس لڑکوں کا کیا کہنا تھا دھپ لگانے کا مزہ الگ..... اور اخروٹ کا لطف الگ..... تھوڑی دیر میں ٹوکری خالی ہو گئی..... اور کھوپڑی بھی عجب سے خالی ہو گئی..... مال اور جاہ سے آدمی تباہ ہو جاتا ہے..... اس وقت مرشد کامل اور مربی ہی کے فیضان سے سالک محفوظ ہو سکتا ہے..... (مجالس ابرار)

جس جگہ درد ہو دس بار سورۃ اخلاص پڑھیں

حضرت سید عبدالقادر ثانی فرزند بزرگ سید محمد غوث حلبی گیلانی سے غیاث الدین لنگاہ کو بہت عقیدت تھی اور وہ خود بھی نہایت متقی اور پرہیزگار تھے اور ہر شب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔

ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بانس کا ٹکڑا ایک ہاتھ لمبا ان کو دیا کہ ہمارے فرزند عبدالقادر کو دے دو اور یہ بشارت دو کہ جس جگہ درد ہو اس جگہ اس کو رکھ کر دس بار سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پڑھو تو اللہ تعالیٰ شفا بخش دے گا۔ اور خود سید عبدالقادر ثانی کو بھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے بشارت ہوئی کہ غیاث الدین کو امانت دے دی ہے وہ لے لو اور عمل کرو۔ اس قدر آثار واسرار اس سے ظاہر ہوئے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہیں۔ اور یہ حکایت دیار ملتان میں اب تک مشہور ہے۔ ملتان میں اس زمانہ میں درد استخوان ایسا پیدا ہوا کہ اس کے ہوتے ہی آدمی مر جاتا تھا۔ اس زمانہ میں یہ خواب دیکھا اور اس روز سے ہزاروں لوگوں کو مرض ذات الجنب سے صحت ہونے لگی۔ (دینی دسترخوان جلد ۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجہیز و تکفین کا انتظام کرا دیا

سقا آپ کا اصل نام گمنامی میں پنہاں ہے۔ اکبر اعظم کے عہد میں ہمیشہ آگرہ کے گلی کوچوں میں اپنے چند شاگردوں کے ساتھ مشکیں کندھوں پر رکھے مخلوق خدا کو پانی پلانے میں مصروف رہتے تھے۔ اسی حالت مین اکثر اشعار آبدار فرماتے تھے۔ آپ شیخ حاجی محمد حنوشانی کے مرید تھے۔

ایک مرتبہ آپ کے پیرزادوں میں سے ایک شخص ہندوستان آیا۔ اس وقت جو کچھ پاس تھا سب اس کی نذر کر دیا اور خود لنکا کا راستہ لیا۔

۱۰۰۰ھ میں اثنائے راہ میں انتقال ہو گیا۔ وہ علاقہ بالکل کفرستان تھا۔ ایک شخص کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی جس نے غیب سے ظاہر ہو کر آپ کی تجہیز و تکفین کی۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

قسطنطنیہ کی یاد منانے کا دلچسپ تاریخی واقعہ

اتاترک ذہنیت نے اس بات کا خصوصی اہتمام کیا تھا کہ ترکی کو اسکے اسلامی ماضی سے کاٹ کر رکھا جائے، چنانچہ اسلامی تاریخ کے کسی واقعے کو سرکاری سطح پر اہمیت دینا قابل تصور نہیں تھا... لیکن رفاہ پارٹی کے بلدیاتی نمائندوں نے اپنی بساط کی حد تک اسلامی تاریخ کی بہت سی یادگاروں کو زندہ کیا ہے... ابھی ۷ امئی (۱۹۹۵ء) کو انہوں نے استنبول میں پہلی بار سلطان محمد فاتح کی فتح قسطنطنیہ کی یادگار بڑے دلچسپ طریقے سے منائی، انہوں نے باسفورس کے مغربی ساحل کے اس مقام سے جو دولما باچا کہلاتا ہے، ستر کشتیوں کا ایک جلوس نکالا، جو محمد فاتح کی کشتیوں کی طرح خشکی پر چلائی گئیں، ان کشتیوں کو چلانے والے عثمانی فوج کی وردی میں ملبوس تھے، اور انکی قیادت ایک ایسے صاحب کر رہے تھے جو شکل وصورت میں محمد فاتح کے مشابہ تھے، اور انہوں نے عثمانی خلیفہ جیسا لباس پہنا ہوا تھا... کشتیوں کا یہ جلوس دولما باچا سے شروع ہوا، اور وسط کے مصروف ترین علاقے تقسیم وغیرہ سے گزرتا ہوا قاسم پاشا کے اس مقام پر ختم ہوا جہاں سے سلطان محمد فاتح نے اپنی کشتیاں گولڈن ہارن کے پانی میں ڈالی تھیں.... دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ عوام نے اس جلوس کا بڑی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا، اور اس سے لوگوں میں ایک نیا ولولہ پیدا ہوا.... (دنیا مرے آگے)

میاں بیوی کا ایک ہی جگہ منہ لگا کر پانی پینا

حضرت شریح ہانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا وہ حالت حیض میں اپنے شوہر (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کھانا کھاتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ساتھ کھانے کیلئے بلاتے تھے اور میں حالت حیض میں ہونے کے باوجود آپ کے ساتھ کھانا کھاتی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت والی ہڈی لیتے اور اسے اپنے منہ کو لگاتے پھر میں لیتی اور اسے چوستی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ہڈی کو وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا ہوتا.... اور آپ پانی طلب فرماتے تو آپ پانی کو منہ لگاتے.... آپ کے پینے سے قبل میں اسے لے لیتی اور پی کر رکھ دیتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس برتن کو) اٹھاتے اور وہیں سے پانی پیتے جہاں سے میں نے منہ لگایا ہوتا.... (مسلم وابوداؤد)

بت فروش نہیں بت شکن

تاریخ میں یہ واقعہ پوری صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس وقت سلطان محمود نے سومنات کے بت کو پاش پاش کرنے کا ارادہ کیا تو اس وقت برہمنوں کے طبقے نے معززین سلطنت کے توسط سے سلطان سے درخواست کی کہ اس بت کو نہ توڑا جائے اور یونہی چھوڑ دیا جائے.... ہندوؤں نے اس کے عوض دولت کی ایک بہت بڑی مقدار دینے کا وعدہ کیا.... معززین سلطنت نے ہندوؤں کی اس درخواست کو سلطان تک پہنچاتے وقت یہ خیال ظاہر کیا کہ اس درخواست کو قبول کر لینے میں ہمارا فائدہ ہے.... بت کو توڑ ڈالنے سے نہ تو بت پرستی کی رسم اس شہر سے مٹ سکتی ہے اور نہ ہمیں کوئی فائدہ ہوگا لیکن اگر ہم اس بت کو نہ توڑنے کے معاوضے میں کوئی معقول رقم قبول کر لیں گے تو اس سے غریب مسلمانوں کا فائدہ ہو جائے گا.... اس کے جواب میں محمود نے ان سے کہا.... تم جو کہتے ہو وہ صحیح ہے.... لیکن اگر تمہارے کہنے پر چلوں گا تو میرے بعد دنیا مجھے ”محمود بت فروش“ کے نام سے یاد کرے گی.... اور اگر میں اس بت کو پاش پاش کروں گا تو مجھے ”محمود بت شکن“ کے نام سے یاد کرے گی.... مجھے تو یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں مجھے محمود بت شکن پکارا جائے.... نہ کہ محمود بت فروش.... محمود کی نیک نیتی اسی وقت رنگ لائی.... جس وقت اس بت کو توڑا گیا تو اس کے پیٹ میں سے ان گنت اور بیش قیمت جواہر اور اعلیٰ درجے کے موتی نکلے.... ان سب جواہرات کی قیمت برہمنوں کی پیش کردہ قیمت سے سو (۱۰۰) گنا زیادہ تھی.... (عالمی تاریخ جلد ۱)

امام عاصم رحمہ اللہ کی خوش آوازی

امام عاصمؒ خوش آوازی میں اپنی مثال آپ ہی تھے..... جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو یوں محسوس ہوتا گویا آپ کے گلے میں گھنٹیاں سی بج رہی ہیں ابو بکر بن عیاشؒ کہتے ہیں کہ میں امام عاصم کی وفات کے وقت آپ کے مکان پر حاضر ہوا تو میں نے سنا کہ آپ نہایت تحقیق و ترتیل اور شدومد سے یہ آیت بار بار پڑھ رہے تھے گویا کہ نماز کے اندر ہی پڑھ رہے ہیں ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ..... (الانعام: ۶۲)

ترجمہ: پھر سب اپنے مالک حقیقی کے پاس لوٹائیں جائیں گے..... خوب سن لو فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا..... اور وہ بہت جلد حساب لے لے گا..... (تحفۂ حفاظ)

معرکہ بالاکوٹ کا ایک عبرتناک تاریخی واقعہ

۲۴ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ کی صبح صادق اور صبح کی اذان ہوئی تو سب لوگ وضو کر کے مسلح ہو کر حاضر ہوئے، امیر المؤمنین سید احمد شہید رحمہ اللہ نے نماز پڑھائی.... بعد از نماز لوگ ایک جگہ جمع ہو گئے....

میاں خدا بخش صاحب رامپوری کہتے ہیں کہ ضلع اجوری کا ایک شخص پنجتار سے حضرت کے لشکر میں شریک ہوا تھا.... اس کا نام معلوم نہیں.... مگر راجہ کر کے مشہور تھا.... جب اس نے شیر سنگھ کا لشکر دیکھا کہ سامنے پڑا ہے.... خدا معلوم اس کے دل میں کیا آیا کہ یکبارگی اپنے ہتھیار لے کر لشکر مجاہدین سے نکل کر شیر سنگھ کے لشکر میں چلا گیا اور ان میں شریک ہو گیا.... تقدیر الٰہی سے اس کے جانے کے بعد شیر سنگھ کے لشکر کا ایک سکھ حضرت کے پاس آ کر مسلمان ہوا اور غازیوں میں شریک ہوا.... حضرت نے اس کا نام عبداللہ رکھا.... جس دن بالاکوٹ میں لڑائی شروع ہوئی اور سکھوں نے غازیوں پر یورش کی، تب وہ جو راجہ کر کے مشہور تھا، ہتھیار باندھے سب سکھوں کے آگے تھا.... ادھر کی گولی اس کے لگی اور وہ وہیں مردار ہوا.... اس کے بعد سکھوں کی طرف سے ایک گولی اس سکھ نو مسلم کے لگی اور وہ اسی جگہ شہید ہو گیا.... (تاریخ دعوات وعزیمت)

عبادت کی برکت سے چور اللہ والا بن گیا

ایک چور شاہی محل میں چوری کرنے کی نیت سے داخل ہوا..... دیکھا کہ بادشاہ اپنی بیوی سے سرگوشی کر رہا ہے اور اپنی بیٹی کے رشتہ کے بارہ میں مشورہ ہو رہا ہے بادشاہ نے کہا میں تو شہزادی کا رشتہ اسی شخص سے کرونگا جو نہایت متقی اور عبادت گزار ہو..... چور یہ سن کر لوٹ آیا اور کسی جگہ بیٹھ کر خوب عبادت کرنے لگا..... حتیٰ کہ کچھ عرصہ کے بعد اس کی خوب شہرت ہونے لگی..... یہ بات بادشاہ تک بھی پہنچی کہ شہر میں فلاں جگہ ایک عابد اور پارسا شخص ہے..... اس نے وزیر کو رشتہ کا پیغام دیکر بھیجا..... جب وزیر نے پیغام پہنچایا تو اس نے کہا میں نے یہ عبادت اسی رشتے کیلئے شروع کی تھی لیکن اب مجھے اللہ کی محبت کا مزہ مل چکا ہے لہٰذا مجھے اُس رشتے کی ضرورت نہیں..... (انمول موتی جلد ۶)

غیرت مند ہاتھی

حضرت ظہیر دہلوی نے اپنی آپ بیتی ''داستان غدر'' کے نام سے لکھی ہے.... اس میں انہوں نے بہادر شاہ ظفر کے مشہور ہاتھی مولا بخش کا یہ حیرت انگیز واقعہ لکھا ہے کہ:

مولا بخش ایک قدیم معمر ہاتھی تھا.... اس نے کئی بادشاہوں کو سواری دی تھی اس ہاتھی کی عادتیں بالکل انسان کی تھیں قد و قامت میں ایسا بلند و بالا ہاتھی ہندوستان کی سرزمین میں نہ تھا اور نہ اب ہے' یہ ہاتھی بیٹھا ہوا اور ہاتھیوں کے قد کے برابر ہوتا تھا.... خوب صورتی میں اپنا جواب نہ رکھتا تھا.... کسی آدمی کو سوائے ایک خدمتی کے پاس نہ آنے دیتا تھا جس دن بادشاہ کی سواری ہوتی تھی اس سے ایک دن پیشتر شاہی چوب دار جا کر حکم سنا دیتا تھا کہ میاں مولا بخش! کل تمہاری نوکری ہے' ہوشیار ہو جاؤ' نہا دھو کر تیار رہو.... بس اس وقت سے ہوشیار ہیں.... جس وقت ہوادار سواری میں بادشاہ نقار خانے کے دروازے سے برآمد ہوتے' چیخ مار کر تین سلام کئے اور خود ہی بیٹھ گیا جس وقت تک بادشاہ سوار نہ ہو لیں اور خواص نہ بیٹھ جائیں کیا مجال کہ جنبش کر جائے' جب بادشاہ سوار ہو لئے اور فوج دار نے اشارہ کیا فوراً کھڑا ہو گیا.... مختصر یہ کہ جب سواری سے فرصت پائی' پھر ویسا ہی مست ہے جیسا تھا' یہ کمال اس ہاتھی کو حاصل تھا.... جب فیل خانہ شاہی پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا تو مولا بخش نے دانہ پانی چھوڑ دیا.... فیل بان نے جا کر سانڈرس صاحب کو اطلاع دی کہ ہاتھی نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے.... سانڈرس صاحب کو یقین نہ آیا' فیل بان کو گالیاں دیں اور کہا کہ ہم چل کر خود کھلوائیں گے.... وہ پانچ روپے کے لڈو اور کچوریاں ہمراہ لے کر ہاتھی کے تھان پر پہنچے اور شیرینی کا ٹوکرا ہاتھی کے آگے رکھوا دیا.... ہاتھی نے جھلا کر ٹوکرے کو اس طرح کھینچ کر مارا کہ اگر کسی آدمی کے لگتا تو کام تمام ہو جاتا.... ٹوکرا دور جا گرا اور تمام شیرینی بکھر گئی.... سانڈرس بولے ہاتھی باغی ہے' اسے نیلام کر دو.... چنانچہ اسی روز صدر بازار میں لا کر کھڑا کیا اور نیلام کی بولی بولی کوئی خریدار نہ ہوا.... ایک پنساری نے ڈھائی سو روپے کی بولی دی.... اسی بولی پر صاحب نے نیلام ختم کر دیا فیل بان نے ہاتھی سے کہا کہ لے بھائی! تمام عمر تو تو نے بادشاہوں کی نوکری کی اب تقدیر پھوٹ گئی کہ ہلدی کی گرہ بیچنے والے کے دروازے پر چلنا پڑا یہ سنتے ہی ہاتھی کھڑے قد سے زمین پر گر پڑا اور جاں بحق ہو گیا.... (کتابیں ہیں چمن اپنا)

امام بخاری رحمہ اللہ کی حالت

امام بخاری رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ ماہ رمضان میں روزانہ ایک ختم قرآن کرتے اور نماز تہجد میں ہر رات دس پارے پڑھتے تھے.....ایک دفعہ آپ کو نماز کی حالت میں زنبور (شہد کی مکھی) نے سولہ یا سترہ جگہ پر ڈنگ مار دیا لیکن آپ مسلسل نماز میں مشغول رہے، کسی نے عرض کیا کہ آپ نے نماز کیوں نہ توڑی؟ فرمایا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا تو مجھے گوارا نہ ہوا کہ اس کی تکمیل سے پہلے نماز توڑ دوں.....(تحفۂ حفاظ)

حق پسند

عبیداللہ بن حسن عنبری دوسری صدی ہجری کے اکابر علماء میں سے ہیں.....وہ بصرہ کے قاضی بھی رہے.....ان کے شاگرد عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کا جواب درست نہیں دیا.....شاگرد نے کہا ''حضرت! شاید آپ سے غلطی ہو گئی، صحیح جواب یہ ہونا چاہئے'' بڑے علماء اپنی غلطی کی اصلاح سے نہیں شرماتے اور وہ بڑے ہوتے بھی اسی لئے ہیں.....بڑا ہونا یہ نہیں کہ غلطی معلوم ہونے کے بعد بھی اسی پر ڈٹا رہا جائے.... یہ بڑائی نہیں، ہٹ دھرمی کہلاتی ہے.....عبیداللہ نے اپنے شاگرد کے صحیح جواب سننے کے بعد بہت ہی کارآمد جملہ ارشاد فرمایا، فرمایا ''آپ چھوٹے ہیں لیکن بات آپ ہی کی درست ہے، میں بھی آپ ہی کے جواب کی طرف رجوع کرتا ہوں، اس لئے کہ باطل میں ''سر'' اور ''رئیس'' بننے سے مجھے حق میں ''دم'' اور ''تابع'' بننا زیادہ محبوب ہے''.....(حلیۃ الأولیاء)

ایمان کی تاثیر

تاتاری جب بغداد کی سلطنت پر غالب آ گئے تو ان کے اندر احساس برتری پیدا ہو گیا، وہ اپنے آپ کو مسلمانوں سے بہت اونچا سمجھنے لگے ایک تاتاری شہزادہ ایک بار گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کے لئے جا رہا تھا، اس کے ساتھ اس کا کتا بھی تھا، راستہ میں ایک مسلمان بزرگ ملے، اس نے مسلمان بزرگ کو اپنے پاس بلایا اور کہا: ''تم اچھے ہو یا میرا کتا'' مسلمان بزرگ نے اطمینان کے ساتھ جواب دیا: ''اگر میرا خاتمہ ایمان پر ہو تو میں اچھا ورنہ تمہارا کتا اچھا'' یہ جملہ اس وقت اتنا مؤثر ثابت ہوا کہ تاتاری شہزادہ کا دل ہل گیا، وہ اس ''ایمان'' کے بارے میں معلومات حاصل کرنے لگا جس پر آدمی کا خاتمہ نہ ہو تو وہ کتے سے بدتر ہو جاتا ہے.....اس تلاش کا بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسلمان ہو گیا.....(عالمی تاریخ جلد ۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسالہ کو چوما

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ دوستوں نے التماس کی کہ ایسی نصیحتیں لکھی جائیں جو طریقت میں نفع دیں۔

اور ان کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔ میں نے جب اس رسالہ کو مکمل کیا تو ایسا معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے بہت سے مشائخ کے ساتھ جلوہ افروز ہیں اور اس رسالہ کو اپنے دست مبارک میں لیے ہوئے ہیں اور اپنے کمال کرم سے اسے چومتے ہیں اور مشائخ کو دکھاتے ہیں۔

اور فرماتے ہیں کہ اس قسم کے اعتقاد ہونے چاہئیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان علوم سے سعادت حاصل کی۔ وہ ممتاز حضرات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو کھڑے ہیں۔ قصہ یہ بہت لمبا ہے اور اس مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خاکسار کو اس واقعہ کے شائع کرنے کا حکم فرمایا۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست (برکات درود شریف)

شاہی مسجد دہلی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا

شاہی مسجد دہلی جب تیار ہو چکی شاہجہاں ایک رات محو استراحت تھے کہ رات کے پچھلے حصہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جملہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام بزرگان امت شاہی مسجد میں موجود ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع مسجد کے حوض کے شمال مغربی گوشہ پر جلوہ افروز ہو کر وضو فرما رہے ہیں۔

شہنشاہ شاہجہاں اسی وقت بیدار ہوئے اور فوراً اس سرنگ کے ذریعے جو لال قلعہ دہلی سے ملاتی تھی۔ جامعہ مسجد پہنچے۔

اس وقت وہاں کامل سکوت و سناٹا تھا۔ جن وانس میں کوئی موجود نہ تھا۔ البتہ وہ جگہ جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضوء فرمایا تھا پانی سے تر تھی۔ (دینی دسترخوان جلد۲)

باپ اور بیٹے میں فرق

ایک صاحب بوڑھے ہوگئے.... انہوں نے بیٹے کو اعلیٰ تعلیم دلا کر فاضل بنا دیا' ایک دن صحن میں بوڑھے باپ بیٹھے ہوئے تھے' ایک کوا آیا اور گھر کی دیوار پر' آ کر بیٹھ گیا' باپ نے بیٹے سے پوچھا کہ بیٹا! یہ کیا چیز ہے؟ بیٹے نے کہا: کہ ابو جان یہ کوّا ہے' تھوڑی دیر کے بعد پھر پوچھا کہ بیٹا! یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ ابو جان یہ کوّا ہے.... جب تھوڑی دیر ہوگئی تو پھر باپ نے پوچھا کہ بیٹا یہ کیا چیز ہے؟ بیٹے نے کہا ابو جان ابھی تو آپ کو بتایا تھا کہ کوّا ہے.... تھوڑی دیر گزرنے کے بعد پھر باپ نے پوچھا بیٹا! یہ کیا چیز ہے؟ اب بیٹے کے لہجے میں تبدیلی آ گئی' اور جھڑک کر کے کہا کہ ابو جی کوّا ہے کوّا.... پھر تھوڑی دیر کے بعد باپ نے پوچھا بیٹا کیا ہے؟ اب بیٹے سے نہ رہا گیا' اس نے کہا کہ آپ کے سمجھ میں نہیں آتی ہے بار بار ایک بات کو پوچھے چلے جاتے ہیں.... اس طرح سے بیٹے نے باپ کو ڈانٹا.... تھوڑی دیر کے بعد اس کے والد اپنے کمرے میں اٹھ کر گئے اور ایک پرانی ڈائری نکال کر لائے اور اس ڈائری کا ایک صفحہ کھولا اور بیٹے کو ڈائری دی....

چنانچہ اس نے پڑھا' تو اس میں یہ لکھا تھا کہ آج میرا بیٹا صحن میں بیٹھا ہوا تھا اور میں بھی بیٹھا ہوا تھا.... اتنے میں ایک کوّا آ گیا تو بیٹے نے مجھ سے 25 مرتبہ پوچھا' ابو جان یہ کیا ہے؟ تو میں نے اس کو 25 مرتبہ جواب دیا کہ بیٹا یہ کوّا ہے.... اس کے پڑھنے کے بعد باپ نے بیٹے سے کہا بیٹا دیکھو! باپ اور بیٹے میں یہ فرق ہے.... جب تم بچے تھے تو تم نے مجھ سے 25 مرتبہ پوچھا تھا اور میں نے بالکل اطمینان سے جواب دیا تھا اور آج جب میں نے تم سے صرف 5 مرتبہ پوچھا تو تمہیں برداشت بھی نہ ہوا اور اتنا غصہ آ گیا....

میرے دوستو! اس واقعہ سے آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ بیٹے کو باپ کے احسان یاد نہیں رہتے وہ سب احسان بھول جاتا ہے.... (انمول موتی جلد ۶)

ہر حال میں شکر کرنا چاہیے

میں نے کبھی زمانے کی گردش کی شکایت نہیں کی اور زمانے کے حوادثات سے کبھی ترش رو نہیں ہوا مگر ہاں ایک وقت جب کہ میرے پاؤں ننگے تھے..... اور جوتے (خریدنے) کی طاقت نہ تھی..... کوفے کی جامع مسجد میں آیا..... رنجیدہ دل تھا..... میں نے ایک آدمی کو دیکھا اس کے پاؤں نہیں تھے..... اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کیا اور جوتا نہ ہونے پر میں نے صبر کیا..... (گلستان سعدی)

ایک تاریخی واقعہ

جامع سلیمانیہ کی تعمیر کے دوران یورپ کے کسی ملک (غالباً اٹلی) کے ایک کلیسانے اپنے ملک کے سرخ سنگ مرمر کی ایک بہترین سل تحفے میں بھیجی، اور یہ خواہش ظاہر کی کہ یہ سل اس مسجد کی محراب میں لگالی جائے.... جب سل پہنچی تو زینان معمار نے سلیمان اعظم سے کہا کہ میں یہ سل محراب میں لگانا مناسب نہیں سمجھتا، اگر آپ فرمائیں تو اسے مسجد کے ایک دروازے کی دہلیز میں لگادیا جائے، سلیمان اعظم نے اس رائے کو پسند فرمایا، اور وہ پتھر دہلیز میں لگادیا گیا....

زینان کو یہ شبہ بھی تھا کہ ان اہل کلیسا نے اس پتھر میں کوئی شرارت نہ کی ہو، چنانچہ اس نے ایک روز امتحاناً اس پتھر کو کسی خاص مسالے سے گھسا کر دیکھا کہ اس کے اندر کیا ہے؟ گھسنے کے بعد اسی پتھر کے اندر سیاہ رنگ کی ایک صلیب بنی ہوئی نمودار ہوئی.... یہ پتھر آج بھی دروازے کی دہلیز میں نصب ہے، اور اس میں صلیب کا نشان آج بھی نظر آتا ہے، جواب قدرے دھندلا گیا ہے، لیکن پھر بھی خاصا واضح ہے، جو اُن اہل کلیسا کے مکروفریب اور مسجد کے معماروں کی فراست وبصیرت کی گواہی دے رہا ہے....

مسجد کے باہر ایک احاطے میں، بہت سی قبریں بنی ہوئی ہیں، جن میں سے ایک قبر سلیمان اعظم کی بھی ہے.... (عالمی تاریخ جلد۲)

حضرت نافع رحمہ اللہ کے منہ سے خوشبو

حضرت نافع بن ابی نعیم مولی جعونہ کی کنیت ابو ردیم تھی..... اصفہان اسود کے باشندے تھے..... مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی..... عمر بہت دراز پائی..... تقریباً ۷۰ تابعین سے قرآن مجید حاصل کیا..... جب آپ پڑھاتے تو منہ سے خوشبو آتی تھی..... لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا آپ خوشبو استعمال کرتے ہیں تو فرمایا کہ میں نے خوشبو کبھی استعمال نہیں کی..... البتہ بحالت خواب ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے منہ کے قریب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بس اسی وقت سے یہ خوشبو پاتا ہوں..... معبر نے اس کی یہ تعبیر بتائی کہ تم دنیا میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کی نشرو اشاعت میں امام بنوگے..... (دینی دسترخوان جلداوّل)

علم کی برکات

ھشیم بن بشیر اصل میں بخارا کے تھے لیکن بغداد میں آ کر آباد ہو گئے تھے ان کے والد بشیر باورچی تھے' کھانا پکانا پیشہ تھا' ہشیم کو بچپن ہی سے پڑھنے کا شوق تھا' انہیں اپنے آبائی پیشہ سے کوئی دلچسپی نہیں تھی جبکہ ان کے گھر والوں کو ان کا پڑھنا پسند نہیں تھا' وہ گھر والوں کے نہ چاہنے کے باوجود مسلسل پڑھتے رہے.... بغداد میں قاضی ابوشیبہ کا درس حدیث مشہور تھا.... یہ اس میں پابندی سے جانے لگے' پابندی سے پڑھنے والا طالب علم استاذ کی نظروں میں آ جاتا ہے.... ایک مرتبہ ہشیم بیمار ہوئے اور درس میں نہیں آئے.... قاضی ابوشیبہ نے ان کا پوچھا' کسی نے کہا' بیمار ہے' فرمایا چلئے' ہم ان کی عیادت کر آتے ہیں' عیادت کیلئے جانے لگے تو اہل مجلس اور شاگرد بھی ساتھ ہو گئے' سب نے بشیر باورچی کے گھر جا کر انکے بیٹے ہشیم کی عیادت کی' قاضی کے واپس جانے کے بعد بشیر باورچی ان سے کہنے لگے بیٹے! میں تمہیں علم حدیث حاصل کرنے سے روکتا تھا لیکن اب نہیں روکوں گا' یہ اس علم ہی کی برکت ہے کہ قاضی آج میرے دروازے پر آیا' ورنہ مجھے اس کی کہاں امید تھی!.... (تاریخ بغداد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ملفوظ گرامی

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورتیں تین قسم کی ہوتی ہیں:

۱.... ایک عورت تو وہ ہے جو پاک دامن، مسلمان، نرم طبیعت، محبت کرنے والی، زیادہ بچے دینے والی ہو، اور زمانہ کے فیشن کے خلاف اپنے گھر والوں کی مدد کرتی ہو (سادہ رہتی ہو) اور گھر والوں کو چھوڑ کر زمانہ کے فیشن پر نہ چلتی ہو لیکن تمہیں ایسی عورتیں کم ملیں گی.... ۲.... دوسری وہ عورت ہے جو خاوند سے بہت مطالبہ کرتی ہو اور بچے جننے کے علاوہ اس کا اور کوئی کام نہیں..... ۳..... تیسری وہ عورت ہے جو خاوند کے گلے کا طوق ہو اور جوں کی طرح چمٹی ہوئی ہو (یعنی بد اخلاق بھی ہو اور اس کا مہر بھی زیادہ ہو جس کی وجہ سے اس کا خاوند اسے چھوڑ نہ سکتا ہو) ایسی عورت کو اللہ تعالیٰ جس کی گردن میں چاہتے ہیں ڈال دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس کی گردن سے اتار لیتے ہیں..... (حیاۃ الصحابہ جلد ۳ صفحہ ۵۶۲)

ایک ولی کی پیشین گوئی

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری جو بڑے صاحب کشف وکرامات تھے، ان کا ایک واقعہ بہت مشہور ہے کہ پنجاب سے حکیم نور الدین بسلسلہ معالجہ حضرت شاہ صاحب کے پاس آئے.... حضرت نے ان سے فرمایا کہ حکیم صاحب پنجاب میں کوئی جگہ قادیان ہے، وہاں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ تو نہیں کیا؟ حکیم صاحب نے کہا کہ کسی نے نہیں کیا.... حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہاں سے ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اور لوحِ محفوظ میں آپ کو اس کا مصاحب لکھا ہے، آپ کے اندر ایک مرض ہے (بحث کرنے اور الجھنے کا) یہ مرض آپ کو وہاں لے جائے گا اور آپ مبتلا ہوں گے، ہم تو اس وقت نہ ہوں گے، مگر آپ کو (باذن الٰہی) پہلے سے مطلع کیے دیتے ہیں.... چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ حکیم صاحب اس سے مناظرہ کرنے کے لئے گئے اور اس کے دام میں پھنس گئے اور اس پر ایمان لے آئے اور پھر اس کے خلیفہ اول ہوئے.... (نعوذ باللہ) (آپ بیتی از شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نماز میں رونا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں منقول ہے کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۂ یوسف پڑھی اس میں آپ اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو سینہ تک بہہ نکلے.... ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ کے رونے کی آواز کو پچھلی صفوں کے آدمیوں نے بھی سنا.... (تحفۂ حفاظ)

جنت میں بوڑھیاں......؟

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ: دعا کیجئے میں جنت میں چلی جاؤں.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں کی ماں: جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی.... وہ عورت یہ سن کر رو پڑی اور جانے لگی.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: اسے بتادو کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں نہ جائے گی.... (جوان ہو کر جائیں گی) (شمائل ترمذی صفحہ ۲۰)

دارالعلوم دیوبند میں ایک دیہاتی میواتی کی تقریر

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ ایک مرتبہ دارالعلوم دیوبند تشریف لائے.... بڑے جوش میں تھے تمام اساتذہ دارالعلوم کو جمع فرمایا پھر ایک میواتی دیہاتی کو جو آپ کے ساتھ تقریر کے لئے کہا، اس نے معذرت کی، حضرت کے مقرر فرمانے پر وہ کھڑا ہوا، اور کہا دیکھو جی تقریر تو مجھے کرنی آتی نا، حضرت کا حکم ہے وہ امیر ہیں اور امیر کی اطاعت ضروری، اس لئے کھڑا ہو گیا ہوں ایک بات تم سے کہتا ہوں.... وہ یہ کہ اگر کسی زمیندار کے دو چھورے ہوں ایک بڑا چھورا ایک چھوٹا چھورا اور وہ بڑے کو کہے کہ یہ مٹکی مکھن کی تقسیم کرو اور وہ یہ کہہ دے میں تو کام میں لگا ہوا ہوں مجھے فرصت نا، اور واقعۃً ہے بھی وہ کام میں لگا ہوا، پھر وہ چھوٹے چھورو کو کہے جس سے اس مٹکی کا اٹھنا مشکل ہے اور وہ اٹھا کر لائے مگر ہاتھ سے درمیان میں چھوٹ کر گر پڑے اور پھوٹ جائے تو تم بتاؤ زمیندار کس پر خفا ہو گا؟ ظاہر ہے کہ بڑے چھورو پر خفا ہو گا کہ کام اس کے کرنے کا تھا...... اسی طرح آپ لوگ بڑے چھورو ہو اور ہم چھوٹے چھورو ہیں اب یہ دین کی مٹکی تم اٹھاتے نا...... عذر کرتے ہو کہ ہمیں فرصت نا...... ہم دوسرا کام کر رہے ہیں، ہم کمزوروں نے اٹھالی ہے گرے گی تو پکڑ تمہاری ہو گی ہم سے تو وہ خراب ہی ہو گی.... (عالمی تاریخ جلد ۲)

صابرین کو اجر و ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا اور اسے حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا، پھر مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کے لئے نہ تو ترازو نصب کیا جائے گا اور نہ ہی اعمال نامہ کے رجسٹر ان کے سامنے پھیلائے جائیں گے اور ان کے لئے اجر و ثواب پانی کی طرح بہایا جائے گا یہاں تک کہ دنیا میں عافیت سے رہنے والے لوگ اس وقت تمنا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتنا بہترین بدلہ پانے کے لئے کاش ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹا جاتا....'' (دل کی باتیں)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تاریخی فیصلہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے چند سال قبل خانہ کعبہ کو دوبارہ تعمیر کرنے کی ضرورت پیش آئی.... تمام قبیلے کے لوگوں نے مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی' لیکن جب حجر اسود کو رکھنے کا وقت آیا تو سخت اختلاف پیدا ہو گیا.... ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ اس کو یہ شرف حاصل ہو.... لہٰذا ہر طرف سے تلواریں کھنچ گئیں اور قتل وخون کی نوبت آ گئی.... جب معاملہ اس طرح نہ سلجھا تو ایک بوڑھے شخص نے یہ رائے دی کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے حرم میں آئے گا وہی اس کا فیصلہ کرے گا.... سب نے یہ رائے پسند کی.... دوسرے دن سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے.... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہی سب بول اٹھے یہ امین ہیں' ہم ان کے فیصلہ پر راضی ہیں.... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر منگوائی اور حجر اسود کو اس پر رکھا اور ہر قبیلہ کے سردار سے چادر کے کونے پکڑوا کر اس کو کعبہ تک لے گئے اور اپنے ہاتھ سے حجر اسود کو اس کی جگہ رکھ دیا اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ایک بڑے فتنے کا خاتمہ ہو گیا.... (پانچ منٹ کا مدرسہ)

ایک قابل ذکر واقعہ

ایک دن امیر المؤمنین ہارون الرشید رحمہ اللہ دور سے اپنے فرزندوں محمد امین اور مامون الرشید کی طرف دیکھ رہا تھا.... دونوں بھائی اپنے مکتب میں امام کسائی سے سبق پڑھ رہے تھے.... تھوڑی دیر بعد امام کسائی کسی ضرورت سے اٹھے اور باہر جانے لگے، امین اور مامون نے لپک کر استاد کے جوتے اٹھائے اور ان کے قریب رکھ دیئے.... یہ دیکھ کر ہارون کو تعجب ہوا، ایک خادم سے پوچھا بتاوہ کون شخص ہے جس کے خدمت گار دنیا کے بڑے بڑے آدمی ہیں؟ اس نے کہا آپ.... ہارون نے کہا نہیں، کسائی ہے، جس کے علم وفضل کی وجہ سے محمد امین و مامون اس کی خدمت کرتے ہیں، جب کسائی نے یہ واقعہ سنا تو کہا امیر المؤمنین اگر آپ اپنے دونوں فرزندوں سمیت میری خدمت کرتے تب بھی تھوڑی تھی کیونکہ فضل وکمال کی زندگی زندگی ہوتی ہے.... اور دولت واقبال ڈھلتی پھرتی چھاؤنی ہے، اس لئے اعتبار کے قابل چیز فضل وکمال ہے نہ کہ دولت واقبال....

ہارون الرشید نے یہ قول بہت پسند کیا اور کسائی کو خلعت فاخرہ عنایت فرمایا.... (تاریخ ملت)

حضرت سید آدم بنوری رحمہ اللہ کو بشارت

حضرت خواجہ سید آدم بنوری جب مکہ معظمہ پہنچے اور حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ روضۂ منورہ (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پر حاضری دی تو ایک دن اپنے احباب کے حلقہ میں بیٹھے تھے کہ روحانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہور فرمایا اور دونوں ہاتھ کھول کر مصافحہ کیا اور بطور مکاشفہ یہ بھی بتایا گیا کہ جو شخص تیرے متوسلین میں سے تجھ سے مصافحہ کرے گا گویا مجھ سے مصافحہ کرے گا اور جس نے مجھ سے مصافحہ کیا وہ مغفور ہے۔ پھر سید صاحب نے تمام مریدوں کو جمع کر کے مصافحہ کیا تاکہ کوئی محروم نہ رہے۔ اس بات نے یہاں تک شہرت حاصل کی کہ عوام الناس کی بھیڑ کی وجہ سے سید صاحب کو مصافحہ کے لیے خاص انتظام کرنا پڑا۔ آپ کو حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے یہ بشارت ہوئی کہ یا ولدی انت فی جواری (فرزند من تم میرے جوار میں رہو) چنانچہ آپ نے وہیں قیام فرمایا اور ۱۰۵۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے روضۂ مبارک کے پاس دفن ہوئے جنت البقیع میں۔ آپ صحیح سادات النسب تھے۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی کے مقتدر خلیفہ تھے شروع میں امی محض تھے۔ آپ کے خلفاء کی تعداد ۱۰۰ اور مریدین کی تعداد ایک لاکھ بتائی جاتی ہے۔ ہزار ہا پٹھان ہر وقت آپ کے ہمراہ رہتے تھے۔ لوگوں نے شہنشاہ شاہجہاں کے کان بھرے کہ حضرت آدم بنوری کہیں حکومت کا تختہ نہ الٹ دیں۔ پس شہنشاہ نے آپ کو حج کے لیے روانہ کر دیا۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

زیارت کے لیے خاص دُرود شریف

حضرت رسول نما صاحب خواہشمند حضرات کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرادیا کرتے تھے۔ اس وجہ سے ''رسول نما'' کے معزز لقب سے مشہور ہوئے۔

جملہ اوراد و ظائف کے علاوہ نہایت پابندی اور توجہ کے ساتھ ایک خاص وقت روزانہ گیارہ سو مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعِتْرَةِ بَعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ (بعض کتب میں بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ لَكَ تحریر ہے) اور اس کی برکت سے آپ کے اندر یہ وصف پیدا ہو گیا تھا۔ آپ کی طرف سے اس دُرود شریف کو اسی انداز میں پڑھنے کی عام اجازت ہے۔ (برکات درود شریف)

اللہ تعالیٰ کی رحمت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

آدمی دنیا کی ضروریات میں سے کسی ضرورت کو حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں سے اوپر اس کا تذکرہ کرتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں، اے میرے فرشتو! میرا یہ بندہ دنیا کی ضروریات میں سے فلاں ضرورت کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا، اگر میں اس کے لئے اس ضرورت کے پورا ہونے کا دروازہ کھول دوں، تو میں اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دوں گا، لیکن میں اس نعمت کو بندے سے دور کر دیتا ہوں اور میرا بندہ غصے میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کس نے مجھے دھوکہ دیا؟ کس نے میرے خلاف کوشش کی؟ حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اور حق تعالیٰ اس بندے پر نازل فرماتے ہیں.....(دل کی باتیں)

شریعت کی برکات

امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور خلافت میں عراق کے گورنر عبدالحمید رحمہ اللہ نے انہیں خط لکھا کہ "عراق میں بیت المال کی سالانہ آمدنی وصول ہونے اور متعلقہ مصارف پر انہیں خرچ کیے جانے کے بعد کچھ رقم بچی ہوئی ہے اس کا کیا کیا جائے؟"....امیر المؤمنین نے جواب دیا کہ اپنی رعایا کے ان مقروضوں کا قرض ادا کر دو جو قرض ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں.... گورنر نے رپورٹ دی کہ یہ کر چکا ہوں، امیر المؤمنین نے لکھا جو نوجوان شادی کے قابل ہیں اور اخراجات نہ ہونے کی وجہ سے شادی نہیں کر پا رہے ان کی شادیاں کرادو، گورنر نے جواب دیا کہ یہ بھی کر چکا ہوں، امیر المؤمنین نے لکھا کہ جو خاوند مہر ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں، ان کے مہر ادا کر دو، گورنر نے لکھا میں یہ بھی کر چکا ہوں، امیر المؤمنین نے لکھا کہ جو مالکان اپنی زمینیں خرچہ نہ ہونے کی وجہ سے انہیں آباد نہیں کر پا رہے، انہیں قرضہ دے دو...." یہ ایک ہلکی سی جھلک ہے اسلامی نظام اور شریعت کے نفاذ کی....(عالمی تاریخ جلد۲)

سلطان زنگی رحمہ اللہ کا تاریخی فرمان

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ کو اصول دین کی حفاظت میں ادنیٰ مسامحت بھی گوارہ نہ تھی، اس کے سامنے کوئی شخص دین کے صحیح عقائد کے خلاف کسی متبدعانہ خیال پر لب کشائی کی جرأت نہ کرسکتا تھا اور کرنے والوں کو پوری تنبیہ کرتا تھا، وہ کہا کرتا تھا کہ اگر چوروں اور لٹیروں سے راستوں کی حفاظت ہمارا فرض ہے، تو کیا دین کی حفاظت جو اصل اساس و بنیاد ہے ہم پر ضروری نہیں ہے، دمشق کے ایک متصوف نے جن کے زہد و ورع کا بڑا چرچا تھا اور عوام ان کے عقیدت مند تھے، تشبیہ کے بعض خیالات ظاہر کیے، نورالدین کو خبر ہوئی تو اس نے ان کو گدھے پر بٹھا کر سارے شہر میں ان کی تشہیر کرائی، نقیب آواز دیتا جاتا تھا کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو دین میں بدعت پیدا کرتا ہے اور تشہیر کے بعد شہر سے نکال دیا....

سارے ممالک محروسہ میں شراب نوشی اور شراب کی تجارت قانوناً روک دی تھی، اور اس کی درآمد برآمد بالکل بند کردی تھی، شرابیوں پر خواہ کسی درجہ اور مرتبہ کے ہوں شرعی حد جاری کرتا تھا.... (تاریخ اسلام)

منہ مانگی مصیبت

ایک فقیر کی بیوی حاملہ تھی..... حمل کا زمانہ پورا ہوگیا اور فقیر کو تمام عمر لڑکا نہیں ہوا تھا..... کہا: اگر اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا عطا فرمائے تو سوائے اس گدڑی کے جو پہنا ہوا ہوں جو کچھ میری ملک میں ہے فقیروں کو دے دوں گا..... اتفاقاً لڑکا پیدا ہوا..... شرط کے موافق فقیروں کے لئے دستر خوان بچھایا..... چند سال کے بعد جب میں سفر شام سے واپس آیا اور اس دوست کے محلہ سے گزرا اور اس کی حال دریافت کی لوگوں نے کہا کوتوال کی حوالات میں ہے..... میں نے پوچھا: کیا سبب جواب دیا اس کے لڑکے نے شراب پی اور لڑائی کی اور ایک کا خون بہادیا اور شہر سے بھاگ گیا اسی سبب سے باپ کے گلے میں طوق ہے اور بیڑی پاؤں میں..... میں نے کہا: اس مصیبت کو اس نے خدائے بزرگ و برتر سے دعا مانگ کر طلب کیا ہے.....

اے عقلمند مرد اور حاملہ عورتیں — اگر ولادت کے وقت سانپ جنیں
تو عقلمند کے پاس اس سے بہتر ہے — کہ نالائق بچے جنیں

(گلستان سعدی)

اسلامی غیرت وحمیت

ایک موقع پر ''کرک'' کے عیسائی حکمران ''ریجی نالڈ'' سے سلطان کو صلح کرنے کی نوبت بھی آئی، کرک کا یہ علاقہ اب اردن میں ہے، ریجی نالڈ نے بدعہدی کی، حاجیوں کا ایک قافلہ اس نے اپنے علاقے سے گزرتے ہوئے لوٹ لیا اور قافلے کے لوگوں کو گرفتار کرلیا، سلطان نے اسے تنبیہ کی، ریجی نالڈ نے پروانہ کی، اور قافلے کے لوگوں سے کہا:

تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پرایمان رکھتے ہو، اس سے کیوں نہیں کہتے کہ وہ آ کر تمہیں چھڑالے....

سلطان کو اس ناپاک جملے کی خبر پہنچی، اس نے قسم کھا کر عہد کیا کہ اس بدعہد گستاخ کو اللہ نے چاہا تو اپنے ہاتھ سے قتل کروں گا.... سلطان نے بلا تاخیر کرک اور اس کے پاس کے کئی شہروں اور علاقوں پر مختلف سمتوں سے حملے کئے، ہر جنگ میں عیسائی فوجوں کو بُری طرح شکست دیتا چلا گیا اور ایک گھمسان کی جنگ میں یروشلم کے بادشاہ سمیت تمام بڑے بڑے حکمرانوں کو گرفتار کرلیا.... یہ تمام معزز قیدی سلطان کی خدمت میں پیش کئے گئے، سلطان نے ہر ایک کو اس کے رتبے کے مطابق جگہ دی، یروشلم کے بادشاہ کو اپنے پاس بٹھایا، ریجی نالڈ بھی پیش ہوا، سلطان نے اپنے ہاتھ سے اس گستاخ کا سر قلم کیا.... (تاریخ ملت)

بے حیائی کا انجام بد

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا فیصلہ فرماتے ہیں تو (سب سے پہلے) اس سے شرم وحیا چھین لیتے ہیں اور جب اس سے حیا جاتی رہی تو تم (اسکی بے حیائیوں کی وجہ سے) اسے شدید مبغوض اور قابل نفرت پاؤ گے' اور جب اس کی یہ حالت ہوجائے تو اس سے امانت (بھی) چھین لی جاتی ہے اور جب اس سے امانت چھن جائے تو تم (اس کی بددیانتی کی وجہ سے) اسے نرا خائن اور دھوکے باز پاؤ گے اور جب اس کی حالت یہاں تک پہنچ جائے تو اس سے رحمت بھی چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھن جائے تو تم اسے (بے رحمی کی وجہ سے) مردود و ملعون پاؤ گے' اور جب وہ اس مقام پر پہنچ جائے تو اس سے اسلام کا پٹہ نکال لیا جاتا ہے (اور اسے اسلام سے عار آنے لگتی ہے''.... (معاذ اللہ) (ابن ماجہ)

خلیفہ ہارون رشید کو ایک بزرگ کی نصیحت

ایک دن ابن سماکؒ خلیفہ ہارون رشید کے پاس گئے خلیفہ کو پیاس لگی.... پانی مانگا اور پینے کو تھا کہ ابن سماکؒ نے کہا: امیر المؤمنین ذرا ٹھہر جایئے، پہلے یہ بتایئے کہ اگر پانی آپ کو نہ ملے تو شدت پیاس میں آپ ایک پیالہ پانی کا کس قیمت تک خرید سکیں گے ہارون رشید نے کہا نصف سلطنت دیکر لے لوں گا....

ابن سماکؒ نے کہا: آپ پی لیجئے.... جب وہ پانی پی چکا تو پھر کہا: اگر یہ پانی آپ کے پیٹ میں رہ جائے اور نہ نکلے تو اس کے نکلوانے کے عوض آپ کیا خرچ کریں گے.... خلیفہ نے کہا باقی تمام سلطنت دے دوں گا....

ابن سماکؒ نے کہا: ''بس یہ سمجھ لیجئے کہ آپ کا تمام ملک ایک گھونٹ پانی اور چند قطرے پیشاب کی قیمت رکھتا ہے پس اس پر کبھی تکبر نہ کیجئے اور جہاں تک ہو سکے لوگوں سے نیک سلوک کیجئے....'' تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ ہارون رشید پر اس بات کا بڑا اثر ہوا اور وہ دیر تک روتا رہا....

دُرود شریف کا اہتمام

ابو سلیمان محمد بن الحسین حرانیؒ کہتے ہیں کہ:

ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا، بہت کثرت سے نماز، روزہ میں مشغول رہتے تھے.... انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث شریف لکھا کرتا تھا لیکن اس میں دُرود شریف نہیں لکھتا تھا.... وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو دُرود شریف کیوں نہیں پڑھتا؟ (اس کے بعد انہوں نے دُرود کا اہتمام شروع کر دیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرا دُرود میرے پاس پہنچ رہا ہے، جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کہا کر.... (فضائل دُرود شریف ۹۷)

حضور اصلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن

مکے میں ایک شخص زید بن عمرو بن نفیل تھا... مکے کے مشرک جب کسی بت پر کوئی جانور ذبح کرتے تو وہ ان سے کہا کرتا تھا... اس جانور کو تو اللہ نے پیدا کیا ہے... اسی نے اس کیلئے آسمان سے پانی اتارا اسی نے اس کیلئے زمین سے سبزہ اگایا... پھر تم اسے غیر اللہ کے نام پر کیوں ذبح کرتے ہو...

اس وقت ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچے تھے... آپ بھی زید بن عمرو بن نفیل کی یہ باتیں سنا کرتے تھے... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں... میں نے بھی بچپن میں بتوں کے نام پر ذبح کئے گئے جانور کا گوشت چکھا تک نہیں... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسالت عطا فرمائی... (ابونعیم ۱۹۵)

خاموشی عبادت ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا کلام زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کی لغزشیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں اور جس شخص کی لغزشیں زیادہ ہو جائیں تو اس کے گناہ بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اور جس شخص کے گناہ زیادہ ہو جائیں تو آگ اس کی زیادہ حقدار ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے..... (مجمع الزوائد ۱۰/۳۰۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: آدمی پر اس چیز کی نذر لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور کسی مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے اور جس شخص نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو قیامت کے دن اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا اور جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی، تو وہ ایسا ہی ہے.....

جیسا کہ اس نے کہا اور جس شخص نے کسی مؤمن پر کفر کی تہمت لگائی تو گویا کہ اس نے اس کو قتل کر دیا..... (صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۴۷)

حضرت شہاب الدین سہروردی کے لیے دُعا

''مقاصد السالکین'' کے مصنف حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی نے ایک رات نبوت کے دریا کے درِیتیم، ہادی راہ دین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت تیزی سے کسی مقام کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے اور حضرت سُہروردی کے پیچھے حضرت ضیاء اللہ کے مرشد ہیں۔

یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے مقام پر پہنچے کہ نہ وہ زمین ہے نہ آسمان نہ کوئی مکان۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ٹھہر گئے اور اپنا دست مبارک حضرت سہروردی کے سر پر رکھ کر حسب ذیل دعا فرمائی۔

''اے میرے اللہ اے میرے مولا (تو خوب جانتا ہے کہ) یہ شہاب الدین سہروردی ہے اس نے میری متابعت میں جان توڑ کوشش کی ہے اور میری تمام سنتیں بجالایا ہے میں اس سے بہت راضی ہوں۔ اے اللہ پاک تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (دینی دسترخوان جلد۲)

مشکل سے مشکل کام مومن ہونا ہے

عارف باللہ عاشق رسول حضرت شاہ عبدالغنی نقشبندی ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چونکہ تم میرے دین کی خدمت کرتے ہو اور خدا کے بندوں کو ذکر الٰہی کے نور سے منور کرتے ہو۔

لہٰذا تمہارا نام ''عبدالمؤمن'' رکھا جاتا ہے۔ عابد ہونا آسان ہے زاہد ہونا آسان ہے۔ صوفی ہونا آسان ہے ذاکر ہونا آسان ہے۔

مگر مشکل سے مشکل کام مومن ہونا ہے۔ جب انسان مؤمن ہوا تو تمام بزرگی اور مرتبہ کا جامع ہو گیا۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

نبی کی حفاظت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا...اے اللہ کے رسول' کیا آپ نے کبھی کسی بت کی عبادت کی...آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا...

نہیں...پھر لوگوں نے پوچھا...کیا آپ نے کبھی شراب پی...آپ نے فرمایا...

نہیں...میں شروع سے یہ جانتا تھا کہ یہ لوگ جس مذہب پر ہیں وہ کفر ہے البتہ اس وقت مجھے ایمان اور کتاب کی دعوت دینے کا طریقہ معلوم نہیں تھا...

اس کے علاوہ اس قسم کے سوالات کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا...میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے...اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ میں بتوں اور اشعار کی نفرت ڈالی گئی ہے...(ابونعیم ۱۹۵)

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کا اونٹ گم ہوگیا...انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ کی تلاش میں بھیجا...آپ کو واپس آنے میں کچھ دیر ہوگئی...عبدالمطلب پریشانی کے عالم میں بیت اللہ کا طواف کرنے لگے اور یوں کہنے لگے...

اے رب میرے سوار محمد کو میری طرف لوٹا دیجئے...مجھ پر احسان کیجئے...اب انہیں لوٹا دیجئے...ایک شخص نے ان کے بارے میں کسی سے پوچھا...

یہ کون صاحب ہیں اور یہ کیا کر رہے ہیں...اس نے بتایا...

یہ عبدالمطلب ہیں انہوں نے اپنے پوتے محمد کو اپنے اونٹ کی تلاش میں بھیجا تھا اور آج تک انہوں نے اپنے پوتے کو جب بھی جس کام کیلئے بھی بھیجا ہے ان کا پوتا کامیاب ہی لوٹا ہے...آج انہیں آنے میں ذرا دیر ہوگئی تو یہ ان الفاظ میں دعا مانگ رہے ہیں...

ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ کو ساتھ لئے واپس آتے نظر آگئے...(الحاکم)

یوم قیامت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تمہارے پاس زمین بھر سونا ہو تو کیا تم اسے بطور فدیہ دے کر اپنی جان چھڑاؤ گے.....وہ کہے گا اے میرے پروردگار جی ہاں، اسے کہا جائے گا تو نے جھوٹ بولا ہے، تجھ سے تو اس سے بھی زیادہ ہلکی چیز مانگی گئی تھی لیکن تو نے اسے دینے سے انکار کیا.....(صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین ۵۲)

ایک یہودی کی گواہی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چھ سال تھی کہ آپ کی والدہ آپ کو آپ کے دادا کے تنہیال میں لے آئیں... ایک دن ایک یہودی نے آپ کو دیکھا تو بار بار دیکھنے لگا.. آخر اس سے رہا نہ گیا... پوچھنے لگا.. اے لڑکے تیرا نام کیا ہے.. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا... احمد!... اس پر اس نے آپ کی پشت مبارک کی طرف دیکھا اس وقت اس نے کہا یہ اس امت کا نبی ہے... پھر وہ اپنے لوگوں میں گیا... اس نے انہیں بھی یہ بات بتائی ... ان لوگوں نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ کو بتائی... اس پر حضرت آمنہ کو خوف محسوس ہوا اور وہ آپ کو مدینہ منورہ سے واپس لے آئیں...

نبوت کا اعزاز

خانہ کعبہ کے سائے میں عبدالمطلب کیلئے ایک تخت بچھایا جاتا تھا... عبدالمطلب آ کر اس تخت پر بیٹھ جاتے ان کے سارے بیٹے ان کے اردگرد بیٹھتے لیکن اس مسند پر کوئی نہ بیٹھتا ایسے میں اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آتے تو سیدھے اس تخت پر جا بیٹھتے... اس وقت آپ بہت چھوٹے تھے... آپ کے چچا آپ کو تخت سے اتارنا چاہتے عبدالمطلب انہیں روک دیتے اور ان سے کہتے...

میرے بیٹے کو کچھ نہ کہو' اللہ کی قسم اس کی بہت بڑی شان ہوگی... یہ کہنے کے بعد عبدالمطلب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ بٹھا لیتے آپ کی کمر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے اور آپ کو دیکھ کر خوش ہوتے... (البدایہ)

اس واقعے سے ثابت ہوتا ہے کہ بچپن سے ہی آپ کی شان ظاہر ہو چکی تھی...

قدرت خداوندی

حضرت وہب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے آٹھ ہزار جہاں (دنیا) ہیں اور یہ دنیا میں سے ایک جہاں ہے اور کھنڈرات میں موجود عمارت صحراء کے ٹیلوں کی طرح ہوتی ہے..... (دل کی باتیں)

یہ مجھے پسند ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پیچھے صف بنائے کھڑے تھے... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ ایسے میں مسجد میں تشریف لے آئے... جب آپ سجدے میں گئے تو حضرت حسن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک پر بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہے... جب تک وہ خود نہ اٹھے آپ سجدے کی حالت میں ہی رہے... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے...

تم کیسے بچے ہو' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن پر بیٹھ گئے... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا... انہیں کچھ نہ کہو' یہ جو کچھ کریں مجھے پسند ہے...

بچوں کی ایمانی غیرت

ہماری گیند واپس کر دیں...

جس صاحب کو گیند لگی انہوں نے گیند دبوچ لی اور دینے سے انکار کر دیا....

بچوں نے ہر چند منتیں کیں اور معذرت کی لیکن وہ غیر مسلم راضی نہ ہوا....

بالآخر بچوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر گیند طلب کی اس پر اس غیر مسلم نے نہ صرف گیند دینے سے انکار کیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے لگا...

اب تو بچوں کو گیند بھول گئی... انہوں نے ان لکڑیوں سے جن سے کھیل رہے تھے اس غیر مسلم کو مارنا شروع کر دیا اور اس کی خوب گت بنائی...

یہ معاملہ عدالت فاروقی میں پیش ہوا...

تحقیق پر غیر مسلم کا جرم ثابت ہوا کہ اس نے واقعی توہین رسالت کا جرم کیا ہے اور بچوں نے ایمانی غیرت کے تحت اس کی پٹائی کی ہے اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت خوش ہوئے کہ اللہ کا شکر ہے ہمارے بچوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت ہے اور وہ اس معاملہ میں اتنے حساس اور بہادر ہیں...

عہد فاروقی کا واقعہ

بیٹی دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دے... حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ الفاظ سن کر رک گئے...
آپ اپنے غلام اسلم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں گشت کر رہے تھے اور یہ وقت تھا رات کے آخری پہر کا... آپ نے سنا کوئی لڑکی رو رہی تھی... امی جان... امیر المومنین نے تھوڑے دن پہلے ہی اعلان کروایا ہے کہ دودھ میں پانی ملا کر فروخت نہ کرو...

عورت نے بیٹی کے جواب میں کہا...

امیر المومنین کو کیا پتہ چلے گا کہ ہم نے دودھ میں پانی ملایا ہے...

اس پر لڑکی بولی... امیر المومنین نہیں دیکھ رہے تو کیا ہوا اللہ تعالیٰ تو دیکھ رہے ہیں...
حضرت عمر رضی اللہ عنہ لڑکی کا جواب سن کر بہت خوش ہوئے... اتنے خوش ہوئے کہ اپنے بیٹے عاصم کی شادی اس لڑکی سے کر دی... اس لڑکی سے ایک لڑکی ام عاصم پیدا ہوئیں... یہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی والدہ ہوئیں... (بڑوں کا بچپن)

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی جرأت و بیباکی

غازی امان اللہ شاہ افغانستان ملکہ ثریا کے ہمراہ جب یورپ کی سیر کو گئے تو وہاں ملکہ ثریا نے پردہ اتار دیا جس پر افغانستان میں اس اسلامی شعار کے ترک کر دینے پر غیظ و غضب کا ایسا طوفان آیا جو غازی امان اللہ خان کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے گیا اور تخت و تاج سے محروم ہو کر جلاوطنی کی زندگی بسر کرنے لگے اخبارات میں جب پردہ موضوع بحث بن گیا تو آپ نے بھی پردہ کے موضوع پر قلم اٹھایا اور اس کی حقیقت اور شرعی اہمیت واضح کرتے ہوئے شاہ افغانستان کو یہ پیغام بھیجا...

''کاش کوئی صاحب ہمت... دولت علیہ افغانستان کے امیر غازی اور ان کی ملکہ معظمہ ثریا جاہ کے سمع ہمایوں تک صحابی رسول کے یہ الفاظ پہنچا دے کہ اے ابوعبیدہ تم دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل حقیر اور کمتر تھے اللہ نے اسلام کے ذریعہ سے تمہاری عزت بڑھائی پس جب کبھی تم غیر اللہ کے ذریعہ عزت حاصل کرو گے تو خدا تمہیں ذلیل کر دے گا...'' (اکابر علماء دیوبند کیا تھے؟)

ایک ذہین بچے کا جواب

گلی میں کچھ بچے کھیل رہے تھے ان میں حضرت زبیر بھی تھے... ایسے میں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا آپ کو آتے دیکھ کر سب بچے بھاگ کھڑے ہوئے... لیکن یہ نہ بھاگے اپنی جگہ کھڑے رہے... حضرت عمر نے ان سے پوچھا...

یہ کیا بات ہے... اپنے دوستوں کے ساتھ تم کیوں نہیں بھاگے... حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا... اے امیر المومنین: میں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا کہ بھاگتا راستہ بھی تنگ نہیں ہے کہ گزر نہیں سکتے... ان کا یہ جواب سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے...

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر کی فتح کیلئے تشریف لے جانے والے تھے... اس کی تیاریاں ہو رہی تھیں... آپ کے سامنے ایک بچے کو پیش کیا گیا... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا... حضور اس بچے کی جہاد میں حصہ لینے کی بہت خواہش ہے... آپ اسے اجازت دے دیجئے...

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو کم عمر تھے... لیکن ان کے شوق اور جذبے کی وجہ سے اجازت دے دی... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک تلوار بھی عنایت فرمائی... انہوں نے تلوار گلے میں لٹکالی... اب تلوار بڑی تھی اور ان کا قد چھوٹا تھا... اس لئے وہ زمین پر گھسٹتی جاتی تھی... انہوں نے اسی حالت میں جہاد میں شرکت کی... بچے تھے اور تھے بھی غلام... اس لئے مال غنیمت میں پورا حصہ تو نہیں ملا... البتہ کچھ سامان انہیں دیا گیا... ان کا نام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ تھا...

آداب طعام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانا رکھ دیا جائے تو تم میں سے ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے اور برتن کے درمیان میں سے نہ کھائے کیونکہ باقی برتن میں برکت وہیں سے آتی ہے اور کوئی شخص بھی دستر خوان اٹھانے سے پہلے نہ اٹھے اور جب تک سب لوگ اپنے ہاتھ کھانے سے نہ روک دیں اس وقت تک سیر ہونے کے باوجود بھی اپنا ہاتھ نہ روکے کیونکہ ایسا کرنا اس کے ساتھی کو شرمندہ کردے گا اور وہ بھی کھانے سے اپنا ہاتھ روک دے گا..... حالانکہ ہوسکتا ہے کہ اسے ابھی کھانے کی حاجت ہو اور اپنے ساتھیوں کے سامنے سے کھانا نہ کھائے..... (سنن ابن ماجہ ۳۲۷۳)

جذبۂ جہاد

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اور لوگ 5 ہجری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے گھر سے نکلے... ہم غزوہ خندق میں شرکت کیلئے روانہ ہوئے تھے... میرے ساتھ میرا بھائی فضل رضی اللہ عنہ اور ہمارے غلام ابورافع رضی اللہ عنہ تھے... عرج کے مقام پر پہنچ کر ہم راستہ بھول گئے اور رکوبہ گھاٹی کے بجائے ہم جثجاثہ پہنچ گئے... پھر وہاں قبیلہ بنوعمرو بن عوف کی طرف آ نکلے... آخر مدینہ پہنچ گئے اور ہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خندق میں پایا... اس وقت میری عمر آٹھ سال اور میرے بھائی کی عمر تیرہ سال تھی... یعنی اس عمر میں بھی جہاد کا شوق تھا...

عقل مند بچہ

ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز لایا... اس وقت آپ کے دائیں طرف ایک چھوٹی عمر کے لڑکے بیٹھے تھے... جب کہ بائیں طرف عمر رسیدہ حضرات بیٹھے تھے... آپ پہلے دائیں طرف والوں کو چیز دیا کرتے تھے... آپ نے اس سے فرمایا...

کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ میں پہلے ان حضرات کو دے دوں...

اس پر وہ لڑکا بولا نہیں بخدا نہیں... آپ سے حاصل ہونے والی متبرک چیز کے بارے میں میں ہرگز کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا... (یعنی پہلے میرا حق ہے مجھے ہی دیں)

آپ نے پہلے انہی کو وہ چیز پلائی... یہ تھے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ان کی بات حد درجہ دانش مندانہ تھی...

سوال کی ذلت سے فاقہ کی تکلیف بہتر ہے

میں نے ایک فقیر کا حال سنا کہ فاقہ کی آگ میں جل رہا تھا..... اور پیوند پر پیوند لگا تھا..... کسی نے اس سے کہا تو کیا بیٹھا ہے کہ فلاں شخص اس شہر میں غنی دل اور عام احسان رکھتا ہے..... شریفوں کی خدمت کے لئے مستعد ہے اور دلوں کے دروازے پر بیٹھا ہے..... اگر تیری صورتحال پر جیسی بھی ہے واقف ہو جائے تو عزیزوں کی دل جوئی کرنا ممنونیت سمجھے گا اور غنیمت جانے گا..... کہا: خاموش رہ کہ سختی اور فقیری میں مر جانا کسی کے پاس حاجت لے جانے سے بہتر ہے..... (گلستان سعدی)

اسلام کا عاشق بچہ

۹ ھجری میں قبیلہ ثقیف کا وفد دربار رسالت میں حاضر ہوا...

یہ لوگ آپ علیہ السلام کی خدمت میں مناظرہ ومقابلہ کی غرض سے جاتے اسی وفد میں ایک بچہ بھی تھا جو رات دن اہل وفد کے سامان کی حفاظت پر مقرر تھا...

اس دن کا واقعہ ہے کہ رات کو اہل وفد سو گئے تو یہ بچہ چپکے چپکے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا اور خفیہ اسلام لے آیا...

اس دوران وہ باقاعدہ اسلام کی تعلیم حاصل کرتا رہا اور حسب موقع دربار رسالت حاضری دیتا رہا اور قرآن کریم کی تعلیم بھی سیکھتا رہا... دوران حاضری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محو خواب پایا تو جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کر لیتا...

اسلام اور قرآن کا یہ عاشق خوش نصیب بچہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے بچپن کا واقعہ ہے...(سیرت ابن ہشام)

ذکر اللہ کی فضیلت

حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب تک آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا ہے اس وقت تک شیطان اس کے دل کے ساتھ چمٹا ہوتا ہے.....

کیا تم لوگوں نے اپنی مجلسوں میں اس بات کا مشاہدہ نہیں کیا کہ بعض لوگ پورا دن گزرنے کے باوجود سوائے قسم کے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے ہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوالجوزاء کی جان ہے شیطان کو دل سے بھگانے والی چیز صرف **لا اله الا الله** ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَاِذَا ذَکَرْتَ رَبَّکَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا (اسراء: ۴۶)

ترجمہ: اور جب آپ قرآن کریم میں اپنے رب کا تنہا ذکر کرتے ہیں تو یہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دیتے ہیں.....(دل کی باتیں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے والے کیلئے ذبح کا حکم

امام مستغفری نے اپنی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں بیان کیا ہے کہ ایک نہایت نیک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور تمام لوگ حساب کے لیے بلائے جا رہے ہیں۔ میں پل صراط کے قریب پہنچا اور گزر گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حوض کوثر پر کھڑے ہیں اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم لوگوں کو آب کوثر پلا رہے ہیں میں نے بھی پانی مانگا۔ آپ دونوں نے انکار کر دیا۔ پس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ انہوں نے مجھے آب کوثر نہیں پلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمادیجئے کہ وہ مجھے پانی پلائیں۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تیرا ایک ہمسایہ ہے جو علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے اور تو اس کو منع نہیں کرتا'' میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اس کو روک سکوں وہ قوی ہے مجھ کو مار ڈالے گا۔ اس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو ایک چھری عنایت فرمائی اور فرمایا کہ جا اس کو اس سے ذبح کر دے۔

میں نے خواب ہی میں اس کو ذبح کر ڈالا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اس کو قتل کر ڈالا ہے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کو پانی پلا دو۔ اس پر انہوں نے مجھے پانی کا پیالہ عنایت فرمایا۔ میں نے پیالہ ان سے لے لیا لیکن یاد نہیں کہ پانی پیا یا نہیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ میں نہایت خوفزدہ تھا۔ میں نے جلدی سے وضو کیا اور نماز میں مشغول ہو گیا۔ پھر دن نکل آیا۔ میں نے لوگوں کو شور و غل مچاتے سنا کہ فلاں آدمی کو کوئی اس کے بستر پر مار گیا ہے۔ حاکم کے پیادے آئے اور ہمسائیوں کو پکڑ کر لے گئے۔ میں نے دل میں کہا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے یہ تو وہ خواب ہے جو میں نے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو سچا کر دکھایا ہے۔

میں جلدی سے اٹھا اور سارا ماجرا حاکم سے کہہ سنایا۔ حاکم نے خواب سن کر کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کی جزا دے۔ خیر اب اٹھو اور اپنا راستہ لو کہ تم واقعی بے گناہ ہو۔ اور یہ سب لوگ بھی جن کو میرے سپاہی گرفتار کر کے لائے ہیں بے قصور ہیں۔ (برکات درود شریف)

کمال شفقت

بچپن میں انصار کے باغات میں کھجوروں کے درختوں پر پتھر پھینکتا...تا کہ تروتازہ کھجوریں نیچے گریں اور میں اٹھا کر کھالوں...ایک دن میں اسی کام میں مشغول تھا کہ باغ والے انصار مجھے پکڑ کر دربار رسالت میں لے آئے...

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا..اے لڑکے کھجور کے درخت پر پتھر کیوں پھینکتا ہے...؟

میں نے عرض کیا... کھجور کھاتا ہوں یعنی اسی مقصد کیلئے پتھر پھینکتا ہوں تا کہ کھجوریں گریں اور میں کھالوں...آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت شفقت سے فرمایا...

پتھر نہ پھینکا کر بلکہ وہاں جو کھجوریں نیچے گری پڑی ہوں ان کو کھالیا کر...

پھر آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا اے اللہ اس کا پیٹ بھر دیجئے...

یہ واقعہ حضرت رافع بن عمر رضی اللہ عنہ کے بچپن کا ہے جو خود ان سے روایت کردہ ہے...(مثالی ماں)

استاد کی خدمت

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...دین کا علم حاصل کرنے میں کوئی شخص مال اور دولت کے ذریعے کامیاب نہیں ہوسکا...اس میں وہ شخص کامیاب ہوتا ہے...جو تنگی میں زندگی بسر کرے...اپنے اساتذہ کے سامنے خود کو حقیر جانے...علما کی عزت کرے...علم کی قدر کرے...

میں بہت چھوٹی عمر میں یتیم ہو گیا تھا...میری والدہ نے میری پرورش بہت تنگی کی حالت میں کی...جب میں پڑھنے کے قابل ہوا تو میری والدہ نے مجھے مکتب میں بٹھا دیا...وہ میرے استاد کی کوئی مالی خدمت کرنے کے قابل نہیں تھی...اس لئے میں نے اپنے استاد سے عرض کیا...

میری ماں آپ کی مالی خدمت تو کر نہیں سکتیں...البتہ میں آپ کی خدمت کر سکتا ہوں...وہ اس طرح کہ جس وقت آپ کہیں جائیں یا کسی وجہ سے تعلیم نہ دے سکیں تو میں مکتب کے نائب کی حیثیت سے آپ کا کام کیا کروں گا...

استاد نے یہ بات منظور کر لی...اس طرح میں نے قرآن مجید ختم کیا...

عقل مند باپ

سلطان شہاب الدین غوری کے بعد تاج الدین ان کا جانشین بنا...اس کے دو بیٹے تھے...ان میں سے ایک کو تعلیم کیلئے استاد کے سپرد کرایا...ایک روز یہ استاد اپنے شاگرد شہزادے پر ناراض ہوا...غصے میں کوڑا اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا...اب چونکہ شہزادے کا آخری وقت آ چکا تھا...اس لئے اس کی روح پرواز کر گئی...

تاج الدین کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو مدرسے پہنچا...اس نے دیکھا کہ شہزادے کے استاد کی حالت بہت بری ہے اور وہ اپنی حرکت پر سخت نادم ہے...یہ حالت دیکھ کر تاج الدین نے استاد سے کہا:

اس سے پہلے کہ شہزادے کی موت کی خبر اس کی ماں تک پہنچے...تم خود اس شہر سے نکل جاؤ کسی دوسرے شہر میں رہائش اختیار کر لو...ورنہ تمہیں اس جرم میں سزا اسنادی جائے گی اور تمہیں اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑیں گے...

استاد نے تاج الدین کی رحم دلی پر اس کا شکریہ ادا کیا اور وہاں سے نکل گیا...

امانت و دیانت

حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے ساتھ گفتگو میں مشغول تھے.....پھر آپ ایک قوم کے باغ کے پاس سے گزرے اور اس سے ایک شاخ کھینچ لی تا کہ اسے کتوں کو دور بھگائیں پھر جب آپ گھر پہنچے تو اسے مسجد میں رکھ دیا اور مسجد میں موجود لوگوں سے کہا.....

اس کی حفاظت کرنا میں کچھ لوگوں کے باغ کے پاس سے گزرا تھا اور میں نے اسے وہاں سے کھینچ لیا.....لوگوں نے کہا سبحان اللہ! اے ابو الشعثاء اس شاخ کی کیا حیثیت ہے.....تو آپ نے فرمایا اگر اس باغ کے پاس سے گزرنے والا ہر آدمی اس سے ایک ایک شاخ لیتا رہے تو اس میں کچھ نہیں بچے گا.....جب صبح ہوئی تو آپ نے اسے واپس رکھ دیا.....(دل کی باتیں)

بزرگوں کا دامن

شیخ سعدی ابھی بچے تھے ایک دن ان کے والد انہیں میلہ دکھانے کیلئے لے گئے... میلے میں ہجوم بہت تھا... اتفاق کی بات کہ ان کا ہاتھ باپ کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور ان سے بچھڑ گئے... اب یہ زار زار سے روئے...

دوسری طرف والدہ بھی پریشانی کے عالم میں انہیں ادھر ادھر تلاش کرتے پھر رہی تھی... یہ والد کو نظر آ گئے... فوراً ان کے پاس پہنچ کر ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کا کان کھینچ کر بولے...

گستاخ! میں نے تجھ سے کہا تھا میرا ہاتھ نہ چھوڑنا مگر تو نے پرواہ نہیں کی...

شیخ سعدی کہتے ہیں بچپن کا یہ واقعہ میری رہنمائی کرتا رہا... میں سمجھ چکا تھا کہ جو بزرگوں کا دامن چھوڑتا ہے وہ دنیا کے میلے میں بھٹک کر رہ جاتا ہے...

علامہ کشمیری رحمہ اللہ کے بچپن کا واقعہ

انتہائی کم عمری کا زمانہ تھا... ایک دن والد کے ہمراہ قریبی مسجد میں پہنچے... دو نمازی آپس میں بحث کر رہے تھے کہ عذاب روح اور بدن دونوں کو ہوگا یا صرف روح کو ہوگا روح اور بدن دونوں کو عذاب ہونے کی دلیل دی گئی کہ باغ میں نابینا اور لنگڑا چوری کرنے کیلئے گئے... نابینا نے لنگڑے کو خود پر سوار کر لیا اور یوں دونوں نے مل کر پھل توڑے جب باغبان آیا تو دونوں گرفتار کر لئے گئے... یہ بچہ اپنی علمی منازل طے کرتا رہا... ایک دن دوران مطالعہ تذکرۃ القرطبی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی مثال مذکور دیکھی تو انتہائی بچپن کا یہ واقعہ یاد آ گیا... (انوار انوری)

دنیا کی فریب کاریاں

حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دنیا میٹھی اور ہری بھری ہے اور اس کو خواہشات اور شیطان سے بھر دیا گیا ہے جو کہ حاضر اور چالاک دشمن ہے..... آخرت کا معاملہ آنے ہی والا ہے اور دنیا کا معاملہ جلد جانے والا ہے..... (دل کی باتیں)

وقت کا رازی وغزالی

ایک مرتبہ بچپن میں اسلامی علوم کی اہم کتب زیر مطالعہ تھیں جن پر دوران مطالعہ مفید پوائنٹ بھی درج کئے گئے تھے... ایک بڑے عالم نے بچپن کی ذکاوت اور کمال فہم دیکھا تو پکار اٹھے کہ یہ بچہ اپنے وقت کا رازی اور زمانہ کا غزالی ہوگا... نو برس کی عمر میں اسلامی علوم سے بہرہ ور ہوکر بارہ سال کی عمر تک فتوی نویسی جیسے عظیم عہدہ پر فائز ہونے والی یہ شخصیت حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی ہے اور یہ ہے آپ کے بچپن کے سنہری دور کی جھلکیاں...

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کا عہد طفولیت

ساری زندگی کی طرح ان کا بچپن بھی مثالی تھا... اس عمر میں جبکہ بچے کھیل کود میں مصروف رہتے ہیں ان کو کبھی ہم عمروں کے ساتھ کھیلتے نہیں دیکھا گیا...

فطری ذوق پر دین غالب تھا... مسجد میں لوگوں کو باجماعت نماز ادا کرتے دیکھتے تو اسی مبارک عمل کی نقل اتارتے... کبھی بازار میں اور کبھی جنگل میں پہنچ کر وعظ ونصیحت کی مجلس بنا لیتے...

بارہ تیرہ برس کی عمر ہی کیا ہے؟ لیکن اس لڑکپن ہی سے تہجد کی عادت پختہ تھی... اس دینی محنت کو جب نانی صاحبہ دیکھتیں تو ان کی شفقت غالب آجاتی لیکن یہاں طبیعت پر دین اور سعادت غالب تھی... یہ تہجد گزار بچہ اپنے وقت میں حکیم الامت مجدد الملت کے عہدہ پر فائز ہوا اور آج بھی ان کی سینکڑوں کتب بڑی مفید ہیں... یہ تھے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ...

تعلیم السلام کے مؤلف

گھر میں غربت تھی... تعلیمی اخراجات اور تعلیم کا شوق... اللہ تعالیٰ نے ذہانت اور حافظہ بھی خوب دیا تھا... معمولی محنت سے بنا تمام امتحانوں میں فرسٹ پوزیشن لیتے تھے... تعلیم کے ساتھ ساتھ ہاتھ سے ٹوپیاں بنا کر خود کماتے اور یوں مسلسل اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھے رہے... آج بھی نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود بچوں کی دینی تعلیم کیلئے آپ کی لکھی ہوئی کتاب ''تعلیم الاسلام'' نہایت مقبول ہے... آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ درج بالا واقعہ حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کے بچپن کا ہے...

حضرات شیخین کو برا کہنے والا بندر کی شکل ہو گیا

امام مستغفری نے کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں بیان کیا ہے کہ ایک ثقہ نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفہ کا تھا۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا کرتا تھا ہم ہر چند اسے منع کرتے لیکن وہ باز نہ آتا تھا۔

جب ہم یمن کے نزدیک پہنچے تو ایک جگہ اتر کر سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا تو ہم سب نے اٹھ کر وضو کیا اور اس کو جگایا۔ وہ اٹھ کر کہنے لگا افسوس میں تم سے جدا ہو کر اسی منزل میں رہ جاؤں گا۔

ابھی میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سر پر کھڑے فرماتے ہیں کہ اے فاسق تو اس منزل میں مسخ ہو جائیگا۔ ہم نے کہا کہ وضو کر۔ اس نے اپنے پاؤں سمیٹے۔

ہم نے دیکھا کہ انگلیوں سے اس کا مسخ ہونا شروع ہوا اور دونوں پاؤں اس کے بندر کے سے ہو گئے۔

پھر گھٹنوں تک پھر کمر تک پھر سینہ تک پھر منہ تک مسخ پہنچا اور وہ بالکل بندر بن گیا۔

ہم نے اس کو پکڑ کر اونٹ پر باندھ لیا اور وہاں سے روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب ایک جنگل میں پہنچے وہاں چند بندر جمع تھے۔ اس نے جب انہیں دیکھا تو رسی تڑوا کر ان میں جاملا۔ **نعوذ باللہ منہا۔** (دینی دسترخوان جلد۲)

جیسی تمہاری اولاد ویسی میری اولاد

حضرت شاہ ولی اللہ جو مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو بمقتضائے بشریت بچوں کی صغرسنی کا تردد تھا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ فکر کیوں کرتے ہو جیسی تمہاری اولاد ویسی ہی میری اولاد۔ یہ سن کر آپ کو اطمینان ہو گیا۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

معتصم اور ایک مظلوم عورت کی پکار

ایک مرتبہ دربند اور روم کے وقائع نگار نے امیر المومنین معتصم کو اطلاع دی کہ "عموریہ کے بادشاہ نے ایک سیدانی کو جو اس کے قبضے میں آ گئی تھی، طرح طرح کی اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائیں اور جب اس مظلوم اور بے کس عورت نے چلا چلا کر کہا کہ "واحمداہ، وامعتصماہ" تو اس ظالم نے طعنہ دیا کہ "ہاں اسی وقت معتصم ابلق گھوڑے پر سوار ہو کر آئے گا اور تجھے میرے پنجے سے چھڑا کر لے جائے گا" یہ کہہ کر اس نے اسے پہلے پیٹا، پھر ایک کنویں میں قید کر دیا"۔

جس وقت معتصم کو یہ اطلاع ملی، اس وقت غلام شربت کا پیالہ پیش کر رہا تھا جب اس نے یہ خبر پڑھی تو غم و غصے کے مارے بری حالت ہو گئی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ بھرائی ہوئی آواز سے بولا: لبیک! بڑھیا! خدا کی قسم معتصم جب تک تیرا انصاف نہ کر لے گا کسی آرام و لذت کی طرف توجہ نہ دے گا۔

یہ کہہ کر اس نے غلام کو حکم دیا کہ اس شربت کے پیالے پر اسی حالت میں مہر لگا دو کیوں کہ میرے لئے حرام ہے کہ میں شربت آرزو سے شیریں کام ہوں اور ایک مظلوم عورت قید کی حالت میں مایوسی کے کڑوے گھونٹ پی رہی ہو اور مجھے مدد کیلئے پکار رہی ہو۔

یہ کہہ کر اس نے لشکر کی تیاری کا حکم دیا۔ جب لشکر تیار ہو گیا تو اس نے نہ صرف اپنے لئے ابلق گھوڑا منگوایا بلکہ سپاہیوں کو حکم دیا کہ جس جس کے پاس ابلق گھوڑا ہو وہ اس پر سوار ہو۔ کہتے ہیں کہ چار ہزار ابلق گھوڑے اس لشکر میں تھے۔

نجومیوں نے بالاتفاق حکم لگایا کہ امیر المومنین ناکام و نامراد لوٹیں گے کیونکہ عموریہ کے متعلق ستاروں کا حکم ہے کہ اس پر جنگ کے ذریعے قبضہ نہیں ہو سکتا۔

اس کے جواب میں معتصم نے کہا حضرت مصطفیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

جس نے نجومیوں کی تصدیق کی، اس نے اللہ کی طرف سے محمد پر نازل کلام کی تکذیب کی۔

آندھی کی سی تیزی کے ساتھ عموریہ کے دروازے پر آ پہنچا اور اس کا محاصرہ کر کے جنگ شروع کر دی۔ جاڑوں کا موسم تھا اور کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی۔ زمین لوہے کی طرح سخت ہو رہی تھی اور ہوا بدن کے پار ہوئی جاتی تھی۔

ایک دن امیر المومنین خیمے سے نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ تمام لشکر والے اپنی اپنی جگہ کھڑے ہیں۔ کوئی تیر اندازی میں مصروف نہیں، پوچھا اس طرح کیوں کھڑے ہو؟ تیر کیوں نہیں چلاتے؟ سپاہیوں نے جواب دیا سردی کے مارے کمانیں اکڑ گئی ہیں، کھینچتی نہیں۔

معتصم خیمے کے دروازے پر بیٹھ گیا اور کمانیں لانے کا حکم دیا۔ سپاہیوں نے بہت سی کمانیں لا کر پیش کیں۔ معتصم ایک ایک کمان کو اٹھا کر کھینچنے لگا اور وہاں بیٹھے بیٹھے اس نے دو سو کمانیں کھینچ کر سپاہیوں کو دکھائیں۔ معتصم کی اس حرکت نے سپاہیوں پر جادو کا اثر کیا اور وہ پورے جوش و خروش سے لڑائی میں مصروف ہو گئے یا تو کمانیں کھینچتی نہ تھیں یا اب کمانوں سے تیر نہیں، بجلیاں برسنے لگیں۔ تھوڑی ہی دیر میں عموریہ کا مطلع صاف تھا اور جس مضبوط قلعے کو نجومیوں کے ستارے فتح نہ کر سکتے تھے، اسے معتصم کے سپاہیوں نے پامال کر کے دکھا دیا۔

فتح حاصل ہوتے ہی معتصم نے اس کنویں کا پتہ پوچھا جس میں وہ سیدانی قید تھی۔ ابلق گھوڑے پر سوار وہاں پہنچا اور جس طرح رستم نے بیژن کو کنویں میں ڈالا تھا۔ اس طرح اس نے اس عورت کو باہر نکالا اور اس سے مخاطب ہو کر کہا "تو نے خدا کے حضور میں فریاد کیا اور مجھے آواز دی تھی، میں حاضر ہو گیا۔

اس روز اس نے حکم دیا کہ دشمن کو سخت سزا دی جائے۔ اس واقعے پر ابو تمام نے ایک زبردست قصیدہ کہا۔ اس قصیدے میں نجومیوں کی خوب خبر لی گئی ہے اور ان کے جھوٹے نجوم کی قلعی کھولی گئی ہے اور بتایا ہے کہ فتح خدا کی طرف سے ہوتی ہے ستاروں کی طرف سے نہیں۔

مدینہ تشریف لے آیئے

حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری ثم مدنی کو حضرت نبی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "آپ میرے پاس مدینہ تشریف لے آیئے"۔ حضرت مولانا دوسرے ہی دن مدینہ طیبہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ (برکات دُرود شریف)

عصائے مبارک سے بنیاد کی نشاندہی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصائے مبارک سے دارالعلوم دیو بند کی بنیاد کا نشان لگایا جو صبح با قاعدہ نشان موجود تھا:

مدرسہ دارالعلوم دیو بند (بھارت) ایک الہامی مدرسہ ہے۔ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء کو اس ادارے کا آغاز کیا گیا۔ زمین مل جانے کے بعد عمارت مدرسہ کے لیے بنیاد رکھ دی گئی۔

جب وقت آیا کہ اسے بھرا جائے اور اس پر عمارت تعمیر کی جائے تو مولانا رفیع الدین مہتمم ثانی دارالعلوم دیو بند نے خواب دیکھا کہ اس زمین پر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ ہاتھ میں عصا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولانا سے فرمایا "شمالی جانب جو بنیاد کھودی گئی ہے اس سے صحن مدرسہ چھوٹا اور تنگ رہے گا

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصائے مبارک سے دس بیس گز شمال کی جانب ہٹ کر نشان لگایا کہ بنیاد یہاں ہونی چاہیئے۔ تاکہ مدرسہ کا صحن وسیع رہے۔ (جہاں تک اب صحن کی لمبائی ہے)

خواب دیکھنے کے بعد مولانا علی الصبح بنیادوں کے معاینہ کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لگایا ہوا نشان بدستور موجود تھا۔

اسی نشان پر بنیاد کھدوائی اور مدرسے کی تعمیر شروع ہوگئی۔ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

حکیم الاسلام رحمہ اللہ کے والد ماجد کا خواب

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے والد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے بیعت تھے۔ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ تھے۔ حضرت حاجی صاحب میلاد شریف، گیارہویں شریف اور دیگر مسائل میں نرم رویہ اختیار کیے ہوئے تھے کیونکہ وہ وسیع المشرب تھے جبکہ والد ماجد ایک عالم کی حیثیت سے ہر مسئلہ میں خالص شرعی احکامات بیان فرماتے تھے۔ والد صاحب نے ایک رات خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا دیوان خانہ ہے مسند پر حضرت حاجی صاحب بیٹھے ہیں اور میں ان ہی مسائل پر ان سے بحث کر رہا ہوں۔ حاجی صاحب کے نظریات ان کے رسالے فیصلہ ہفت مسئلہ میں موجود ہیں جبکہ میں ان مسائل کی بابت وہی بات کہتا ہوں جو عین شرع کے مطابق ہے۔

اس پر حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ ابھی فیصلہ ہوا جاتا ہے کہ کون حق پر ہے۔ دیوان خانہ کے سامنے ایک لمبی سڑک ہے۔ حاجی صاحب کے ارشاد کے فوراً بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سڑک پر تشریف لاتے نظر آتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں عصا ہے بدن پر ململ کا کرتہ ہے۔ جس میں سے جسم مبارک جھلک رہا ہے۔ سر مبارک پر پانچ کلی کی ٹوپی ہے اور چہرہ انور بالکل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی جیسا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری جانب تشریف لاکر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرماتے ہیں کہ "یہ لڑکا جو کچھ کہتا ہے وہی درست ہے"۔ حاجی صاحب جو چوکھٹ پر ایک طرف کھڑے ہیں یہ سن کر سات مرتبہ فرماتے ہیں۔ بجا اور درست ہے۔ بجا اور درست ہے۔ "اور ہر بار سر اور بدن کو بالکل جھکا لیتے ہیں" میں یہ سن کر بہت خوش ہوتا ہوں۔ کچھ جراءت پیدا ہوتی ہے۔ عرض کرتا ہوں یا رسول اللہ کتب احادیث کے اندر تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کچھ اور ہے۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا اصل حلیہ تو وہی ہے مگر چونکہ مولانا رشید احمد گنگوہی تمہارے شیخ ہیں اس لیے میں نے تمہارے شیخ کی صورت اختیار کی۔ تا کہ تم قربت اور موانست محسوس کرو۔ یہ خواب تین چار منٹ جاری رہا۔ صبح والد ماجد نے یہ خواب تحریر کر کے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی خدمت میں روانہ کیا۔ حضرت گنگوہی نے جب یہ خواب پڑھا تو ان پر عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور فرمایا کہ اگر فقہاء کفن میں کسی چیز کے رکھنے کو منع نہ فرماتے تو میں وصیت کرتا کہ میرے کفن کیساتھ اس خط کو شامل کر دیا جائے۔ (دینی دسترخوان جلد ۲)

شہادت عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دشمنوں نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی ص کو محصور کرلیا تو میں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی بہت اچھا کیا آئے میں نے اس کھڑکی میں سے حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عثمان! تمہیں ان لوگوں نے محصور کر رکھا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا لٹکایا جس میں سے میں نے پانی پیا۔ اس پانی کی ٹھنڈک اب تک میرے دونوں شانوں اور چھاتیوں کے درمیان محسوس ہورہی ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جائے اور تمہارا دل چاہے تو یہاں ہمارے پاس آکر افطار کرو۔ میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں۔ اسی دن شہید کردیئے گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ یہ ۳۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ (الحاوی)

آنکھ کھلی تو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ میری شہادت کا وقت آگیا۔ باغی ابھی مجھے شہید کرڈالیں گے۔ اہلیہ محترمہ نے نہایت دردمندانہ لہجہ میں فرمایا امیر المومنین ایسا نہیں ہوسکتا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ابھی یہ خواب دیکھا ہے۔ جب بستر سے اٹھے تو آپ نے وہ پاجامہ طلب فرمایا جس کو پہلے کبھی نہ پہنا تھا۔ اسے زیب تن فرمایا۔ پھر بیس غلام آزاد کرکے کلام اللہ کی تلاوت میں مشغول ہوگئے۔ باغی دیوار پھاند کر محل سرا میں داخل ہوگئے ۔قرآن آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا۔ اس خون ناحق نے جس آیت شریفہ کو رنگین بنایا وہ یہ تھی۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

(خدا کی ذات تم کو کافی ہے وہ سننے والا اور جاننے والا ہے)

جمعہ کے دن عصر کے وقت شہادت ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے لیے بشارت

حضرت امام شافعیؒ جب مصر تشریف لے گئے تو وہاں آپ سے حضرت صاحب برہان، رحمت یزداں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ احمد بن حنبل کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے بارے میں ان کی آزمائش کرے گا۔ ربیع بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی نے ایک خط لکھ کر میرے حوالے کیا۔

کہ میں فوراً اس خط کو حضرت احمد بن حنبل کو دوں۔ مجھے خط پڑھنے کی ممانعت فرمائی۔ میں خط لیکر اعراق پہنچا۔ مسجد میں فجر کے وقت امام حنبل سے شرف ملاقات حاصل کیا سلام کرنے کے بعد خط پیش کیا۔ خط پاتے ہی امام حضرت امام شافعی کے متعلق دریافت کرنے لگے اور پوچھا کہ تم نے خط کو دیکھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ خط کی مہر توڑی اور پڑھنا شروع کیا اور آبدیدہ ہو کر فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امام شافعی کے قول کو سچ کر دکھائے گا''۔

ربیع نے پوچھا کہ خط میں کیا لکھا ہے تو فرمایا ''حضرت امام شافعی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے دیکھا کہ اس نوجوان ابوعبداللہ بن حنبل کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں اس کو آزمائش میں ڈالے گا اور اس کو مجبور کیا جائے گا کہ قرآن کو مخلوق تسلیم کرے۔

مگر اس کو چاہیئے کہ ایسا نہ کرے جس پر اس کے تازیانے لگائے جائیں گے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کا علم ایسا بلند کرے گا جو قیامت تک نہ لپیٹا جائیگا''۔

ربیع نے کہا اس بشارت کی خوشی میں آپ مجھے کیا انعام دیتے ہیں۔ آپ کے جسم کا ایک کپڑا ان کو عنایت کیا اور وہ خط کا جواب لیکر امام شافعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور تمام واقعہ بیان کیا۔ حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا۔

تم اس کپڑے کو تر کر کے اسکا متبرک پانی مجھے دو۔ میں نے تعمیل حکم کی اور امام شافعیؒ نے اس کو ایک برتن میں رکھ لیا اور روزانہ اس کو اپنے رخسار مبارک پر تبرکاً مل لیتے تھے۔

(سیرۃ النبی بعد از وصال النبی)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام حضرت عائشہؓ کا خط

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا اور اس میں درخواست کی کہ آپ مجھے کچھ نصیحت اور وصیت فرمائیں لیکن بات مختصر اور جامع ہو، بہت زیادہ نہ ہو تو حضرت اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے اُن کو یہ مختصر خط لکھا: سلام ہو تم پر امابعد! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی لوگوں کو اپنے سے خفا کر کے' اللہ کو راضی کرنا چاہتا ہے تو اللہ مستغنی کر دے گا اس کو لوگوں کی فکر اور بار برداری سے اور خود اس کے لیے کافی ہو جائے گا اور جو کوئی بندوں کو راضی کرنا چاہے گا اللہ کو ناراض کر کے تو اللہ اس کو سپرد کر دے گا لوگوں کے.... والسلام (جامع ترمذی' معارف الحدیث جلد۲ صفحہ ۱۶۲)

مسلمان ہونے کا واقعہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ قیس بن عاصم منقری نے (جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ پر جو قرآن نازل ہوا ہے.....

اس میں سے میرے سامنے کچھ تلاوت کیجئے تو آپ نے اس کے سامنے سورۂ رحمٰن تلاوت فرمائی..... کہنے لگا دوبارہ پڑھئے.....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اس سورت کا اعادہ فرمایا، قیس بول اٹھا

وَاللّٰہِ اِنَّ لَہٗ لَطَلاَ وَۃً وَاِنَّ عَلَیْہِ لَحَلاَوَۃً وَاَسْفَلَہٗ لَمُغْدِقٌ وَاَعْلاَہٗ مُثْمِرٌ وَمَا یَقُوْلُ ھٰذَا بَشَرٌ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

خدا کی قسم ! اس کلام میں طراوت و تازگی ہے ..... اس پر شیرینی کے آثار نمایاں ہیں..... اس کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کے نچلے حصہ میں کثیر پانی بہہ رہا ہو..... اور اس کا بالائی حصہ بار آور ہو..... یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا..... اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں..... (تفسیر قرطبی ج ۱۷ ص ۹۹)

رمضان المبارک میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل امینؑ کے ساتھ قرآن کا دور فرماتے اور وفات کے سال دو مرتبہ دور فرمایا

رمضان المبارک کو نزول قرآن کی سالگرہ ہونے کا شرف حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ ہر رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیلؑ کے ساتھ نازل شدہ حصہ قرآن کا دور و تکرار فرماتے تھے اور وفات کے سال دو مرتبہ دور فرمایا.....اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے بڑے بڑے بزرگان دین کا معمول بھی آج تک یہی رہا ہے کہ اس ماہ میں تلاوت قرآن کی کثرت رکھتے تھے.....(تحفۂ حفاظ)

فاطمہؓ بنت قیس صحابیہ کا عشق رسول

فاطمہؓ بنت قیس صحابیہ سے شادی کیلئے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کا ایک ہی وقت میں پیام تھا.....ان کے سامنے یہ مسئلہ آیا کہ کس کو اپنی شوہریت کیلئے قبول کریں.....ایک طرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ایک غلام کے بیٹے تھے.....ان کی مالی حالت اچھی نہ تھی، گزراوقات مشکل سے ہوتی تھی.....دوسری طرف حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ایک صاحب ثروت شخص تھے.....اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت سے نوازا تھا.....فاطمہؓ بنت قیس نے یہ فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی پر چھوڑ دیا.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کرانے کا مشورہ دیا.....انہوں نے فوراً اس فیصلہ کو قبول کرلیا اور کہا "دنیا اور آخرت کی فلاح دولت یا افلاس پر منحصر نہیں ہے بلکہ اس کا انحصار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر ہے.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح جس سے طے فرمادیا ہے اسی میں میری دُنیا و آخرت کی بھلائی ہے....." (نسائی، کتاب النکاح)

کل مال صدقہ

حضرت اعمش رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خیثمہ کو وراثت میں دو لاکھ درہم ملے تھے جو انہوں نے فقراء اور فقہاء پر خرچ کردیئے.....(دل کی باتیں)

یزیدؒ بن حبیب کا جواب مصر کے گورنر کو

حضرت یزیدؒ بن حبیب بنو مروان کے اس دور میں ہوئے جب امراء وسلاطین تقویٰ اور پرہیز گاری سے بہت دور ہو چکے تھے..... ان کو خدا کا خوف مطلق نہیں رہا تھا..... اس کی جگہ امراء وخلفاء میں ظلم وزیادتی نے لے لی تھی..... اپنے سیاسی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں کا خون بہانے میں بھی ان کو کوئی دریغ نہ ہوتا تھا..... حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ ایسے بے خوف مرد مجاہد تھے کہ وہ امراء وسلاطین کی اس روش سے بالکل خوفزدہ نہیں ہوتے تھے بڑے سے بڑے حاکم کے سامنے اور بے روک ٹوک اظہار حق کر دیتے تھے.....

حضرت یزیدؒ بن حبیب علم کا بڑا وقار قائم رکھتے تھے..... کسی امیر کے آستانے پر جانا گوارہ نہیں تھا..... جن کو کوئی ضرورت ہوتی تھی اس کو اپنے یہاں بلاتے تھے ایک مرتبہ ایک سردار ریان بن عبدالعزیز نے آپ سے کچھ معلومات کرنے کے لئے بلا بھیجا..... آپ نے جواب میں کہلا بھیجا ''تم خود میرے پاس آ جاؤ میرے پاس تمہارا آنا تمہارے لئے زینت اور میرا تمہارے پاس جانا تمہارے لئے عیب ہے.....''

ایک مرتبہ یزیدؒ بن حبیب بیمار پڑے تو مصر کا گورنر حوثرہ بن سہیل ان کی عیادت کو آیا بات چیت کے دوران حوثرہ نے پوچھا ''کیوں ابورجاء! جس کپڑے پر مچھر کا خون لگا ہو کیا اس سے نماز ہو سکتی ہے؟ اس معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟''

یہ سوال سن کر حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ نے حوثرہ کی طرف سے منہ پھیر کر جواب دیا واہ! واہ! کیا خوب، جو لوگ اللہ کے بے گناہ بندوں کا خون بہانے میں دریغ نہ کرتے ہوں وہ مجھ سے مچھر کے خون کے متعلق سوال کرتے ہیں''..... (تذکرۃ الحفاظ، جلد اول)

دنیا کی مذمت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی، تو اللہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتے..... (دل کی باتیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا واقعہ

جب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سن تمیز کو پہنچے تو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی اور اس کا جتنا حصہ ممکن ہوا حفظ کرلیا اور حدیث اور ادب کے اسباق میں حاضر ہونے لگے پس جب امام محمد رحمہ اللہ چودہ سال کی عمر کو پہنچے تو حضرت الامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تا کہ ان سے ایک مسئلہ کے متعلق دریافت کریں جوان کو پیش آیا پس انہوں نے امام صاحب سے اس طرح سوال فرمایا..... آپ اس لڑکے کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد اس رات بالغ ہوا..... کیا وہ عشاء کی نماز لوٹائے؟ فرمایا ہاں! پس امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے جوتے اٹھائے اور مسجد کے ایک کونے میں عشاء کی نماز لوٹائی (اور یہ سب سے پہلا مسئلہ تھا جو انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سیکھا) جب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نماز لوٹاتے دیکھا تو اس پر تعجب کا اظہار کیا اور فرمایا اگر خدا نے چاہا یہ لڑکا ضرور کامیاب ہوگا اور ایسے ہی ہوا جیسا انہوں نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں اپنے دین کے فقہ کی محبت ڈال دی..... جب سے انہوں نے مجلس فقہ کا جلال ملاحظہ فرمایا تھا..... پھر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فقہ حاصل کرنے کے ارادہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں تشریف لائے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم از بر یاد ہے یا نہیں؟ پس امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چلے گئے اور سات دن تک غائب رہے پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ حاضر ہوئے اور فرمایا کہ میں نے پورا قرآن از بر یاد کرلیا ہے اس کے بعد سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مستقل طور پر صحبت اختیار کی اور اسلام میں عظیم مجتہد بنے..... (ماخوذ از فضائل حفظ القرآن ص: ۱۹۸ تا ۱۹۹)

نور کا ستون

ابوالقاسم مروزیؒ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد رحمۃ اللہ تعالیٰ رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کرتے تھے..... خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے اس جگہ ایک نُور کا ستون ہے جو اتنا اُونچا ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا..... کسی نے پوچھا یہ ستون کیسا ہے تو یہ بتایا گیا کہ وہ درُود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وکرم (بدیع)

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کا اہتمام پردہ

ابو داؤد کی روایت ہے کہ ایک خاتون کا بیٹا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا ہوا تھا، جنگ کے بعد تمام مسلمان واپس آئے لیکن اس کا بیٹا واپس نہیں آیا.....اب ظاہر ہے کہ اس وقت اس کی ماں کی بے تابی کی کیا کیفیت ہو گی اور اس بے تابی کے عالم میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھنے کیلئے دوڑیں کہ میرے بیٹے کا کیا بنا؟ اور جا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ! میرے بیٹے کا کیا ہوا؟ صحابہ کرام نے جواب دیا کہ تمہارا بیٹا شہید ہو گیا اب بیٹے کے مرنے کی اطلاع اس پر بجلی بن کر گری.....

اس اطلاع پر اس نے جس صبر وضبط سے کام لیا وہ اپنی جگہ ہے لیکن اسی عالم میں کسی شخص نے اس خاتون سے یہ پوچھا کہ اے خاتون تم اتنی پریشانی کے عالم میں اپنے گھر سے نکل کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اس حالت میں بھی تم نے اپنے چہرے پر نقاب ڈالا ہوا ہے اور اس وقت بھی نقاب ڈالنا نہیں بھولیں؟ جواب میں اس خاتون نے کہا کہ ان ارزا ابنی لم ارزا حیائیمیرا بیٹا تو فوت ہوا ہے لیکن میری حیاء تو فوت نہیں ہوئی یعنی میرے بیٹے کا جنازہ نکلا ہے، لیکن میری حیاء کا جنازہ تو نہیں نکلا، تو اس حالت میں بھی پردہ کا اتنا اہتمام فرمایا.....

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فضل قتال الروم علی غیرھم دعوت وعزیمت حدیث نمبر ۲۴۸۸) (مثالی خواتین)

فضیلت جمعہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

میرے سامنے (ہفتے) کے تمام دن پیش کیئے گئے ان میں جمعے کا دن بھی تھا جو چمکتا ہوا اور روشن تھا اور اس میں ایک سیاہ نکتہ بھی تھا میں نے اس نکتے کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا یہ وہ گھڑی ہے جس میں جمعے کی نماز قائم کی جاتی ہے" (المصنف لعبد الرزاق)

زبان کی حفاظت کیجئے

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بے شمار انعامات سے مالا مال کیا ہے ان میں سے ایک بہت بڑا انعام یہ بھی ہے کہ اس کو اظہار مافی الضمیر کیلئے قوت گویائی اور زبان عطاء کی ہے جسکے ذریعہ انسان اپنے دل کی اور اپنے مقصد کی بات کا دوسروں کے سامنے اظہار کرتا ہے، اپنی تکلیف و پریشانی دوسروں کے سامنے ظاہر کرتا ہے اور مدد طلب کرتا ہے اگر خدانخواستہ کسی کی زبان بند ہو جائے..... تو اس کو کتنی پریشانی ہوگی اسکا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے.... سیدی حضرت مفتی عبدالقادر صاحبؒ سناتے تھے کہ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جو کہ نامور خطیب تھے اور خطابت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، آخر عمر میں جب بیمار ہوئے تو زبان کی گویائی ختم ہوگئی تھی، بستر پر لیٹے ہوئے تھے چہرے سے پریشانی ظاہر ہو رہی تھی قریب موجود لوگوں نے ہر طرح کی راحت پہنچانے اور اشیاء ضرورت پیش کرنے کی پوری کوشش کی مگر حضرت کے چہرے پر پریشانی بدستور باقی تھی، کسی اللہ کے بندے کے ذہن میں آیا کہ بستر چیک کرو چنانچہ دیکھا گیا تو بستر پر چیونٹیاں تھیں جو مسلسل کاٹ رہی تھیں اور پریشان کر رہی تھیں، بستر بدلا گیا تو چہرہ کی پریشانی زائل ہوگئی... زبان بند ہونے کے بعد کس قدر انسان بے بس ہو جاتا ہے کہ معمولی سی تکلیف کا اظہار بھی نہیں کر سکتا، جب زبان اتنی بڑی نعمت ہے تو اسکا شکر بھی اتنا ہی زیادہ کرنا ضروری ہے اور اس کو غلط استعمال سے بچانا بھی نہایت ضروری ہے، بلکہ حقیقت میں اس کو غلط استعمال سے بچانا اور صحیح استعمال کرنا ہی اسکا شکر ہے، اسی لیے سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان کی حفاظت کے متعلق بیسیوں ارشادات ہمارے لئے چھوڑے ہیں.... اگرچہ زبان کے بے جا استعمال کرنے میں مرد حضرات بھی پیچھے نہیں تاہم خواتین اس مرض کا زیادہ شکار ہیں اسی لیے ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے عورتوں کو جہنم میں بکثرت دیکھا ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کثرت کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ دو باتیں ہیں....

(۱) ایک خاوند کی ناشکری کرنا (۲) دوسرا لعن طعن کرنا.... یہ دونوں گناہ زبان سے تعلق رکھتے ہیں اور عورتوں کو جہنم میں ڈالنے کا ذریعہ ہیں اس روایت میں بطورِ خاص عورتوں کے زبان کو غلط استعمال کو ذکر کیا گیا ہے.... اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جب عورت تھوڑے سے غصہ میں

آتی ہے تو پھر اسکی زبان اسکے قابو سے باہر ہو جاتی ہے، اگر غصہ شوہر پر ہو تو اسکی ناشکری شروع کر دیتی ہے اور اگر غصہ بچوں پر ہو تو ان کو کوسنا، لعنت کرنا، بددعائیں دینا شروع کر دیتی ہے، اور بعض اوقات قبولیت کی گھڑی بھی ہوتی ہے اور اولاد کیلئے منہ سے نکلی ہوئی بددعا قبول ہو کر اولاد کو ہلاک کر دیتی ہے چنانچہ ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ اُدھر ماں کے منہ سے بددعا نکلی اُدھر بیٹا اسکا شکار ہو گیا... اور جب نقصان ہو جاتا ہے تو پھر خود ہی روتی پھرتی ہے.... پس ضروری ہے کہ غصہ ہو یا خوشی، ناراضگی ہو یا رضامندی، تکلیف ہو یا راحت ہر حال میں زبان سے بات کرتے وقت غور کر لیا جائے کہ میرے منہ سے نکلنے والی بات کس حد تک صحیح ہے؟ (دین و دانش)

اصول کی پاسداری

انٹرنیشنل تبلیغی لندن کے سیکرٹری راؤ شیر علی نے حضرت امیر شریعتؒ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کو لندن آنے کی دعوت دی اور اس کیلئے تمام امکانی سہولتیں بہم پہنچانے کا وعدہ کیا' یہاں تک کہ خود انجمن کے افراد بھی لندن سے دونوں حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن حضرت امیر شریعتؒ نے ان حضرات کی درخواست کے جواب میں فرمایا:..... ''بھائی! اول تو میں اپنی صحت کے پیش نظر اس سفر کے قابل نہیں ہوں اگر ہوتا تو جس (انگریز) نے ڈیڑھ سو برس میرے ملک کو غلام رکھا اس کا خون چوسا' اور جاتے وقت فتنہ وفساد کا ایسا تخم چھوڑ گیا کہ برصغیر ہندو پاک کے انسانوں کے مابین کبھی امن قائم ہو ہی نہیں سکتا''۔

دوسرے یہ کہ میں نے اپنی زندگی کے قریباً چالیس برس ان (انگریزوں) کی مخالفت کی ہے اس بناء پر میرا ضمیر اس ملک میں جانے کی اجازت نہیں دیتا'' اس پر ان لوگوں نے مزید اصرار کیا تو فرمایا:..... بھائی! میں اصول کا آدمی ہوں اور اسی اصول پر زندگی کے چالیس برس گذارے ہیں'' حضرت لاہوریؒ کو جب امیر شریعتؒ کی اس رائے اور فیصلے کا علم ہوا تو انہوں نے بھی اسی قسم کا جواب دیا..... (حکایات اسلاف)

تمت بالخیر

وہ کتابیں جن سے یہ پھول چنے گئے

تفسیر ابن کثیر	ملفوظات حکیم الامت	گلستان سعدی
خطبات فقیر	مواعظ حکیم الامت	مواعظ درد محبت
گناہ چھوڑنے کے آسان نسخے	دین ودانش 6 جلد	انمول موتی 6 جلد
تحفہ حفاظ	امثال عبرت	بوستان سعدی
ملفوظات فقیہ الامت	دل کی باتیں	چمنستان ظرافت
ناقابل فراموش واقعات	خصائص کبریٰ	قصص الاکابر
دروس القرآن	مسلم شریف	جامع ترمذی
تفسیر بغوی	یادگار باتیں	تاریخ فرشتہ
الترغیب والترہیب	نماز کے اسرار ورموز	طبرانی
ظفر المحصلین	ابن ماجہ	حیاۃ الصحابہ
یادگار ملاقاتیں	ابوداؤد	حلیۃ الاولیاء
اذکیاء امت	اخبار الاخیار	بخاری شریف
ماہنامہ الرشید	طبقات ابن سعد	معارف القرآن
اکابر کا تقویٰ	تاریخ الخلفاء	روشن ستارے
بیہقی	برداشت کے حیرت انگیز واقعات	313 روشن ستارے
عقود الجمان	خطبات طیب	کتاب القلیوبی
نقیب ختم نبوت	دلائل النبوت	ایمان افروز واقعات

گلہائے رنگارنگ	ماہنامہ دارالعلوم	مجالس ابرار
ابن عساکر	جہاں دیدہ	حیات انور
حیات مولانا گیلانی	مکارم الاخلاق	حکایات اسلاف
اسلام میں مذہبی رواداری	معجم الکبیر طبرانی	مجمع الزوائد
سرمایہ عشاق	خطبات حکیم الامت	تذکرہ اولیائے پاک وہند
تفسیر کبیر	ماہنامہ محاسن اسلام	نافع السالکین
مثالی خواتین	احسن المواعظ	ارشادات عارفی
انوار محبوبی	مشکوۃ شریف	مخزن اخلاق
حالات مشائخ کاندھلہ	ماہنامہ البلاغ	دینی دسترخوان
اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے	درنایاب	ماہنامہ خدام الدین
اصلاحی خطبات	ارشادات اکابر	نفحۃ العرب
بڑوں کا بچپن	حکمت ونصیحت کے حیرت انگیز واقعات	حکایات اسلاف
اکابر کا تقویٰ	سکون قلب	حیاۃ الحیوان
تاریخ مظاہر	روح المعانی	لطائف علمیہ
بائبل سے قرآن تک	فلسفہ نماز وتبلیغ	وقیامت ماجدی
ارواح ثلاثہ	مختصر پراثر	جواہر پارے
طبقات القراء	کاروان جنت	فتح الباری
اصابہ	کتاب الاذکیاء	صید الخاطر
کتابوں کی درس گاہ میں	حکایات صحابہ	مجالس ابرار
درکامل	خطبات مدنی	خدمت خلق اہم عبادت
پانی پت اور بزرگان پانی پت	احیاء العلوم	تاریخ الاطباء

تراشے	یادگار واقعات	میرے والد اور ان کے مجرب عملیات
رحمت کے خزانے	عجیب وغریب واقعات	حکیم الامت کے پسندیدہ واقعات
تذکرہ حضرت کاندھلوی	صدقہ کی برکات اور سود کی تباہ کاریاں	شمع رسالت کے پروانے
سید العارفین	سوانح حضرت رائے پوری	ترجمان السنۃ
تفسیر قرطبی	معارف الحدیث	احاطہ دار العلوم میں بیتے ہوئے دن
جنت کے حسین مناظر	گلستان قناعت	برکات درود شریف کے واقعات
مصائب اور ان کا علاج	اکابر دیوبند اور عشق رسول	راہ جنت
تذکرۃ الحفاظ	سوانح حضرت کاندھلوی	فضائل حفظ القرآن
فیض ابرار	سوانح یوسفی	کنز العمال
تذکرہ قاریان ہند	گناہوں سے کیسے بچیں	خزینہ معرفت
آداب معاشرت	حیات کشمیری	بستان المحدثین
مسند امام احمد	تاریخ اسلام	کاروان زندگی
اصلاحی مضامین	عالمی تاریخ 2 جلد	تاریخ مشائخ چشت
فقہائے ہند	دنیا مرے آگے	تاریخ دعوت وعزیمت
کتابیں ہیں چمن اپنا	لطائف وظرائف	ضرب مومن
رسالہ قشیریہ	شمائل ترمذی	تاریخ ملت
اسد الغابہ	عاشقان رسول کے ایمان افروز واقعات	اکابر علماء دیوبند کیا تھے

آیئے! اصلاح معاشرہ کیلئے قدم بڑھایئے

قارئین محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج بخیر! امید ہے کہ آپ نے عمل کی مبارک نیت سے اس کتاب کا مکمل مطالعہ کر لیا ہوگا۔ اللہ کے فضل وکرم سے ادارہ کی روز اول سے کوشش رہی ہے کہ اپنے تمام کرم فرما قارئین تک اسلاف واکابر کی مستند کتب مناسب نرخ پر پہنچائی جائیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی آراء ہمارے لیے بہت اہم ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے موصول تنقید برائے اصلاح پر خوشی ہوگی اور اس کیلئے ادارہ آپ کی قیمتی رائے، مشورہ اور مفید بات کو فی الفور قابل عمل سمجھے گا۔ یقیناً کتب دینیہ کو بہتر انداز میں اشاعت کیلئے آپ ہمارے معاون ثابت ہوں گے۔ امید ہے کہ جس جذبہ کے تحت یہ گذارش کی جارہی ہے آپ تمام قارئین وقاریات اس پر عملی قدم اٹھاتے ہوئے ہمیں ذیل میں دیئے گئے سوالوں کے جوابات سے ضرور مطلع فرمائیں گے۔

☆ آپ کو اس کتاب کا تعارف کیسے ہوا؟

☆ کیا آپ نے مطالعہ کے دوران کوئی حل طلب بات دیکھی تو آپ نے اسے سمجھنے کیلئے اپنے کسی قریبی مفتی صاحبان یا علماء کرام سے رجوع کیا؟..........................

☆ اگر آپ یہ مفید کتاب اپنے دوست احباب، مسجد لائبریری، سکول وکالج کیلئے بہترین تحفہ سمجھتے ہیں تو ان تک پہنچانے کیلئے آپ نے کیا کوشش کی؟

☆ کیا آپ اس کتاب کو دیگر رشتہ داروں تک پہنچا کر فریضہ تبلیغ ادا کر سکتے ہیں؟ جبکہ یہ کتاب آپ کی طرف سے بہترین ہدیہ ہوگا جسے آپ کی پُر خلوص محبت کی علامت سمجھا جائے گا اس سلسلہ میں آپ کیا کر سکتے ہیں؟..........................

☆ اس کتاب کو پڑھ کر آپ نے کیا علمی واصلاحی فائدہ محسوس کیا؟..........................

☆ کیا آپ اس کتاب کے مصنف / مرتب / ناشر اور تمام مؤمنین ومؤمنات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں؟..........................

دوران مطالعہ اگر کوئی غلطی آپ کی نظر سے گزری ہو تو ذیل کے چارٹ میں تحریر کر کے ادارہ کے ایڈریس پر روانہ فرمادیں آپ کی یہ کاوش صدقہ جاریہ ثابت ہوگی۔

صفحہ نمبر	سطر نمبر	وضاحت

آپ کا ذاتی ایڈریس..

مطالعہ کی جانیوالی کتاب کا نام..

آپ کا رابطہ نمبر فون/موبائل..